UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226130

UNIVERSAL
LIBRARY

اسلامی قانونِ فوجداری

ترجمۂ کتاب الاختیار

جسمین

تمام تعزیرات وجرائم کے متعلق اسلامی قانونِ فوجداری کی تمام دفعات مختلف ابواب وفصول مین فقہ کی مستند کتابون کے حوالے سے جمع کردگئی ہین

حسبِ فرمایش،

جناب میر احمد شریف صاحب وکیل ریاست حیدرآباد

باہتمام مسعود علی خان وحیدی،

در مطبع معارف شہر اعظم گڈہ مطبوع گردید

CHECKED 1956
CHECKED. 1957
Checked 1965

سیرۃ النبیؐ

Checked 1972

رسول اللہ صلعم کے حالات، غزوات، اور اخلاق و عادات کے متعلق بہت سے رطب و یابس واقعات تاریخ و سیر کی کتابون مین مذکور ہین، لیکن اس کتاب کی اصلی خصوصیت یہ ہو کہ اس مین اس قسم کی تمام روایتون سے قطع نظر کرلیگئی ہے، اور صرف وہ واقعات بیان کئے گئے ہین جو قرآن مجید اور احادیث مین مذکور ہین، اور جنکی صحت مین کسی قسم کے شک و شبہہ کی گنجائش نہین، تاریخ و سیر سے بھی وہی واقعات لیے گئے ہین، جنکی صحت پر عقلی و نقلی حیثیت سے کوئی اعتراض واقع نہو،

اب تک اس کتاب کے تین حصے شائع ہو چکے ہین، اور تین حصے اور باقی ہین، پہلے حصہ مین ولادت سے لیکر فتح مکہ تک کے حالات ہین اور ابتدا مین ایک نہایت مفصل مقدمہ لکھا گیا ہے، جسمین سیرت کی کتابون پر تنقید کیگئی ہے، اور ان کی خصوصیات بتائی گئی ہین، اسی مقدمہ مین آپ کی سوانح کے متعلق اور بھی چند اہم اور اصولی مباحث مذکور ہین، دوسرے حصہ میں آپ کی وفات آپ کے اخلاق و عادات اور اعمال و عبادات وغیرہ کا مفصل بیان ہے، اور یہ حصہ تمامتر قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے،

تیسرے حصہ مین آپکے معجزات و خصائص نبوت پر بحث ہے، اسمین سب سے پہلے عقلی حیثیت سے معجزات پر متعدد اصولی بحثین کیگئی ہین، پھر اُن معجزات کی تفصیل ہے، جو بروایات صحیحہ ثابت ہین، اس کے بعد ان معجزات کے متعلق غلط روایات کی تنقید و تفصیل کیگئی ہے، قیمت باختلاف کاغذ حصہ اول تقطیع خورد سے ۱؎ روپیہ، حصہ دوم تقطیع کلان عہ حصہ دوم تقطیع خورد صہ روپے، حصہ سوم تقطیع کلان عہ روپے

فہرستِ فصول و ابواب

		از صفحہ	تا صفحہ
دیباچہ		۱	۲
مقدمہ،	جس مین حدود و قصاص اور ان کے بعض متعلقہ مسائل کا بیان ہے،	۱	۲۸
	پہلی کتاب		
	حدود کے بیان مین جو چار باب اور ایک فصل پر مشتمل ہے،		
	پہلا باب،		
	حدِ سرقہ کے بیان مین جو چار فصلون پر مشتمل ہے،		
پہلی فصل	سرقہ کے معنی اور اس کے شرائط کے بیان مین،	۲۹	۴۴
دوسری فصل	ان چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے اور ان چیزون کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب نہیں ہوتا اور چوری کے ثبوت کی کیفیت میں،	۴۴	۷۰
تیسری فصل	حدِ سرقہ کی کیفیت اور مالِ مسروقہ کے احکام کے بیان مین،	۷۰	۸۴
چوتھی فصل	ڈاکہ کے احکام کے بیان میں،	۸۴	۹۴
	دوسرا باب		
	زنا کی حد میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے،		
پہلی فصل	زنا کے معنی اور اس کے اقرار کی کیفیت کے بیان میں،	۹۴	۱۰۴
دوسری فصل	حدِ زنا کے جاری کرنے کی کیفیت کے بیان میں،	۱۰۵	۱۱۱
تیسری فصل	مباشرت موجبِ حد اور مباشرت غیر موجبِ حد کے بیان مین،	۱۱۱	۱۲۲

		از صفحہ	تا صفحہ
چوتھی فصل	شہادتِ زنا کے بیان میں،	۱۲۲	۱۳۳
	تیسرا باب		
	شراب خواری کی حد کے بیان میں	۱۳۴	۱۴۰
	چوتھا باب،		
	حدِ قذف کے بیان میں،	۱۴۱	۱۵۵
فصل	تعزیرات کے بیان میں،	۱۵۵	۱۷۵
	دوسری کتاب		
	جرائم کے بیان میں		
	پہلا باب،		
	جرائم کی تعریف میں	۱۷۶	۱۸۸
	دوسرا باب		
	وجوبِ قصاص اور عدم وجوبِ قصاص کے بیان میں،	۱۸۹	۲۲۰
	تیسرا باب		
	قصاص لینے کے بارے میں	۲۲۱	۲۲۸
	چوتھا باب		
	شہادتِ قتل کے بیان میں	۲۲۹	۲۴۶
	پانچوان باب	۲۴۷	۲۵۵
	قاتل کے اقرار اور مدعی کی تصدیق وتکذیب کے بیان میں،		

		از صفحہ	تا صفحہ
	چھٹا باب		
	مصالحت معافی اور ان کی شہادت کے بیان میں،	۲۵۶	۲۷۸
	ساتوان باب		
	اعضا کے قصاص کے بیان میں،	۲۷۹	۳۰۸
	آٹھوان باب		
	دیتوں کے بیان میں،	۳۰۹	۳۳۵
	نوان باب		
	زخموں کے بیان میں،	۳۳۶	۳۴۴
	دسوان باب		
	جرم کے حکم دینے اور بچوں اور جنین کے بیان میں،	۳۴۵	۳۵۷
	گیارہوان باب		
	دیوار اور کنویں وغیرہ کے حوادث کے بیان میں،	۳۵۸	۳۷۹
	بارہوان باب		
	جانوروں کے جرائم کے بیان میں،	۳۸۰	۳۹۶
	تیرہوان باب		
	قسامت کے بیان میں،	۳۹۷	۴۱۵
	چودہوان باب		
	عاقلہ کے بیان میں،	۴۱۶	۴۲۷
	پندرہوان باب		
	غلاموں کے جرائم اور ان جرائم کے احکام کے بیان میں جو غلاموں پر کئے جائیں	۴۲۷	۴۴۵
	فصل		
	متفرقات کے بیان میں،	۴۴۵	۴۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

دیباچہ

انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانہ میں چونکہ ایک مدت تک مسلمانوں کے تمام معاملات و مقدمات کے فیصلے فقہ حنفی کے مطابق ہوتے رہے، اور حکام و متعلقین عدالت زیادہ تر علماء ہوتے تھے، اسلیے عدالتی ضرورتوں کے لحاظ سے فقہ حنفی کے اصول و قواعد کے مطابق متعدد کتابیں تصنیف ہوئیں، جنمیں کتاب اختیار بھی تھی، جو ۱۲۱۲ھ میں لکھی گئی تھی اور اس کے قلمی نسخوں کے علاوہ جو متعدد کتبخانوں میں پائے جاتے ہیں، اسکا ایک اڈیشن ۱۲۴۳ھ میں کلکتہ سے اور دوسرا ۱۲۶۶ھ میں حیدرآباد سے یکجا میں شائع ہوا تھا،

اس کتاب کے مصنف کا نام مولنا سلامت علیخاں ہی، جو خدا قت خاں کے نام سے مشہور اور شہر محمد آباد میں عدالت مرافعہ ثانیہ میں احکام شرعیہ کے لکھنے پر مامور تھے، اونھوں نے اس کتاب میں فقہ حنفی کے ایک حصے یعنی تعزیرات کے متعلق فقہ کی مستند کتابوں مثلاً قدوری، ہدایہ، شرح وقایہ، فتاوی قاضی خاں، فتاوی حمادیہ، فصول عمادیہ، فتاوی سراجیہ، فتاوی تاتارخانیہ، جامع الرموز اور اشباہ النظائر وغیرہ سے تمام مسائل مختلفہ اپنے اس کتاب میں بہت جامعیت و استقصاء کیساتھ جمع کر دیے ہیں، اور ان کتابوں کی اصل عبارت نقل کرنے کے بعد فارسی زبان میں انکا خلاصہ بھی درج کر دیا ہی، اب اگرچہ انگریزی حکومت میں تعزیرات و حدود کے متعلق حنفی فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا، تاہم ہندوستان میں جہاں کہیں اسلامی ریاستیں قائم ہیں وہاں تعزیرات کے متعلق بھی ایک حد تک اسلامی فقہ پر عمل کیا جاتا ہی، اسلیے جو حکام و وکلاء ان ریاستوں میں کام کرتے ہیں

ان کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہوسکتی ہے لیکن جہاں کہیں اس فقہ پر عمل نہیں کیا جاتا وہاں بھی اگر کوئی شخص اسلام کے تعزیری احکام کا مقابلہ تعزیرات ہند کی دفعات یا دوسرے ملکوں اور قوموں کے تعزیری احکام سے کرنا چاہے تو اس کے لیے علمی حیثیت سے یہ کتاب بہت کچھ مفید ہوسکتی ہے۔

انھی فوائد کے لحاظ سے میر احمد شریف صاحب وکیل حیدرآباد نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کتاب کا ترجمہ مزید تشریح و توضیح کیساتھ شایع کیا جائے اور اس کام کے لیے انھوں نے دارالمصنفین کو موزوں و مناسب سمجھا، چنانچہ انھیں کی فرمایش و اعانت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ شایع کیا جاتا ہے۔

مصنف نے کتاب میں فقہ کی جو روایتیں فقہی کتابوں کے حوالے کیساتھ درج کی تھیں وہ بعینہٖ وہ حوالے کیساتھ اس ترجمہ میں بھی درج کیگئی ہیں اور ان کے سامنے سلیس اردو میں ان کا ترجمہ کردیا گیا ہے تاکہ جو لوگ عربی زبان نہیں سمجھتے وہ اس ترجمہ سے ان عبارتوں کا مطلب سمجھ سکیں، اسپر مزید اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر عبارت کی ابتدا میں نمبروار دفعات اور عنوانات قائم کردیئے گئے ہیں جن سے اصل مسئلہ کی طرف مراجعت کرنے میں آسانیاں پیدا ہونگی،

"عبدالسلام ندوی"
"دارالمصنفین اعظم گڈھ"
۲۵ رمئی سنہ ۱۹۲۹ء

مقدمہ

جس میں حدود و قصاص اور ان کے بعض متعلقہ مسائل کا بیان ہے،

۱- حد کی تعریف،

اَلْحَدُّ فِی اللُّغَۃِ ھُوَ الْمَنْعُ مِنْہُ الْحَدَّادُ لِلْبَوَّابِ وَفِی الشَّرِیْعَۃِ الْعُقُوْبَۃُ الْمُقَدَّرَۃُ حَقًّا لِلّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی لَا یُسَمَّی الْقِصَاصُ حَدًّا لِمَا اَنَّہٗ حَقُّ الْعَبْدِ وَلَا التَّعْزِیْرُ لِعَدَمِ التَّقْدِیْرِ

لغت میں حد کے معنی منع کے ہیں، اسی لیے دربان کو حداد کہتے ہیں، اور شریعت میں حد اس مقررہ سزا کو کہتے ہیں جو خداوند تعالیٰ کا حق ہو، یہی وجہ ہے کہ قصاص کو حد نہیں کہا جاتا، کیونکہ وہ بندے کا حق ہے، اور تعزیر کو بھی حد نہیں کہتے کیونکہ وہ مقررہ سزا نہیں ہے،

۲- حدود کی قسمیں،

اَلْحُدُوْدُ خَمْسَۃٌ حَدُّ الزِّنَا وَحَدُّ الشُّرْبِ وَحَدُّ الْقَذْفِ وَحَدُّ السَّرِقَۃِ وَحَدُّ قَطْعِ الطَّرِیْقِ (قاضی خاں)

حد کی پانچ قسمیں ہیں، زنا کی حد، شراب نوشی کی حد، تہمت زنا لگانے کی حد، چوری کی حد، رہزنی کی حد،

۳- حد جاری کرنے کے شرائط

وَشَرْطُ کَوْنِ مَنْ یُّقَامُ عَلَیْہِ صَحِیْحُ الْعَقْلِ

صحیح العقل، سلیم البدن، ہوشیار اور طاقتور

سَلِيْمُ الْبَدَنِ فَلَا كَذٰلِكَ مِنْ اَهْلِ الْاِخْتِيَارِ وَالْاِقْتِدَارِ حَتّٰى لَا يُقَامُ عَلَى الْمَجْنُوْنِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَرِيْضِ وَضَعِيْفِ الْخِلْقَةِ اِلَّا بَعْدَ الصِّحَّةِ وَالْاِفَاقَةِ (محیط سرخسی)

آدمی پر جاری کیجاتی ہے، کیونکہ حد مجنون، مست، مریض اور کمزور آدمی پر جاری نہیں ہوتی، البتہ ان پر صحت و افاقہ کے بعد حد جاری ہوتی ہے،

۴- حدود کا فائدہ،

وَحُكْمُهُ الْاَصْلِيُّ الزَّاجِرُ عَمَّا يَضُرُّ بِالْعِبَادِ وَصِيَانَةُ دَارِ الْاِسْلَامِ عَنِ الْفَسَادِ وَالطَّهَارَةُ مِنَ الذَّنْبِ لَيْسَتْ بِحُكْمٍ اَصْلِيٍّ لِاِقَامَةِ الْحَدِّ لِاَنَّهَا يَحْصُلُ بِالتَّوْبَةِ لَا بِاِقَامَةِ الْحَدِّ وَلِهٰذَا يَقَامُ الْحَدُّ عَلَى الْكَافِرِ وَلَا طَهَارَةَ لَهٗ (تبیین)

حدود کا اصلی فائدہ اُن چیزوں سے باز آنا جنسے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے اور فتنہ و فساد سے دارالاسلام کی حفاظت ہو، اور گناہوں کی آلایش سے پاک ہونا حدود کا اصلی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات تو بہ سے حاصل ہوتی ہے، حدود کے جاری کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، اس لیے حد کافر پر بھی جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ گناہ سے مطلق پاک نہیں ہوتا،

۵- حد جاری کرنیکا اختیار کس کو حاصل ہے؟

وَرُكْنُهُ اِقَامَةُ الْاِمَامِ اَوْ نَائِبِهٖ فِي الْاِقَامَةِ (محیط سرخسی)

حد یا تو امام جاری کرسکتا ہے یا وہ شخص جو امام کی طرف سے حد جاری کرنے کے لیے اسکا قائم مقام ہو،

۶- حدود کے جاری کرنے میں احتیاط

اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْحُقُوْبَةِ (الاشباہ والنظائر)

مناسب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں پر حدود جاری کرنے سے درگذر کریں اور اگر رہائی کا طریقہ مل جائے تو ان کو رہا کردیں، کیونکہ امام کا غلطی سے معاف کردینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے،

۷- حدود سے کیونکر درگذر کیا جاسکتا ہے

وَفِي فَتْحِ الْقَدِيْرِ اِجْتَمَعَ فُقَهَاءُ الْاَمْصَارِ عَلٰى اَنَّ الْحُدُوْدَ تُدْرَءُ بِالشُّبُهَاتِ (الاشباہ والنظائر)

اور فتح القدیر میں ہے کہ اس پر ارباب شریعت کا اتفاق ہے کہ شبہ کی وجہ سے حدود سے درگذر کیا جاسکتا ہے،

۸- حد کب واجب ہو جاتی ہے؟

اَلْحَدُّ لَا يَقْبَلُ الْاِسْقَاطَ مُطْلَقًا بَعْدَ ثُبُوْتِ سَبَبِهٖ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَعَلٰى هٰذَا يُبْنٰى عَدَمُ جَوَازِ الشَّفَاعَةِ فِيْهِ فَاِنَّهَا طَلَبُ تَرْكِ الْوَاجِبِ (مجمع الانهر)

حاکم کے نزدیک موجب حد کے ثابت ہو جانے کے بعد وہ ساقط نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ حدود میں سفارش جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ترک واجب کی خواہش ہے،

۹- مدعی کے پاس سفارش کرانا،

وَاَمَّا قَبْلَ الْوُصُوْلِ اِلَى الْاِمَامِ وَالثُّبُوْتِ عِنْدَهٗ يَجُوْزُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَ الرَّافِعِ لَهٗ اِلَى الْحَاكِمِ لِيُطْلِقَ لِاَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَثْبُتْ لٰكِنْ اَفَادَ فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ (مجمع الانهر)

دعویٰ اور ثبوت مقدمہ سے پہلے مدعی کے پاس سفارش کرانا جائز ہے، کیونکہ حد ابھی تک ثابت نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے،

۱۰- تعزیر،

اَلتَّعْزِيْرُ هُوَ تَاْدِيْبٌ دُوْنَ الْحَدِّ وَيَجِبُ فِيْ جِنَايَةٍ لَيْسَتْ مُوْجِبَةً لِلْحَدِّ (البناية)

تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو حد سے کم ہو یعنی حد کے درجہ تک نہ پہنچے اور تعزیر اس جرم میں دی جاتی ہے جو حد کا سبب نہیں ہوتا،

۱۱- تعزیر حد کی طرح توبہ سے ساقط نہیں ہوتی،

اَلتَّعْزِيْرُ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ كَالْحَدِّ، (الاشباہ والنظائر)

تعزیر توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی جس طرح حد کہ توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی،

۱۲- حد و تعزیر میں فرق

اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْحَدِّ وَالتَّعْزِيْرِ مِنْ وُجُوْهٍ اَحَدُهَا اَنَّ الْحَدَّ مُقَدَّرٌ وَالتَّعْزِيْرُ مُفَوَّضٌ اِلٰى رَاْيِ الْاِمَامِ وَالثَّانِيْ اَنَّ الْحَدَّ يَنْدَرِءُ بِالشُّبُهَاتِ وَالتَّعْزِيْرُ يَجِبُ مَعَ الشُّبُهَاتِ وَالثَّالِثُ اَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ عَلَى الصَّبِيِّ وَالتَّعْزِيْرُ يُشْرَعُ لَهٗ وَالرَّابِعُ اَنَّ الْحَدَّ يُطْلَقُ عَلَى الذِّمِّيِّ وَاِنْ كَانَ مُقَدَّرًا وَالتَّعْزِيْرُ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ عُقُوْبَةٌ بِاَنَّ التَّعْزِيْرَ يُشْرَعُ لِلتَّطْهِيْرِ وَالْكَافِرُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ التَّطْهِيْرِ (خزانۃ الروایہ)

حدود و تعزیر میں چند وجوہ سے فرق ہے اوّل یہ کہ حد مقررہ سزا ہے اور تعزیر غیر مقررہ سزا ہے جو امام کی رائے پر موقوف ہے، دوم یہ کہ حد شبہ سے ساقط ہو جاتی ہے اور تعزیر شبہ سے ساقط نہیں ہوتی، سوم یہ کہ حد بچوں پر واجب نہیں ہوتی، اور تعزیر بچوں پر بھی جائز ہے، چہارم یہ کہ حد ایک معین سزا ہے، اور وہ مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لیے عام ہے، اور جو غیر معین سزا مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے، اس کو تعزیر کہتے ہیں، اور کفار کے لیے اس غیر معین سزا کا نام عقوبت ہے، تعزیر نہیں کیونکہ تعزیر گناہوں سے پاک کرنے کے لیے ہے، اور کفار اہل طہارت نہیں،

۱۳- قتل کی قسمیں

اَلْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ عَمْدٌ وَخَطَاءٌ وَشِبْهُ عَمْدٍ (قاضی خاں)

قتل کی تین قسمیں ہیں، بالقصد، غلطی سے، بالقصد کے مشابہ،

۱۴- وجوبِ قصاص کی شرط

اَلْقِصَاصُ وَاجِبٌ بِقَتْلِ كُلِّ مَحْقُوْنِ الدَّمِ عَلَى التَّابِيْدِ اِذَا قُتِلَ عَمْدًا (قدوری)

قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جو واجب القتل نہ ہو بشرطیکہ اس کو قصداً مار ڈالا جائے،

۱۵- قتل عمد کی تعریف،

اَلْعَمْدُ هُوَ الْقَصْدُ وَلَا يُوْقَفُ عَلَيْهِ اِلَّا

قتل عمد یہ ہے کہ کسی کو آلہ قاتلہ کے ذریعہ سے بالقصد

بِدَلِيْلِهٖ وَهُوَ اسْتِعْمَالُ الْاٰلَةِ الْقَاتِلَةِ فَكَانَ مُتَعَمِّدًا فِيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ (ہدایہ)

مارڈالا جائے کیونکہ عمد کے معنی ارادہ کے ہیں اور آلہ قاتلہ کا استعمال قصد کی کھلی ہوئی دلیل ہے،

۱۶- قصاص کس کا حق ہے،

اِنَّ الْقِصَاصَ بِمَا اجْتَمَعَ فِيْهِ حَقَّانِ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ حَيْثُ اِخْلَاءُ الْعَالَمِ عَنِ الْفَسَادِ وَحَقُّ الْعَبْدِ مِنْ حَيْثُ يَشْفِي الصُّدُوْرَ (فتح القدیر)

قصاص میں دو حق جمع ہو گئے ہیں، ایک خدا کا حق کہ اس سے دنیا فساد سے خالی ہوتی ہے، دوسرے بندہ کا حق کہ اس سے مقتول کے ورثاء کو تسلی حاصل ہوتی ہے،

لِمَا عَرَفْتَ اَنَّ الْقِصَاصَ مُشْتَمِلٌ عَلَى الْحَقَّيْنِ وَحَقُّ الْعَبْدِ غَالِبٌ كَمَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَصْلًا لِتَخَالُفِ الْمَشْهُوْرِ (عنایہ)

لیکن قصاص میں بندے کا حق غالب ہے کیونکہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ قصاص دو حقوق پر مشتمل ہے لیکن ان میں بندے کا حق غالب ہے یہ نہیں کہ اس میں خدا کا سرے سے حق ہی نہیں کیونکہ یہ مشہور روایت کے خلاف ہے،

۱۷- حد و قصاص میں فرق،

لُبَّ فِي الْفَوَائِدِ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَالْقِصَاصِ اِلَّا فِيْ سَبْعِ مَسَائِلَ الْاُوْلٰى يَجُوْزُ الْقَضَاءُ بِعِلْمِهٖ فِي الْقِصَاصِ دُوْنَ الْحُدُوْدِ لِمَا فِي الْخُلَاصَةِ الثَّانِيَةُ اَنَّ الْحُدُوْدَ لَا يُوْرَثُ وَالْقِصَاصُ يُوْرَثُ، الثَّالِثَةُ لَا يَصِحُّ الْعَفْوُ فِي الْحُدُوْدِ وَلَوْ كَانَ حَدَّ الْقَذْفِ بِخِلَافِ الْقِصَاصِ الرَّابِعَةُ اَلتَّقَادُمُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الشَّهَادَةِ بِالْقَتْلِ بِخِلَافِ

فوائد میں لکھا ہے کہ سات مسئلہ کے سوا حد و قصاص میں کوئی فرق نہیں، اول یہ کہ قاضی حدود میں اپنے علم کے بموجب فیصلہ نہیں کر سکتا، اور قصاص میں صرف قاضی کا علم کافی ہے، دوم یہ کہ حدود کے دعوی میں وراثت جاری نہیں ہوتی اور قصاص کے دعوی کا حق مقتول کے وارثوں کو پہنچتا ہے، سوم یہ کہ حدود میں گواہ تہمت زنا لگانے کی حد ہو معافی صحیح نہیں ہے، اور قصاص میں مقتول کے ورثہ معافی دے سکتے ہیں، چہارم یہ کہ التقادم مانع شہادت نہیں ہے

اَلْحُدُوْدُ الْخَامِسَةُ يَثْبُتُ بِالْاِشَارَةِ وَالْكِتَابِ مِنَ الْاَخْرَسِ بِخِلَافِ الْحُدُوْدِ لِمَا فِي الْهِدَايَةِ مِنْ مَسَائِلِ شَتَّى السَّتَّةِ لَا يَجُوْزُ الشَّفَاعَةُ فِي الْحُدُوْدِ وَيَجُوْزُ فِي الْقِصَاصِ السَّابِعَةُ الْحُدُوْدُ سِوٰى حَدِّ الْقَذْفِ لَا تَتَوَقَّفُ عَلَى الدَّعْوٰى بِخِلَافِ الْقِصَاصِ لِاَنَّهُ لَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ الدَّعْوٰى (الاشباہ والنظائر)

سے مانع نہیں ہوتی، اور حدود میں انقضاء مدت کے بعد گواہی مقبول نہیں ہوتی، پنجم یہ کہ قصاص گونگے کے اشارہ و کنایہ سے ثابت ہو جاتا ہے، اور حدود کا اقرار اگر گونگا اشارہ سے کرے تو وہ قبول نہیں کیا جاتا، ششم یہ کہ سفارش حدود میں جائز نہیں ہے، اور قصاص میں جائز ہے، ہفتم یہ کہ قصاص مقتول کے وارثوں کے دعویٰ پر موقوف ہے، اور حدود دعویٰ پر موقوف نہیں ہوتیں البتہ حد قذف کہ وہ دعویٰ پر موقوف ہے،

۱۸- ایک خاص معنی میں حدود قصاص میں مماثلت

اَلْقِصَاصُ كَالْحَدِّ فِي الدَّفْعِ بِالشُّبْهَةِ وَلَا يَثْبُتُ اِلَّا بِمَا يَثْبُتُ بِهِ الْحَدُّ (الاشباہ والنظائر)

حد کی طرح قصاص بھی شبہ سے ساقط ہو جاتا ہے اور جس طرح حد ثابت ہوتی ہے اسی طرح قصاص بھی ثابت ہوتا ہے،

۱۹- حدود و قصاص میں ضمانت

لَا يَجُوْزُ الْكَفَالَةُ بِالنَّفْسِ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مَعْنَاهُ لَا يُجْبَرُ عَلَيْهَا عِنْدَهٗ وَقَالَا يُجْبَرُ فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ لِاَنَّ فِيْهِ حَقَّ الْعَبْدِ وَهٰكَذَا فِي الْقِصَاصِ (الہدایہ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک حدود قصاص میں ضمانت جائز نہیں اور صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ مدعا علیہ پر ضمانت کے لیے جبر کرنا جائز نہیں اور صاحبین کے نزدیک حد قذف میں جبر بھی جائز ہے کہ اس میں بندے کا حق ہے، اور یہی حکم قصاص کا بھی ہے،

۲۰- قصاص، حد قذف اور سرقہ میں ضمانت

يَجُوْزُ الْكَفَالَةُ بِالنَّفْسِ فِي الْقِصَاصِ وَ

امام ابوحنیفہ کے نزدیک، قصاص، حد قذف، اور سرقہ

وَهٰذَا الْقَذْفِ وَالسَّرِقَةِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لٰکِنْ لَا یُجْبَرُ (محیط سرخسی)

میں ضمانت لینا جائز ہے، لیکن اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا،

۲۱- مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیئے،

وَاِذَا لَمْ یُجْبَرْ عَلٰی اِعْطَاءِ الْکَفِیْلِ فَالْمُدَّعِیْ لَا بُدَّ لَهٗ اِلٰی اَنْ یَّقُوْمَ الْقَاضِیْ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَاِنْ شَاءَ یَتَّبِعُهٗ وَاِلَّا خَلّٰی سَبِیْلَهٗ (محیط)

چونکہ ضمانت لینے میں جبر نہیں کیا جاسکتا اس لئے مدعی کو مدعا علیہ کے ہمراہ رہنا چاہیئے تاکہ اس کو قاضی کی عدالت میں حاضر کرے اور اپنے دعویٰ کو ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ کو رہا کردیا جائیگا

۲۲- خود حد و قصاص میں ضمانت ناجائز ہے یعنی ایک کی حد دوسرے پر جاری نہیں ہوسکتی،

کُلُّ حَقٍّ لَا یُمْکِنُ اسْتِیْفَاءُهٗ مِنَ الْکَفِیْلِ لَا یَصِحُّ الْکَفَالَةُ بِهٖ کَالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ مَغْنَمٌ نَفْسُ الْحَدِّ لَا نَفْسُ مَنْ عَلَیْهِ الْحَدُّ لِاَنَّهٗ یَتَعَذَّرُ اِیْجَابُهٗ عَلَیْهِ وَهٰذَا لِاَنَّ الْعُقُوْبَةَ لَا تَجْرِیْ فِیْهَا النِّیَابَةُ (الہدایہ)

جو حق کہ ضامن سے نہیں لیا جاسکتا اس میں ضمانت بھی نہیں لیجاسکتی مثلاً حدود و قصاص کہ خود حدود و قصاص کی ضمانت جائز نہیں یہ نہیں کہ مدعا علیہ کی حاضری کی ضمانت ممنوع ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ سزا میں قائم مقامی جائز نہیں کہ ایک شخص کے عوض دوسرے کو سزا دیجائے،

۲۳- جن جرائم میں تاوان واجب ہوتا ہے اس میں مدعا علیہ سے جبراً ضمانت لیجاسکتی ہے،

ذَکَرَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِیْ فِیْ اٰدَابِ الْقَاضِیْ اَنَّ فِیْ دَعْوٰی جِرَاحَةِ الْخَطَاءِ وَقَتْلِ الْخَطَاءِ وَشَیْءٍ مِنَ الْجِرَاحَاتِ الَّتِیْ لَا قِصَاصَ فِیْهِ وَکُلِّ شَیْءٍ یَجِبُ التَّعْزِیْرُ یُجْبَرُ الْمَطْلُوْبُ عَلٰی اِعْطَاءِ الْکَفِیْلِ فَاِنَّ هٰذِهِ الدَّعْوٰی وَدَعْوَی الْمَالِ عَلَی السَّوَاءِ (الہدایہ)

غلطی سے زخمی اور قتل کرنے اور اس ضرب میں جسمیں قصاص واجب نہیں ہوتا بلکہ مالی تاوان عائد ہوتا ہے یا مدعا علیہ کو تعزیر دیجاتی ہے ضمانت لینے کے لیے جبر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کا دعویٰ اور مال کا دعویٰ برابر ہے،

۲۴- جن حدود سے صرف خداوند تعالیٰ کا حق متعلق ہے ان میں ضمانت لینا جائز نہیں ہے،

وَالْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى كَحَدِّ الشُّرْبِ وَالزِّنَا وَكَحَدِّ السَّرِقَةِ عَلٰى قَوْلِ بَعْضِهِمْ فَلَا يَجْرِيْ فِيْهَا الْكَفَالَةُ وَإِنْ طَابَ نَفْسًا بِهَا وَلَا تَصِحُّ الْكَفَالَةُ بِالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (الاشباہ والنظائر)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں، مثلاً شراب خواری اور زنا کی حد اور بعض کے قول کے موافق چوری کی حد اس میں ضمانت لینا جائز نہیں گو مدعا علیہ بخوشی ضامن دے، صاحب الاشباہ والنظائر کا قول ہے کہ حدود و قصاص میں ضمانت سرے سے جائز ہی نہیں،

۲۵- حراست

وَيُحْبَسُ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ إِذَا قَامَتْ الْبَيِّنَةُ حَتّٰى يَسْأَلَ عَنِ الشُّهُوْدِ فَأَمَّا قَبْلَ إِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ فَإِنَّهُ لَا يُحْبَسُ فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدُ عَدْلٍ بِذٰلِكَ يُحْبَسُ عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يُحْبَسُ إِلَّا فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ، (الآثار خانیہ)

حدود قصاص میں جبتک گواہ گواہی نہ دے لیں مدعا علیہ پر حراست واجب نہیں ہوتی اور جب گواہوں نے گواہی دیدی تو مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، یہانتک کہ گواہوں کی عدالت ثابت ہو جائے اور اگر ایک گواہ عادل گواہی دیدے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مدعا علیہ قید کر دیا جائے گا، اور صاحبین کے نزدیک حد قذف اور قصاص کے سوا اور جرائم میں قید نہ کیا جائے گا،

فَلَا يَسْتَحِقُّهَا الْوَلَدُ عَلٰى وَالِدِهِ كَالْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (الہدایہ)

باپ بیٹے کے دعویٰ سے قید کا مستحق نہیں ہوتا اور جس طرح حدود و قصاص کا مستحق نہیں ہوتا کہ بیٹا باپ پر دعویٰ حدود و قصاص کا کرے،

۲۶- حقوق کی قسمیں،

اِعْلَمْ أَنَّ الْحُقُوْقَ نَوْعَانِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الْعَبْدِ وَحَقُّ اللّٰهِ نَوْعَانِ نَوْعٌ مِنْهُ

جاننا چاہیے کہ حقوق کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق دوسرے بندے کا حق، خدا کے حق کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ کہ

يَكُوْنُ الدَّعْوٰى فِيْهِ شَرْطًا كَحَدِّ الْقَذْفِ وَحَدِّ السَّرِقَةِ فَهٰذَا النَّوْعُ يَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ فِيْهِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ فِي الْاِثْبَاتِ سَوَاءٌ كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا وَيَجُوْزُ لَا سْتِيْفَاءً اِذَا كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا وَلَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ غَائِبًا وَنَوْعٌ مِنْهُ لَمْ يَكُنِ الدَّعْوٰى فِيْهِ شَرْطًا كَالْحَدِّ الزِّنَا وَحَدِّ الشُّرْبِ فَهٰذَا النَّوْعُ لَا يَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ فِي اِثْبَاتِهٖ وَلَا اِسْتِيْفَائِهٖ (البدائع ج ۶)

جس میں دعویٰ شرط ہے، مثلاً حد قذف و حد سرقہ اور اس قسم میں وکالت مدعی کی امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ثبوت کے لیے جائز ہے، خواہ مؤکل حاضر ہو یا نہ ہو، البتہ حد کے جاری کرنے کے لیے مؤکل کی حاضری شرط ہے، اس کا غائب ہونا جائز نہیں، دوسری وہ جس میں دعویٰ کی شرط نہیں، مثلاً حد زنا اور حد شراب نوشی، اور اس قسم میں وکالت مطلقاً جائز نہیں، نہ ثبوت کے لیے نہ حد کے جاری کرنے کے لیے،

وَاَمَّا حُقُوْقُ الْعِبَادِ فَعَلٰى نَوْعَيْنِ نَوْعٌ لَا يَجُوْزُ اِسْتِيْفَاؤُهٗ مَعَ الشُّبْهَةِ كَالْقِصَاصِ فَيَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ بِاِثْبَاتِهٖ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا التَّوْكِيْلُ بِاِسْتِيْفَائِهِ الْقِصَاصَ فَاِنْ كَانَ الْمُوَكِّلُ حَاضِرًا جَازَ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا لَا يَجُوْزُ وَنَوْعٌ يَجُوْزُ اِسْتِيْفَاؤُهٗ مَعَ الشُّبْهَةِ كَالدُّيُوْنِ وَالْاَعْيَانِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ فَيَجُوْزُ التَّوْكِيْلُ بِالْخُصُوْمَةِ فِي اِثْبَاتِ الدَّيْنِ وَالْعَيْنِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ بِرِضَاءِ الْخَصْمِ بِلَا خِلَافٍ (البدائع)

اور حقوق عباد کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ شبہ کی حالت میں اس کا لینا جائز نہیں، مثلاً قصاص اور اس قسم میں ثبوت دعویٰ کے لیے وکالت، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے، اور اگر مؤکل حاضر ہو تو قصاص لینے کے لیے بھی وکالت جائز ہے، اور اگر حاضر نہ ہو تو جائز نہیں، دوسرے وہ کہ شبہ کی حالت میں بھی اس کا لینا جائز ہے، مثلاً مال وغیرہ کا دعویٰ اور اس قسم میں بالاتفاق مدعا علیہ کی رضامندی سے اس کے اثبات کے لیے وکالت جائز ہے،

قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ لَا یَجُوْزُ الْوَکَالَۃُ بِاِثْبَاتِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ بِاِقَامَۃِ الشُّھُوْدِ اَیْضًا (الہدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک حدود و قصاص میں وکالت گو وہ اثبات دعویٰ کے لیے ہو جائز نہیں،

۲۷- حدود و قصاص میں وکالت جائز نہیں،

وَصَحَّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَائِھَا وَاسْتِیْفَاءِھَا اِلَّا فِیْ حُدُوْدٍ وَقَوَدٍ وَاَیْ یَصِحُّ التَّوْکِیْلُ بِاِیْفَاءِ جَمِیْعِ الْحُقُوْقِ وَاسْتِیْفَائِھَا اِلَّا فِی الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (شرح الوقایہ)

تمام مقدمات میں وکالت جائز ہے، لیکن حدود و قصاص میں نفاذ حکم اور ثبوت کے لیے وکالت جائز نہیں،

۲۸- تعزیر میں وکالت جائز ہے،

وَیَجُوْزُ التَّوْکِیْلُ بِالتَّعْزِیْرِ اِثْبَاتًا وَاسْتِیْفَاءً بِالْاِتِّفَاقِ وَلِلْمُوَکِّلِ اَنْ یَسْتَوْفِیَ سَوَاءٌ کَانَ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (البدائع)

اور تعزیر میں ثبوت و نفاذ حکم دونوں کے لیے وکالت بالاتفاق جائز ہے، مؤکل خواہ حاضر ہو خواہ غائب،

۲۹- حد قذف و قصاص میں وکیل کا اقرار صحیح نہیں ہے،

وَاِقْرَارُ الْوَکِیْلِ بِالْخُصُوْمَۃِ فِیْ حَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ لَا یَصِحُّ اِقْرَارٌ (التبیین)

اور اگر حد قذف و قصاص میں مدعا علیہ کا وکیل اپنے مؤکل کے جرم کا اقرار کرے تو اقرار صحیح نہیں ہے،

اِذَا اَقَرَّ وَکِیْلُ الْمَطْلُوْبِ بِالدَّمِ عِنْدَ الْقَاضِیْ اِنَّ الطَّالِبَ یُطَالِبُ مُوَکِّلَہٗ بِحَقٍّ جَازَ اِقْرَارُہٗ عَلَیْہِ قِیَاسًا وَفِی الْاِسْتِحْسَانِ لَا یَجُوْزُ (المحیط)

اگر مدعا علیہ کا وکیل قاضی کے یہاں خون کے دعویٰ کا اقرار کرے کہ مدعی کا دعویٰ صحیح ہے، تو قیاساً مؤکل پر وکیل کا اقرار جائز ہے، لیکن استحساناً جائز نہیں،

۳۰- حدود میں اخفائے شہادت،

اَلشَّهَادَةُ فِي الْحُدُوْدِ وَيُخَيَّرُ فِيْهَا الشَّاهِدُ بَيْنَ السَّتْرِ وَالْاِظْهَارِ لِاَنَّهُ بَيْنَ حِسْبَتَيْنِ اِقَامَةُ الْحَدِّ وَالتَّوَقِّيْ عَنِ الْهَتْكِ وَالسَّتْرُ اَفْضَلُ (الہدایہ)

حدود میں گواہوں کو اختیار حاصل ہے کہ وہ عیب پوشی کریں یا جرم کو ظاہر کردیں، کیونکہ عیب پوشی اور ادائے شہادت دونوں نیکی کے کام ہیں البتہ پردہ پوشی افضل ہے،

۳۱- مقدمات زنا میں شہادت

اَلشَّهَادَةُ فِي الزِّنَا يُعْتَبَرُ فِيْهَا اَرْبَعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ وَلَا تُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (الہدایہ)

مقدمات زنا میں چار مردوں کی گواہی معتبر ہے اور عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۲- دوسرے حدود وقصاص میں شہادت،

اَلشَّهَادَةُ بِبَقِيَّةِ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ فَيُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ وَلَا يُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ (القدوری)

اور دوسرے حدود وقصاص میں دو مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورت کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۳- گواہوں کی جانچ پڑتال،

يَقْتَصِرُ الْحَاكِمُ عَلٰى ظَاهِرِ الْعَدَالَةِ فِي الْمُسْلِمِ وَلَا يَسْئَلُ حَتّٰى يَطْعَنَ الْخَصْمُ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الْمَحْدُوْدَ فِي قَذْفٍ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَكَانَ الظَّاهِرُ هُوَ الْاِنْزِجَارَ عَمَّا هُوَ مُحَرَّمٌ فِيْ دِيْنِهٖ وَبِالظَّاهِرِ يَكْفِيْ

اور حاکم کو چاہئے کہ جو گواہ مسلمان ہیں ان کی ظاہری عدالت پر اکتفا کرے اور جبتک فریق ثانی کوئی عیب نکالے ان کی عدالت کی تحقیقات نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے حق میں عادل ہیں مگر وہ شخص جسکو تہمت ناروا لگانے کے جرم میں سزا دیگئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے، حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کی روایت ہے اور نیز اسلئے کہ ظاہر حالت اس

إِذْ لَا وُصُوْلَ إِلَى الْقَطْعِ إِلَّا فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ فَإِنَّهُ يُسْأَلُ عَنِ الشُّهُوْدِ لِأَنَّهُ يَحْتَالُ لِإِسْقَاطِهَا فَشُرِطَ الْاِسْتِقْصَاءُ فِيْهَا وَلِأَنَّ الشُّبْهَةَ فِيْهِ دَرَابَةٌ (الہدایہ)

چیز سے باز آتا ہے جو اس کے دین میں حرام کر دیگئی ہے، اور یہی ظاہری حالت کافی ہے، کیونکہ یقین کا درجہ تو حاصل نہیں ہو سکتا، البتہ حدود و قصاص میں گواہوں کی عدالت کی تحقیقات کرنی چاہیئے، کیونکہ ان کے ساقط کرنے کیلئے تدبیریں کیجاتی ہیں، اس لیے اس میں زیادہ استقصاء شرط کیا گیا ہے، اور نیز اسلیے کہ شبہہ کو حدود و قصاص میں دخل ہے

وَسَأَلَ قَاضِيْ عَمَّهُمْ عَدِّلُوْا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ حَلَّ بِشَهَادَتِهِمْ وَلَمْ يَكْتَفِ بِظَاهِرِ الْعَدَالَةِ فِي الْحُدُوْدِ اِحْتِيَاطًا لِلدَّرْءِ (الہدایہ)

اور قاضی کو حدود میں گواہوں کی عدالت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کو چاہئے کہ خفیہ و علانیہ طور پر ان کی عدالت کی تحقیقات کر کے نفاذ حد کا حکم دے،

۳۴- عدالت کی تعریف

وَأَحْسَنُ مَا قِيْلَ فِي تَفْسِيْرِ الْعَدَالَةِ مَا نُقِلَ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ أَنَّ الْعَدْلَ فِي الشَّهَادَةِ أَنْ يَكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ وَلَا يَكُوْنُ مَائِلًا عَلَى الصَّغَائِرِ وَيَكُوْنُ صَلَاحُهُ أَكْثَرَ مِنْ فَسَادِهِ وَصَوَابُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَطَائِهِ (نہایہ)

اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ گناہ کبیرہ سے پاک ہوں اور گناہ صغیرہ کی طرف میلان نہ رکھیں اور انکی بھلائی، ان کی برائی سے اور ان کی صحت ان کی غلطی سے زیادہ ہو،

۳۵- شہادت دینا فرض ہے،

اَلشَّهَادَةُ فَرْضٌ يَلْزَمُ الشُّهُوْدَ وَلَا يَسَعُهُمْ كِتْمَانُهَا إِذَا طَالَبَهُمُ الْمُدَّعِيْ (الدرّ)

جس شخص کو گواہی دینے کے لیے طلب کیا جاے اس پر گواہی دینا فرض ہے، اور جس وقت مدعی گواہی کی درخواست کرے اسکا اخفا جائز نہیں

۳۶- شرائطِ شہادت۔

وَمِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الشُّهُودِ وَهُوَ الْعَقْلُ وَالْبُلُوغُ وَالْحُرِّيَّةُ وَالْبَصَرُ وَالنُّطْقُ وَأَنْ لَا يَكُونَ مَحْدُودًا فِي قَذْفٍ عِنْدَنَا وَأَنْ لَا يَشْهَدَ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَجُرُّ الشَّهَادَةُ لِنَفْسِهِ وَلَا لِدَفْعِ ضَرَرٍ عَنْ نَفْسِهِ وَأَنْ لَا يَكُونَ مُتَّهَمًا وَأَنْ يَكُونَ عَالِمًا بِالْمَشْهُودِ بِهِ وَقْتَ الْأَدَاءِ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لَا عِنْدَهُمَا۔ (البدائع)

اور اداے شہادت کی شرط یہ ہے کہ عاقل، بالغ، آزاد، گویا، بینا ہو اور کبھی تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزا یافتہ نہ ہو اور گواہی خالصۃً لوجہ اللہ دے اور اپنے نفع کے لیے، یا اپنے نقصان دور کرنے کے لیے گواہی دینا جائز نہیں ہے اور گواہ کو خود مدعی ہونا نہیں چاہیے اور جس چیز کے متعلق گواہی دے رہا ہے، گواہی دینے کے وقت اس سے واقف ہونا چاہیے، اور ادائے شہادت کے وقت خدا کو یاد کرے،

فَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ الشَّاهِدُ لَفْظَةَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ أَعْلَمُ أَوْ أَيْقَنُ لَمْ يُقْبَلْ شَهَادَتُهُ (الهداية)

اور گواہ کو یہ کہنا چاہیے کہ میں گواہی دیتا ہوں اور اگر وہ صرف یہ کہے کہ میں جانتا ہوں تو گواہی جائز نہ ہوگی،

فَإِذَا شَهِدَ الْأَوَّلُ وَفَسَّرَ وَقَالَ الثَّانِي أَشْهَدُ بِمَا أَشْهَدَ بِهِ هٰذَا فَإِنَّهُ يَكْفِي (الخلاصة)

اور اگر دوسرا گواہ خوب اظہار نہ دے سکے اور صرف یہ کہے کہ پہلے گواہ نے جو شہادت دی ہے میں بھی اسی پر گواہ ہوں تو اسکی شہادت مقبول ہوگی،

۳۷- غیر مقبول شہادتیں،

وَلَا شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ وَلَا شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِأَبَوَيْهِ وَأَجْدَادِهِ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ

باپ کی گواہی بیٹے اور پوتے کے حق میں، بیٹے کی گواہی باپ اور دادا کے حق میں، میاں بی بی کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں، آقا کی گواہی غلام کے حق میں

وَلَا شَهَادَةُ الْمَوْلٰى لِعَبْدِهٖ وَلَا لِشَرِيْكٍ فِيْمَا هُوَ مِنْ شَرِكَتِهِمَا وَلَا شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ فِيْمَا هُوَ مِنْ شَرِكَتِهِمَا (قدوری)

اور شریک کی گواہی اس چیز کے حق میں جس میں وہ خود شریک ہے، مقبول نہیں،

وَكَذٰلِكَ اَهْلُ السِّجْنِ اِذَا شَهِدَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِيْمَا وَقَعَ بَيْنَهُمْ فِي السِّجْنِ لَا تُقْبَلُ (نسخ القدیر)

اور جو شخص جیل خانے میں قید ہو، اگر وہ اس مقدمہ میں جو جیل خانے ہی میں پیدا ہوا ہے، کسی قیدی کے متعلق گواہی دے تو وہ جائز نہیں،

بِخِلَافِ شَهَادَةِ الذِّمِّيِّ عَلَى الْمُسْلِمِ لِاَنَّهٗ لَا وِلَايَةَ لَهٗ عَلَى الْمُسْلِمِ بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ (الہدایہ)

ذمی کی گواہی مسلمانوں کے خلاف مقبول نہیں ہے،

لَا يُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُخَنَّثِ وَالنَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَلَا مُدْمِنِ الشُّرْبِ عَلَى اللَّهْوِ وَلَا مَنْ يَلْعَبُ بِالطُّيُوْرِ وَلَا مَنْ يُغَنِّي لِلنَّاسِ وَلَا مَنْ يَاْتِي بَابًا مِنَ الْكَبَائِرِ الَّتِي يَتَعَلَّقُ بِهَا الْحَدُّ وَلَا مَنْ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَلَا مَنْ يَاْكُلُ الرِّبٰوا وَلَا مَنْ يُقَامِرُ بِالنَّرْدِ وَالشِّطْرَنْجِ وَلَا مَنْ يَفْعَلُ الْاَفْعَالَ الْمُسْتَقْبَحَةَ كَالْبَوْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ وَالْاَكْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ وَلَا يُقْبَلُ شَهَادَةُ مَنْ يُظْهِرُ سَبَّ السَّلَفِ (قدوری)

مخنث، نوحہ گر، مغنی، دائم الخمر، مرغ باز، مرتکب گناہ کبیرہ (جس سے حد واجب ہوتی ہے) حمام میں ننگا ہو کر جانے والے، سود خوار، جواری، خفیف الحرکات مثلاً راستے میں پیشاب کرنے والے یا کھانا کھانے والے، بزرگان سلف کو برا بھلا کہنے والے کی گواہی مقبول نہیں ہے،

اَلشَّاعِرُ اِنْ كَانَ يَهْجُوْ لَمْ يُقْبَلْ شَهَادَتُهٗ وَاِنْ كَانَ يَمْدَحُ وَكَانَ اَغْلَبُ مَدْحِهِ الصِّدْقُ قُبِلَتْ (تاتارخانیہ)

جو شاعر لوگوں کی ہجو کرے اس کی گواہی مقبول نہیں ہے، اور اگر مدح کرے اور اس کی مدح زیادہ تر سچ ہو تو اس کی گواہی مقبول ہے،

وَكَالْاَجِيْرِ لِمَنِ اسْتَاجَرَهٗ (الہدایہ)

اجیر کی گواہی مستاجر کے حق میں جائز نہیں،

۳۸- گواہ کا شہادت سے رجوع۔

وَلَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ اِلَّا بِحَضْرَةِ الْحَاكِمِ، (قدوری)

گواہوں کا رجوع اس وقت صحیح ہو سکتا ہے جب حاکم کے سامنے اپنی گواہی سے رجوع کریں،

فَاِنْ رَجَعَا قَبْلَ الْحُكْمِ بِمَا سَقَطَتْ وَلَا ضَمَانَ وَاِنْ رَجَعَا بَعْدَهٗ لَمْ يُنْقَضْ مُطْلَقًا بِخِلَافِ ظُهُوْرِ الشَّاهِدِ عَبْدًا اَوْ مَحْدُوْدًا فِيْ قَذْفٍ (منح الغفار)

اگر گواہوں نے قاضی کے فیصلہ سے پیشتر رجوع کیا تو ان کی گواہی ساقط ہو جائیگی اور کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد رجوع کیا تو قاضی کا فیصلہ منسوخ نہ ہوگا، اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام یا تہمت زنا لگانے کے جرم میں سزایاب ہیں تو قاضی کا فیصلہ منسوخ ہو جائیگا

عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رح اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِمَالٍ فَقَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا شَهِدَ آخَرَانِ عَلَى الرُّجُوْعِ مِنْ شَهَادَتِهِمَا فَقَبْلَ اَنْ يَّقِفَ فِيْ اَمْرِهِمَا لَا يَسَعُ الْقَاضِيَ اَنْ يَّحْكُمَ بِشَهَادَتِهِمَا (ایضاً)

امام ابو یوسف کے نزدیک اگر ایک مقدمہ میں گواہوں نے گواہی دی ہو اور ابھی تک انہیں قاضی نے فیصلہ نہیں کیا ہے کہ دوسرے دو آدمیوں نے شہادت دی کہ انھوں نے اپنی گواہی سے رجوع کیا، تو قاضی کو بغیر تحقیقات کے گواہوں کے بیان کے موافق فیصلہ نہیں کرنا چاہئے،

وَاَمَّا حُكْمُهٗ فَاِيْجَابُ التَّعْزِيْرِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سَوَاءٌ رَجَعَ قَبْلَ الْقَضَاءِ

جو گواہ فیصلہ سے پہلے یا فیصلہ کے بعد اپنی گواہی سے رجوع کرے اس پر تعزیر بلا تاوان عائد ہوتی ہے

بِشَهَادَتِهٖ اَوْ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِهَا وَالتَّعْزِيْرُ مَعَ التَّعْزِيْرِ اِنْ رَجَعَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَكَانَ الْمَشْهُوْدُ بِهٖ مَالًا وَقَدْ اَزَالَهٗ بِغَيْرِ عِوَضٍ (السراج الوہاج)

اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد رجوع کرے، اور جس چیز کے متعلق شہادت دی ہے وہ مال ہو اس پر تعزیر اور اس قدر مال کا تاوان عائد ہوگا جس قدر اس کی گواہی سے بلا عوض ضائع ہوا ہے،

۳۹- جھوٹی شہادت،

اِذَا شَهِدَ بِزُوْرٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهٗ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ اَبَدًا اِلَّا اَنَّهٗ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ (الجامع)

جس گواہ نے جھوٹی گواہی دی، جب تک اسکی توبہ کا حال معلوم نہ ہو اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۴۰- تمادی کی حالت میں شہادت،

فَاِنْ شَهِدُوْا وَالْحَدُّ مُتَقَادِمٌ لَمْ يُحَدَّ سِوٰى حَدِّ الْقَذْفِ،

اگر گواہوں نے ایسے مقدمہ میں شہادت دی جس کی سزا میں تمادی حائل ہوگئی ہے تو مدعا علیہ پر سزا عائد ہوگی بجز حد قذف کے کہ اس میں تمادی نہیں ہے

۴۱- مدت تمادی،

عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَدَّرَهٗ بِشَهْرٍ كَاَنَّ مَا دُوْنَهٗ عَاجِلٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ الْاَصَحُّ، (ہدایہ)

حدود میں ایک ماہ کی مدت مقرر ہے بالاتفاق اور ایک ماہ کی مدت سے زیادہ میں تمادی ہو جاتی ہے،

۴۲- احکام تمادی،

وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ بِسَرِقَةٍ اَوْ بِشُرْبِ خَمْرٍ اَوْ بِزِنًا بَعْدَ حِيْنٍ

اگر چوری، شراب نوشی، اور زنا کے مقدمہ میں گواہ انقضاء مدت کے بعد گواہی دیں تو حد عائد نہ ہوگی

لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ وَضُمِّنَ السَّرِقَةَ (ہدایہ)

البتہ مال مسروقہ دلوا دیا جائے گا،

وَلَوْ أَقَرَّ مَعَ التَّقَادُمِ حُدَّ (مجمع الانہار)

اگر وہ عاقلہ بعد انقضاے مدت کے خود اقرار جرم کرے تو حد اُس پر جاری ہوگی

۴۳۔ چوری کے مقدمہ میں عورت کی شہادت

لَا شَهَادَةَ لِلنِّسَاءِ فِي السَّرِقَةِ فِي حَقِّ الْقَطْعِ وَيُقْبَلُ فِي حَقِّ الضَّمَانِ (تاتارخانیہ)

چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹنے کے بارے میں عورتوں کی گواہی مقبول نہیں ہے، اور تاوان کے حق میں مقبول ہے

۴۴۔ نسوانی معاملات میں عورت کی شہادت

وَيُقْبَلُ فِي الْوِلَادَةِ وَالْبِكَارَةِ وَالْعُيُوبِ بِالنِّسَاءِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَطَّلِعُ الرِّجَالُ عَلَيْهِ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ (الہدایہ)

ولادت، بکارت، اور عورتوں کے اون عیوب کے متعلق جو ایسے مقامات پر ہوں جنھیں مرد واقف نہ ہو سکتے ہوں ایک عورت کی گواہی مقبول ہے،

۴۵۔ شہادت کے ثبوت کے لیے شہادت

اَلشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ جَائِزَةٌ فِي كُلِّ حَقٍّ لَا يَسْقُطُ بِشُبْهَةٍ وَهٰذَا اسْتِحْسَانٌ فَلَا يُقْبَلُ فِيمَا يُنْدَرِءُ بِالشُّبُهَاتِ كَالْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ (المحیط)

گواہوں کی گواہی دوسرے گواہوں کی گواہی کے ثبوت کے لیے اُن چیزوں میں جائز ہے جو شبہہ سے ساقط نہیں ہوتیں، لیکن حدود و قصاص میں جائز نہیں کہ وہ شبہہ سے ساقط ہو جاتے ہیں،

۴۶ کیا حدود میں قاضی کا علم فیصلہ کے لیے حجت ہو سکتا ہے؟

وَعِلْمُ الْقَاضِي لَيْسَ بِحُجَّةٍ فِي الْحُدُودِ بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَإِنْ كَانَ الْقِيَاسُ يَقْتَضِي اعْتِبَارَهُ (الکافی)

حدود میں قاضی کا علم ثبوت دعویٰ کی دلیل نہیں ہے گو از روے قیاس وہ قابل اعتبار ہے،

اَمَّا فِي الْحُدُودِ الْخَالِصَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی

ان حدود میں جو خالص خدا کا حق ہیں مثلاً حد شرب خمر

فِي حَدِّ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ يُقْضٰى بِعِلْمِهٖ قِيَاسًا وَلَا يُقْضٰى بِعِلْمِهٖ اِسْتِحْسَانًا وَفِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ اِلَّا فِي السَّرِقَةِ فَاِنَّهٗ يُقْضٰى بِالْمَالِ دُوْنَ الْقَطْعِ (تاتارخانیہ)

حد زنا، اور حد سرقہ قاضی کا علم قیاساً فیصلہ کی بنیاد ہو سکتا ہے لیکن استحساناً نہیں ہو سکتا، اور سرقہ میں قاضی کے علم سے مال مسروقہ عائد ہو جاتا ہے، ہاتھ کاٹنا واجب نہیں ہوتا،

اَلْاِمَامُ يَقْضِيْ بِعِلْمِهٖ بِحَدِّ الْقَذْفِ وَالْقِصَاصِ وَالتَّعْزِيْرِ (سراجیہ)

حد قذف، قصاص اور تعزیرات میں حاکم اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے،

۴۷۔ کیا قاضی کی شہادت مدعا علیہ کے اقرار کے متعلق قابل تسلیم ہے؟

وَاعْلَمْ اَنَّ اِخْبَارَ الْقَاضِيْ عَنْ اِقْرَارِ رَجُلٍ بِشَيْءٍ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِخْبَارُ عَنْ اِقْرَارٍ بِشَيْءٍ يَصِحُّ رُجُوْعُهٗ كَالْحَدِّ فِيْ بَابِ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَفِيْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا يُقْبَلُ قَوْلُ الْقَاضِيْ بِالْاِجْمَاعِ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْاِخْبَارُ عَنْ اِقْرَارٍ بِشَيْءٍ لَا يَصِحُّ رُجُوْعُهٗ عَنْهُ كَالْقِصَاصِ وَحَدِّ الْقَذْفِ وَسَائِرِ الْحُقُوْقِ الَّتِيْ هِيَ لِلْعِبَادِ وَفِيْ هٰذَا الْوَجْهِ قُبِلَ قَوْلُهٗ (محیط)

جن معاملات میں مدعا علیہ کا رجوع کرنا اپنے اقرار سے جائز ہے، مثلاً زنا، چوری، اور شراب نوشی کے مقدمات میں ان میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اس کی شہادت مقبول نہیں ہے، لیکن جن معاملات میں اپنے اقرار سے مدعا علیہ کا رجوع کرنا جائز نہیں ہے مثلاً قصاص، حد قذف اور دوسرے حقوق میں ان معاملات میں اگر قاضی اقرار کا گواہ ہو تو اُس کی شہادت مقبول ہے،

۴۸۔ کیا حدود و قصاص میں قاضی کا خط معتبر ہے؟

وَلَا يُقْبَلُ كِتَابُ الْقَاضِيْ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ — حدود و قصاص میں قاضی کا خط کے ذریعہ سے شہادت

لِاَنَّ فِيْهِ شُبْهَةَ الْبَدَلِيَّةِ فَصَارَ كَالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ ۔ (ہدایہ) — دینا قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ شبہ ہے کہ کسی دوسرے نے لکھا ہو اس لیے اسکی حالت اُس شہادت کی ہے جو کسی شہادت پر دی گئی ہو

۴۹ - عورت کا فیصلہ

يَجُوْزُ قَضَاءُ الْمَرْاَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ (ہدایہ) — عورت کا فیصلہ تمام چیزوں میں جائز ہے، البتہ حدود و قصاص میں عورت کا فیصلہ جائز نہیں ہے،

۵۰ - حدود و قصاص میں سچ کا فیصلہ جائز نہیں ہے

لَا يَجُوْزُ التَّحْكِيْمُ فِي الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ — اگر فریقین حدود و قصاص میں کسی کو سچ مقرر کریں تو انکا فیصلہ جائز نہیں ہے

۵۱ - قاضی کے لیے فیصلہ کرنے کے شرائط کیا ہیں؟

يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَّقْضِيَ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّعْرِفَ مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّعْرِفَ مِنَ النَّاسِخِ مَا هُوَ مُحْكَمٌ وَمَا هُوَ مُتَشَابِهٌ وَمَا فِيْ تَاْوِيْلِهٖ اِخْتِلَافٌ كَالْاَمْرِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقْضِيْ بِمَا جَاءَ عَنْ نَّبِيِّهٖ صَلَّمَ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّعْرِفَ النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوْخَ مِنَ الْاَخْبَارِ وَاِنْ اِخْتَلَفَ فِيْهِ الْاَخْبَارُ يَاْخُذُ بِمَا هُوَ الْاَشْبَهُ وَيَمِيْلُ اِجْتِهَادُهٗ اِلَيْهِ وَيَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَ الْمُتَوَاتِرَ — قاضی کا فیصلہ قرآن مجید کے موافق ہونا چاہئے، اور اسکو قرآن مجید کے ناسخ و منسوخ سے واقف ہونا چاہئے، اور ناسخ کے متعلق اس کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کونسا حکم ہے کونسا متشابہ ہے، اور کس کی تاویل میں اختلاف ہے، اگر اس کو قرآن مجید کا فیصلہ نہ ملے تو حدیث کے موافق فیصلہ کرے اور اس کو حدیث کے ناسخ و منسوخ سے بھی واقفیت حاصل کرنی چاہئے، اور اگر اس کو مختلف حدیثیں ملیں تو اُن حدیثوں کے موافق فیصلہ کرے جو مرجح ہوں، اور اُس کے اجتہاد کا میلان انھی کی طرف ہو اور اُس کو متواتر، مشہور اور اخبار احاد اور مراتب

وَالْمَشْهُوْرُ وَمَا كَانَ مِنْ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ
وَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ عَالِمًا بِمَرَاتِبِ الرِّوَايَةِ (محیط)

روایت کا علم بھی ہونا چاہیے،

وَاِنْ كَانَتْ حَادِثَةٌ لَمْ تُرْوَ فِيْهَا
سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّعَمْ يَقْضِيْ فِيْهَا
بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
لِاَنَّ الْعَمَلَ بِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ وَاجِبٌ فَاِنْ
كَانَتِ الصَّحَابَةُ فِيْهَا مُخْتَلِفِيْنَ يَجْتَهِدُ فِيْ
ذٰلِكَ وَيُرَجِّحُ قَوْلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ بِاجْتِهَادٍ
اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَلَيْسَ لَهٗ
اَنْ يُّخَالِفَهُمْ جَمِيْعًا بِاخْتِرَاعِ قَوْلٍ ثَالِثٍ
(محیط)

اور اگر مقدمہ میں حدیث نہ ملے تو صحابہ کے اجماع کے موافق فیصلہ کرے، اور اگر خود صحابہ میں اختلاف ہو تو ایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو اجتہاد کر کے قول مرجح کے مطابق فیصلہ کرے اور قاضی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ تمام صحابہ کی مخالفت کر کے ایک تیسرے قول کے مطابق فیصلہ کرے،

فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ لَمْ يَاْتِ بِهٖ مِنَ الصَّحَابَةِ
قَوْلٌ وَكَانَ فِيْهِ اِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ قَضٰى
بِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ اخْتِلَافُ بَيْنَهُمْ يُرَجِّحُ
قَوْلَ بَعْضِهِمْ وَقَضٰى بِهٖ (محیط سرخسی)

اور اگر اس کو صحابہ کا قول نہ ملے تو موافق اجماع تابعین کے فیصلہ کرے اور اگر تابعین میں اختلاف ہو تو اجتہاد کر کے کسی تابعی کے قول کو ترجیح دے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے،

وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ مُخَالِفٌ
لِلْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ خِلَافُ غَيْرِهِمْ
(الاشباہ والنظائر)

اور قاضی کو ائمہ اربعہ کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے گو وہ مسئلہ مختلف فیہ ہو،

وَاِذَا اتَّفَقَ اَصْحَابُنَا فِيْ شَيْءٍ

جس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ اور صاحبین

اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح لَا يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يُّخَالِفَهُمْ بِرَائِهٖ

یعنی امام محمد اور قاضی ابو یوسف متفق ہوں قاضی کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

(محیط سرخسی)

اَلْفَتْوٰى عَلَى الْاِطْلَاقِ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ثُمَّ بِقَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ ثُمَّ بِقَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ بِقَوْلِ زُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ ثُمَّ بِقَوْلِ حَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيْلَ اِذَا كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فِيْ جَانِبٍ وَصَاحِبَاهُ فِيْ جَانِبٍ فَالْمُفْتِيْ بِالْخِيَارِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ وَاِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُفْتِيْ مُجْتَهِدًا مِنَ الْفُتْيَةِ الْفَتْوٰى فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رح قَالَ الْاِمَامُ السَّرَخْسِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاِقْرَارِ الْاِحْتِيَاطُ اَلْاَخْذُ بِقَوْلِ اَبِيْ يُوْسُفَ رح وَمَشَائِخُنَا اَخَذُوْا بِقَوْلِهٖ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَمِنْهُ وَلَوْ كَانَ اِثْنَانِ فِيْهِمَا اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِقَوْلِهِمَا وَلَا يُشْكِلُ (الحاویہ)

عموماً فتویٰ امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق دینا چاہیے، اس کے بعد قاضی ابو یوسف، پھر امام محمد پھر امام زفر پھر حسن بن زیاد کے قول کے مطابق، اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر امام ابوحنیفہ ایک طرف اور صاحبین دوسری طرف ہوں تو مفتی کو یا اختیار ہے کہ ان میں ایک کا قول اختیار کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے، اور جب مفتی مجتہد نہ ہو تو جس مسئلہ کا تعلق قضاء سے ہے، اس میں فتویٰ قاضی ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور امام سرخسی کا قول ہے کہ احتیاطاً قاضی کا حکم امام ابو یوسف کے قول کے مطابق ہوگا، اور اگر صاحبین میں اختلاف ہو تو مفتی کو چاہیے کہ جس کا قول امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق ہو اس کو اختیار کرے،

وَاِنْ خَالَفَ اَبَاحَنِيْفَةَ صَاحِبَاهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ اِخْتِلَافُهُمْ اِخْتِلَافَ

اگر صاحبین کا اختلاف امام ابوحنیفہ کے ساتھ اس بنا پر ہو کہ زمانہ بدل گیا ہے، تو مفتی کو چاہیے

عَصْرِ زَمَانٍ يَأْخُذُ بِقَوْلِ صَاحِبَيْهِ لِتَغَيُّرِ أَحْوَالِ النَّاسِ وَفِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ اِخْتَارَ قَوْلَهُمَا لِاجْمَاعِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ (الهداية)

کہ صاحبین کا قول اختیار کرے کیونکہ اختلاف زمانہ سے لوگوں کے حالات بدل جاتے ہیں، اور متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مزارعت و معاملات میں صاحبین کا قول قابل اختیار ہے،

وَلَوْ لَمْ يُوْجَدْ فِي الرِّوَايَةِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ وَوُجِدَ مِنَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يُقْضٰى بِهٖ وَلَوْ اخْتَلَفَ الْمُتَأَخِّرُوْنَ فِيْهِ يُخَيَّرُ وَاحِدٌ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ لَمْ يُوْجَدْ عَنِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَجْتَهِدُ فِيْهِ بِرَأْيِهٖ اِذَا كَانَ يَعْرِفُ وُجُوْهَ الْفُقَهَاءِ وَيُشَاوِرُ الْفُقَهَاءَ فِيْهِ وَفِيْ شَرْحِ الطَّحَاوِيْ ثُمَّ اِذَا قَضٰى بِالْاِجْتِهَادِ فَاِنْ خَالَفَ النَّصَّ لَا يَجُوْزُ قَضَاءُهٗ وَاِنْ لَمْ يُخَالِفِ النَّصَّ لٰكِنَّهٗ رَاٰى بَعْدَ ذٰلِكَ رَأْيًا اٰخَرَ لَا يُبْطِلُ مَا مَضٰى (تاتارخانیہ)

اور قاضی جس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول نہ پائے، متاخرین کے قول پر عمل کرے، اور اگر خود متاخرین میں اختلاف ہو تو ان میں ایک کا قول اختیار کرلے، اور اگر مسئلہ میں متاخرین کا قول نہ پائے، اور قاضی خود مجتہد ہو تو اپنی رائے کے موافق فیصلہ کرے، اور فقہاء سے مشورہ کرے اور قاضی کا فیصلہ اگر نص کے مخالف ہو تو جائز نہیں اور اگر نص کے مخالف نہ ہو اور فیصلہ کرنے کے بعد اپنے اجتہاد سے دوسرا فیصلہ کرے تو جو فیصلہ پہلے کرچکا ہے، وہ منسوخ نہ ہوگا،

وَاِنْ وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ شَاوَرَهُمْ نَظَرَ اِلٰى اَقْرَبِ الْاَقَاوِيْلِ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَقِّ وَاَمْضٰى عَلٰى ذٰلِكَ بِاجْتِهَادِهٖ اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ

اور اگر قاضی نے جن لوگوں سے مشورہ کیا خود ان میں اختلاف پیدا ہوا تو ان میں جس کے قول کو صحیح سمجھے اس کے مطابق فیصلہ کرے، اور قائل کی کبرسنی اور کثرت اشخاص کا لحاظ نہ کرے،

وَلَا يُعْتَبَرُ فِي ذٰلِكَ كِبَرُ السِّنِّ وَكَثْرَةُ الْعَدَدِ

(محیط)

۵۲- مجتہد کی تعریف،

وَالْاَصَحُّ مَا قِيْلَ فِيْ حَدِّ الْمُجْتَهِدِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَاوَى عِلْمَ الْكِتَابِ وُجُوْهَهٗ مَعَانِيَهٗ وَعِلْمَ السُّنَّةِ بِطُرُقِهَا وَسُنُوْهَا وُجُوْهَهَا مَعَانِيَهَا وَاَنْ يَكُوْنَ مُصِيْبًا فِي الْقِيَاسِ عَالِمًا بِعُرْفِ النَّاسِ. (الکافی)

مجتہد وہ شخص ہے، جو قرآن و حدیث اور ان کے وجوہات کے علم کا ماہر ہو اور قیاس میں صحیح راے رکھتا ہو، لوگوں کے عادات و اخلاق سے واقف ہو،

۵۳- قاضی کے لیے فقہاء کا مشورہ قبول کرنا ضروری نہیں ہے،

وَاِنْ كَانَ الْقَاضِيْ يُشَاوِرُ فَوْقَ مَا مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى شَيْءٍ وَرَاٰى الْقَاضِيْ بِخِلَافِ رَاْيِهِمْ فَالْقَاضِيْ لَا يَتْرُكُ رَاْيَ نَفْسِهٖ فَاِنْ اَتَمَّ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لِمَا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اَفْضَلُ وَاَفْقَهُ عِنْدَهٗ لَمْ يُكْرَهْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ بَيْنَهُمَا وَذُكِرَ فِيْ كِتَابِ الْحُدُوْدِ قَالُوْا قَضٰى بِرَاْيِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ وَاِنْ لَمْ يُتِمَّ الْقَاضِيْ رَاْيَهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَتْرُكَ رَاْيَ نَفْسِهٖ وَلَا يَقْضِيْ بِرَاْيِ غَيْرِهٖ (محیط)

اگر مشورہ میں فقہاء ایک طرف، اور قاضی کی راے دوسری طرف ہو تو قاضی کے لیے فقہاء کی راے کا اختیار کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ اگر ان میں کسی راے کو اپنی راے سے بہتر سمجھے تو اس کی راے کو اختیار کر سکتا ہے ورنہ اس کو اپنی راے کے موافق فیصلہ کرنا چاہیے،

۵۴- قاضی اپنے ظن غالب پر عمل کر سکتا ہے،

يَجِبُ اَنْ يُعْلَمَ بِاَنَّ الْعَمَلَ بِغَالِبِ الرَّاْيِ جَائِزٌ فِي الدِّيَانَاتِ وَفِي بَابِ الْمُعَامِلَاتِ وَكَذٰلِكَ الْعَمَلُ بِغَالِبِ الرَّاْيِ فِي الدِّمَاءِ جَائِزٌ (الجامع)

جاننا چاہیے کہ دینی امور، معاملات، اور جرائم شرعیہ میں اپنے ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے،

۵۵- ظن غالب کی تعریف،

وَاَمَّا اَكْبَرُ الرَّاْيِ وَغَالِبُ الظَّنِّ فَهُوَ الطَّرَفُ الرَّاجِحُ اِذَا اَخَذَ بِهِ الْقَلْبُ وَهُوَ الْمُعْتَبَرُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ (الاشباہ والنظائر)

ظن غالب یہ ہے کہ دل اس کو قبول کرے اور طرف راجح رکھتا ہو،

۵۶- حالت نشہ میں زنا اور چوری کا حکم،

اَلسَّكْرَانُ اِذَا سَرَقَ اَوْ زَنٰى يُحَدُّ وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ لَا يُحَدُّ (منح الغفار)

اگر کوئی شخص نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کرے تو حد اوس پر جاری ہوگی، اور اگر نشہ کی حالت میں زنا یا چوری کا اقرار کرے تو حد اوس پر جاری نہ ہوگی،

۵۷- حدود میں اقرار سے رجوع کرنے کا حکم،

فَحَدُّ الزِّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالسَّرِقَةِ خَالِصُ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى يَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنْهَا بَعْدَ الْاِقْرَارِ فَيَكُوْنُ التَّقَادُمُ فِيْهِ مَانِعًا وَحَدُّ الْقَذْفِ فِيْهِ حَقُّ الْعَبْدِ لِمَا فِيْهِ مِنْ دَفْعِ الْعَارِ عَنْهُ وَلِهٰذَا لَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنْهُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ وَالتَّقَادُمُ غَيْرُ مَانِعٍ فِي حُقُوْقِ

زنا، شراب نوشی اور چوری کی حد میں کہ خداوند تعالیٰ کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح ہے، اور تمادی کا عارض ہونا حد کی گواہی کا مانع ہے، اور تہمت زنا کا حق کے دعویٰ میں جو بندے کا حق ہے اقرار کے بعد رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور تمادی کا عارض ہونا مانع شہادت نہ ہوگا،

۵۸- دعوی قصاص میں مدعا علیہ کے انکار کا حکم،

وَمَنْ ادَّعٰی قِصَاصًا عَلٰی غَیْرِہٖ فَجَحَدَ اسْتُحْلِفَ بِالْاِجْمَاعِ ثُمَّ اِذَا نَکَلَ عَنِ الْیَمِیْنِ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ یَلْزَمُہُ الْقِصَاصُ وَاِنْ نَکَلَ فِی النَّفْسِ حُبِسَ حَتّٰی یَحْلِفَ اَوْ یُقِرَّ ھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَزِمَہُ الْاَرْشُ فِیْھِمَا (ہدایہ)

دعوی قصاص میں اگر مدعا علیہ انکار کرے، تو بالاجماع قسم واجب ہوتی ہے، اور اگر وہ قسم نہ کھائے تو اعضائے جسم کے مقدمہ میں مدعا علیہ پر قصاص واجب ہوگا اور قتل کے مقدمہ میں وقید کر دیا جائیگا، یہاں تک کہ وہ قسم کھائے یا قتل کا اقرار کرے یہ امام ابوحنیفہ کی رائے ہے، اور صاحبین کے نزدیک اعضائے جسم اور قتل دونوں کے مقدمہ میں اگر مدعا علیہ منکر ہو تو اس پر دیت عائد ہوگی،

وَلَا یُحْلَفُ عِنْدَھُمْ فِیْ حَدٍّ ھُوَ خَالِصُ حَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی کَحَدِّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ وَالسَّرِقَۃِ اَوْ مُغَلَّبُ حَقِّ اللّٰہِ تَعَالٰی کَحَدِّ الْقَذْفِ اَوْ حَقُّ الْعَبْدِ فِیْہِ مَغْلُوْبٌ (جامع الرموز)

اور مقدمہ حد زنا، شراب خواری، چوری اور اتہام زنا میں اگر مدعا علیہ انکار کرے تو اس پر قسم عائد نہ ہوگی،

وَیُسْتَحْلَفُ السَّارِقُ فَاِنْ نَکَلَ ضَمِنَ وَلَمْ یُقْطَعْ (ہدایہ)

اور چوری کے مقدمہ میں ملزم قسم کھائے اور اگر قسم نہ کھائے تو مال کا تاوان ادا کرے، لیکن اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۵۹- جرائم میں مصالحت،

وَالصُّلْحُ جَائِزٌ عَنْ دَعْوَی الْاَمْوَالِ وَالْمَنَافِعِ وَجِنَایَۃِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ وَلَا یَجُوْزُ عَنْ دَعْوَی الْحَدِّ (قدوری)

مال، منافع، اور ان جرائم میں جو بالقصد یا غلطی سے کئے گئے ہوں صلح جائز ہے، لیکن حدود کے دعوی میں صلح جائز نہیں ہے،

وَصُلْحُ الْمُكْرَهِ لَا يَجُوزُ (محیط سرخسی)

اور جو صلح زبردستی سے کرائی جاوے وہ جائز نہیں ہے،

۶۰- جبر،

لَا إِكْرَاهَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا مِنَ السُّلْطَانِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَتَحَقَّقُ الْإِكْرَاهُ مِنْ كُلِّ مُتَغَلِّبٍ يَقْدِرُ عَلَى تَحَقُّقِ مَا هَدَّدَ وَالْفَتْوَى عَلَى قَوْلِهِمَا (قاضی خاں)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف حاکم کا جبر جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ہر طاقتور آدمی کا جبر جو اپنی دھمکی کے عمل میں لانے کی طاقت رکھتا ہو، جائز ہے، اور فتوے صاحبین کے قول پر ہے،

وَلَوْ أَكْرَهَهُ لِيُقِرَّ بِحَدٍّ أَوْ قِصَاصٍ فَأَقَرَّ كَانَ بَاطِلًا (قاضی خاں)

اور اگر ملزم جبراً حد یا قصاص کا اقرار کرے تو اس کا اقرار ناجائز ہوگا،

۶۱- جماع کا حکم،

وَكُلُّ حُكْمٍ يَتَعَلَّقُ بِالْوَطْءِ لَا يُعْتَبَرُ فِيهِ الْإِنْزَالُ لِكَوْنِهِ تَبَعًا (الاشباہ والنظائر)

اور شریعت کا جو حکم وطی کے ساتھ متعلق ہے، اس میں انزال کی شرط نہیں ہے کیونکہ اصل چیز وطی ہے اور انزال اسکا تابع ہے،

۶۲- ضعیف الخلقت آدمی کے حد مارنے کا طریقہ،

رَجُلٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْخِلْقَةِ يُخَافُ عَلَيْهِ الْهَلَاكُ إِذَا ضُرِبَ يُجْلَدُ جَلْدًا مُقَدَّرًا يَحْتَمِلُ (الھدایہ)

جس شخص پر حد واجب ہوئی ہے اگر وہ اس قدر ضعیف الخلقت ہو کہ مضبوط کوڑے کی ضرب سے اسکی ہلاکت کا خوف ہو تو اس کو ایسے کوڑے لگانے چاہئیں جنکا وہ متحمل ہو،

۶۳- غلام کی حد،

وَنِصْفُ حَدِّ الْعَبْدِ أَيْ جَلْدُهُ لِلزِّنَا وَالْقَذْفِ وَالشُّرْبِ فَلَا يَرِدُ مَا لَا يَتَنَصَّفُ مِنَ الْقَطْعِ وَالْقَتْلِ لِلسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ (جامع الرموز)

کوڑے کی وہ سزا جو غلام پر بوجہ زنا، تہمت زنا اور شراب خواری کے عائد ہوتی ہے، آزاد آدمی کی حد کے نصف ہوگی البتہ چوری اور ڈاکہ کی وجہ سے اسپر ہاتھ کاٹنے اور قتل کرنے کی جو سزا عائد ہوتی ہے وہ نصف نہ ہوگی،

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ (ہدایہ)

آزاد لڑکی کی نسبت غلام کی نصف سزا خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے جس میں اس نے فرمایا ہے کہ لونڈیوں کو آزاد اور پاکدامن عورتوں کے نصف سزا دی جائیگی

۶۴- ان حدود کے اجتماع کا حکم جو خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں

اَلْحُدُوْدُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَتَى اجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ اِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا (محیط) مِنْ قَذْفٍ اَوْ زِنًا اَوْ شُرْبٍ غَيْرِ مَرَّةٍ فَحَدٌّ فَقَطْ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ (محیط)

جو حدود خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہیں اگر ایک شخص پر ایک ہی جنس کا متعدد جرائم ہو جائیں تو وہ اگر ایک جنس سے ہونگی ایک دوسرے میں داخل ہو جائینگی یعنی وہ شخص صرف ایک حد کا مستحق ہوگا مثلاً اگر کسی نے چند بار تہمت زنا لگائی، یا چند بار زنا کیا یا چند بار شراب پی تو اس پر ایک ہی سزا عائد ہوگی،

وَاِنِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى وَاحِدٍ اَجْنَاسٌ مُخْتَلِفَةٌ بِاَنْ قَذَفَ وَزَنٰى وَسَرَقَ وَشَرِبَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْكُلُّ وَلَا يُوَالٰى بَيْنَهُمَا خِيْفَةَ الْهَلَاكِ بَلْ يُنْتَظَرُ حَتّٰى يَبْرَأَ مِنَ الْاَوَّلِ فَيُبْدَاُ بِحَدِّ الْقَذْفِ اَوْ لَا لَا تَ فِيْهِ حَقُّ الْعَبْدِ ثُمَّ الْاِمَامِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ يُبْدِءُ بِحَدِّ الزِّنَا وَاِنْ شَاءَ بِالْقَطْعِ وَيُؤَخِّرُ حَدَّ الشُّرْبِ وَلَوْ كَانَ مَعَ هٰذَا اجْرَاحَةٌ تُوْجِبُ الْقِصَاصَ يُبْدَاُ بِالْقِصَاصِ ثُمَّ حَدِّ الْقَذْفِ ثُمَّ الْاَقْوٰى فَالْاَقْوٰى (التبین)

وَحَدُّ الشُّرْبِ اٰخِرُهَا لِثُبُوْتِهٖ بِالْاِجْمَاعِ مِنَ الصَّحَابَةِ (الاشباہ والنظائر)

اور اگر کسی شخص پر مختلف سزائیں ایک ساتھ عائد ہو جائیں مثلاً ایک شخص نے تہمت زنا لگائی، زنا اور چوری کی اور شراب پی تو اس پر ان تمام جرائم کی سزائیں عائد ہونگی لیکن تمام سزائیں ایک ساتھ نہ دینی چاہئے کہ اس میں ہلاکت کا خوف ہے بلکہ ایک سزا دیکر اس قدر توقف کرنا چاہئے کہ وہ اچھا ہو جائے پھر دوسری سزا دینی چاہئے، البتہ پہلے تہمت زنا لگانے کی سزا دینی چاہئے کہ اس سے بندے کا حق متعلق ہے اس کے بعد سزاؤں کی تقدیم و تاخیر میں امام کو اختیار ہے البتہ شراب خواری کی سزا سب سے اخیر میں دینی چاہئے، اور اگر ایسی ضرب لگا بیٹھا جو موجب قصاص ہو تو قصاص ہو اور سزاؤں کے ساتھ جمع ہو سکے تو پہلے قصاص لینا چاہئے پھر بہ ترتیب کوڑے اور سزائیں دی جائیں

اور شراب خواری کی سزا میں اسلئے تاخیر کی جاتی ہے کہ وہ صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے،

إِذَا اجْتَمَعَ قَتْلُ الْقِصَاصِ وَالرِّدَّةِ وَالزِّنَا يُبْدَأُ بِالْقِصَاصِ مُطْلَقًا لِحَقِّ الْعَبْدِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک ساتھ قصاص، مرتد ہونے، اور زنا کرنے کی وجہ سے قتل کی سزا عائد ہو تو قصاص کو مقدم کرنا چاہیئے،

وَلَوِ اجْتَمَعَ التَّعْزِيرُ وَالْحُدُودُ قُدِّمَ التَّعْزِيرُ عَلَى الْحُدُودِ فِي الْاِسْتِيفَاءِ (الاشباہ والنظائر)

اگر حدود کے ساتھ تعزیر جمع ہو جائے تو تعزیر کو مقدم کریں کیونکہ تعزیر بندے کا حق ہے۔

۶۵- سزاؤں کی کیفیت۔

أَشَدُّ الضَّرْبِ التَّعْزِيرُ ثُمَّ حَدُّ الزِّنَا ثُمَّ حَدُّ الْقَذْفِ (البحر الرائق)

تعزیر میں ضرب قوی لگانی چاہیئے اور حد زنا میں کوڑوں کی ضرب تعزیر سے نرم ہونی چاہیئے اور شراب خواری کی حد سے بھی نرم اور تہمت زنا لگانے کی سزا ضرب سے نرم ہونی چاہیئے

۶۶- حد یا تعزیر سے ہلاک ہو جانے کا حکم،

مَنْ حَدَّهُ الْإِمَامُ أَوْ عَزَّرَ فَمَاتَ فَدَمُهُ هَدَرٌ (ہدایہ)

اگر امام کسی پر حد جاری کرے یا اس کی تعزیر کرے اور وہ اس کے صدمہ سے ہلاک ہو جائے تو اس کا خون رائگاں جائیگا،

اَلْوَاجِبُ لَا يُقَيَّدُ بِوَصْفِ السَّلَامَةِ وَالْمُبَاحُ يُقَيَّدُ بِهِ فَلَا ضَمَانَ لَوْ سَرَى قَطْعُ الْقَاصِّ إِلَى النَّفْسِ وَكَذَا لَوْ مَاتَ الْمُعَزَّرُ (الاشباہ والنظائر)

جو سزا شرعاً واجب ہوتی ہو اس میں ذات کی سلامتی کی شرط نہیں ہوتی اور جو سزا مباح ہو اس میں ذات کی سلامتی کی شرط ہے چنانچہ قاضی اگر کسی کا عضو کاٹے یا اس کو سزا دے اور وہ اس کے صدمہ سے مر جائے تو اس کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۶۷- مستامن کافروں پر کونسی سزا واجب ہوتی ہے؟

لَا حَدَّ عَلَى الْمُسْتَأْمِنِ وَالْمُسْتَأْمِنَةِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح إِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ، (العنایہ)

مستامن کافر مرد اور مستامن کافرہ عورت پر حد زنا اور حد شراب نوشی عائد نہیں ہوتی، البتہ تہمت زنا لگانے کی سزا عائد ہوتی ہے،

۶۸۔ کیا سب سے بالاتر امام پر حد جاری کیجا سکتی ہے؟

كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْإِمَامُ الَّذِي لَيْسَ فَوْقَهُ إِمَامٌ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَالشُّرْبِ وَالْقَذْفِ لَا يُؤْخَذُ بِهِ إِلَّا الْقِصَاصَ فَإِنَّهُ إِذَا قَتَلَ إِنْسَانًا أَوْ أَتْلَفَ مَالَ إِنْسَانٍ يُؤْخَذُ بِهِ۔

اگر ایسا امام جس کے اوپر کوئی دوسرا امام نہ ہو چوری کرنے شراب پیئے، یا تہمتِ زنا لگائے، تو اس پر حد جاری نہ ہوگی البتہ قتل عمد میں اس پر قصاص اور مال کے تاوان میں مال اس پر عائد ہوگا۔

پہلی کتاب

حدود کے بیان میں

جو چار باب اور ایک فصل پر مشتمل ہے

پہلا باب

حدِ سرقہ کے بیان میں

جو چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل

سرقہ کے معنی اور اس کے شرائط کے بیان میں

۶۹۔ سرقہ کی لغوی تعریف

اَلسَّرِقَةُ فِي اللُّغَةِ أَخْذُ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِهِ

لغت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کا مال

عَلٰی سَبِیْلِ الْخُفْیَۃِ وَالْاِسْتِتَارِ (ہدایہ)

خفیہ طور پر لے لیا جائے۔

۷۰۔ سرقہ کی شرعی تعریف۔

وَفِی الشَّرْعِ اَخْذُ الْعَاقِلِ الْبَالِغِ نِصَابًا مُحْرَزًا اَوْ مَا فِیْ قِیْمَتِہٖ نِصَابٌ لِکَامِلٍ لَّا لِلْغَیْرِ لَا شُبْہَۃَ لَہٗ عَلٰی وَجْہِ الْخُفْیَۃِ (الاضاح شرح مختار)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل بالغ نصاب محفوظ کو یا اس چیز کو جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے نصاب کی قیمت رکھتی ہو دوسرے کی اس ملک سے جس میں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لے لے،

۷۱۔ چوری حکم

اِذَا سَرَقَ الْعَاقِلُ الْبَالِغُ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ اَوْ مَا یَبْلُغُ قِیْمَتُہٗ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَۃٍ مِنْ حِرْزٍ لَا شُبْہَۃَ فِیْہِ وَجَبَ الْقَطْعُ (ہدایہ)

اور شریعت میں چوری کے معنی یہ ہیں کہ عاقل بالغ نصاب محفوظ کو یا اس چیز کو جو نصاب کی قیمت رکھتی ہو، دوسرے کی اس ملک سے جس میں اسکو کسی قسم کا شبہہ نہ ہو خفیہ طور پر لیلے،

۷۲۔ چوری کا نصاب۔

اَقَلُّ النِّصَابِ فِی السَّرِقَۃِ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ مَضْرُوْبَۃٌ بِوَزْنِ سَبْعَۃِ جِیَادٍ (العنایہ)

چوری کا نصاب دس ڈھلا ہوے درہم ہے، جس کا وزن کامل سات مثقال ہے،

فَاِذَا سَرَقَ تِبْرًا وَزْنُہٗ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ اَوْ مَتَاعًا قِیْمَتُہٗ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ غَیْرَ مَضْرُوْبَۃٍ فَاِنَّہٗ لَا یُقْطَعُ فِیْہِ عَلَی الصَّحِیْحِ۔ (البحر الرائق)

اگر کسی نے چاندی یا سونے کا ڈلا چرایا جسکا وزن بے ڈھلے ہوے دس درہم کے برابر ہو، یا ایسی چیز چرائی جس کی قیمت بے ڈھلے ہوے دس درہم کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہوگا،

۷۳۔ چوری کے مال کی قیمت کی تعیین،

وَاِذَا وَجَبَ تَقْوِیْمُ الْمَسْرُوْقِ یُعْتَبَرُ بِعَشَرَۃِ دَرَاہِمَ یُقَوَّمُ بِاَغْلَبِ النُّقُوْدِ، (محیط)

چوری شدہ مال کی قیمت بہترین قسم کے درہم سے لگانی چاہیئے،

۷۴۔ قیمت کی تعین کیونکر ہونی چاہیے،

وَيَثْبُتُ الْقِيمَةُ بِقَوْلِ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ لَهُمَا مَعْرِفَةٌ بِالْقِيَمِ (البتین)

اور قیمت دو عادل مرد کی تعین سے جو تجویز قیمت میں مہارت رکھتے ہوں ثابت ہوتی ہے۔

۷۵۔ نصاب کا اعتبار چور کے حق میں کیا جاتا ہے،

وَإِنَّمَا يُعْتَبَرُ كَمَالُ النِّصَابِ فِي حَقِّ السَّارِقِ وَكَذَلِكَ إِذَا سَرَقَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ مِنْ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ دِرْهَمٌ مِنْ بُيُوتٍ وَاحِدٍ يُقْطَعُ. (محیط)

کمال نصاب کا اعتبار چور کے حق میں ہے۔ مالک کے حق میں نہیں ہے اس لیے اگر دس شخصوں کے دس درم ایک جگہ جمع ہوں اور ان کو ایک شخص چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاے گا،

۷۶۔ مال مسروقہ کی قیمت میں کمی بیشی کا حکم،

وَيُعْتَبَرُ أَنْ تَكُونَ قِيمَةُ السَّرِقَةِ يَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَكَذَلِكَ يَوْمَ الْقَطْعِ وَلَوْ كَانَتْ قِيمَتُهُ يَوْمَ السَّرِقَةِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَانْتَقَصَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ نُقْصَانُ الْقِيمَةِ لِنُقْصَانِ الْعَيْنِ يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ نُقْصَانُ الْقِيمَةِ لِنُقْصَانِ السِّعْرِ لَا يُقْطَعُ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (محیط)

مال مسروقہ کی قیمت چوری کے دن اور ہاتھ کاٹنے کے دن یکساں ہونی چاہیے، اگر چوری کے دن اسکی قیمت دس درم ہو، پھر کم ہو جاے تو اگر چور نے مال میں نقصان کر دیا ہے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جاے گا اور اگر نرخ بازار کم ہو گیا ہے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۷۷۔ رات اور دن کی چوری میں فرق،

إِنْ كَانَتِ السَّرِقَةُ نَهَارًا اعْتُبِرَتِ الْخُفْيَةُ ابْتِدَاءً وَانْتِهَاءً وَإِنْ كَانَتْ لَيْلًا اعْتُبِرَتْ ابْتِدَاءً فَقَطْ (النہر الفائق)

اگر دن میں چوری کیجاے تو چوری کی ابتدا سے مال کے لیجانے کے آخری وقت تک اخفا معتبر ہے اور اگر رات میں چوری کیجاے تو صرف ابتدا میں اخفا معتبر ہوگا،

حَتّٰى إِذَا نَقَبَ الْبَيْتَ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُفْيَةِ وَالْاِسْتِتَارِ لَيْلًا ثُمَّ أَخَذَ الْمَالَ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُقَاتَلَةِ وَالْمُكَابَرَةِ جِهَارًا مِنَ الْمَالِكِ بِأَنْ يَسْتَيْقِظَ الْمَالِكُ وَدَخَلَ عَلَيْهِ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُ لَمَّا مَنَعَهُ مِنْ أَخْذِ الْمَالِ فَإِنَّهُ يُقْطَعُ أَمَّا لَوْ كَابَرَهُ نَهَارًا بِأَنْ نَقَبَ الْبَيْتَ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُفْيَةِ وَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ أَخَذَ الْمَالَ مُكَابَرَةً وَمُغَالَبَةً لَا يُقْطَعُ

(محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے خفیہ طور پر رات کو گھر میں نقب لگائی پھر مال کو لے چلا تو صاحب خانہ جاگ گیا، اور چور لڑ بھڑ کر مال کو لے گیا تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر خفیہ طور پر دن کو نقب لگائی، پھر مال کو صاحب خانہ سے لڑ بھڑ کر لیگیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاے گا،

۷۸- حفاظت کی تعریف اور اس کے احکام،

وَالْحِرْزُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ حِرْزٌ بِالْمَكَانِ كَالْبُيُوْتِ وَالْحِمٰى وَكُلُّ هٰذَا لَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَافِظٌ سَوَاءٌ سُرِقَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ مَفْتُوْحُ الْبَابِ أَوْ كَانَ بَابٌ لَهُ لِأَنَّ الْبِنَاءَ يُقْصَدُ بِهِ الْإِحْرَازُ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ إِلَّا بِالْإِخْرَاجِ بِخِلَافِ الْحِرْزِ بِالْحَافِظِ حَيْثُ يَجِبُ الْقَطْعُ فِيْهِ بِمُجَرَّدِ الْأَخْذِ وَحِرْزٌ بِالْحَافِظِ لِمَنْ جَلَسَ فِي الطَّرِيْقِ أَوْ فِي الصَّحْرَاءِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ مَتَاعُهُ فَهُوَ مُحْرِزٌ إِذَا كَانَ

حفاظت کی دو قسمیں ہیں، ایک مکان مثلاً گھر یا خیمہ کی حفاظت، اور ان مقامات پر اگر کوئی نگہبان نہ ہو اور دروازہ بند ہو یا کھلا ہو ہر حالت میں حفاظت ثابت ہو جاے گی کیونکہ یہ سب چیزیں حفاظت ہی کے لیے بنائی گئی ہیں، لیکن ان مقامات سے جب تک چور مال کو باہر نہ نکال لاے، ہاتھ نہیں کاٹا جاے گا، دوسری حفاظت بذریعہ نگہبان کے ہوتی ہے، اور اس میں صرف مال لے لینے سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، مثلاً یہ کہ مال صحرا، راہ یا مسجد میں

اَلْحَافِظُ قَرِيْبًا مِنْهُ اَمَّا اِذَا بَعُدَ فَلَيْسَ بِحَافِظٍ
وَحَدُّ الْقُرْبِ اَنْ يَكُوْنَ بِحَيْثُ يَرَاهُ وَيَحْفَظُ
وَالْفَرْقُ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْحَافِظُ مُسْتَيْقِظًا اَوْ
نَائِمًا وَالْمَتَاعُ تَحْتَهُ اَوْ عِنْدَهُ هُوَ الصَّحِيْحُ (دراج الرواية)
وَفِي الْحِرْزِ بِالْمَكَانِ لَا يُعْتَبَرُ الْاِحْرَازُ
بِالْحَافِظِ وَهُوَ الصَّحِيْحُ (الهداية)
اَوْ جَمَعَ مَتَاعَهُ فِي صَحْرَاءَ وَلَمْ يَنَمْ عَلَى مَتَاعِهِ
وَاِنْ نَامَ عِنْدَهُ لَا فَسَرَقَ مِنْهُ يُقْطَعُ اِذَا نَامَ
حَيْثُ يَرَاهُ وَيَحْفَظُ (محيط سرخسي)
وَيُشْتَرَطُ اَنْ يَكُوْنَ الْحِرْزُ وَاحِدًا
فَلَوْ سَرَقَ نِصَابًا مِنْ مَنْزِلَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَلَا
قَطْعَ (البحر الرائق)
وَلَا بُدَّ اَنْ يُخْرِجَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً فَلَوْ
اَخْرَجَ بَعْضَهُ ثُمَّ دَخَلَ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهُ لَا
يُقْطَعُ (نهر الفائق)
وَلَا بُدَّ اَنْ يُخْرِجَهُ ظَاهِرًا حَتّٰى لَوْ بَلَعَ
دِيْنَارًا فِي الْحِرْزِ وَخَرَجَ لَا يُقْطَعُ (بحر الرائق)
مَا كَانَ مُحْرَزًا بِالْاِبْنِيَةِ فَاِذْنٌ لَهُ
فِي دُخُوْلِهِ فَسَرَقَ هٰذَا الْمَاذُوْنُ فِي الدُّخُوْلِ

اور ایک نگہبان مال کے پاس یا اس کے قریب اتنے
فاصلے پر ہو کہ مال کو دیکھ سکے، اور اگر مال اسکی نگاہ سے
دور ہو تو وہ نگہبان نہ ہوگا، اور نگہبان کا جاگنا، یا سونا
یا مال کا اس کے پاس یا اسکے نیچے ہونا سب برابر ہے،
اور حفاظت مکانی میں نگہبان کی حفاظت کا اعتبار
نہیں ہے، اور یہی صحیح ہے،
اگر مال صحرا میں ہو اور نگہبان اس کے نزدیک اتنے
فاصلے پر سویا ہوا ہو کہ اس کو دیکھ سکتا ہو اور اس کی حفاظت
کر سکتا ہو تو اگر کوئی اسکو چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،
اور حفاظت مکانی میں شرط یہ ہے کہ بقدر نصاب کے ایک مکان
سے لے اور اگر بقدر نصاب کے دو مکان سے لے تو ہاتھ کاٹا
نہیں جائیگا،
نیز یہ بھی شرط ہے کہ چور نصاب کو ایکبار حفاظت سے
باہر نکالے اور اگر تھوڑا سا ایکبار اور بقیہ دوسرے بار نکالے
تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،
اور یہ ضرور ہے کہ نصاب کو علانیہ باہر نکالے یعنی اگر علق
میں نگلکر نکالے تو اس سے ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،
اگر ایک شخص کو کسی مکان میں آمد و رفت کی اجازت ہو
تو اوس مکان کا مال اس کے حق میں محفوظ نہیں ہے،

شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ وَلَمْ يَكُنْ حِرْزًا فِي حَقِّهِ وَإِنْ كَانَ ثَمَّةَ حَافِظٌ أَوْ كَانَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَائِمًا عَلَيْهِ وَمَا كَانَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْنِيَةِ يُدْخَلُ بِلَا إِذْنٍ مَتَى شَاءَ وَلَا يُمْنَعُ فَضْلًا وَالْفِنَاءُ فِي الْبَرِّيَّةِ وَاحِدٌ يَصِيرُ حِرْزًا بِحَافِظِ ذٰلِكَ كَالْمَسْجِدِ وَالطَّرِيقِ (الاضاح)

گر اس مال کا کوئی نگہبان ہو، اور جس مکان میں تمام لوگوں کو آمد و رفت کی عام اجازت ہو وہ صحرا کا حکم رکھتی ہے، یعنی اگر نگہبان مال کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہے، اور اگر نگہبان نہ ہو تو محفوظ نہیں ہے، مثلاً مسجد اور رہگذر،

وَلَا قَطْعَ عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنْ حَمَّامٍ أَوْ مِنْ بَيْتٍ أُذِنَ لِلنَّاسِ فِي دُخُولِهِ بِوَجْهِ الْإِذْنِ عَادَةً أَوْ حَقِيقَةً فِي دُخُولٍ فَاخْتَلَّ الْحِرْزُ وَيَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ الْخَانَاتُ وَالْبُيُوتُ وَالْحَمَّامَاتُ إِلَّا إِذَا سَرَقَ مِنْهَا لَيْلًا لِأَنَّهَا بَيْتُ الْإِحْرَازِ لِلْمَالِ وَإِنَّمَا الْإِذْنُ يَخُصُّ بِالنَّهَارِ (ہدایہ)

اگر کوئی شخص حمام میں یا ان مقامات میں جنمیں آمد و رفت کی عام اجازت ہو مثلاً دکان اور سرائے میں چوری کرے تو اگر دن میں چوری کی ہے تو ہاتھ کاٹا نہ جائیگا، اور اگر رات میں چوری کی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا، کیونکہ رات کو ان میں آمد و رفت کی اجازت نہیں ہے،

إِذَا سَرَقَ مِنَ الْحَمَّامِ لَيْلًا قُطِعَ وَبِالنَّهَارِ لَا وَإِنَّمَا اعْتَادَهُ النَّاسُ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ بَعْضَ اللَّيْلِ فَهُوَ كَالنَّهَارِ (الاختیار شرح المختار)

اگر حمام میں کوئی رات کو چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دن کو چوری کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر اس حمام میں کسی وقت رات کو بھی لوگ آتے ہوں تو رات کی چوری میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور رات دن کا حکم

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِنْ سَرَقَ ثَوْبًا مِنْ تَحْتِ رَجُلٍ فِي الْحَمَّامِ يُقْطَعُ كَمَا لَوْ سَرَقَ

امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حمام میں ایک ایسے شخص کا کپڑا چرائے جسکو اس نے اپنے نیچے رکھا ہو

مِنَ الْمَسْجِدِ مَتَاعًا وَصَاحِبُهُ عِنْدَهُ، وَ
عِنْدَهُمَا لَا يُقْطَعُ وَهُوَ ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ
وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، (الکافی)

وَمَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَسْجِدِ مَتَاعًا
وَصَاحِبُهُ عِنْدَهُ يَحْفَظُهُ قُطِعَ وَلَوْ سَرَقَ
مِنَ السَّطْحِ مَا يُسَاوِي نِصَابًا يُقْطَعُ (ہدایۃ)

قَالَ مَشَايِخُنَا كُلُّ شَيْءٍ مُعْتَبَرٌ بِحِرْزِ مِثْلِهِ كَمَا إِذَا سَرَقَ
الدَّابَّةَ مِنَ الْإِصْطَبْلِ أَوِ الشَّاةَ مِنَ الْحَظِيرَةِ فَإِنَّهُ يُقْطَعُ
وَإِذَا سَرَقَ الدَّرَاهِمَ أَوِ الْحُلِيَّ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا يُقْطَعُ
وَفِي الْكَرْخِيِّ مَا كَانَ حِرْزًا لِنَوْعٍ فَهُوَ حِرْزٌ لِكُلِّ
نَوْعٍ حَتّٰى جَعَلُوا السَّرِيحَةَ لِلْبَقَّالِ وَقَوَارِيرَ التَّمْرِ
حِرْزًا لِلدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ
وَاللُّؤْلُؤِ قَالَ هُوَ الصَّحِيحُ (السراج الوہاج)

مَنْ سَرَقَ سَرِقَةً فَلَمْ يُخْرِجْهَا
مِنَ الدَّارِ لَمْ يُقْطَعْ وَهٰذَا إِذَا كَانَتِ الدَّارُ
صَغِيرَةً بِحَيْثُ لَا يَسْتَغْنِي أَهْلُ الْمَنَازِلِ
مِنَ الِانْتِفَاعِ بِصَحْنِ الدَّارِ وَإِنْ كَانَتْ
كَبِيرَةً وَفِيهَا مَقَاصِيرُ إِلٰى حُجَرٍ وَمَنَازِلَ وَ
فِي كُلٍّ مَقْصُورَةٍ سُكَّانٌ وَيَسْتَغْنِي أَهْلُ الْمَنَازِلِ

اُسکا ہاتھ کاٹا جائیگا جسطرح اس شخص کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے جس نے مسجد میں سے شخص کا اسباب چرایا جبکہ اس نے اپنے پاس رکھا تھا لیکن صاحبین کے نزدیک اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے،

اگر کسی نے مسجد سے ایسا مال چرایا جسکا مالک اس کے پاس اسکی نگہبانی کرتا ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر کوٹھے سے اسقدر مال چرایا جو نصاب کے برابر ہو تو اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

بعضوں کا قول ہے کہ ایک مخصوص چیز کی حفاظت گاہ دوسری چیز کی حفاظت گاہ نہیں ہوتی مثلاً اگر کوئی شخص اصطبل سے کسی کا گھوڑا چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اگر اصطبل سے کوئی دوسری چیز چرائے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا لیکن کرخی کا قول ہے کہ جو حفاظت گاہ کسی مخصوص چیز کی ہو وہ ہر چیز کی حفاظت گاہ ہے مثلاً خرمے کا ٹوکرا درم و دینار اور موتی کی بھی حفاظت گاہ ہے،

چور جب تک مال کو گھر سے باہر نہ نکالے اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا پس اگر گھر چھوٹا ہو اور اس کا صحن سکونت کے کام آتا ہے، تو وہ بھی حفاظت گاہ قرار دیا جائیگا اور اگر حویلی بڑی ہے، اس میں متعدد مکانات ہیں اور صحن سے اس کے رہنے والوں کو اس سے زیادہ فائدہ نہیں جتنا گلی سے ہوتا ہے، تو اس کا صحن حفاظت گاہ نہ ہوگا، پس اگر حویلی

عَنِ الْانْتِفَاعِ بِصَحْنِ الدَّارِ وَاِنَّمَا يُنْتَفَعُوْنَ بِهٖ اِنْتِفَاعَ السُّكْنٰى فَسَرَقَ رَجُلٌ مِنْ مَقْصُوْرَةٍ وَاَخْرَجَهُ اِلٰى صَحْنِ الدَّارِ قُطِعَ وَلَوْ سَرَقَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَقَاصِيْرِ مِنْ مَقْصُوْرَةٍ شَيْئًا قُطِعَ، (الکافی)

اس حویلی کے صحن میں مکان سے مال باہر نکال لایا تو اسکا ہاتھ کاٹا جاے گا، اگر اس کے ایک مکان کے رہنے والے نے اسی کے دوسرے مکان میں چوری کی تو اسکا ہاتھ بھی کاٹا جاے گا،

وَلَوْ اَخَذَ السَّارِقُ فِي الْحِرْزِ قَبْلَ اَنْ يُخْرِجَهُ وَقَدْ حَمَلَهُ اَوْ لَمْ يَحْمِلْهُ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَلَوْ رَمٰى اِلٰى صَاحِبٍ لَهُ خَارِجَ الْحِرْزِ فَاَخَذَ الْمَرْمِيُّ اِلَيْهِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلَوْ نَاوَلَ صَاحِبَهُ مِنْ وَّرَاءِ الْجِدَارِ وَلَمْ يُخْرِجْ بِهٖ هُوَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُقْطَعُ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يُقْطَعُ الدَّاخِلُ لَا يُقْطَعُ الْخَارِجُ اِنْ لَمْ يُدْخِلْ يَدَهٗ اِلَى الْحِرْزِ وَلَوْ كَانَ الْخَارِجُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْحِرْزِ فَاَخَذَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ اَقْطَعُهُمَا (فتاوٰی قاضی خان)

اگر چور نے گھر میں گھس کر مال اٹھایا اور ابھی باہر نہیں لایا تھا کہ گرفتار ہوگیا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر چور نے مال کو لیکر اپنے اُس ساتھی کی طرف جو کھڑا تھا پھینکدیا تو ان دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر مال کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیوار کے اوپر سے اپنے ساتھی کے حوالہ کردیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور صاحبین کا قول ہے کہ اگر اپنے ہاتھ کو حفاظت گاہ سے باہر نکال کر اپنے ساتھی کے حوالہ کیا ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا لیکن اس کے ساتھی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اس کے ساتھی نے ہاتھ کو حفاظت گاہ کے اندر ڈال کر مال کو لیا ہے تو امام ابویوسف کے نزدیک دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا

وَلَوْ وَضَعَ الدَّاخِلُ الْمَالَ عِنْدَ الثَّقْبِ ثُمَّ خَرَجَ وَاَخَذَ لَمْ يُقْطَعْ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَالصَّحِيْحُ

اگر چور نقب لگا کر حفاظت گاہ میں گیا اور مال کو نقب کے پاس چھوڑ کر باہر آیا، پھر مال کو نقب کے

انہ لا یقطع (النہایہ)

پاس سے لے گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

ولو سرق مالا من حرز فدخل اخر الحرز وحمل السارق والمال معہ قطع المقوم لہ خاصۃ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے مکان کے اندر جا کر مال لیا اور دوسرا شخص مکان کے اندر گھسکر چور کو مال کیساتھ اٹھا کر باہر لایا تو چوری کی حد اس شخص پر جاری کیجائیگی جو مال کو حفاظت گاہ سے باہر لایا ہے،

وان القاہ فی الطریق ثم خرج فاخذہ ھذا علی وجہین ان رمی بہ فی الطریق بحیث یراہ ثم خرج فاخذہ قطع وان رمی بہ بحیث لا یراہ فلا قطع علیہ ان اخرج واخذہ (السراج الوہاج)

اگر چور نے مال کو حفاظت گاہ سے اٹھا کر راستے میں پھینکدیا اور خود باہر آکر مال کو لیا تو اگر ایسی جگہ پھینکا ہو جسکو وہ گھر کے اندر سے دیکھتا تھا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا ورنہ نہیں،

وسارق دخل مع جمار منزلا فجمع الثیاب وحملہا ثم خرج من المنزل وذھب الی منزلہ فخرج الحمار بعد ذلک وجاء الی منزلہ لم یقطع وکذا لو علق علی طائر شیأ وترک فی المنزل فطار الی منزلہ فاخذ منہ (السراجیہ)

اگر ایک چور کسی کے ساتھ گھر میں گھسا اور مال کو جانور پر لاد دیا یا کسی پرند کے گلے میں باندھ دیا اور خود اس گھر سے چلتا ہوا اور اس کے بعد وہ جانور یا چڑیا مال کو لیکر نکلیں پھر چور نے ان سے مال کو لے لیا تو چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

ولو نقب البیت ثم خرج ولم یاخذ شیأا ثم جاء فی لیلۃ اخری فدخل شیأا ان کان صاحب البیت قد علم بالنقب ولم یسد ہ او کان النقب

اگر ایک چور کسی کے گھر میں نقب لگا کر چلا گیا اور کچھ نہ لیا، پھر دوسری رات کو آکر گھر میں گھسا اور مال لیگیا تو اگر مالک مکان نے نقب سے واقف ہو کر اس کو بند نہیں کیا یا نقب ایسی جگہ لگائی گئی تھی جسکو راہ گیر دیکھتے تھے

ظَاهِرًا يَرَاهُ الطَّارِقُوْنَ وَبَقِيَ كَذٰلِكَ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَاِلَّا قُطِعَ،

اور نقب کو کسی نے بند نہیں کیا تو اس حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، ورنہ کاٹا جائیگا،

(السراج الوہاج)

وَمَنْ ثَقَبَ الْبَيْتَ وَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَاَخَذَ شَيْئًا لَمْ يُقْطَعْ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ، وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى الْبَيْتِ الْكَبِيْرِ الَّذِيْ يُمْكِنُ الدُّخُوْلُ فِيْهِ مِنَ الثَّقْبِ اَمَّا اِذَا كَانَ صَغِيْرًا لَا يُمْكِنُ دُخُوْلُهٗ مِنَ الثَّقْبِ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ وَاَخَذَ الْمَالَ قُطِعَ اِجْمَاعًا وَاِنْ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ صُنْدُوْقِ الصَّيْرَفِيِّ اَوْ فِيْ كُمِّ غَيْرِهٖ فَاَخَذَ الْمَالَ قُطِعَ (السراج الوہاج)

اگر ایک چور نے گھر میں نقب لگائی، اور ہاتھ اندر ڈال کر مال نکال لیا تو امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب مکان اس قدر بڑا ہو کہ آدمی اس میں گھس سکے اور اگر مکان اس قدر چھوٹا ہو کہ نقب کے راستے سے نہ جا سکیں تو اس صورت میں بالاتفاق ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر ہاتھ کو صندوق یا کسی کی آستین میں ڈال کر مال نکال لیا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

اِذَا كَانَ بَابُ الدَّارِ مَفْتُوْحًا فَدَخَلَ نَهَارًا وَسَرَقَ لَا يُقْطَعُ وَلَوْ دَخَلَ لَيْلًا مِنْ بَابِ الدَّارِ وَكَانَ الْبَابُ مُغْلَقًا اَوْ مَرْدُوْدًا بَعْدَ مَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ وَسَرَقَ خُفْيَةً اَوْ مُكَابِرَةً وَمَعَهٗ سِلَاحٌ اَوْ لَا وَصَاحِبُ الدَّارِ يَعْلَمُ بِهٖ اَوْ لَا

اگر گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور ایک چور دن کو جا کر چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر رات کو دروازہ کھلا ہوا ہو اور لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں اور چور بعد نماز عشاء کے جا کر خفیہ طور پر یا زبردستی سے چوری کرے، خواہ اس کے پاس ہتھیار ہو یا نہ ہو، مالک مکان کو معلوم ہو یا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا

قُطِعَ وَلَوْ دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ إِنْسَانٍ مِثْلَيْنِ الْعِشَاءِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ وَيَجِيئُونَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّهَارِ۔

اگر کسی کے گھر میں کوئی شخص رات کے ابتدائی حصہ میں گھسے، جب لوگ آمد و رفت رکھتے ہوں تو اس کا حکم دن کا حکم ہوگا،

(المحیط)

وَفِي الْبَقَّالِيِّ إِنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْمَوَاشِي فِي الْمَرْعَى وَإِنْ كَانَ مَعَهَا الرَّاعِي لِأَنَّ الرَّاعِيَ يُنْصَبُ لِأَجْلِ الرَّعْيِ لَا لِأَجْلِ الْحِفْظِ فَلَا يَصِيرُ مُحْرِزًا بِالرَّاعِي فَإِنْ كَانَ سِوَى الرَّاعِي مَنْ يَحْفَظُهَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى۔ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص مویشی کو چراگاہ سے چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، گو چرواہا اس کے پاس ہو کیونکہ چرواہے کا کام مویشی کی حفاظت نہیں ہے بلکہ اسکی خدمت ہے، اس لیے اس صورت میں وہ محفوظ مال نہ ہوگا، لیکن اگر چرواہے کے سوا کوئی دوسرا شخص نگہبان ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

وَإِذَا سَرَقَ مِنَ الْقِطَارِ بَعِيرًا لَا يُقْطَعُ وَلَيْسَ عَلَى أَنْ يَكُونَ مَعَهُ سَائِقٌ وَقَائِدٌ وَإِنْ كَانَا حَافِظَيْنِ لَهُ لِأَنَّ الْمَالَ إِنَّمَا يَصِيرُ مُحْرَزًا بِالْحَافِظِ إِذَا كَانَ قَصْدُهُ الْحِفْظَ وَأَمَّا إِذَا كَانَ قَصْدُهُ شَيْئًا آخَرَ وَالْحِفْظُ يَحْصُلُ بِطَرِيقِ التَّبَعِيَّةِ فَلَا حَتَّى لَوْ كَانَ مَعَ الْقِطَارِ أَحَدٌ لِلْحِفْظِ يُقْطَعُ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص قطار سے کوئی اونٹ چرائے تو اسکا ہات کاٹا نہیں جائیگا گو اس کے ساتھ ہانکنے والے موجود ہوں کیونکہ ہانکنے والوں کا ارادہ حفاظت کرنے کا نہیں ہوتا، اور حفاظت اسی وقت تسلیم کیجا سکتی ہے، جب نگہبان حفاظت کا ارادہ رکھتا ہو، اگر کوئی دوسرا آدمی اور کاموں کے لیے ساتھ ہو اور حفاظت طبعًا ہو جاے تب بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا لیکن جس وقت ہانکنے والوں کیساتھ دوسرا آدمی قطار کے ساتھ حفاظت کیلئے موجود ہو اس وقت ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ الْمُدْفُوْنَ فِي الْمَفَازَةِ يُقْطَعُ
(خزانۃ الروایۃ)

اگر مال میدان میں دفن ہو اور کوئی اس کو چرائے تو اسکا ہاتھ کاٹا جائے گا،

(۷۹) کن لوگوں کے مال کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا،

وَمَنْ سَرَقَ مِنْ اَبَوَيْهِ وَاِنْ عَلَا اَوْ وَلَدِهٖ وَاِنْ سَفَلَ اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهُ كَالْاَخِ وَالْاُخْتِ وَالْعَمِّ وَالْخَالِ وَالْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ لَا يُقْطَعُ وَلَوْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ ذِيْ رَحِمٍ مَتَاعَ غَيْرِهٖ يُقْطَعُ،
(فتح القدیر)

اگر کوئی شخص اپنے باپ یا دادا، یا ماں یا دادی یا اولاد یا دوسرے ذی محرم مثلاً بھائی، بہن، پھوپھی، خالہ اور ماموں کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے اگر دوسرے کے مال کو اپنے محرمات کے گھر سے چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

وَاِذَا سَرَقَ اَحَدُ الزَّوْجَيْنِ مِنَ الْاٰخَرِ لَمْ يُقْطَعْ،
(غایۃ البیان)

اگر میاں بیوی ایک دوسرے کا مال چرائیں تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، کیونکہ ان میں سے کسی کا مال دوسرے کے لیے محفوظ نہیں ہے،

وَلَوْ سَرَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَوْلَاهُ لَا يُقْطَعُ وَكَذٰلِكَ لَوْ سَرَقَ مِنْ اَبِ مَوْلَاهُ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ اَوْ مِنْ اِمْرَاَةِ مَوْلَاهُ وَكُلُّ مَالَا يُقْطَعُ الْمَوْلٰى لِسَرِقَتِهٖ فَعَبْدُهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ
(محیط سرخسی)

اگر کسی کا غلام اس کا یا اس کے باپ کا، یا اس کے دوسرے ذی محرم کا یا اسکی بیوی کا مال چرائے، تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور کلیہ یہ ہے کہ جس شخص کے مال کی چوری سے آقا کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا، اسکی چوری سے اس کے غلام کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جاتا،

وَلَا قَطْعَ عَلَى الضَّيْفِ اِذَا سَرَقَ مِمَّنْ اَضَافَهٗ
(الہدایہ)

اگر مہمان میزبان کا مال چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا، کیونکہ وہ اس کے حق میں مال محفوظ نہیں ہے،

۸۰- چوروں کی جماعت کا حکم

وَلَوْ كَانُوْا جَمْعًا وَالسَّارِقُ بَعْضُهُمْ قُطِعُوْا اِنْ اَصَابَ كُلٌّ مِنْهُمْ نِصَابٌ وَهٰذَا اِسْتِحْسَانٌ سَوَاءٌ خَرَجُوْا مَعَهُ مِنَ الْحِرْزِ اَوْ بَعْدَهُ فِيْ فَوْرِهٖ اَوْ خَرَجَ هُوَ بَعْدَهُمْ فِيْ فَوْرِهِمْ ۔ (النہر الفائق)

اگر چند آدمی گھر میں گھسے لیکن ان میں بعضوں نے چوری کی اور مال اسقدر ہے کہ ہر ایک کو بقدر نصاب ملسکتا ہے تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا، خواہ سب ایک ساتھ گھر سے باہر نکلے یا آگے پیچھے، لیکن فی الفور، توقف کے بعد،

وَلَوْ كَانَ فِيْهِمْ صَغِيْرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَوْ مَعْتُوْهٌ اَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ لَمْ يُقْطَعْ اَحَدٌ (النہر الفائق)

اگر ان میں کوئی مجنون، یا نابالغ، یا بے عقل یا مالک مکان کے اقربا رحم سے ہو تو ان میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۱- ہاتھ کاٹنے میں غلام اور آزاد برابر ہیں،

اَلْعَبْدُ وَالْحُرُّ فِي الْقَطْعِ سَوَاءٌ (الہدایہ)

آزاد اور غلام دونوں کا حکم ایک ہے یعنی انمیں سے جو بھی کسی دوسرے کا مال چرائے اُسکا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۸۲- چوری کا دعوی کیونکر کرنا چاہیئے،

يُسْتَحَبُّ لِلْمُدَّعِيْ اَنْ يَّدَّعِيَ بِلَفْظِ الْاَخْذِ دُوْنَ السَّرِقَةِ (البحر الرائق)

مناسب یہ ہو کہ مدعی اس طرح دعوی کرے کہ فلاں شخص نے میرا مال لیا ہے، یہ نہ کہے کہ میرا مال چرایا ہے،

۸۳- چوری کے دعوی میں وراثت جاری ہوتی ہے،

لَوْ سَرَقَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ فَوَرِثَهُ عَشَرَةٌ نَفَرٍ كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّقْطَعُوْا السَّارِقَ فِيْ سَرِقَتِهٖ

اگر چور نے کے بعد مال کا مالک مرجائے، تو اس کے تمام وارثوں کی درخواست سے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر کوئی وارث حاضر نہ ہو تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

فَإِنْ غَابَ بَعْضُهُمْ لَمْ يُقْطَعِ السَّارِقُ حَتّٰى يَحْضُرَ وَاجِمِيعًا (محیط سرخسی)

۸۴- وکیل کے ذریعہ سے چور کی گرفتاری کا حکم،

وَلَوْ وَكَّلَ رَجُلًا يَطْلُبُ كُلَّ حَقٍّ لَهُ فَأَخَذَ سَارِقًا قَدْ أَقَرَّ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ مِنْ مُوَكِّلِهِ أَنَّ يُطَالِبَ بِمَا أَقَرَّ بِهِ مِنَ الْمَالِ وَلَا يُقْطَعُ وَلَوْ حَضَرَ الْمُوَكِّلُ بَعْدَ الْقَضَاءِ لِلْوَكِيلِ عَلَيْهِ بِالْعَشَرَةِ لَمْ يُقْطَعْ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے تمام معاملات کے لیے ایک شخص کو وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے مؤکل کے مال کے چور کو گرفتار کیا اور وہ چور چوری کا اقرار کرتا ہے، تو وکیل مال اس سے لے سکتا ہے لیکن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر قاضی کے فیصلہ کے بعد خود مؤکل حاضر ہو تب بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۸۵- مالک مکان چور کو مار ڈال سکتا ہے،

اَللِّصُّ إِذَا دَخَلَ دَارَ رَجُلٍ وَأَخَذَ الْمَتَاعَ وَأَخْرَجَهُ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ وَفِي نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ رح اَللِّصُّ إِذَا كَانَ يَنْقُبُ الْبَيْتَ فَرَآهُ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَصَاحَ بِهِ فَهَرَبَ قَتَلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي نَوَادِرِ ابْنِ رُسْتُمَ إِذَا رَآهُ يَنْقُبُ بَيْتَهُ فَقَتَلَهُ يَغْرَمُ دِيَتَهُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَسَعُهُ قَتْلُهُ وَلَا يَغْرَمُ دِيَتَهُ (محیط سرخسی)

اگر ایک چور نے کسی کے گھر میں گھسکر چوری کی اور مال کو لے کر روانہ ہوا تو مالک مال تعاقب کرکے چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر چور نے کسی کے مکان میں نقب لگائی اور صاحب خانہ کے چلانے سے بھاگ گیا تو صاحب خانہ چور کو مار ڈال سکتا ہے، اگر بغیر چلائے ہوئے مار ڈالے تو امام محمدؒ کے نزدیک اس پر خونبہا واجب ہوتا ہے، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں ہوتا،

وَفِي جِنَايَاتِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ رَجُلٌ

اگر چور ہتھیار سمیت کسی کے گھر میں گھسا اور چوری

دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِسِلَاحٍ فَسَرَقَ ثُمَّ اَخْرَجَ السَّرِقَةَ مِنَ الدَّارِ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ قَالُوْا اَرَادَ هٰهُنَا اِذَا کَانَ لَا یَقْدِرُ عَلٰی اِسْتِرْدَادِ السَّرِقَةِ اِلَّا بِالْقَتْلِ ،

کر کے باہر نکل آیا، اور صاحب خانہ نے اس کا تعاقب کیا، اس حالت میں اگر اس کو نظر آتا ہے کہ چور بغیر مار ڈالنے کے مال کو نہیں دیتا تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے ،

اَلسَّارِقُ اِذَا صَاحَ بِهٖ رَبُّ الْمَالِ فَضَرَبَ لَا یَحِلُّ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَنْ یَتْبَعَهٗ وَیَضْرِبَهٗ اِلَّا اِذَا ذَهَبَ بِمَالِهٖ فَیَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَتْبَعَهٗ وَیَضْرِبَهٗ بِالسِّلَاحِ حَتّٰی یُلْقِیَ مَالَهٗ (المحیط)

اگر صاحب خانہ کے چلانے سے چور بھاگ جائے تو صاحب مال کو یہ حق نہیں ہے کہ تعاقب کر کے اس کو مارے اور اگر چور اس کے مال کو لیکر بھاگ جائے تو صاحب خانہ کو تعاقب کرنے اور ہتھیار سے مارنے کا حق حاصل ہے تاکہ چور مال کو پھینک دے ،

وَاَمَّا اِنْ لَمْ یَصِحْ بِهٖ لِیَتْرُکَ مَا اَخَذَهٗ وَیَذْهَبَ فَقَتَلَهٗ کَانَ عَلَیْهِ الْقِصَاصُ (المغنی)

اگر صاحب خانہ نے آواز نہیں دی تاکہ چور مال کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور چور کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا ،

لِصٌّ مَعْرُوْفٌ بِالسَّرِقَةِ وَجَدَهٗ رَجُلٌ یَذْهَبُ فِیْ حَوَائِجِهٖ غَیْرَ مُشْتَغِلٍ بِالسَّرِقَةِ لَا یَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَقْتُلَهٗ وَلٰکِنَّهٗ یَاْخُذُهٗ وَیَاْتِیْ بِهِ الْاِمَامَ فَیَحْبِسُهٗ (الظہیریہ)

اگر ایک مشہور چور راستے میں چلا جا رہا ہے اور اس وقت چوری نہیں کرتا تو کسی کو اس کے مار ڈالنے کا حق حاصل نہیں ہے، البتہ اس کو گرفتار کر کے حاکم کے پاس لا سکتا ہے تاکہ حاکم اس کو قید کرے ،

فصل

اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے، اور اُن چیزوں کے بیان میں جنکی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب نہیں ہوتا اور چوری کے ثبوت کی کیفیت میں،

۸۶- جلد خراب ہونے والی چیزیں

لَا یُقْطَعُ فِیْمَا یَتَسَارَعُ اِلَی الْفَسَادِ کَاللَّبَنِ وَاللَّحْمِ وَالْفَوَاکِهِ الرَّطْبَةِ، (الہدایہ)

جو چیزیں جلد خراب ہو جاتی ہیں، جیسے دودھ، گوشت، تر میوے ان کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا،

۸۷- خشک میوے

اَمَّا الْفَاکِهَةُ الْیَابِسَةُ الَّتِیْ تُبْقٰی فِیْ اَیْدِی النَّاسِ کَالْجَوْزِ وَاللَّوْزِ فَاِنَّهٗ یُقْطَعُ فِیْمَا اِذَا کَانَتْ مُحْرِزَةً (السراج الوہاج)

اور خشک میوہ جو جلد خراب نہیں ہوتا جیسے بادام اور اخروٹ اگر حفاظت میں ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ کا کاٹنا واجب ہو جاتا ہے،

۸۸- جو کھانے جلد خراب نہیں ہوتے

وَاِنْ کَانَ طَعَامًا لَا یَتَسَارَعُ اِلَیْهِ الْفَسَادُ وَهُوَ مُحْرَزٌ قُطِعَ (الذخیرہ)

اور پکا ہوا کھانا جو جلد خراب نہ ہو اگر محفوظ ہو تو اسکی چوری میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے،

۸۹- اگر چاندی کے برتن میں دودھ وغیرہ ہو

وَلَوْ سَرَقَ اِنَاءً فِضَّةٍ قِیْمَتُهٗ مِائَةٌ وَفِیْهِ نَبِیْذٌ اَوْ طَعَامٌ لَا یُنْفٰی اَوْ لَبَنٌ لَا یُقْطَعُ وَاِنَّمَا یُنْظَرُ اِلٰی مَا فِی الْاِنَاءِ

اگر ایک ایسا برتن چرائے، جس کی قیمت سو درہم ہو، اور اس میں دودھ شیرۂ انگور یا ایسا کھانا ہو جو جلد خراب ہو جاتا ہے تو ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا، کیونکہ حکم کا تعلق

(السراج الوہاج)

انھیں چیزوں سے ہے جو برتن کے اندر ہیں،

۹۰۔ ہاتھ کاٹنے کا قاعدہ کلیہ

إِذَا وُقِعَتِ السَّرِقَةُ عَلَى شَيْئَيْنِ أَحَدُهُمَا مَا يَجِبُ الْقَطْعُ فِيهِ وَالْآخَرُ مَا لَا يَجِبُ لَا أَصْلَ فِيهِ أَنَّ الْمَقْصُودَ بِالسَّرِقَةِ إِذَا كَانَ مِمَّا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ وَيَبْلُغُ نِصَابًا يُقْطَعُ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ مَا هُوَ الْمَقْصُودُ بِالسَّرِقَةِ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ لَا يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ مِمَّا يُقْطَعُ وَيَبْلُغُ نِصَابًا هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح

اگر کوئی شخص دو چیزیں چرائے جنمیں سے ایک میں ہاتھ کاٹا جاتا ہو اور دوسری میں نہیں کاٹا جاتا تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر چوری اس چیز کی مقصود تھی جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اور وہ نصاب کی قیمت رکھتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر وہ چیز چرانا مقصود تھا جسمیں ہاتھ کاٹا نہیں جاتا تو گو اس کے ساتھ وہ چیز بھی شامل ہو جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور نصاب کی قیمت رکھتی ہے، لیکن ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

(محیط)

۹۱۔ صراحی جسمیں پانی ہو

سَرَقَ قُمْقُمَةً فِيهَا مَاءٌ يُسَاوِي عَشَرَةً لَا يُقْطَعُ وَلَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ فِي الدَّارِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَارِغًا قُطِعَ

اگر کسی نے ایک صراحی جسکی قیمت بقدر نصاب کے ہے اور اس میں پانی بھرا ہوا ہو مع پانی کے چرائی تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر پانی پینے کے بعد صراحی کو حفاظت گاہ سے باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائیگا،

(العتابیہ)

۹۲۔ قحط سالی میں کھانا چرانے کا حکم

إِذَا سَرَقَ طَعَامًا وَالسَّنَةُ سَنَةُ قَحْطٍ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ لِتَرَقُّبِ سَوَاءٍ كَانَ طَعَامًا

اگر کوئی شخص قحط سالی میں کھانا چرائے تو ہاتھ کاٹا نہ جائیگا، کھانا خواہ جلد خراب ہونیوالا ہو یا نہ ہو حفاظت

يَتَسَارَعُ إِلَى الْفَسَادِ أَوْ لَا يَتَسَارَعُ وَسَوَاءٌ كَانَ مُحْرِزًا أَوْ لَمْ يَكُنْ۔ (الذخیرہ)

میں ہو یا نہ ہو،

۹۳۔ شکر،

وَلَا يُقْطَعُ فِي السُّكَّرِ إِجْمَاعًا (ہدایہ)

اور شکر کی چوری میں بالاتفاق ہاتھ نہ کاٹا جائے گا،

۹۴۔ شراب،

وَالْخَمْرُ لَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ (السراج الوہاج)

اور شراب کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَلَوْ سَرَقَ ذِمِّيٌّ مِنْ ذِمِّيٍّ خَمْرًا لَمْ يُقْطَعْ۔ (الایضاح)

اگر ذمی نے ذمی کی شراب چرائی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۹۵۔ شراب کا برتن،

وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الْحِرْزِ ثُمَّ أَخْرَجَ الظَّرْفَ وَهُوَ مِمَّا يُقْطَعُ فِي سَرِقَتِهِ قُطِعَ (الذخیرہ)

اگر شراب کو حفاظت گاہ میں پیکر اس کے برتن کو جو نصاب کی قیمت رکھتا تھا چرا کر باہر نکالا تو ہاتھ کاٹا جائے گا،

۹۶۔ رب و جلاب،

لَا قَطْعَ فِي الرُّبِّ وَالْجُلَّابِ (یعنی شرح کنز)

رب اور جلاب کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۹۷۔ سرکہ و شہد،

وَفِي الْخَلِّ وَالْعَسَلِ يُقْطَعُ اتِّفَاقًا،

بالاتفاق سرکہ اور شہد کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا

(شرح مجمع البحرین)

۹۸۔ گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، خرما، اسباب، لباس، فرش، لوہے پیتل اور سیسے کے برتن،

وَكَذَا إِذَا سَرَقَ حِنْطَةً أَوْ شَعِيرًا أَوْ دَقِيقًا

گیہوں، جو، آٹا، ستو، گھی، اور خرما کی چوری میں ہاتھ

اَوْ سَوِيْقًا اَوْ سَمْنًا اَوْ تَمْرًا اَوْ زَيْتًا فَاِنَّهٗ	کاٹا جاے گا، نیز اسباب، لباس، فرش،
يُقْطَعُ وَكَذَا يُقْطَعُ فِي الْاَمْتِعَةِ الْمَلْبُوْسَةِ	لوہے، پیتل، اور سیسے کے برتن کی چوری میں
وَالْفُرُوْشَةِ وَجَمِيْعِ الْاٰنِيَةِ مِنَ الْحَدِيْدِ	ہاتھ کاٹا جاے گا،
وَالشَّبَهِ وَالرَّصَاصِ، (السراج الوہاج)	

۹۹- روئی، اون اور کپڑا

وَكَذَا اِذَا سَرَقَ قُطْنًا اَوْ كَتَّانًا اَوْ صُوْفًا	روئی، کپڑے اور اون کی چوری سے بھی ہاتھ کاٹا
قُطِعَ (السراج الوہاج)	جاے گا،

۱۰۰- زعفران، آبنوس، عنبر وغیرہ،

وَيُقْطَعُ فِي الزَّعْفَرَانِ وَالْاَبْنُوْسِ وَالْعَنْبَرِ	زعفران، آبنوس، عنبر، وسمہ اور کتم کی چوری میں
وَالْوَسْمَةِ وَالْكُتُمِ (الکفایہ)	ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۰۱- مہندی، ترکاری، تازہ پھول، بھوسا، پانی،

وَلَا قَطْعَ فِي الْحِنَّاءِ وَلَا فِي الْبُقُوْلِ وَالرَّيْحَانِ	مہندی، ترکاری، تازہ پھول، خشک گھاس اور
الرَّطْبِ وَلَا قَطْعَ فِي التِّبْنِ وَالْمَاءِ،	پانی کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جاے گا،
(الکفایہ)	

۱۰۲- جانوروں کے سینگ اور باغ کے درخت،

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا قَطْعَ فِي الْقُرُوْنِ	امام ابوحنیفہ کے نزدیک جانوروں کے سینگ کی
مَعْمُوْلَةً كَانَتْ اَوْ غَيْرَ مَعْمُوْلَةٍ وَاِذَا	چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جاے گا، خواہ اسکی کوئی
سَرَقَ نَخْلَةً بِاَصْلِهَا اَوْ شَجَرَةً بِاَصْلِهَا مِنْ	چیز بنی ہوئی ہو یا نہ بنی ہوئی ہو، نیز درخت کو اور اسکی
بُسْتَانٍ وَاِنْ سَاوٰى عَشَرَةً لَا قَطْعَ فِيْهَا	جڑ کے ساتھ چوری کرنے میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

(السراج الوہاج)

گو اُس کی قیمت دس درم ہو،

۱۰۳- ہاتھی دانت اور اونٹ کی ہڈی

رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا یُقْطَعُ فِی الْعَاجِ مَا لَمْ یُعْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَقَالَ اَصْحَابُنَا یَجِبُ اِنْ لَا یُقْطَعُ فِیْ مَعْمُوْلِ الْعَاجِ وَغَیْرِ مَعْمُوْلٍ لِاَنَّهٗ مُخْتَلَفٌ فِیْ کَوْنِهٖ مَالًا قَالُوْا یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا الْجَوَابُ مِنْ عِظَامِ الْفِیَلِ لَا یُقْطَعُ فِیْ غَیْرِ مَعْمُوْلٍ لِهٖ لِاَنَّهٗ یُوْجَدُ مُبَاحًا وَیُقْطَعُ فِیْ مَعْمُوْلٍ لِهٖ لِاَنَّ الصَّنْعَةَ تَغْلِبُ عَلَیْهِ فَصَارَ کَالْخَشَبِ اِذَا عُمِلَ

(الایضاح)

امام محمدؒ کے نزدیک ہاتھی دانت کی چوری میں جبتک اس سے کوئی چیز نہ بنائی جاے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اکثر علماء کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کی مالیت میں اختلاف ہے، اور اونٹ کی ہڈی کی چوری میں اگر اس سے کوئی چیز نہیں بنائی گئی ہے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ دار الاسلام میں اونٹ کی ہڈی مباح ہے، لیکن اگر اس سے کوئی چیز بنائی گئی ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ اس پر صنعت غالب ہوجاتی ہے اور لکڑی کی چوری کا بھی یہی حکم ہے،

۱۰۴- شکار کے جانور،

وَلَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَةِ الصَّیْدِ وَحْشِیًّا کَانَ اَوْ غَیْرَ وَحْشِیٍّ سَوَاءٌ کَانَ صَیْدَ الْبَرِّ اَوِ الْبَحْرِ (تاتارخانیہ)

اور شکار کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا خواہ وہ وحشی ہو یا غیر وحشی، تری کا ہو یا خشکی کا،

۱۰۵- باز، کتا، چیتا، مرغ، بط، کبوتر وغیرہ،

لَا قَطْعَ فِی الْبَازِیْ وَالصَّقْرِ وَسَائِرِ الطُّیُوْرِ وَلَا فِی الْوَحْشِ وَلَا فِی الْکَلْبِ وَالْفَهْدِ وَلَا فِی الدَّجَاجِ وَالْبَطِّ وَالْحَمَامِ

(البزازیہ)

حیوانات وحوش وطیور مثل باز، کتا، چیتا، مرغ، بط اور کبوتر وغیرہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاے گا،

۱۰۶- کتا جس کے گلے میں قیمتی طوق ہو،

فِی الْمُنْتَقٰی اِذَا سَرَقَ کَلْبًا فِی عُنُقِهٖ طَوْقٌ قِیْمَتُهٗ مِائَةُ دِرْهَمٍ لَمْ اَقْطَعْهُ (ذخیرہ)

اگر کوئی شخص ایسا کتا چرائے، جسکے گلے میں سونے کا طوق جسکی قیمت سو درہم ہو تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۰۷- سونے چاندی کا ڈھول اور سونے چاندی کے بت،

لَا قَطْعَ فِیْ طُبُلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَکَذَا الصَّنَمُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَاَمَّا الدَّرَاهِمُ الَّتِیْ عَلَیْهِ تِمْثَالٌ فَاِنَّهٗ یُقْطَعُ بِسَرِقَتِهَا لِاَنَّهَا لَیْسَتْ مُعَدَّةً لِلْعِبَادِ (بحر الرائق)

اگر کوئی شخص سونے چاندی کا ڈھول یا سونے چاندی کا بت چرائے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر ایسا درہم چرائے جسکے اوپر تصویر ہو تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ درہم پرستش کی چیز نہیں ہے،

۱۰۸- شطرنج اور نرد،

وَکَالسَّرِقَةِ فِی الشِّطْرَنْجِ وَاِنْ کَانَ مِنْ ذَهَبٍ وَالنَّرْدُ کَذٰلِكَ (محیط)

اگر کوئی شخص شطرنج یا نرد چرائے تو گو وہ سونے چاندی کا ہو لیکن اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۰۹- باجہ اور لہو ولعب کی چیزیں،

لَا قَطْعَ فِی الطُّنْبُوْرِ وَالدَّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَکُلِّ شَیْءٍ لِلْمَلَاهِیْ (السراج الوہاج)

طنبور، دف اور دوسری قسم کی لہو ولعب کی چیزوں کے چرانے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۱۰- قرآن اور کتابیں،

لَا قَطْعَ فِیْ سَرِقَةِ الْمُصْحَفِ وَاِنْ کَانَ عَلَیْهِ حِلْیَةٌ یُسَاوِیْ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَکَذَا لَا قَطْعَ فِیْ کُتُبِ الْفِقْهِ وَالنَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالشِّعْرِ (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قرآن چرائے، تو گو وہ ہزار درہم کے جڑاؤ میں ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، یہی حکم فقہ، نحو، لغت اور شعر کی کتابوں کی چوری کا ہے،

۱۱۱- سادہ کاغذ

وَلَوْ سَرَقَ الْجِلْدَ وَالْأَوْرَاقَ قَبْلَ الْكِتَابَةِ يُقْطَعُ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص کتاب کی جلد یا کاغذ چرائے جس میں کچھ لکھا نہ ہو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۱۲- آزاد لڑکا جو زیور پہنے ہوئے ہو

لَا تُقْطَعُ عَلٰى سَارِقِ الصَّبِيِّ الْحُرِّ وَإِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ حُلِيٌّ لِأَنَّ الْحُرَّ لَيْسَ بِمَالٍ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْحُلِيِّ تَبَعٌ لَهُ وَلِأَنَّهُ تَنَاوَلَ فِي الْحَقِيقَةِ الصَّبِيَّ إِذْ كَانَ عَلَيْهِ حُلِيٌّ هُوَ نِصَابٌ (ہدایہ)

اگر کوئی شخص آزاد لڑکے کو چرائے، تو گو اس کے جسم پر زیورات ہوں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، کیونکہ آزاد آدمی مال نہیں ہے، اور اس کے جسم کے زیورات اسی کے تابع ہیں، لیکن امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ اگر اس کے زیورات کی قیمت بقدر نصاب کے ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۱۳- جوان غلام

لَا يُقْطَعُ بِعَبْدٍ كَبِيرٍ إِنْ مُتَمَيِّزٍ عَنِ الْغُلَامِ وَلَوْ نَائِمًا أَوْ مَجْنُونًا أَوْ أَعْجَمِيًّا لِأَنَّهُ لَيْسَ بِسَرِقَةٍ بَلْ إِمَّا غَصْبٌ أَوْ خِدَاعٌ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص جوان غلام کو چرائے، تو گو وہ خواب میں ہو یا مجنون ہو یا زباندان نہ ہو لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، کیونکہ یہ چوری نہیں ہے، بلکہ یا غصب ہے یا فریب،

۱۱۴- نابالغ غلام

وَيُقْطَعُ فِي سَرِقَةِ الْعَبْدِ الصَّغِيرِ الَّذِي لَيْسَ بِمُمَيِّزٍ وَلَا مُعْتَبَرٍ مِنْ نَفْسِهِ بِالْإِجْمَاعِ (فتح القدیر)

نابالغ غلام کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ لَا یُقْطَعُ وَاِنْ کَانَ صَغِیْرًا لَا یَعْقِلُ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِسْتِحْسَانًا لِاَنَّہٗ آدَمِیٌّ مِنْ وَجْہٍ وَمَالٌ مِنْ وَجْہٍ وَلَھُمَا اَنَّہٗ مَالٌ مُطْلَقٌ لِکَوْنِہٖ مُنْتَفِعًا بِہٖ (ہدایہ)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھوٹے غلام کی چوری میں بھی ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا۔

۱۱۵- ایک کپڑا جسکی جیب میں دس درہم ہوں اور خریطہ اور تھیلہ وغیرہ

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا لَا یُسَاوِیْ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ وَوَجَدَ فِیْ جَیْبِہٖ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ مَضْرُوْبَۃً وَلَمْ یَعْلَمْ بِھَا لَمْ یُقْطَعْ وَاِنْ کَانَ یَعْلَمُ بِھَا فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ وَلَوْ سَرَقَ جِرَابًا فِیْہِ مَالٌ اَوْ جُوَالِقًا فِیْہِ مَالٌ اَوْ کِیْسًا فِیْہِ مَالٌ قُطِعَ (مبسوط)

اگر کوئی شخص ایسا کپڑا چرائے جسکی قیمت دس درم سے کم ہو اور اسکی جیب میں دس درم ہو تو اگر وہ شخص درم سے ناواقف ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، اور اگر واقف ہو گا تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر خریطہ یا تھیلی مع مال کے چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۱۶- کفن

اَمَّا اِذَا سَرَقَ الْکَفَنَ مِنْ تَابُوْتِ مِنَ الْقَافِلَۃِ لَا یُقْطَعُ فِی الْاَصَحِّ (الکافی)

اگر کوئی شخص قافلہ کے تابوت سے کفن چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۱۷- کفن گھسوٹ کا حکم،

وَلَا قَطْعَ عَلَی النَّبَّاشِ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ رح وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَالشَّافِعِیُّ رح عَلَیْہِ الْقَطْعُ، (ہدایہ)

امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک کفن گھسوٹ کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، لیکن امام ابو یوسف اور امام شافعیؒ کے نزدیک کاٹا جائے گا،

۱۱۸- قبر میں سے درہم و دینار وغیرہ کی چوری،

وَلَوْ سَرَقَ مِنَ الْقَبْرِ دَرَاهِمَ اَوْ دَنَانِيْرَ اَوْ شَيْئًا غَيْرَ الْكَفَنِ لَمْ تُقْطَعْ بِالْاِجْمَاعِ ، (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص قبر میں سے درم یا دینار یا اور کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائے گا،

۱۱۹- مال غنیمت یا بیت المال میں سے چوری،

وَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَغَانِمِ وَلَا عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ حُرًّا كَانَ اَوْ عَبْدًا (النہایۃ)

اگر کوئی شخص (خواہ وہ آزاد ہو یا غلام) مال غنیمت یا بیت المال سے چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۰- دوسرے چور کا مال مسروقہ کو چرانا،

وَكَذَا لَوْ سَرَقَهُ مِنْهُ سَارِقٌ اٰخَرُ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَا لِرَبِّ الْمَالِ اَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ الثَّانِيَ (محیط سرخسی)

اگر کوئی شخص مال مسروقہ کو چور کے گھر سے چرائے تو دوسرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۱- ایسا مال جس میں چور کی شرکت ہو،

وَلَا يُقْطَعُ فِيْ مَالٍ لِلسَّارِقِ فِيْهِ شَرِكَةٌ (التبیین)

اور جس مال میں چور کی شرکت ہو اسکی چوری میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۲- ہاتھ کاٹنے کے بعد دوبارہ پھر اسی مال کی چوری،

وَاِذَا قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ وَرُدَّ الْمَتَاعُ عَلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ سَرَقَهُ مَرَّةً اُخْرٰى لَا يُقْطَعُ عِنْدَنَا اِسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر ایک مال کے چرانے سے کسی چور کا ہات کاٹ لیا گیا اور مال صاحب مال کو واپس کر دیا گیا پھر دوبارہ اسی چور نے اسی مال کو چرایا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا،

وَالْاَصْلُ اَنَّهٗ اِذَا لَمْ تَبْدُلِ الْعَيْنُ وَ كَانَ بِحَالِهٖ لَا يُقْطَعُ ثَانِيًا عِنْدَنَا وَاِنْ تَبَدَّلَ عَيْنُهٗ قُطِعَ كَمَا كَانَ قُطِّعَ فَصَارَ غَزْلًا اَوْ غَزْلًا فَصَارَ ثَوْبًا فَاِنَّهٗ يُقْطَعُ بِالْاِجْمَاعِ،

(شرح الطحاوی)

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب تک مال اپنی اصلی حالت میں ہو اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو دوسرے بار کی چوری میں ہاتھ کاٹا نہیں جائیگا اور اگر مال کی اصلی صورت بدلجائے مثلاً یہ کہ روئی سوت ہو جائے، یا سوت سے کپڑا بن دیا جائے اس حالت میں دوسری مرتبہ کے چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۳- پہلے مال کے ساتھ دوسرا مال بھی دوبارہ چرانا،

وَلَوْ سَرَقَ مِائَةً فَقُطِعَتْ يَدُهٗ لَا بِيَنِهَا وَرَدَّ اِلَى الْمَالِكِ ثُمَّ سَرَقَ قَمِيْصًا ثَانِيًا لَمْ يُقْطَعْ وَاِنْ سَرَقَ قَمِيْصًا مَعَ مِائَةٍ اُخْرٰى يُقْطَعُ رِجْلُهٗ سَوَاءٌ كَانَتَا مُخْلُوْطَتَيْنِ اَوْ مُمَيَّزَتَيْنِ (الظہیریہ)

اگر ایک مال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا گیا اور صاحب مال نے اپنا مال واپس لے لیا، پھر اسی مال کو اسی شخص نے چرایا تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر اسکے ساتھ دوسرا مال بھی چرایا تو اس صورت میں اسکا پاؤں کاٹا جائیگا،

۱۲۴- لکڑی، گھاس، بانس، ہرتال وغیرہ

لَا يُقْطَعُ فِيْمَا يُوْجَدُ مَنْفَعَتُهَا مُبَاحًا فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَالْحَشَبِ وَالْحَشِيْشِ وَالْقَصَبِ وَالسَّمَكِ وَالزِّرْنِيْخِ وَالْمُغْرَةِ وَالنُّوْرَةِ وَيَدْخُلُ فِي السَّمَكِ الْمَالِحِ وَالطَّرِيِّ (ہدایہ)

جو چیزیں کہ دارالاسلام میں بے رتبہ و مباح ہیں مثلاً لکڑی، گھاس، بانس، نمکین اور غیر نمکین مچھلی، ہرتال، گیرو، چونا ان کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جاسے گا،

۱۲۵- دروازہ، کرسی، تخت،

وَاِنْ جُعِلَ مِنَ الْخَشَبِ الَّذِيْ لَا يُقْطَعُ فِيْهِ بَابًا اَوْ كُرْسِيًّا اَوْ سَرِيْرًا يَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهٖ (محیط)

اور اگر لکڑی سے کوئی چیز مثلاً دروازہ یا کرسی یا تخت بنایا جائے تو اسکی چوری سے ہاتھ کاٹا جاسے گا،

۱۲۶- ہلکا، بھاری، اور دروازے میں لگا ہوا کواڑ،

إِنَّمَا يُقْطَعُ فِي الْأَبْوَابِ إِذَا كَانَتْ فِي الْحِرْزِ وَكَانَتْ خَفِيفَةً لَا يُثْقَلُ حَمْلُهَا عَلَى الْوَاحِدِ لِأَنَّهُ لَا يُرْغَبُ فِي سَرِقَةِ الثَّقِيلِ مِنَ الْأَبْوَابِ وَإِنْ كَانَتْ مُرَكَّبَةً عَلَى الْبَابِ لَا يُقْطَعُ فِيهَا، (التبیین)	اگر دروازہ حفاظت میں ہو اور اس قدر ہلکا ہو کہ ایک آدمی اس کو اٹھا سکتا ہو، تو اس کی چوری سے ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ بھاری دروازوں کی چوری نہیں کیجاتی اور اگر دروازہ مکان میں لگا ہوا ہو تو اس کی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۲۷- جواہرات، تیل، خوشبو، مشک اور عود وغیرہ،

وَيُقْطَعُ فِي الْجَوَاهِرِ كُلِّهَا وَالْأَدْهَانِ وَالطِّيبِ وَالْمِسْكِ وَالْعُودِ وَكَذَا إِذَا سَرَقَ قُطْنًا أَوْ كَتَّانًا أَوْ صُوفًا (السراج الوہاج)	جواہرات، تیل، خوشبو، مشک، عود، روئی، اون اور کپڑے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۸- سونا، چاندی، موتی، فیروزہ،

فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاللُّؤْلُؤُ وَالْفَيْرُوزَجُ فَقَدْ رَوَى هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ عَلَى الصُّورَةِ الَّتِي تُوجَدُ مُبَاحَةً وَهِيَ الْمُخْتَلِطَةُ بِالْحَجَرِ وَالتُّرَابِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يَجِبُ الْقَطْعُ عَلَى كُلِّ حَالٍ (محیط)	سونا، چاندی، موتی اور فیروزہ اگر اپنی اصل صورت میں ہوں یعنی خاک پتھر میں ملے جلے ہوں تو انکی چوری سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور ظاہر روایت میں ہر صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۲۹- ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد یا قوت وغیرہ،

وَيُقْطَعُ بِالسَّاجِ وَالْقَنَاةِ وَالْأَبْنُوسِ	ساکھو، نیزہ، آبنوس، صندل، زمرد اور یاقوت

وَالصَّنْدَلِ وَفِي الْفُصُوصِ الْخُضْرِ وَ الْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ (کافی)

کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا،

۱۳۰- شیشہ،

وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ فِي الزُّجَاجِ اَنَّهُ لَا يُقْطَعُ (فتح القدیر)

اور شیشہ کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۳۱- چوری کا ثبوت،

اَلسَّرِقَةُ اِنَّمَا تَظْهَرُ بِاَحَدِ الْاَمْرَيْنِ اِمَّا بِالْبَيِّنَةِ اَوْ بِالْاِقْرَارِ فَاِنْ كَانَ ظُهُوْرُهَا بِالْاِقْرَارِ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُ عَنْ مَاهِيَةِ السَّرِقَةِ فَاِنْ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُ عَنِ الْمَسْرُوْقِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَالًا لَا يَجِبُ الْقَطْعُ بِسَرِقَتِهِ فَاِنْ بَيَّنَ جِنْسَ الْمَالِ يُسْئَلُهُ عَنْ مِقْدَارِ الْمَالِ هٰذَا اِذَا كَانَ الْمَسْرُوْقُ غَائِبًا عَنْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَاِنْ كَانَ حَاضِرًا فِيْ مَجْلِسِ الْقَضَاءِ وَيَدَّعِيْهِ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ فَاِقْرَارُ السَّارِقِ فَالْقَاضِيْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى السُّؤَالِ عَنِ الْمَسْرُوْقِ وَ عَنْ مِقْدَارِهٖ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلَى الْمَسْرُوْقِ فَاِنْ اَمْكَنَ اِيْجَابُ الْقَطْعِ بِسَرِقَتِهٖ اَوْجَبَهٗ

چوری کا ثبوت یا تو گواہوں سے ہوتا ہے یا اقرار سے اگر اقرار سے ثبوت ہو تو قاضی کو مدعا علیہ سے پوچھنا چاہیے کہ چوری کیا ہے؟ اگر اس نے بیان کر دیا تو یہ پوچھنا چاہیئے کہ کونسا مال چرایا؟ اگر اس نے مال کی جنس بھی بیان کر دی تو یہ پوچھنا چاہیئے کہ مال کس قدر ہے؟ اور یہ سب سوالات اس لئے ہیں کرنے چاہئیں جب مال موجود نہ ہو، لیکن اگر مال موجود ہو اور مدعی دعویٰ کرے اور چور اقرار کرے تو مال کی مقدار اور جنس کا سوال ضروری نہیں ہے، البتہ اس کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ نیز اسکو یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ مال کیونکر لیا؟ کس جگہ سے لیا؟ لیکن مدت اور وقت کا گو تمادی کا احتمال ہو سوال نہیں کرنا چاہیئے اس کے بعد

وَاِلَّا فَلَا ثُمَّ يَسْئَلُهُ كَيْفَ سَرَقَ ثُمَّ يَسْئَلُهُ عَنِ الْمَكَانِ وَكَمْ يَسْئَلُهُ عَنِ الْوَقْتِ وَاِنْ اَحْتَمَلَ تَقَادُمَ الْعَهْدِ ثُمَّ يَسْئَلُهُ عَنِ الْمَسْرُوْقِ مِنْهُ فَاِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ الْاٰنَ يَقْضِي الْقَاضِي عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ وَيَكْتَفِي بِالْاِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ

مدعی سے سوال کرنا چاہیے، پس اگر اس نے ان تمام چیزوں کو بیان کر دیا تو قاضی کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دینا چاہیئے اور امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک چور کا اقرار ایک ہی بار کافی ہے،

(محیط)

وَيَجِبُ الْقَطْعُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ ؒ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ لَا تُقْطَعُ اِلَّا بِاِقْرَارِهٖ مَرَّتَيْنِ، (ہدایہ)

اگر چور ایک بار اقرار کرے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا، لیکن امام یوسف کے نزدیک دو بار کے اقرار کے بعد ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۳۲- بچے کا اقرار صحیح نہیں،

وَلَا يَصِحُّ اِقْرَارُ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ بِالسَّرِقَةِ (محیط)

اگر چھوٹا لڑکا یا لڑکی چوری کا اقرار کرے تو وہ صحیح نہیں ہے،

۱۳۳- اگر مال مسروقہ کسی کے حوالے کر دیا ہے اور وہ اس کی تکذیب کرتا ہے تو چور کا قول معتبر نہیں،

وَاِذَا قَالَ السَّارِقُ سَرَقْتُهُ مِنْ فُلَانٍ وَاَوْدَعْتُهُ اِلَى الَّذِيْ فِيْ يَدِهٖ اَوْ وَهَبْتُهُ لَهُ اَوْ غَصَبَ مِنِّيْ وَكَذَّبَهُ ذُوْ الْيَدِ قُطِعَ وَلَمْ يُصَدَّقْ عَلَيْهِ (القدوری)

اگر چور نے چوری کا اقرار کر کے کہا کہ میں نے مال کو فلاں شخص کے سپرد کر دیا یا اس پر ہبہ کر دیا یا اس نے بجبر مجھ سے چھین لیا لیکن وہ شخص اس کی تکذیب کرتا ہے ایسی حالت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اسکے قول کا اعتبار نہ ہوگا

۱۳۴- اگر اقرار کے ساتھ صاحب مال کا نام نہیں بتاتا تو ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

إِذَا أَقَرَّ فَقَالَ سَرَقْتُ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ وَ لَا أَدْرِي لِمَنْ هِيَ أَوْ قَالَ لَا أَعْرِفُ صَاحِبَهَا لَمْ يُقْطَعْ (ذخیرہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس مال کو چرایا ہے لیکن مال کے مالک کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

۱۳۵- امام کو اقرار نہ کرنے کی تعلیم دینی چاہیئے

وَيُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُلَقِّنَ حَتَّى لَا يُقِرَّ بِالسَّرِقَةِ (الظہیریۃ)

اور امام کو مناسب یہ ہے کہ چور کو یہ سکھائے کہ وہ چوری کا اقرار نہ کرے،

۱۳۶- امام کو اقرار سے پھر جانے کی تعلیم دینی چاہیئے

وَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يُلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوعَ إِحْتِيَاطًا لِلدَّرْءِ وَإِذَا رَجَعَ عَنِ الْإِقْرَارِ بَعْدَ الْإِقْرَارِ قَبْلَ الْقَضَاءِ سَقَطَ الْقَطْعُ وَلَا يَصِحُّ فِي الْمَالِ (الاختیار شرح المختار)

اور مناسب یہ ہے کہ امام چور کو یہ سکھلائے کہ آپنے اقرار سے پھر جائے اور سزا کے روکنے کا حیلہ پیدا ہو جائے اور جس وقت چور اقرار کے بعد انکار کرتا ہے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن مال

۱۳۷- اگر چور چرانے کے بجائے یہ کہے کہ میں نے مال لیا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

رَجُلٌ ادَّعَى عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ مِنْهُ كَذَا فَقَالَ كُنْتُهُ أَمْ ضَمِنَ الْمَالَ وَلَا يُقْطَعُ وَلَوْ أَقَرَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالسَّرِقَةِ أَيْضًا (المحیط)

اگرچہ اپنے اقرار میں یہ کہے کہ میں نے مال کو لیا ہے تو گو اس کے بعد اقرار کرے کہ میں نے مال کو چرایا ہے لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۳۸- چوری کے دو اقرار کرنے والوں میں سے اگر ایک کہے کہ یہ میرا مال ہے تو کسی کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا،

رَجُلَانِ أَقَرَّا بِالسَّرِقَةِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَالِي لَا يُقْطَعُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا (محیط)

اگر دو شخص چوری کا اقرار کریں پھر اقرار کے بعد ان میں سے ایک شخص کہے کہ یہ مال میرا ہے ان میں سے کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۳۹- چوری کے متعدد اقرار کرنے والوں میں اگر کوئی اقرار سے پھر جائے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَرْبَعَةٌ بِسَرِقَةٍ فَرَجَعَ اِثْنَانِ فَلَا قَطْعَ وَلَوْ اَقَرَّ اِثْنَانِ فَرَجَعَ اَحَدُهُمَا (الهدایہ)

اگر چار شخص چوری کا اقرار کریں اور ان میں سے دو شخص اپنے اقرار سے پھر جائیں یا دو شخص چوری کا اقرار کریں اور ایک ان میں سے پھر جائے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۴۰- اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرے اور دوسرا کہے کہ اس نے نہیں میں نے چرایا ہے تو صاحب مال جس کو چاہیگا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلْ سَرَقْتُهَا اَنَا دُوْنَهُ يُقْطَعُ مَنْ صَدَّقَهُ الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ (الهدایہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے چوری کی اور دوسرا کہے تنہا میں نے چوری کی اس حالت میں، مالک مال جسکو چور کہے اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا،

۱۴۱- اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے دوسرے شخص کے ساتھ مل کر مال چرایا ہے تو اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹ لیا جائے گا،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهُ سَرَقَ هُوَ وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ قُطِعَ الْمُقِرُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاُخْرٰى وَهُوَ قَوْلُهُمَا وَلَا يَنْتَظِرُ حُضُوْرَ شَرِيْكِهٖ (الظہیریہ)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور میرے فلاں ساتھی نے متفق ہو کر فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو اقرار کرنے والے کا ہات کاٹ لیا جائیگا، اور اس کے شریک کے حاضر ہونے پر موقوف نہ رہے گا،

۱۴۲- اگر دوسرا اقرار کر کے پھر گیا تو پہلے اقرار کرنے والے کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا،

وَلَوْ صَدَّقَهُ فُلَانٌ ثُمَّ رَجَعَ سَقَطَ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ عَنِ الْمُقِرِّ (القدوری)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اور فلاں شخص نے چوری کی ہے اور دوسرے نے اقرار کر کے پھر انکار کر دیا تو پہلے مقر کا ہاتھ بھی کاٹا نہ جائیگا،

۱۴۳- چور سے انکار کی صورت میں قسم لیجاے گی اور اگر اس نے قسم سے انکار کیا تو مال کا تاوان دلوایا جائیگا،

وَلَوْ ادَّعٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ بِسَرِقَةٍ فَأَنْكَرَ الْمُسْتَحْلِفُ فَإِنْ أَبَى أَنْ يَحْلِفَ لَمْ يُقْطَعْ وَ يُضْمَنُ الْمَالَ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص ایک شخص پر چوری کا دعوی کرے اور مدعا علیہ منکر ہو تو مدعا علیہ کو حلف دیا جائیگا اگر وہ حلف نہ لے گا تو اس کو تاوان مال کا دینا پڑیگا، اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاے گا،

۱۴۴- اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَلَوْ أَقَرَّ بِذٰلِكَ إِقْرَارًا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ إِقْرَارِهٖ وَأَنْكَرَ لَمْ يُقْطَعْ وَيُضْمَنُ (السراج الوہاج)

اگر ایک شخص چوری کا اقرار کرکے مکر گیا تو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا بلکہ مال کا تاوان لیا جاے گا،

۱۴۵- مالک مال کی حاضری اور دعوی کے بغیر محض اقرار سے چور کا ہاتھ کاٹا نہ جائیگا،

لَوْ أَقَرَّ أَنَّهٗ سَرَقَ مَالَ الْغَائِبِ لَوْ قُفَ الْقَطْعُ عَلٰى حُضُوْرِ رَبِّهٖ وَخُصُوْمَتِهٖ. (بحر الغفار)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو جبتک مالک مال حاضر ہوکر دعوی نہ کرے اسکا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۱۴۶- اگر کسی نے بچے یا گونگے کے ساتھ چوری کا اقرار کیا تو اس کا ہاتھ کاٹا نجاے گا،

وَإِذَا أَقَرَّ أَنَّهٗ سَرَقَ مَعَ هٰذَا الصَّبِيِّ وَمَعَ أَخْرَسَ لَا يُقْطَعُ. (محیط سرخسی)

اگر ملزم اقرار کرے کہ میں نے اس بچے یا اس گونگے کیساتھ چوری کی ہے تو اسکا ہاتھ نہ کاٹا جانے گا،

۱۴۷- اگر پورے درہم کی چوری کے اقرار سے پھر کر صرف ایک سو درہم کی چوری کا اقرار کیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا صرف دو سو درہم تاوان میں دلاے جائیں گے،

وَلَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِائَتَيْنِ بَلْ مِائَةً لَمْ يُقْطَعْ وَيُضْمَنُ الْمِائَتَيْنِ لِأَنَّهٗ أَقَرَّ بِسَرِقَتَيْنِ

اگر مدعی نے دو سو درہم کی چوری کا دعوی کیا اور مدعی نے اقرار کیا کہ میں نے دو سو درہم چرائے، پھر دوبارہ اس نے

وَرَجَعَ هٰهُنَا فَوَجَبَ الضَّمَانُ وَلَمْ يَجِبِ القَطْعُ وَلَمْ يَصِحَّ الْإِقْرَارُ بِالْمَالِ إِذْ لَا يَدَّعِيهَا الْمُسْرُوقُ مِنْهُ، (فتح القدیر)

کہا کہ میں نے ایک سو درہم چرائے، تو ایسی حالت میں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا لیکن دو سو درہم دینا پڑیگا کیونکہ دو سو درہم سے انکار کا انکار ہے اور وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ مدعی اس کا دعویدار نہیں ہے،

۱۴۸- چوری کے دو اقرار کرنے والوں کی مختلف حالتیں اور ان کا حکم

وَلَوْ اَقَرَّ اَحَدُهُمَا فَقَالَ سَرَقْتُهُ اَنَا وَفُلَانٌ مِنْ فُلَانٍ هٰذَا الثَّوْبَ الَّذِي فِي يَدَيْهِمَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةَ فِي الْاَصْلِ وَجَعَلَهَا عَلٰى وَجْهَيْنِ اَمَّا اِنْ صَدَّقَهُ الْاٰخَرُ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ يُقْطَعَانِ بِالْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَذَّبَهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَلْاَوَّلُ اَنْ يَقُوْلَ لَمْ اَسْرِقْ اَنَا وَالثَّوْبُ لِفُلَانٍ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ لَا قَطْعَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْاِجْمَاعِ وَاَمَّا اَنْ يَقُوْلَ لَمْ اَسْرِقْ وَلَا اَعْرِفُ الثَّوْبَ وَفِي هٰذَا الْوَجْهِ اخْتَلَفُوْا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رح يُقْطَعُ الْمُقِرُّ وَالْمُنْكِرُ لَا يُقْطَعُ اِجْمَاعًا، (المحیط)

اگر دو شخص مدعا علیہ ہوں اور ان میں ایک اقرار کرے کہ مجھ نے اور دوسرے مدعا علیہ نے اس مال کو چرایا ہے اور دوسرا مدعا علیہ بھی چوری کا اقرار کرتا ہے تو دونوں کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر دوسرا مدعا علیہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مال میرا ہے تو کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر کہتا ہے کہ میں اس مال کو نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائیگا لیکن پہلے دو علیہ کے متعلق جس نے اقرار کیا ہے، علماء کا اختلاف ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک اقرار کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور انکار کرنے والے کا ہاتھ بالاتفاق نہیں کاٹا جائے گا،

۱۴۹- چوری کے دو مدعیوں میں سے ایک کی چوری کے اقرار کے بعد انکار کا حکم

وَفِي الْمُنْتَقٰى لَوْ قَالَ سَرَقْتُ مِنْ هٰذَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ لَا بَلْ سَرَقْتُهَا مِنْ هٰذَا قَالَ

اگر دو شخص مدعی ہوں اور ان میں ہر ایک دس درم

. . . . . .

أَصَمَّنَّهُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَشَرَةً وَلَا يُقْطَعُ۔ (الظہیریہ)

کی چوری کا دعویٰ کرے اور مدعا علیہ اقرار کرے کہ میں نے اس سے دس درم چرایا ہے اور پھر کہے کہ اس کے دس درم میں نے نہیں چرائے ہیں بلکہ دوسرے مدعی کے چرائے ہیں اس صورت میں ہر ایک کو دس درم تاوان اس کو دینا پڑیگا اور ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا کیونکہ اس کے حق میں اقرار سے رجوع ہوا اور دوسرے کے حق میں انکار کے بعد اقرار ہوا اور مال کے متعلق یہ صحیح نہیں ہے،

۱۵۰- مدعی اور چور کے دعویٰ اور اقرار میں اختلاف کا حکم

وَلَوْ أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ فَادَّعَى الْمَالِكُ الْغَصْبَ أَوْ عَلَى الْعَكْسِ فَلَا قَطْعَ وَضَمِنَ (العتابیہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور مالک غصب کا دعویٰ کرے یا مدعا علیہ غصب کا اقرار کرے اور مالک چوری کا دعویٰ کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا تاوان دلوایا جائیگا

۱۵۱- چور کے انکار کی صورت میں امام کو اپنے ظن غالب پر عمل کرنا چاہیئے،

وَالْمُدَّعَى عَلَيْهِ بِسَرِقَةٍ إِذَا أَنْكَرَ السَّرِقَةَ حُكِيَ عَنِ الْفَقِيهِ أَبِي بَكْرٍ الْأَعْمَشِ أَنَّ الْإِمَامَ يَعْمَلُ فِيهِ بِالْكِبَرِ رَأْيِهِ فَإِنْ كَانَ الْكِبَرُ رَأْيُهِ أَنَّهُ سَارِقٌ وَأَنَّ الْمَالَ عِنْدَهُ عَتَّ بِهِ وَيَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ وَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ عَلَى أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُعَزِّرَهُ كَمَا رَأَى الْإِمَامُ يَمْشِي مَعَ السَّارِقِ۔ (الذخیرہ)

اگر مدعا علیہ چوری کا انکار کرے اور امام کا ظن غالب یہ ہو کہ اس نے چوری کی ہے اور مال اسکے نزدیک ہے تو اسکو حق حاصل ہے کہ اس کی سزا کرے اور مال اس سے واپس دلوائے اور اکثر علما کی رائے یہ ہے کہ امام کے لیے اپنے ظن غالب سے تعزیر دینا جائز ہے، مثلاً اس صورت میں کہ کسی شخص کو چوروں کے ہمراہ جاتے ہوئے دیکھے

۱۵۲- دھمکی سے چوری کا اقرار

لَوْ اَقَرَّ بِالتَّهْدِيْدِ لَا يُقْطَعُ — اگر کوئی شخص دھمکی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا، (الھدایہ)

۱۵۳- جبریہ اقرار،

وَاِذَا اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مُكْرَهًا فَاِقْرَارُهٗ بَاطِلٌ وَمِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَنْ اَفْتٰى بِصِحَّتِهٖ — اگر مدعا علیہ زبردستی سے چوری کا اقرار کرے تو اس کا اقرار صحیح نہیں ہے لیکن متاخرین کے نزدیک صحیح ہے،

۱۵۴- چوری کے دعویٰ میں مدعی کے گواہ اور مدعا علیہ کی قسم کافی ہے، اور مار پیٹ جائز نہیں،

اِدَّعٰى عَلٰى اٰخَرَ سَرِقَةً كَانَ عَلَى الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةُ وَعَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَالضَّرْبُ خِلَافُ الشَّرْعِ وَلَا يُفْتٰى بِهٖ لِاَنَّ الْفَتْوٰى يَجِبُ اَنْ يُّطَابِقَ الشَّرْعَ . — اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعوی کرے تو مدعی کو چاہیے کہ گواہوں سے ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ کو حلف دینا ہوگا اور مار پیٹ سے اقرار کرانا خلاف شریعت ہے،

۱۵۵- متاخرین کے نزدیک امام مار پیٹ سے بھی چوری کی تحقیقات کرسکتا ہے،

حُكِيَ اَنَّ عِصَامَ بْنَ اَبِيْ يُوْسُفَ دَخَلَ حَيَّادَ بْنَ قَيْلَةَ وَكَانَ اَمِيْرًا بِبَلْخَ فَاُتِيَ بِسَارِقٍ وَقَدْ اَنْكَرَ فَقَالَ الْاَمِيْرُ لِعِصَامٍ اَيُّ شَيْءٍ يَجِبُ فَقَالَ عِصَامٌ عَلَى الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةُ وَعَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ فَقَالَ الْاَمِيْرُ هَاتُوْا بِالسَّوْطِ وَالْعُقَابِيْنِ فَمَا ضُرِبَ عَشْرَةً حَتّٰى اَقَرَّ وَاَخْرَجَ السَّرِقَةَ فَقَالَ عِصَامٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ جَوْرًا اَشْبَهَ — بیان کیا جاتا ہے کہ عصام بن ابی یوسف حیاذ بن قیلہ کے پاس جو بلخ کے امیر تھے گئے اور ان کے پاس ایک چور لایا گیا جو چوری کا منکر تھا حاضر کیا گیا امیر نے عصام سے کہا کہ کیا چیز واجب ہے؟ عصام نے کہا کہ مدعی پر گواہ اور مدعا علیہ پر قسم امیر نے کہا کوڑا اور سزا دینے والوں کو بلاؤ تو اس نے صرف دس کوڑے مارے تھے کہ اس نے اقرار کیا اور چوری کا مال حاضر کردیا، عصام نے کہا کہ سبحان اللہ ایسا ظلم جو انصاف کے مشابہ ہو اس سے زیادہ میں نے

بِالْعَدْلِ مِنْ هٰذَا۔ (الکافی) نہیں دیکھا،

۱۵۶- اقرار شہادت سے چوری ثابت ہوجانے کے بعد مجرم کے بھاگنے کا حکم،

إِذَا أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ ثُمَّ هَرَبَ لَا يُتْبَعُ وَإِنْ كَانَ فِي فَوْرَةٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا شَهِدَ عَلَيْهِ بِالسَّرِقَةِ ثُمَّ هَرَبَ فَإِنَّهُ يُتْبَعُ فِي فَوْرَةٍ وَيُقْطَعُ، (المحیط)	اگر مدعا علیہ چوری کا اقرار کرے اور پھر بھاگ جائے تو ہاتھ کاٹنے کے لیے اوس کا پیچھا کرنا اور اوس کو گرفتار کرنا جائز نہیں ہے، بخلاف اس کے اگر گواہ گواہی دیں اور مدعا علیہ بھاگ جائے تو اس کو فی الفور گرفتار کرکے اس کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں،

۱۵۷- اقرار پر گواہی دینے کے بعد اگر مجرم خاموش ہو یا انکار کرے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

شَهِدُوا عَلَى إِقْرَارِهِ وَهُوَ سَاكِتٌ أَوْ مُنْكِرٌ لَا يُقْطَعُ (التاتارخانیہ)	اگر گواہ اقرار کی گواہی دیں اور مدعا علیہ چپ ہو یا انکار کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۵۸- چوری کی شہادت کے شرائط،

وَإِنْ كَانَ ظُهُورُ السَّرِقَةِ بِالشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُشْتَرَطُ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ وَلَا يَكْتَفِي شَهَادَةُ النِّسَاءِ بِانْفِرَادِهِنَّ لَا فِي حَقِّ الْقَطْعِ وَلَا فِي حَقِّ الْمَالِ وَأَمَّا شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرَّجُلِ فَهِيَ مَقْبُولَةٌ فِي حَقِّ الْمَالِ عِنْدَنَا وَغَيْرُ مَقْبُولَةٍ فِي حَقِّ الْقَطْعِ وَكَذَا الشَّهَادَةُ عَلَى الشَّهَادَةِ تُقْبَلُ عَلَى الْمَالِ	اگر چوری کا ثبوت گواہوں سے ہو تو شرط یہ ہے کہ دو گواہ عادل ہوں اور صرف عورتوں کی گواہی نہ ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول ہے نہ مال کے حق میں البتہ عورت کی گواہی مرد کے ساتھ مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے حق میں مقبول نہیں ہے اور گواہی پر گواہی دینا مال کے حق میں مقبول ہے اور ہاتھ کاٹنے کے متعلق مقبول نہیں ہے

وَلَا تُقْبَلُ عَلَى الْقَطْعِ ، (المحیط)

۱۵۹- گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی تحقیقات،

وَإِذَا شَهِدَ رَجُلَانِ عَدْلَانِ بِذٰلِكَ فَالْقَاضِي يَقْبَلُ الشَّهَادَةَ عَلَى الْمَالِ وَالْقَطْعِ جَمِيعًا وَيَسْأَلُ الشَّاهِدَيْنِ عَنْ مَاهِيَّةِ السَّرِقَةِ ثُمَّ يَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَسْرُوقِ عَنْ جِنْسِهِ وَعَنْ مِقْدَارِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَاضِرًا فِي الْمَجْلِسِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ حَاضِرًا فِي الْمَجْلِسِ لَا يَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَسْرُوقِ جِنْسًا وَقَدْرًا وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى السَّرِقَةِ عَلَى نَحْوِ مَا قُلْنَا فِي فَصْلِ الْإِقْرَارِ وَيَسْأَلُهُمَا عَنِ الْمَكَانِ وَالْوَقْتِ فِي السَّرِقِ مِنْهُ أَيْضًا فَإِذَا بَيَّنَا جُمْلَةَ ذٰلِكَ وَعَرَفَ الْقَاضِي الشُّهُودَ بِالْعَدَالَةِ قَضَى عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ وَإِنْ لَمْ يَعْرِفِ الشُّهُودَ بِالْعَدَالَةِ فَإِنَّهُ لَا يُقْضَى بِالْقَطْعِ مَا لَمْ يُعَرِّفْ عَنْ حَالِ الشُّهُودِ بِالسُّؤَالِ عَنِ الْمُزَكِّي وَيَحْبِسُ السَّارِقَ إِلَى أَنْ يَظْهَرَ عَدَالَةُ الشُّهُودِ

اگر دو گواہ عادل چوری کی گواہی دیں تو قاضی کو چاہیئے کہ مال اور چوری دونوں کے متعلق ان کی گواہی کو قبول کرے اور ان سے سوال کرے کہ چوری کی حقیقت کیا ہے؟ اور اگر مال موجود نہ ہو تو پوچھے کہ کونسا مال، اور کس مقدار میں چرایا؟ اور اگر مال موجود ہو تو دیکھے کہ وہ ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے یا نہیں؟ اور نیز قاضی اُن سے پوچھے کہ کس جگہ سے کس وقت، اور کس کا مال چرایا؟ جب گواہ تمام مراتب بیان کر دیں، اور قاضی جان لے کہ گواہ عادل ہیں تو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے اور اگر قاضی گواہوں کو نہیں پہچانتا تو جب تک اُن کی عدالت ثابت نہ ہو جائے ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دے اور چور کو مقید رکھے یہاں تک کہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو جائے،

۱۶۰- گواہوں سے چوری کے ثبوت کے بعد ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی کی موجودگی ضروری ہے،

فَإِنْ ثَبَتَتْ عَدَالَةُ الشُّهُودِ بَعْدَ مَا حَبَسَ الْمَشْهُودَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ الْمَسْرُوقُ

گواہوں کی عدالت کے ثابت ہونے کے بعد اگر مدعی حاضر ہو تو قاضی چور کے ہاتھ کاٹنے کا

مِنْهُ حَاضِرُ الْقَضِيِّ الْقَاضِيَ بِالْقَطْعِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا لَا يَقْضِي بِالْقَطْعِ . (محیط)

حکم دے، اور اگر حاضر نہ ہو تو حکم نہ دے،

۱۶۱۔ گواہوں کے فاسق، اندھے، مرتد اور پاگل ہونے کا اثر

وَإِذَا شَهِدَ فَسَقَا أَوْ عَمِيَا أَوْ ارْتَدَّا أَوْ ذَهَبَ عُقُولُهُمَا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْقَضَاءِ يَمْتَنِعُ الْقَضَاءُ وَإِنْ حَدَثَ هٰذِهِ الْعَوَارِضُ بَعْدَ الْقَضَاءِ قَبْلَ الْإِمْضَاءِ فَإِنَّهُ يَمْتَنِعُ الْإِمْضَاءُ (المحیط)

اگر گواہی دینے کے بعد اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے گواہ فاسق یا اندھے، یا مرتد یا پاگل ہو جائیں تو قاضی کو چاہیے کہ ان کی گواہی پر فیصلہ نہ کرے، اور اگر قاضی کے فیصلے کے بعد اور اس کے نافذ ہونے سے پہلے یہ حادثہ گواہوں پر پیش آئے تو قاضی کو چاہئے کہ فیصلہ نافذ نکرے،

۱۶۲۔ گواہوں کو شہادت میں چرانے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے،

وَيَجِبُ لِلشُّهُودِ أَنْ لَا يَشْهَدُوا بِلَفْظِ الْأَخْذِ دُونَ السَّرِقَةِ أَنْ يَقُولُوا هٰذَا الْمَالُ لِلْمُطَالِبِ (السراجیہ)

گواہوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ گواہی اس طور پر دیں کہ مدعا علیہ نے مال لیا ہے یہ نہ کہیں کہ مال کو چرایا ہے یا یہ کہیں یہ مال مدعی کا ہے،

۱۶۳۔ دو شخصوں کے متعلق چوری کی شہادت جنہیں ایک مفرور تھا اور ان کے مختلف احکام

إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلَيْنِ أَنَّهُمَا سَرَقَا مِنْ فُلَانٍ وَبَيَّنَا السَّرِقَةَ وَاحِدَةً وَالْمَشْهُودُ عَلَيْهِ غَائِبٌ لَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَعَلَى قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ الْآخِرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ دو آدمیوں نے متفق ہو کر فلاں شخص کا مال چرایا اور دونوں نے چوری کی شرط بیان کر دی لیکن ملزموں میں سے ایک مفرور ہو گیا اس حالت میں جو ملزم حاضر ہے قاضی اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیگا اور اگر اس کے بعد جو ملزم مفرور ہو گیا تھا

يُقْطَعُ الْحَاضِرُ فَإِنْ جَاءَ الْغَائِبُ فَقَدْ رَبُّ الْمَالِ إِلَى الْقَاضِي فَالْقَاضِي يَأْمُرُهُ بِإِعَادَةِ الْبَيِّنَةِ (المحیط)

حاضر ہوا تو مدعی کو چاہیے کہ پھر گواہوں کو اسکے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے حاضر کرے،

۱۶۴- ایک گائے کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ بَقَرَةً وَاخْتَلَفَا فِي لَوْنِهَا قُطِعَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ خِلَافًا لَهُمَا، (الکافی)

اگر گواہ گائے کے مقدمہ کی چوری میں اس کے رنگ کے متعلق اختلاف کریں تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ملزم کا ہاتھ کاٹا جائے گا، لیکن صاحبین رح کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہیں،

۱۶۵- مدعی کا گائے کے رنگ کی تعیین کرنا اور گواہ کا اس رنگ سے اختلاف کرنا،

وَلَوْ أَنَّ الْمَسْرُوقَ مِنْهُ عَيَّنَ لَوْنًا أَحْمَرَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا سَوْدَاءَ لَمْ يُقْطَعْ إِجْمَاعًا (فتح القدیر)

اگر مدعی نے رنگ معین کر دیا تو جو گواہ اس کے مخالف رنگ بیان کریگا بالاتفاق اُس کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۱۶۶- مال مسروقہ کی جنس میں گواہوں کا اختلاف،

وَلَوْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ سَرَقَ بَقَرَةً وَ الْآخَرُ أَنَّهُ سَرَقَ حِمَارًا لَا يُقْبَلُ، (المحیط)

اگر گواہ جنس میں اختلاف کریں مثلاً ایک گائے کی شہادت دے اور دوسرا گدھے کی تو اُن کی گواہی مقبول نہیں،

۱۶۷- صاحب مال کا چوری سے انکار اور گواہوں کی شہادت اس کے مال کی چوری پر

إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلٍ بِالسَّرِقَةِ مِنْ شَخْصٍ بِعَيْنِهِ وَالْمَشْهُودُ لَهُ يُنْكِرُ السَّرِقَةَ

اگر گواہ گواہی دیں کہ اس چور نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے اور وہ شخص اپنے مال کی چوری کا انکار

لَا تُقْطَعُ عَلَى السَّارِقِ، (الجامع)

کرے تو ملزم کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

۱۶۸- گواہوں کا ملزم کی تعیین میں اختلاف،

وَإِذَا شَهِدَ اثْنَانِ أَنَّهُ سَرَقَ هٰذَا الْمَالَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَشَهِدَ آخَرَانِ أَنَّهُ سَرَقَ هٰذَا الْآخَرَ وَالْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَدَّعِي السَّرِقَةَ عَلَى الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ لَا يُقْطَعُ الْأَوَّلُ (محیط سرخسی)

اگر دو گواہ گواہی دیں کہ فلاں ملزم نے مال کو چرایا اور دو دوسرے گواہ گواہی دیں کہ فلاں دوسرے ملزم نے مال کو چرایا لیکن صاحب مال ملزم اوّل پر چوری کا دعویٰ کرتا ہے، اس حالت میں ملزم اوّل کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۶۹- ہاتھ کاٹنے کے بعد گواہوں کا شہادت سے پھر جانا،

وَإِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى رَجُلٍ بِسَرِقَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ بِعَيْنِهِ قُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ رَجَعَا ضَمَّنَا دِيَةَ الْيَدِ فِي مَالِهِمَا وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِمَا عِنْدَنَا وَضَمَّنَا الْأَلْفَ أَيْضًا لِأَنَّهُمَا أَتْلَفَا عَلَى الْمَشْهُودِ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ كُلُّ قِصَاصٍ فِي نَفْسٍ أَوْ دُونَهَا (المبسوط)

اگر گواہوں نے ایک شخص کے متعلق ہزار درہم معین کے چرانے کی گواہی دی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو اس کے ہاتھ کی دیت ان کو دینا پڑے گی نیز وہ لوگ ہزار درہم بھی اس کو ادا کریں گے، کیونکہ انھی کی گواہی کی وجہ سے اس کے یہ ہزار درہم ضائع ہوئے یہی حکم اُن گواہوں کا بھی ہے جنکی گواہی سے جان کا یا اعضا کا قصاص لازم آئے، پھر وہ اپنی گواہی سے پھر جائیں یعنی ان پر دیت واجب ہوگی،

۱۷۰- دو چوریوں کی شہادت دے کر گواہوں کا ایک چوری کی شہادت سے پھر جانا،

وَلَوْ شَهِدَا عَلَيْهِ بِسَرِقَتَيْنِ فَقُطِعَتْ

اگر گواہ ایک ملزم پر دو چوریوں کی گواہی دیں

يَدُهُ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ اَحَدِهِمَا فَلَا ضَمَانَ (العتابیہ)

اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاے پھر ایک چوری کی گواہی سے پھر جائیں تو اُن پر اس کے ہاتھ کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۷۱۔ باختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت اور اس کا حکم

وَاِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ شَهِدُوْا عَلٰى اِقْرَارِ الْمَاذُوْنِ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَالْقَاضِيْ يَقْضِيْ بِالْمَالِ وَلَا يَقْضِيْ بِالْقَطْعِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح۔ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کرنے کے اقرار کی گواہی دیں تو قاضی اس سے مال دلاے گا اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول کے مطابق اوسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاے گا،

۱۷۲۔ بے اختیار غلام پر آقا کی غیر حاضری میں چوری کی شہادت

وَلَوْ شَهِدُوْا عَلٰى عَبْدٍ مَحْجُوْرٍ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَوْ اَكْثَرَ فَاِنْ كَانَ مَوْلَاهُ غَائِبًا فَالْقَاضِيْ لَا يَقْضِيْ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ لَا بِالْقَطْعِ وَلَا بِالْمَالِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الذخیرہ)

اگر گواہ ایسے غلام کے متعلق جو تصرف کرنے سے روک دیا گیا ہو دس درم یا اس سے زیادہ چوری کرنے کی گواہی دیں اگر آقا اُس کا غائب ہو تو اوس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، نہ مال دلوایا جائے گا،

۱۷۳۔ گواہوں کا ایک مجرم کے خلاف شہادت دیکر پھر انکار کرنا اور دوسرے گواہ پر الزام لگانا،

شَهِدَ بِقَطْعٍ ثُمَّ قَالَا بَلِ الْاٰخَرُ لَا يُقْطَعُ وَضُمِّنَ الدِّيَةَ بِلَا قَوْلٍ وَلَوْ شَهِدَ اٰخَرَانِ عَلٰى رُجُوْعِهِمَا لَا يُقْبَلُ وَيُقْطَعُ، (اقتاریخ)

اگر دو شخصوں نے چوری کی گواہی دی اور ملزم کا ہات کاٹ لیا گیا، پھر گواہوں نے کہا کہ اس ملزم نے چوری نہیں کی ہے بلکہ دوسرے شخص نے چوری

کی ہے اس صورت میں دوسرے شخص کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور پہلے ملزم کے ہاتھ کی دیت گواہوں کے ذمہ عائد ہوگی اور اگر دو گواہ گواہوں کے رجوع پر گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہوگی اور چور کا ہاتھ کاٹ لیا جاے گا،

۱۷۴- با اختیار غلام پر چوری کی شہادت اور اس کے ہاتھ کاٹنے اور تاوان مال کا حکم،

وَاِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلٰى عَبْدٍ مَاْذُوْنٍ لَهٗ بِسَرِقَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْعَبْدُ يَجْحَدُ فَاِنْ كَانَ مَوْلَاهُ حَاضِرًا قُطِعَ عِنْدَهُمْ جَمِيْعًا وَهَلْ يُضْمَنُ اِنْ كَانَ اسْتَهْلَكَهَا لَا يُضْمَنُ وَاِنْ كَانَتْ قَائِمَةً رَدَّهَا عَلَى الْمُسْرُوْقِ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ مَوْلَاهُ غَائِبًا لَا يُقْطَعُ الْعَبْدُ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَيُضْمَنُ السَّرِقَةَ (الذخیرہ)

اگر گواہ ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کی اجازت دیگئی ہو دس درم کے چوری کی گواہی دیتے ہیں اور غلام انکار کرتا ہے تو اگر اس کا آقا موجود ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جاے گا اور اگر مال مسروقہ کو تلف کر دیا ہوگا تو اس کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا اور اگر مال موجود ہے تو مدعی کے حوالہ کر دیا جائیگا اور اگر غلام کا آقا موجود نہ ہوگا تو ملزم کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور مال کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

۱۷۵- بے اختیار غلام پر چوری کے اقرار کی شہادت قابل تسلیم نہیں،

وَاِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ شَهِدُوْا عَلٰى اِقْرَارِ الْعَبْدِ الْمَحْجُوْرِ بِالسَّرِقَةِ فَالْقَاضِىْ لَا يَقْبَلُ هٰذِهِ الْبَيِّنَةَ اَصْلًا سَوَاءٌ كَانَ الْمَوْلٰى حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا (الذخیرہ)

اگر گواہوں نے ایک ایسے غلام کے متعلق جسکو تصرف کرنے کی اجازت نہ دیگئی ہو یہ گواہی دی کہ اسنے چوری کا اقرار کیا ہے تو گواہی ان کی مقبول نہیں ہوگی اسکا آقا حاضر ہو یا نہ ہو،

تیسری فصل

حدِّ سرقہ کی کیفیت اور مالِ مسروقہ کے احکام کے بیان میں

۱۷۶- قاضی اگر حدِ سرقہ نہ جاری کرے تو گناہگار ہے،

سَارِقٌ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ فَرُفِعَ إِلَى الْقَاضِي فَلَمْ يَقْطَعْهُ يَصِيرُ اٰثِمًا لِتَقْصِيرِهِ فِي حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى (الهداية)

اگر ایک شخص پر شرعی شرائط کے موافق حدِ سرقہ واجب ہو جائے اور قاضی اوس کا اجراء نہ کرے تو گناہگار ہے،

۱۷۷- ہاتھ کاٹنے کے لیے مدعی کا دعویٰ اور اس کی حاضری ضرور ہے،

لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا أَنْ يَحْضُرَ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ فَيُطَالِبُ بِالسَّرِقَةِ (الهداية)

جب تک کہ صاحب مال حاضر نہ ہو اور دعوی چوری کا نہ کرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۷۸- ہاتھ کاٹنے کے لیے ادائے شہادت کے وقت مدعی کی حاضری اور اس کا مطالبہ مال ضروری ہے

وَطَلَبُ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ شَرْطُ الْقَطْعِ مُطْلَقًا أَيْ طَلَبُهُ الْمَالَ فَلَا قَطْعَ بِدُونِهِ لِأَنَّ الْخُصُومَةَ شَرْطٌ لِظُهُورِهَا وَكَذَا حُضُورُهُ أَيْ حُضُورُ الْمَسْرُوقِ مِنْهُ عِنْدَ الْأَدَاءِ أَيْ أَدَاءِ الشَّهَادَةِ وَعِنْدَ الْقَطْعِ (نخ النقاية)

ہاتھ کاٹنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مالک چور سے مال کا مواخذہ کرے اور نیز یہ شرط ہے کہ صاحب مال ہاتھ کاٹنے اور شہادت دینے کے وقت موجود ہو،

۱۷۹- ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا (الہدایہ)

چور کے ہاتھ کاٹنا نص قرآنی سے ثابت ہے،

۱۸۰- مال کا ہر محافظ چور کے ہاتھ کاٹنے کا دعویٰ کر سکتا ہے،

اَلْمُسْتَوْدَعُ وَالْغَاصِبُ وَصَاحِبُ الرَّبْوٰا وَالْمُسْتَعِيْرُ وَالْمُسْتَاْجِرُ وَالْمُضَارِبُ وَالْمُسْتَبْضِعُ وَالْقَابِضُ عَلٰى سَوْمِ الشِّرَاءِ وَالْمُرْتَهِنُ وَكُلُّ مَنْ لَهٗ يَدُ حَافِظٍ سِوَى الْمَالِكِ كَالْاَبِ وَالْوَصِيِّ اَنْ يَقْطَعُوا السَّارِقَ مِنْهُمْ وَيُقْطَعُ بِخُصُوْمَةِ الْمَالِكِ فِي السَّرِقَةِ مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَنَّ الرَّاهِنَ اِنَّمَا يُقْطَعُ بِخُصُوْمَتِهٖ حَالَ قِيَامِ الرَّهْنِ مِنْ بَعْدِ قَضَاءِ الدَّيْنِ۔ (الکافی)

اگر ایک شخص نے کسی کا مال بطریق امانت یا غصب یا سودیا عاریت یا اجارہ یا مضاربت یا سرمایہ یا بارادہ خرید یا رہن لیا اور کسی نے اس مال کو چرا لیا تو ان سب کو چور کے ہاتھ کاٹنے کا حق حاصل ہوا اور دوسرے لوگ بھی جو مالک مال کے سوا مال کی حفاظت کریں مثلاً باپ یا وصی چور کا ہاتھ کاٹ سکتے ہیں، نیز اس مال کا مالک بھی چور سے ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کر سکتا ہے، البتہ راہن کو چاہیے کہ پہلے قرض ادا کرے پھر ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرے،

۱۸۱- چور کا مال کو واپس کرنا اور اس کے مختلف احکام،

مَنْ سَرَقَ سَرِقَةً وَرَدَّهَا عَلَى الْمَالِكِ قَبْلَ الْاِرْتِفَاعِ اِلَى الْحَاكِمِ لَمْ يُقْطَعْ فَاِنْ رَدَّهَا بَعْدَ سَمَاعِ الْبَيِّنَةِ وَالْقَضَاءِ يُقْطَعُ وَقِيْلَ الْقَضَاءُ يُقْطَعُ اِسْتِحْسَانًا

مقدمہ کے دائر ہونے سے پہلے اگر چور مال صاحب مال کو واپس کر دے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر گواہوں کی گواہی اور قاضی کے فیصلہ کے بعد مال مالک کو واپس کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا اور

أَوْ رَدَّهَا عَلَى وَلَدِهِ أَوْ ذِي رَحِمِهِ
إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي عِيَالِ الْمُسْرُوقِ مِنْهُ
يُقْطَعُ وَإِنْ كَانَ فِي عِيَالِهِ لَا يُقْطَعُ وَكَذَا
لَوْ رَدَّ عَلَى امْرَأَتِهِ أَوْ عَبْدِهِ أَوْ أَجِيرِهِ
مُشَاهَرَةً أَوْ مُسَانَهَةً وَلَوْ دَفَعَ إِلَى
وَالِدِهِ أَوْ جَدِّهِ أَوْ وَالِدَتِهِ أَوْ جَدَّتِهِ
وَلَيْسُوا فِي عِيَالِهِ لَا يُقْطَعُ،

(الكافي)

اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے مال صاحب مال
کو واپس کردے تو استحساناً ہاتھ کاٹا جائیگا اگر مالک
کے لڑکے یا اس کے کسی قرابتدار کو مال واپس دے
تو اگر وہ مالک کی کفالت میں نہ ہوں تو ہاتھ کاٹا جائیگا
اور اگر وہ مالک کی کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں
کاٹا جائیگا اور اگر مالک کی بی بی یا غلام یا نوکر کو مال واپس
دے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور اگر مالک کے ماں باپ
یا دادا اور دادی کو مال واپس دے اور وہ سب اسکی
کفالت میں ہوں تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۸۲- متعدد چوریوں کے بعد چور کی گرفتاری اور اس کی سزا،

قَالَ مُحَمَّدٌ رَجُلٌ سَرَقَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَحُدَّ
حَدًّا قَوِيَ كَذَلِكَ كُلَّهُ لِأَنَّ الْحُدُودَ
الْخَالِصَةَ لِلَّهِ تَعَالَى مَتَى اجْتَمَعَتْ تَدَاخَلَتْ
إِذَا كَانَ الْجِنْسُ وَاحِدًا إِلَّا أَنَّ الْمَقْصُودَ
مِنْ إِقَامَةِ الْحَدِّ الزَّجْرُ عَنْ مُبَاشَرَةِ
سَبَبِهِ بِخِلَافِ مَا لَوْ أَقِيمَ الْحَدُّ مَرَّةً ثُمَّ
سَرَقَ ثَانِيًا لِأَنَّا تَيَقَّنَّا أَنَّ الزَّجْرَ لَمْ يَحْصُلْ
بِالْأَوَّلِ،

(المحيط)

اگر ایک شخص نے چند بار چوری کی اور گرفتار ہوا تو
ایک حد اس پر جاری ہوگی یعنی تمام چوریوں کی پاداش
میں اسکا ایک ہاتھ کاٹا جاے گا، کیونکہ حد جاری کرنے
کا مقصد یہ ہے کہ برے کام سے روکے بخلاف اس
شخص کے جس نے ایک بار چوری کی اور حد اس پر
جاری کیگئی، پھر اس نے چوری کی تو دوسرے بار
بھی اس پر حد جاری ہوگی کیونکہ یہ یقینی طور پر معلوم
ہوگیا کہ پہلی حد نے اس کو برے کام سے نہیں روکا
اس لیے وہ دوسرے مرتبہ چوری کا مرتکب ہوا،

۱۸۳- اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو سزا کے وقت دونوں کی موجودگی ضروری ہے

وَلَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلَيْنِ لَمْ يُقْطَعْ بِغَيْبَةِ اَحَدِهِمَا (العنایہ)

اگر چور نے دو شخصوں کا مال چرایا تو جس وقت دونوں مالک حاضر ہونگے چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر ان میں سے ایک غائب ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۱۸۴- چور کی مفروری کا حکم،

وَاِذَا حُكِمَ عَلَيْهِ بِالْقَطْعِ بِشُهُوْدٍ فِي السَّرِقَةِ ثُمَّ هَرَبَ اَوْ لَمْ يَكُنْ حَاضِرًا عَلَيْهِ حَتّٰى انْفَلَتَ فَاُخِذَ بَعْدَ زَمَانٍ لَمْ يُقْطَعْ وَاِنْ اتَّبَعَهُ الشُّرَطُ فَاَخَذُوْهُ مِنْ سَاعَتِهِ قُطِعَتْ يَدُهٗ (المبسوط)

جب گواہ چوری کی گواہی دیچکے اور چور ہاتھ کاٹنے کے حکم سے پہلے یا اس کے حکم کے بعد بھاگ گیا پھر چند دنوں کے بعد گرفتار ہوا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاے گا اور اگر فی الفور لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا تو اس کا ہاتھ کاٹا جاے گا،

۱۸۵- ہاتھ کاٹنے کا طریقہ

وَتُقْطَعُ يَمِيْنُ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَتُحْسَمُ فَاِنْ قَطَعَ لِمَا تَلَوْنَا لَهٗ مِنْ قَبْلُ وَالْيَمِيْنُ بِقِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمِنَ الزَّنْدِ لِاَنَّ الْاِسْمَ يَتَنَاوَلُ الْيَدَ اِلَى الْاِبْطِ وَهٰذَا مَفْصَلُ عَامَّةِ الرُّسْغِ يَتَضَمَّنُ بِهٖ كَيْفَ وَقَدْ صَحَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَطْعِ السَّارِقِ مِنَ الزَّنْدِ وَالْحَسْمُ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاقْطَعُوْهُ وَاحْسِمُوْهُ

چوری کی حد یہ ہے کہ چور کا داہنا ہاتھ کلائی سے کاٹا جاے اس کے بعد اوسکی کلائی کو تیل سے داغ دیں، ہاتھ کاٹنا تو کلام اللہ سے ثابت ہے، اور داہنے ہاتھ کا کاٹنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے ثابت ہوا اور کلائی کا داغنا رسول اللہ صلعم کے حکم کے موافق ہے کیونکہ اگر نہ داغیں تو چور کے ہلاک ہوجانے کا خوف ہے، اور حد جرم سے روکنے کے لیے جاری کیجاتی ہے نہ ہلاک کرنے کے لئے،

وَلِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَحْسِمْ يُفْضِيْ اِلَى التَّلَفِ كَالْحَدِّ
زَاجِرٌ لَا مُتْلِفٌ (الہدایہ)

۱۸۶- ہاتھ کے دانغنے میں تیل کا خرچ چور دیگا،

وَثَمَنُ الزَّيْتِ وَكُلْفَةُ الْحَسْمِ عَلَى السَّارِقِ
عِنْدَنَا (البحر الرائق)

اور کلائی کے داغنے میں جو کچھ تیل وغیرہ صرف ہوگا
اس کے مصارف چور کے ذمہ ہونگے،

۱۸۷- اگر دائیں ہاتھ میں نقص ہو تب بھی وہی کاٹا جائیگا،

وَلَوْ كَانَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى شَلَّاءَ اَوْ نَاقِصَ
الْاَصَابِعِ يُقْطَعُ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (التبیین)

اگر اس کا دایاں ہاتھ شل ہو یا اس کے انگلیوں میں کوئی
نقص ہو تب بھی وہی ہاتھ کاٹا جاے گا،

۱۸۸- کن حالتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور کن حالتوں میں کاٹا جاے گا،

وَاِنْ كَانَ السَّارِقُ شَلَّ الْيَدَ الْيُسْرٰى اَوْ اَقْطَعَ اَوْ مَقْطُوْعَ
الرِّجْلِ الْيُمْنٰى لَمْ تُقْطَعْ وَكَذَا اِذَا كَانَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى شَلَّاءَ
لِمَا قُلْنَا وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَتْ اِبْهَامُهُ
الْيُسْرٰى مَقْطُوْعَةً اَوْ شَلَّاءَ وَالْاَصَابِعُ
مِنْهَا سِوَى الْاِبْهَامِ فَاِنْ كَانَتِ اُصْبُعٌ
وَاحِدَةٌ سِوَى الْاِبْهَامِ مَقْطُوْعَةً
اَوْ شَلَّاءَ قُطِعَ (الہدایہ)

اگرچہ چور کا بایاں ہاتھ شل ہو یا کٹا ہوا ہو یا اسکا داہنا
پانوں کٹا ہوا یا شل ہو تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا
جاے گا اور یہی حکم اس حالت میں بھی ہے جب کہ
چور کے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا شل ہو یا کٹا ہوا ہو یا
انگوٹھے کے سوا اوسکی دو انگلیاں شل یا کٹی ہوئی
ہوں اور اگر انگوٹھے کے سوا ایک انگلی ناقص ہو تو
اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جاے گا،

وَاِنْ كَانَ رِجْلُ الْيُمْنٰى مَقْطُوْعَةَ
الْاَصَابِعِ فَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ الْقِيَامَ وَالْمَشْيَ
عَلَيْهَا قُطِعَتْ يَدُهُ وَاِنْ كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ

اگر اوسکے داہنے پانوں کی انگلی کٹی ہوئی ہو تو
اگر اس سے وہ کھڑا ہو سکتا یا چل پھر سکتا ہے تو اوسکا
ہاتھ کاٹ سکتے ہیں اور اگر چل پھر نہیں سکتا تو اوسکا

اَنْ یَمْشِیَ عَلَیْھِمَا لَمْ یُقْطَعْ — نہیں کاٹ سکتے،

(المبسوط)

۱۸۹- دوسری مرتبہ کی چوری میں بایاں پانوں کاٹا جائے گا، اور تیسری بار سزائے قید ہوگی،

وَاِنْ سَرَقَ ثَانِیًا قُطِعَتْ رِجْلُہُ الْیُسْرٰی وَاِنْ سَرَقَ ثَالِثًا لَمْ یُقْطَعْ وَخُلِّدَ فِی السِّجْنِ حَتّٰی یَتُوْبَ ھٰذَا اِسْتِحْسَانٌ وَلِیُعَزَّرْ اَیْضًا زَجْرًا لِلْمُتَنَاعِ (الہدایہ)

اگر چور کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لیں اس کے بعد پھر چوری کرے تو اس کے بائیں پانوں کو کاٹیں اور اگر پھر چوری کرے تو سزا دیں اور مقید رکھیں تاکہ چوری سے توبہ کرے،

۱۹۰- حد کے بعد چور کو مقید رکھا جائیگا،

اَلسَّارِقُ بَعْدَ الْحَدِّ یُحْبَسُ لِیَتُوْبَ (الہدایہ)

چور کو حد جاری کرنے کے بعد مقید رکھیں تاکہ توبہ کرے،

۱۹۱- امام چور کو سیاسۃً قتل بھی کرسکتا ہے،

وَلِلْاِمَامِ اَنْ یَقْتُلَہٗ سِیَاسَۃً لِسَعْیِہٖ فِی الْاَرْضِ بِالْفَسَادِ (السراجیہ)

اور امام اس کو سیاسۃً قتل بھی کرسکتا ہے کیونکہ وہ فتنہ پردازی کرتا ہے،

۱۹۲- چوری اور قصاص کی سزاؤں کا اجتماع چور کے ہاتھ میں

وَاِذَا اجْتَمَعَ فِیْ یَدِہٖ قَطْعٌ فِی السَّرِقَۃِ وَالْقِصَاصِ بُدِءَ بِالْقِصَاصِ وَضُمِّنَ السَّرِقَۃَ فَاِنْ قُضِیَ بِالْقِصَاصِ فَعَفٰی عَنْہُ صَاحِبُہٗ اَوْ صَالَحَہٗ قُطِعَتْ یَدُہٗ

اگر چور کے ہاتھ سے دو حق متعلق ہوجائیں ایک قصاص دوسرے حدِ سرقہ تو پہلے قصاص لینا چاہیے اور چوری میں مال کا تاوان دلانا چاہیے لیکن اگر مدعی قصاص کے فیصلہ کے بعد معاف

فِي السَّرِقَةِ (المبسوط)

کرے یا سلح کرے تو اسکا ہاتھ چوری کی حد میں کاٹا جائے گا

۱۹۳- جلاد کا قصداً بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

إِذَا قَالَ الْحَاكِمُ لِلْجَلَّادِ اقْطَعْ يَمِينَ هٰذَا فِي سَرِقَةٍ سَرَقَهَا فَقَطَعَ يَسَارَهُ عَمْدًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَلٰكِنْ يُؤَدَّبُ (فتح القدير)

اگر حاکم نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹے لیکن جلاد نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اسکی تادیب کیجائے گی،

۱۹۴- جلاد کا غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَلَوْ قَطَعَهُ خَطَأً لَا يُضْمَنُ إِجْمَاعًا، (المصفى)

اور اگر جلاد نے اس کا بایاں ہاتھ غلطی سے کاٹ لیا تو بالاتفاق اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۵- اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر دیت واجب ہوگی،

وَقَالَا عَلَيْهِ فِي الْخَطَإِ وَيُضْمَنُ فِي الْعَمْدِ، (الهداية)

اور صاحبین کے نزدیک اگر جلاد نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر دیت عائد ہوگی اور غلطی سے بایاں ہاتھ کاٹنے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۶- جلاد کا دونوں ہاتھ کاٹنا اور اس کا حکم

وَإِنْ قَطَعَ يَدَيْهِ جَمِيعًا صَارَتِ الْيُمْنٰى بِالسَّرِقَةِ وَضَمَّنَ الْجَلَّادُ لِلسَّارِقِ يَدَهُ الْيُسْرٰى، (المحيط)

اگر جلاد نے چور کا دونوں ہاتھ کاٹ لیا تو دایاں ہاتھ چوری کے جرم میں محسوب ہوگا اور بائیں ہاتھ کی دیت جلاد پر عائد ہوگی،

۱۹۷- اگر چور نے خود بایاں ہاتھ کٹوایا تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ أَخْرَجَ السَّارِقُ يَسَارَهُ وَقَالَ هٰذِهِ

اگر چور نے خود بایاں ہاتھ نکال کر کہا کہ یہ دایاں

مُمْنیٰ لَا یُضْمَنُ بِالْاِتِّفَاقِ لِاَنَّہٗ قَطَعَہٗ بِاَمْرِہٖ (الہدایہ)

ہاتھ سے تو جلاد پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۸- اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹا تو اس پر بھی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ قَطَعَ غَیْرُ الْجَلَّادِ یَسَارَہٗ لَا یُضْمَنُ اَیْضًا ھُوَ الصَّحِیْحُ (الہدایہ)

اگر جلاد کے سوا کسی اور نے چور کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۹۹- اگر حاکم نے مجلاً ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ قَالَ لَہٗ اِقْطَعْ یَدَ ھٰذَا فَقَطَعَ الْیُسْرٰی لَا یُضْمَنُ بِالْاِتِّفَاقِ، (فتح القدیر)

اور اگر حاکم نے مجلاً جلاد کو حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹے اور جلاد نے بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو بالاتفاق اُس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۲۰۰- اگر چور کا دایاں ہاتھ نہ ہو تو بایاں پاؤں کاٹا جائیگا،

لَوْ کَانَتْ یَمِیْنُ السَّارِقِ مَعْدُوْمَۃً اَوْ قُطِعَتْ رِجْلُہُ الْیُسْرٰی (النقایہ)

اور اگر چور کا داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے گا،

۲۰۱- سخت سردی اور گرمی میں اگر ہلاکت کا خوف ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

وَاِذَا ثَبَتَ السَّرِقَۃُ فِی الْبَرْدِ الشَّدِیْدِ اَوِ الْحَرِّ الشَّدِیْدِ الَّذِیْ یَخَافُ عَلَیْہِ الْمَوْتَ اِنْ قُطِعَ حُبِسَ حَتّٰی یَکْشِفَ الْحَرُّ وَالْبَرْدُ وَاِذَا کَانَ لَا یَخَافُ عَلَیْہِ الْمَوْتَ اِنْ قُطِعَ لَمْ یُؤَخَّرْ (المبسوط)

اگر چوری سخت جاڑے یا سخت گرمی میں ثابت ہوئی جبیں ہاتھ کاٹنے سے موت کا اندیشہ ہے، تو چور کو مقید رکھیں تاکہ ہوا بدل جاے اور اگر ہاتھ کاٹنے میں موت کا اندیشہ نہ ہو تو دیری نہ کریں،

۲۰۲- قاضی کے فیصلہ کے بعد مدعی کی معافی بیکار ہے،

وَلَوْ اَمَرَ الْاِمَامُ بِقَطْعِ سَارِقٍ فَعَفَا الْمَسْرُوْقُ مِنْهُ كَانَ عَفْوُهٗ بَاطِلًا (الایضاح)

جب امام نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد اگر مدعی نے اسکو معاف کر دیا تو اس کی معافی بیکار ہے۔

۳۰۳- ہاتھ کاٹنے کے حکم کے بعد اگر مدعی نے ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے چور کو مال سپرد کر دیا، تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا،

اِذَا قَضٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِيْ سَرِقَةٍ فَوَهَبَهَا لَهُ الْمَالِكُ وَسَلَّمَهَا اِلَيْهِ اَوْ بَاعَهَا مِنْهُ لَا يُقْطَعُ (فتح القدیر)

اگر قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا اس کے بعد صاحب مال نے مال کو چور پر ہبہ کر کے اس کے سپرد کر دیا یا اس کے ہاتھ بیچ دیا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۳۰۴- اگر مال مسروقہ کو غصب کر کے ایک شخص نے صاحب مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

وَلَوْ غَصَبَهٗ مِنْهُ رَجُلٌ وَضَمَّنَ الْغَاصِبَ سَقَطَ الْقَطْعُ. (العنایہ)

اگر کسی دوسرے شخص نے مال کو چور سے غصب کر لیا اور غصب کرنے کے بعد مالک مال کو تاوان دیدیا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا،

۳۰۵- چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر مال موجود ہے تو صاحب مال کو دیدیا جائیگا،

وَاِذَا قُطِعَ السَّارِقُ وَالْعَيْنُ بَاقِيَةٌ فِيْ يَدِهٖ رُدَّتْ عَلٰى صَاحِبِهَا لِبَقَائِهَا عَلٰى مِلْكِهٖ (الهدایہ)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور مال بعینہٖ موجود ہے تو وہ مالک مال کو دلا دیا جائے گا،

۳۰۶- اگر مال ضائع ہو گیا تو چور کو تاوان دینا نہیں پڑیگا،

وَاِنْ كَانَتْ هَالِكَةً لَمْ يُغَرَّمْهَا وَلَدٰ اِذَا كَانَتْ مُسْتَهْلَكَةً فِي الْمُتَعَارَفِ لِاَنَّهٗ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الضَّمَانِ وَالْقَطْعِ عِنْدَنَا (السراج الوہاج)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور اس کے بعد مال ضائع ہو گیا یا چور نے اس کو ضائع کر دیا تو چور کو مال کا تاوان دینا نہیں پڑیگا کیونکہ ہاتھ کا کاٹنا اور مال کا تاوان دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے،

۲۰۷- متعدد اشخاص کی چوری، اور سزا اور سب کے مال کا تاوان،

وَمَنْ سَرَقَ سَرِقَاتٍ فَقَطَعَ فِي اَحَدِهَا
ثُمَّ جَمِيعَهَا وَلَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ اَبِي
حَنِيفَةَ رح وَقَالَا يَضْمَنُ كُلَّهَا اِلَّا الَّتِي
قُطِعَ لَهَا وَمَعْنَى الْمَسْئَلَةِ اِذَا حَضَرَ اَحَدُهُمْ
فَاِذَا حَضَرُوا جَمِيعًا وَقُطِعَتْ يَدُهُ بِخُصُومَتِهِ
لَا يَضْمَنُ شَيْئًا بِالْاِتِّفَاقِ فِي السَّرِقَاتِ
كُلِّهَا،

(الهداية)

اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کا مال چرایا تو ان سب چوریوں کی پاداش میں صرف اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور کسی کے مال کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا یہ امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے، اور صاحبین کے نزدیک یہ صورت اس وقت ہے کہ مال کے تمام مالک حاضر ہوں اور ان سب کے دعوی سے ہاتھ کاٹا جائے اور اگر بعض ان میں سے حاضر نہ ہوں تو ان کے مال کا تاوان چور پر باقی رہے گا،

۲۰۸- ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال کے ضائع ہونے کا حکم،

وَاِنْ كَانَ الْهَلَاكُ وَالْاِسْتِهْلَاكُ قَبْلَ
قَطْعِ يَدِهِ اِنْ قَالَ الْمَالِكُ اَضْمَنْتُهُ لَا
يُقْطَعُ عِنْدَنَا وَاِنْ قَالَ اَنَا اَخْتَارُ الْقَطْعَ
يُقْطَعُ وَلَا ضَمَانَ عِنْدَنَا،

(المحيط)

اگر چور کے ہاتھ کاٹنے سے پہلے مال ضائع ہو گیا یا خود چور نے ضائع کر دیا تو اگر صاحب مال مال کا تاوان مانگے گا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور اگر ہاتھ کے کاٹنے کا خواستگار ہوگا تو مال کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا،

۲۰۹- مال مسروقہ کا کوئی شخص بذریعہ چور کے جبہ یا بیع کے مالک نہیں ہو سکتا،

وَاِذَا مَلَكَ السَّارِقُ الْمَسْرُوقَ مِنْ
رَجُلٍ بِبَيْعٍ اَوْ هِبَةٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ
وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الْقَطْعِ اَوْ بَعْدَهُ فَلِلْمَالِكِ

اگر چور نے مال مسروقہ کو کسی پر ہبہ کر دیا یا کسی کے ہاتھ بیع دیا تو مال صاحب مال کو دلوائیں گے، اور مشتری نے جو قیمت دی ہے چور سے لیگا، اور اگر مال مبیع

بَاطِلٌ وَيُرَدُّ الْمَسْرُوقُ عَلَى الْمُسْرِقِ
مِنْهُ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى السَّارِقِ
بِالثَّمَنِ الَّذِيْ دَفَعَهُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ
هَلَكَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِيْ أَوْ فِيْ يَدِ
الَّذِيْ هُوَ بِ لَهُ فَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ
وَلَا عَلَى السَّارِقِ هٰكَذَا رَوَى أَبُوْ
يُوْسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيْ أَوِ الْمَوْهُوْبُ
لَهُ اسْتَهْلَكَهُ فَلِلْمَالِكِ أَنْ يُضَمِّنَهُ ثُمَّ
يَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى السَّارِقِ بِالثَّمَنِ
الَّذِيْ دَفَعَهُ وَلَا يَرْجِعُ عَلَيْهِ بِالْقِيْمَةِ

(المحيط)

ہو گیا ہے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر مال کو مشتری یا موہوب لہ نے ضائع کیا ہے تو صاحب مال کو مال کا تاوان دینگے اور مشتری نے جو قیمت چور کو دی ہے اس سے واپس لے گا۔

۲۱۰ - اگر کسی نے غصباً چور سے مال چھین لیا اور وہ چور کے ہاتھ کاٹنے کے بعد ضائع ہو گیا، تو اس کا کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ غَصَبَ إِنْسَانٌ مِنَ السَّارِقِ فَهَلَكَ
فِيْ يَدِ الْغَاصِبِ بَعْدَ الْقَطْعِ فَلَا ضَمَانَ
لِلسَّارِقِ وَلَا ضَمَانَ لِلْمَالِكِ أَيْضًا،

(الايضاح)

اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے مال کو غصب کر لیا اور چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور ہاتھ کاٹنے کے بعد مال غاصب کے ہاتھ میں ضائع ہو گیا تو مال کا تاوان نہ غاصب کو دینا ہوگا نہ چور کو،

۲۱۱ - اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا،

۲۱۱- اگر ایک شخص کی متعدد چوریوں میں سے ایک چوری کی پاداش میں چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو بقیہ چوریوں کا تاوان اوسپر عائد نہوگا،

وَاِذَا سَرَقَ النِّصَابَ مِنْ وَاحِدٍ مِرَارًا فَخُصِمَ فِیْ بَعْضِ النِّصَابِ وَقُطِعَ لَا یُضْمَنُ بَاقِی النِّصَابِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ خِلَافًا لَهُمَا

اگر ایک شخص نے کسی کے مال سے چند نصاب چند بار میں چرایا اور مالک نے ایک چوری کی پاداش میں اُسکا ہاتھ کاٹ لیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان چور پر عائد نہ ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک دوسرے نصابوں کا تاوان اوسپر عائد ہوگا،

(غایۃ البیان)

۲۱۲- مال مسروقہ کے عیب دار بنانے کا حکم

اِذَا سَرَقَ ثَوْبًا فَشَقَّهُ فِی الدَّارِ نِصْفَیْنِ ثُمَّ اَخْرَجَهُ فَاِنْ كَانَ لَا یُسَاوِیْ عَشَرَةً بَعْدَ مَا شَقَّهُ لَمْ یُقْطَعْ بِالْاِتِّفَاقِ بِخِلَافِ مَا لَوْ شَقَّهُ بَعْدَ الْاِخْرَاجِ فَانْتَقَصَتْ قِیْمَتُهُ مِنَ النِّصَابِ بِذٰلِكَ وَاِذَا شَقَّ فِی الْحِرْزِ ثُمَّ اَخْرَجَهُ وَهُوَ یُسَاوِیْ عَشَرَةً فَاِنْ كَانَ هٰذَا التَّعْیِیْبُ یُمْكِنُ تَقْصَانًا یَسِیْرًا فَعَلَیْهِ الْقَطْعُ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَمَّا اِذَا كَانَ النُّقْصَانُ فَاحِشًا فَاِنْ اَخْتَارَ رَبُّ الْمَالِ اَخْذَ الثَّوْبِ وَتَضْمِیْنَ النُّقْصَانِ فَعَلَیْهِ الْقَطْعُ

اگر ایک چور نے کپڑا چرا کر مالک مکان کے گھر میں پھاڑ دیا پھر اس کو حفاظت سے باہر لایا مگر پھاڑنے کے بعد اسکی قیمت دس درم نہیں رہی تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر حفاظت سے باہر لانے کے بعد پھاڑا اور اس سے اسکی قیمت گھٹ گئی تو ہاتھ کاٹا جائے گا، اور اگر چور نے حفاظت گاہ میں کپڑے کو پھاڑ کر باہر نکالا اور ابھی تک اسکی قیمت دس درم ہو تو اگر پھاڑنے سے کم نقصان ہوا ہو تو بالاتفاق اوسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اور اگر زیادہ نقصان ہوا ہو تو اگر صاحب مال کپڑے کو

وَإِنْ اخْتَارَ أَنْ يُضَمِّنَهُ قِيمَةَ الثَّوْبِ فَسَلَّمَ لَهُ الثَّوْبَ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ لَا يُقْطَعُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا، (المبسوط)

مع تاوان نقصان کے لے لیگا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور اگر پوری قیمت لیکر کپڑا چور کے حوالہ کردیگا تو ہاتھ نہ کاٹا جاے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائیگا،

۲۱۳- مال مسروقہ میں کم یا زیادہ نقصان پہنچانے کا معیار

اخْتَلَفُوا فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَاحِشِ وَالْيَسِيرِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ يَفُوتُ بِهِ بَعْضُ الْعَيْنِ وَبَعْضُ الْمَنْفَعَةِ وَالْيَسِيرُ مَا لَا يَفُوتُ بِهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بَلْ يُعِيبُ بِهِ فَقَطْ (البحر الرائق)

زیادہ نقصان یہ ہے کہ مال کا کچھ حصہ اور منفعت کا کچھ حصہ باقی نہ رہے، اور کم نقصان یہ ہے کہ منفعت باقی رہے اور مال عیب دار ہوجاے،

۲۱۴- چور کا مال مسروقہ کو ضائع کرنا اور اس کا حکم

وَإِذَا كَانَ الثَّوْبُ ابْتَلَّ فَلَهُ تَضْمِينُ جَمِيعِ الْقِيمَةِ مِنْ غَيْرِ خِيَارٍ وَيَمْلِكُ السَّارِقُ الثَّوْبَ وَلَا يُقْطَعُ وَحَدُّ الِابْتِلَالِ أَنْ يَنْقُصَ أَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْقِيمَةِ. (التبیین)

اور اگر بھاڑنے سے مال ضائع ہوجاے تو چور پر اسکی قیمت عائد ہوگی اور کپڑا اس کی ملک ہوجائیگا، اور اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاے گا، (ضائع ہونے کے معنی یہ ہیں کہ قیمت نصف سے کم رہ جاے،

۲۱۵- چور کو کپڑا قطع کروالینے کے بعد واپس دینا ہوگا،

وَإِذَا قُطِعَتْ يَدُ السَّارِقِ وَقَدْ قَطَعَ الثَّوْبَ قَمِيصًا وَلَمْ يَخِطْهُ يُرَدُّ عَلَى الْمَسْرُوقِ مِنْهُ (المبسوط)

اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اور اس نے کپڑے کو قطع کروالیا ہے، لیکن ابھی تک سلوایا نہیں ہے، تو کپڑا صاحب مال کو واپس دلوایا جائیگا،

۲۱۶- لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد سلا ہوا کپڑا واپس نہ دینا ہوگا،

وَلَوْ سَرَقَ ثَوْبًا فَقَطَعَهُ وَخَاطَهُ يَكُوْنُ لَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ وَلَا ضَمَانَ بِالْاِجْمَاعِ ، (النقایہ)

اگر کپڑے کو چور نے قطع کر دا کے سلوالیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو سلا ہوا کپڑا چور کا حق ہوگا اور اسکو تاوان نہ دینا پڑے گا ،

۲۱۷- اگر چور نے کپڑے کو سرخ رنگ میں رنگ دیا تو ہاتھ کاٹنے کے بعد نہ اس سے کپڑا واپس کیا جائیگا نہ اس کو تاوان دینا پڑیگا ،

سَرَقَ ثَوْبًا فَصَبَغَهُ اَحْمَرَ فَقُطِعَ يَدُهُ لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الثَّوْبُ وَلَمْ يُضْمَنْ قِيْمَةُ الثَّوْبِ هٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ ؒ

اگر چور نے کپڑے کو چرا کر سرخ رنگ دیا اس کے بعد چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا تو کپڑا اس سے واپس نہ لینگے اور قیمت کا تاوان بھی اس پر عائد نہ ہوگا ،

۴۷

(الکافی)

۲۱۸- لیکن ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر کپڑے کو سرخ رنگ دیا تو چور کو وہ واپس دینا پڑیگا ،

وَلَوْ صَبَغَهُ بَعْدَ الْقَطْعِ يَرُدُّهُ (البحر الرائق)

اور اگر چور کا ہاتھ کاٹ لیا گیا اس کے بعد اس نے کپڑے کو سرخ رنگ دیا تو کپڑا صاحب مال کو واپس دیدیا جائیگا

۲۱۹- اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد کپڑے کو سیاہ رنگ میں رنگا ہے تو چور کو وہ واپس دینا پڑے گا ،

وَاِنْ صَبَغَهُ السَّارِقُ اَسْوَدَ ثُمَّ قَطَعَ اَوْ قَطَعَ ثُمَّ صَبَغَهُ اَسْوَدَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَ اَبِيْ يُوْسُفَ هٰذَا وَالْاَوَّلُ سَوَاءٌ (فتح القدیر)

اگر چور نے کپڑے کو ہاتھ کاٹنے سے پہلے یا اس کے بعد سیاہ رنگ میں رنگدیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسکو صاحب مال کو دلائیں گے ، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سرخ و سیاہ دونوں رنگ برابر ہیں یعنی

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد کپڑے کو زنگ ہے تو صاحب مال کو دلوائیں گے اور اگر ہاتھ کاٹنے سے پہلے زنگ ہو تو نہیں دلوائینگے

۲۲۰- چور کا مال میں تغیر پیدا کرنا اور مالک مال کو اس کے واپس لانے کا معیار،

فَإِنْ كَانَ الْمَسْرُوقُ دَرَاهِمَ فَسَبَكَهَا أَوْ صَاغَهَا قَلْبًا كَانَ لِلْمَسْرُوقِ مِنْهُ أَنْ يَأْخُذَهُ فَإِنْ كَانَتِ السَّرِقَةُ صُفْرًا فَجَعَلَهُ قُمْقُمًا أَوْ خَشَبًا فَجَعَلَهُ أَبْوَابًا لَمْ يَأْخُذْهُ وَكَذَلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعُرُوضِ وَغَيْرِهَا إِذَا كَانَ غَيَّرَ عَنْ حَالِهِ فَإِنْ كَانَ التَّغَيُّرُ يَنْقُصُ فَلِلْمَسْرُوقِ مِنْهُ أَنْ يَأْخُذَهُ،

اگر چور نے درم چرا کے گلا ڈالا یا ان کے کھوٹے سکے ڈھال لیے تو مالک اس سے لے سکتا ہے اور اگر پیتل کو چرا کر صراحی بنا ڈالا یا لوہے کو چرا کر زرہ بنا ڈالی تو وہ صاحب مال کو واپس نہ ہوگا یہی حکم تمام اسباب کا ہے یعنی اگر چور نے اس کی اصلیت کو بدل دیا ہے تو اگر بدلنے سے نقصان ہوا ہے تو وہ مالک کا حق ہے،

(المبسوط)

چوتھی فصل

ڈاکہ کے احکام میں،

۲۲۱- ڈاکہ زنی کے شرائط،

اِعْلَمْ أَنَّ لِلْقُطَّاعِ الطَّرِيقِ الَّذِينَ لَهُمْ أَحْكَامٌ مَخْصُوصَةٌ شَرَائِطُ أَحَدُهَا أَنْ تَكُونَ لَهُمْ شَوْكَةٌ وَمَنَعَةٌ بِحَيْثُ لَمْ يَكُنْ لِلْمَارَّةِ الْمُقَاوَمَةُ مَعَهُمْ وَ

جاننا چاہیئے کہ ڈاکوؤں کے لیے چند مخصوص شرائط ہیں اوّل یہ کہ ان کو اس قدر طاقت حاصل ہو کہ مسافر انکا مقابلہ نہ کر سکیں اور وہ مسافروں پر خواہ مسلح ہو کر خواہ لاٹھی سے خواہ برسے پتھر سے ڈاکہ ڈالیں،

قَطَعُوا عَلَيْهِمُ الطَّرِيْقَ سَوَاءٌ كَانَ بِالسِّلَاحِ
أَوْ بِالْعَصَا الْكَبِيْرِ أَوِ الْحَجَرِ أَوْ غَيْرِهَا وَالثَّانِيَةُ
أَنْ يَكُوْنَ خَارِجَ الْمِصْرِ بِحَيْثُ لَا مُغِيْثَ لَهُمْ
وَفِي الْبَيَاتِ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ
وَلَا بَيْنَ الْمِصْرَيْنِ وَلَا بَيْنَ الْمَدِيْنَتَيْنِ
وَيَكُوْنَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمِصْرِ مَسِيْرَةُ
ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا هٰكَذَا فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ
وَعَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ إِذَا كَانَ بَيْنَهُمْ وَ
بَيْنَ الْمِصْرِ أَقَلُّ مِنْ مَسِيْرَةِ سَفَرٍ أَوْ قَطَعُوا
الطَّرِيْقَ لَيْلًا أُجْرِيَ عَلَيْهِمْ حُكْمُ قُطَّاعِ
الطَّرِيْقِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى وَالثَّالِثَةُ أَنْ
يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ وَالرَّابِعَةُ
أَنْ يُوْجَدَ جَمِيْعُ مَا شُرِطَ فِي السَّرِقَةِ
الصُّغْرٰى وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَكُوْنَ الْقُطَّاعُ
كُلُّهُمْ أَجَانِبَ فِيْ حَقِّ أَصْحَابِ الْمَالِ
أَهْلِ وُجُوْبِ الْقَطْعِ وَالْخَامِسَةُ أَنْ يُظْفَرَ
بِهِمْ أَوْ بِأَمَارَةٍ قَبْلَ التَّوْبَةِ وَرَدِّ الْأَمْوَالِ
إِلَى أَرْبَابِهَا (التارخانیہ)

دوم یہ کہ شہر کے باہر ڈاکہ ڈالیں اور شہر ان سے تین رات اور تین رات کی مسافت کے فاصلہ پر ہو، اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو اور شہر میں رات کے وقت اگر ڈاکہ ڈالیں تب بھی ان پر ڈاکوؤں کا حکم جاری ہوگا اور اسی کے قول پر فتویٰ ہے، سوم یہ کہ ڈاکہ دارالاسلام میں ڈالیں نہ کہ دارالحرب میں، چہارم یہ کہ ڈاکہ میں معمولی چوری کی تمام شرطیں پائی جانی چاہئیں اور ڈاکو کو صاحب مال سے اجنبی ہونا چاہیے، پنجم یہ کہ ڈاکو کو توبہ کرنے، اور صاحب مال کے پاس مال پہنچنے سے پہلے گرفتار ہونا چاہیے،

۲۲۲- ڈاکہ زنی کی حد کے ساقط ہونے کے اسباب،

وَبِمَا يَسْقُطُ حَدُّ السَّارِقِ مِنْ شُبْهَةِ الْمِلْكِ وَالْأَهْلِيَّةِ دُوْنَ شُبْهَةِ الْجُزْءِ وَالْجُنْيَةِ لِأَنَّهُمَا لَيْسَا بِشَرْطٍ هٰهُنَا۔ (الهدایہ)

جن چیزوں سے چوری کی حد ساقط ہوتی ہے انھی سے ڈاکہ زنی کی حد بھی ساقط ہوتی ہے، مثلاً ملک یا غیر کے شبہہ سے، البتہ حفاظت کے احکام اور خفیہ طور پر مال کا لینا ڈاکہ زنی میں شرط نہیں ہے،

۲۲۳- مستامن پر ڈاکہ ڈالنے سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَشَرْطُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَاخُوْذُ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّيٍّ لِيَكُوْنَ الْعِصْمَةُ مُؤَبَّدَةً وَلِهٰذَا لَوْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ عَلَى الْمُسْتَامِنِ لَا يَجِبُ الْقَطْعُ (الهدایہ)

اور شرط یہ ہے کہ ڈاکو مسلمان یا ذمی کا مال لیں، اسلیے اگر مستامن پر ڈاکہ ڈالیں تو ان پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۲۴- مسلمانوں اور مستامنوں کے مخلوط قافلہ پر ڈاکہ ڈالنے کے احکام

وَاِذَا قَطَعُوا الطَّرِيْقَ عَلَى قَافِلَةٍ عَظِيْمَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُوْنَ وَمُسْتَامِنُوْنَ اُقِيْمَ الْحَدُّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْقَتْلُ وَاَخْذُ الْمَالِ وَقَعَ عَلٰى اَهْلِ الْحَرْبِ خَاصَّةً فَحِيْنَئِذٍ لَا يَجِبُ الْحَدُّ لِمَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ (النہایہ)

اگر ایک بڑے قافلہ پر جسمیں مسلمان اور مستامن دونوں ہوں ڈاکہ ڈالیں تو ڈاکوؤں پر حد جاری ہوگی البتہ جس صورت میں قتل و غارتگری صرف اہل حرب پر واقع ہو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی،

۲۲۵- ڈاکہ کی سزا قرآن مجید سے ثابت ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

ڈاکہ کی حد نص قرآنی سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کو قتل کیا جاے، سولی پر چڑھا دیا جاے اور

يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَالْمُرَادُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الَّتِيْ نَرْبَعُ عَلَى الْاَحْوَالِ (الہدایہ)

ایک ہاتھ اور اس کے الٹا پاؤں کاٹ ڈالا جائے اور ان کو قید رکھا جائے اور حد اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ مال پر ہاتھ لگاتے ہیں،

۲۲۶۔ ڈاکہ ڈالنے سے پہلے ڈاکوؤں کی گرفتاری کا حکم

وَاِذَا خَرَجَ جَمَاعَةٌ مُمْتَنِعِيْنَ اَوْ وَاحِدٌ يَقْدِرُ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ فَقَصَدُوْا قَطْعَ الطَّرِيْقِ فَاُخِذُوْا قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذُوْا مَالًا اَوْ يَقْتُلُوْا نَفْسًا حَبَسَهُمُ الْاِمَامُ حَتّٰى يُحْدِثُوْا تَوْبَةً (الہدایہ)

حَبَسَهُمُ الْاِمَامُ حَتّٰى يَتُوْبُوْا بَعْدَ مَا يُعَزِّرُوْنَ (الکافی)

اگر سرکشوں کی ایک با اقتدار جماعت، یا ایک شخص جو سرکشی کی طاقت رکھتا ہے، ڈاکہ زنی کے لیے نکلے، اور قتل و غارتگری سے پہلے گرفتار ہو جائے تو اس صورت میں امام کو چاہیے کہ ان کو قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں،

نیز یہ بھی جائز ہے کہ امام ان کو تعزیراً سزا دے اور قید رکھے تاکہ ڈاکہ زنی سے توبہ کریں،

۲۲۷۔ محض تخویف کی سزا

وَلَوْ خَوَّفَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَاْخُذِ الْمَالَ فَاِنَّهُ يُعَزَّرُ وَيُوْدَعُ فِي السِّجْنِ حَتّٰى يُحْدِثَ التَّوْبَةَ وَيَظْهَرُ فِيْهِ سِيْمَاءُ رَجُلٍ صَالِحٍ اَوْ يَمُوْتُ فِيْهِ (السراجیہ)

اگر ڈاکوؤں نے صرف آدمیوں کو ڈرایا، لیکن نہ کسی کو قتل کیا نہ کسی کا مال لیا تو ان پر تعزیر اور قید واجب ہے تاکہ توبہ کریں یا قید خانے میں مر جائیں

۲۲۸۔ ڈاکہ زنی کی سزا کا نصاب۔

وَاِنْ اَخَذُوْا مَالًا مَحْصُوْرًا مَا اَنْ یَکُوْنَ مَالَ مُسْلِمٍ اَوْ ذِمِّیٍ وَالْمَاخُوْذُ اِذَا قُسِّمَ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ اَصَابَ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا اَوْ مَا یَبْلُغُ قِیْمَتَهٗ ذٰلِكَ قَطَعَ الْاِمَامُ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ (المبسوط)

اگر ڈاکوؤں نے مسلمانوں یا ذمیوں کا مال لوٹا اور مال اس قدر ہے کہ اگر ڈاکوؤں پر تقسیم کیا جاے تو ہر ایک کا حصہ یا اس حصے کی قیمت، بقدر نصاب یا نصاب سے زائد ہو تو اس صورت میں امام ڈاکوؤں کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹ سکتا ہے، یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں،

۲۲۹۔ ڈاکہ زنی کی حد۔

وَالْمُرَادُ قَطْعُ الْیَدِ الْیُمْنٰی وَالرِّجْلِ الْیُسْرٰی کَیْلَا یُؤَدِّیْ اِلٰی تَفْوِیْتِ جِنْسِ الْمَنْفَعَةِ (الهدایه)

اور کاٹنے کا مطلب یہ ہے کہ داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں ڈاکو کا کاٹا جاے،

۲۳۰۔ ڈاکوؤں سے زخموں کی دیت نہ لیجاے گی،

وَاِنْ اَخَذُوا الْمَالَ وَجَرَحُوْا قُطِعُوْا مِنْ خِلَافٍ وَیَبْطُلُ حُکْمُ الْجِرَاحَاتِ سَوَاءٌ کَانَ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً (السراج الوہاج)

اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور آدمیوں کو بھی زخمی کیا تو ان کا ایک ہاتھ اور ایک پانوں کاٹا جائیگا اور زخم کا تاوان ان پر عائد نہ ہوگا،

۲۳۱۔ ڈاکوؤں کی سزاے قتل کو ورثۂ مقتول معاف نہیں کر سکتے،

وَاِنْ قَتَلُوْا وَلَمْ یَاْخُذُوْا مَالًا قَتَلَهُمُ الْاِمَامُ حَدًّا فَاِنْ عَفَی الْاَوْلِیَاءُ عَنْهُمْ لَمْ یَلْتَفِتِ الْاِمَامُ اِلٰی عَفْوِهِمْ (القدوری)

اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا اور مال نہیں لیا تو امام کو چاہیے کہ ڈاکوؤں کو قتل کرے اور یہ قتل حد ہوگا قصاص نہ ہوگا اس لیے اگر مقتول کے ورثہ اس کو معاف کریں تو امام اسکو قتل نہیں کر سکتا،

۲۳۲- لاٹھی، پتھر، تلوار سب کے قتل کا حکم یکساں ہے،

وَالْقَتْلُ إِنْ كَانَ بِعَصًا أَوْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَيْفٍ فَهُوَ سَوَاءٌ لِأَنَّهُ يَقَعُ قَطْعًا لِلطَّرِيقِ بِقَطْعِ الْمَارَّةِ (الہدایہ)	قتل خواہ لاٹھی سے ہو خواہ پتھر یا تلوار سے حکم سب کا ایک ہے کیونکہ ڈاکہ زنی اُن سب سے ہو سکتی ہے۔

۲۳۳- قتل کرنے اور مال لینے کی دونوں سزائیں ایک ساتھ بہ ترتیب دی جا سکتی ہیں،

وَإِنْ قَتَلُوا وَأَخَذُوا الْمَالَ إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُمْ وَصَلَبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ صَلَبَهُمْ وَإِذَا أَرَادَ الصَّلْبَ فَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ يُصَلَّبُ حَيًّا وَيُبْعَجُ بَطْنُهُ بِرُمْحٍ لَيْمُوتَ (الکافی)	اگر ڈاکوؤں نے قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا، تو اس حالت میں امام کو اختیار ہے کہ پہلے انکا دایاں ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹے پھر ان کو قتل کرے اور چاہے تو سولی دے، اور سولی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ زندہ سولی پر چڑھا ئے، اور پیٹ میں نیزہ مارے یہانتک کہ وہ مر جائیں،

۲۳۴- ڈاکوؤں کی سولی کے احکام

وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يُتْرَكُ مَصْلُوبًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ لِيَنْزِلُوهُ وَيَدْفِنُوهُمْ (الکافی)	اور تین روز تک لاش کو سولی پر رہنے دے اس کے بعد ڈاکو کے اقربا کو لاش کے دفن کرنے کی اجازت دے،
وَلَا يُصْلَبُ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِأَنَّهُ يَتَغَيَّرُ بَعْدَ هَذَا فَيَتَأَذَّى النَّاسُ بِهِ (الہدایہ)	اور تین روز سے زیادہ دار پر نہ رہنے دے، تاکہ لوگوں کو اس کے سڑنے سے اذیت نہ پہونچے،

۲۳۵- اگر ڈاکوؤں میں سے ایک نے بھی قتل کیا تو سزا پوری جماعت کو ہوگی،

وَاِنْ بَاشَرَ الْقَتْلَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اُجْرِیَ الْحَدُّ عَلٰی جَمَاعَتِهِمْ (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت سے ایک شخص بھی قاتل ہوگا تو حد شرعی تمام ڈاکوؤں پر جاری ہوگی،

۲۳۶- ڈاکوؤں کی جماعت میں لڑکے اور مجنون وغیرہ کی شرکت کا حکم،

وَاِنْ کَانَ فِیْهِمْ صَبِیٌّ اَوْ مَجْنُوْنٌ اَوْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَقْطُوْعِ عَلَیْهِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْبَاقِیْنَ وَصَارَ الْقَتْلُ اِلَی الْاَوْلِیَاءِ اِنْ شَاؤُا قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاؤُا عَفَوْا عَنْهُ، (القدوری)

اور اگر ڈاکوؤں کی جماعت میں کوئی لڑکا یا مجنون یا اس شخص کا ذی رحم محرم ہو جس پر ڈاکہ ڈالا گیا ہو تو باقی ڈاکوؤں پر حد واجب نہ ہوگی اور قصاص کا لینا مقتول کے ورثہ کے اختیار میں ہوگا،

۲۳۷- ڈاکوؤں کی جماعت میں گونگے کی شرکت کا حکم،

وَکَذَا اِذَا کَانَ فِیْهِمْ اَخْرَسُ (المحیط)

اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ ایک گونگا شخص ڈاکوؤں کے گروہ میں ہو یعنی ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۳۸- ڈاکوؤں کی جماعت میں عورتوں کی شرکت کا حکم

وَلَوْ اِشْتَرَکَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فِیْ قَطْعِ الطَّرِیْقِ لَا تُقْطَعُ عَلَیْهِمْ فِیْ ظَاهِرِ الرِّوَایَةِ (خزانۃ المفتیین)

اور اگر عورتیں ڈاکوؤں کی جماعت میں شریک ہوں تو ان میں سے کسی کا ہاتھ پاؤں نہیں کاٹا جائے گا،

۲۳۹- صرف عورتوں کی ڈاکہ زنی کا حکم،

عَشَرَةُ نِسْوَةٍ قَطَعْنَ الطَّرِیْقَ قَتَلْنَ وَاَخَذْنَ الْمَالَ قُتِلْنَ وَضُمِّنَ الْمَالَ (اشتر)

اگر ڈاکو صرف عورتیں ہوں اور انھوں نے قتل بھی کیا اور لوٹا بھی تو امام ان سب کو قتل کریگا اور ان سے مال بھی لیگا

۲۴۰- حدجاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر مال کا تاوان عائد نہیں ہوتا،

وَاِذَا قُتِلَ قَاطِعُ الطَّرِيْقِ اَوْ قُطِعَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانُ الْمَالِ (المحیط)	جب ڈاکوؤں پر حدجاری کیجاتی ہے تو اُن پر تاوان مال عائد نہیں ہوتا،

۲۴۱- نیز حدجاری ہونے کے بعد قتل وزخم کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

وَكَذَا لَا يُضْمَنُ مَا قَتَلَ وَمَا جَرَحَ، (التبیین)	نیز حدجاری ہونے کے بعد ڈاکوؤں پر قتل کرنے اور زخمی کرنے کا تاوان بھی عائد نہیں ہوتا،

۲۴۲- اگر ڈاکوؤں نے صرف زخمی کیا ہے تو اون سے زخم کا قصاص اور تاوان لیا جائیگا،

اِنْ لَمْ يَقْطَعِ الْقَاطِعُ وَلَمْ يَاْخُذْ مَالًا وَقَدْ جَرَحَ اُقْتُصَّ مِنْهُ مِمَّا فِيْهِ الْقِصَاصُ وَاُخِذَ الْاَرْشُ فِيْمَا فِيْهِ الْاَرْشُ وَذٰلِكَ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ، (الہدایہ)	اگر ڈاکوؤں نے کسی کو قتل نہیں کیا اور مال نہیں لوٹا البتہ زخمی کیا تو اس صورت میں ان پر قصاص عائد ہوگا یعنی جو چیز قابلِ قصاص ہوگی اسکا قصاص لیا جائیگا اور جو چیز کہ قابلِ دیت ہوگی اسکی دیت دلوائی جائیگی اور یہ سب اُسکا حق ہوگا جس کو زخم لگایا گیا ہو،

۲۴۳- مال لوٹنے کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرنے کا حکم،

اِذَا اَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا غَيْرَهُ فَاِنْ جَاءَ تَائِبًا قَبْلَ اَنْ يُّؤْخَذَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَخَذَ وَضَمَانَهُ اِنْ هَلَكَ (السراجیہ)	اگر ڈاکوؤں نے صرف مال لوٹا اور کچھ نہیں کیا اُس کے بعد ڈاکہ زنی سے توبہ کرلی، پھر گرفتار ہوے، تو اس صورت میں اسکو چاہئے کہ مال کو واپس دیدی اور جو مال ضائع ہوچکا ہے اس کا تاوان ادا کرے،

۲۴۴- اگر ڈاکو نے ڈاکہ زنی کے بعد توبہ کرکے اپنے اہل وعیال کے ساتھ سکونت اختیار کرلی تو اُسپر حدجاری نہ ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الطَّرِيْقَ وَاَخَذَ الْمَالَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ وَاَقَامَ فِيْ اَهْلِهٖ زَمَانًا لَمْ يُقِمِ الْاِمَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ اِسْتِحْسَانًا (البسوط)

اگر ڈاکو نے ڈاکہ ڈال کر اور مال کو لوٹ کر ڈاکہ زنی چھوڑ دی اور اپنے بال بچوں کیساتھ چند دنوں سکونت اختیار کی اس پر استحساناً حد واجب نہ ہوگی،

۲۴۵- قتل عمد کے بعد توبہ کرنے پر گرفتاری کا حکم

وَاِنْ اُخِذَ بَعْدَ مَا تَابَ وَقَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَاِنْ شَاءَ الْاَوْلِيَاءُ قَتَلُوْهُ وَاِنْ شَاءُوا عَفَوْا وَيَجِبُ الضَّمَانُ اِذَا هَلَكَ فِيْ يَدِهٖ اَوِ اسْتُهْلِكَ (الہدایہ)

اگر ڈاکو توبہ کرنے کے بعد گرفتار ہوا، اور ڈاکہ زنی کے بعد قصداً قتل کیا ہو تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ معاف کریں یا قاتل کو قتل کریں اور اس پر مال کا تاوان بھی عائد ہوگا،

۲۴۶- شریک قافلہ کا بعض شرکاء قافلہ پر ڈاکہ ڈالنا،

وَاِذَا قَطَعَ بَعْضُ اَفَافِلَةِ الطَّرِيْقِ عَلَى الْبَعْضِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ (الہدایہ)

اگر شریک قافلہ نے دوسرے شریک قافلہ پر ڈاکہ ڈالا تو اس پر حد شرعی واجب نہ ہوگی،

۲۴۷- ڈاکہ زنی کا ثبوت

وَيَثْبُتُ قَطْعُ الطَّرِيْقِ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً وَيُقْبَلُ رُجُوْعُ الْقَاطِعِ كَمَا فِي السَّرِقَةِ الصُّغْرٰى فَيَسْقُطُ الْحَدُّ وَلٰكِنْ يُؤْخَذُ بِالْمَالِ كَاَنْ اَقَرَّ بِهٖ مَعَهٗ وَبِالْبَيِّنَةِ بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ عَلٰى مُعَايَنَةِ الْقَطْعِ اَوْ اِقْرَارِهٖ فَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا بِالْمُعَايَنَةِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى اِقْرَارِهِمْ بِهٖ لَا يُقْبَلُ (فتح القدیر)

اور ڈاکہ ایکبار کے اقرار سے ثابت ہو جاتا ہے اور اقرار کے بعد اگر ڈاکو انکار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی لیکن مال کے حق میں اسکا انکار صحیح نہیں ہے، نیز ڈاکہ زنی دو گواہوں سے بھی ثابت ہوتی ہے جو مشاہدۂ ڈاکہ زنی کی شہادت دیں یا دو گواہوں کے ذریعہ سے جو ڈاکہ زنی کے اقرار پر گواہی دیں، لیکن اگر ایک شخص چشمدید گواہ ہو اور ایک شخص اقرار کی گواہی دے تو وہ مقبول نہیں ہے،

۲۴۸۔ وارث کی عدم موجودگی میں ڈاکوؤں پر حد جاری نہیں ہو سکتی،

وَلَوْ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ قَطَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ وَلَهٗ وَلِيٌّ يُعْرَفُ اَوْ لَا يُعْرَفُ لَا يُقَامُ الْحَدُّ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِحَضْرَةِ الْخَصْمِ

(فتح القدیر)

اگر گواہ گواہی دیں کہ ڈاکوؤں نے فلاں شخص پر ڈاکہ ڈالا ہے، اور اس کا وارث موجود ہے تو بہتیرے وارث حاضر نہ ہوگا ڈاکوؤں پر حد جاری نہ ہوگی،

۲۴۹۔ جنکا مال لوٹا گیا ہے اُن کے ہمراہ اور لوگ ڈاکوؤں سے جنگ کر سکتے ہیں،

لَوْ اَنَّ لُصُوْصًا اَخَذُوْا مَتَاعَ قَوْمٍ فَاسْتَغَاثَ بِقَوْمٍ وَخَرَجُوْا فِيْ طَلَبِهِمْ وَكَانَ اَرْبَابُ الْمَتَاعِ مَعَهُمْ حَلَّ قِتَالُهُمْ

(فتح القدیر)

اگر ڈاکوؤں نے ایک شخص کا مال لوٹا، اور وہ چند آدمیوں کو جمع کر کے ڈاکوؤں کی تلاش میں نکلا تو صاحب مال کے ہمراہ ہونے کی حالت میں اُن سب کے لیے یہ جائز ہے کہ ڈاکوؤں کے ساتھ جنگ و جدال کریں،

۲۵۰۔ صاحب مال ڈاکوؤں سے جنگ اور ان کو قتل کر سکتا ہے،

وَيَجُوْزُ لِلرِّجَالِ اَنْ يُّقَاتِلُوْا دُوْنَ مَالِهٖ وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ نِصَابًا وَيَقْتُلُ مَنْ يُّقَاتِلُهٗ عَلَيْهِ

(فتح القدیر)

اور لوگوں کے لیے یہ جائز ہے کہ اپنے مال کے لیے گو وہ نصاب سے کم ہو جنگ کریں، اور جو شخص ان کے مال کے لوٹنے کے لیے جنگ کرتا ہے اس کو قتل کریں،

دوسرا باب

زنا کی حد میں جو چار فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل

زنا کے معنی اور اس کے اقرار کی کیفیت کے بیان میں

۲۵۱- زنا کی تعریف،

اَلزِّنَا وَطْیُ مُکَلَّفٍ نَاطِقٍ طَائِعٍ فِیْ قُبُلٍ اُشْتُهِیَ خَالٍ عَنْ مِلْكٍ وَشُبْهَتِهِ فِیْ دَارِ الْاِسْلَامِ تُمَكِّنُهُ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ یُمَكِّنُهَا (منح الغفار)

زنا یہ ہے کہ ایک عاقل بالغ، جو گونگا اور مجبور نہ ہو دارالاسلام میں ایک ایسی عورت کی شرمگاہ میں کرے جو صاحب شہوت ہو یعنی نابالغ اور مردہ نہ ہو اور ملک اور ملک کے شبہہ سے خالی ہو خواہ مرد عورت کو اپنے اوپر قادر کرے یا عورت مرد کو

۲۵۲- زنا کے لیے دخول شرط ہے،

وَلَوْ لَمْ یُدْخِلِ الْحَشَفَةَ لَمْ یُحَدَّ لِاَنَّهُ مُلَامَسَةٌ (جامع الرموز)

اگر سر ذکر کو عورت کی شرمگاہ میں داخل نہ کرے تو حد واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ زنا نہیں ہے بلکہ لمس و مساس ہے،

۲۵۳- لڑکے اجنبی یا منکوحہ عورت کیساتھ لواطت کرنے میں حد زنا واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ وَطِئَ بِغُلَامٍ اَوْ اَجْنَبِیَةٍ اَوْ مَنْكُوْحَةٍ لَمْ یُحَدَّ (الشتی)

اگر کوئی شخص لڑکے یا بیگانہ عورت، یا اپنی بی بی کیساتھ اغلام کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۴- اگر بی بی یا لونڈی سے مباشرت کیجائے جو کسی وجہ سے ناجائز ہو، تو حد واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا كَانَ الْوَطْءُ عَلٰى مِلْكِ النِّكَاحِ اَوْ مِلْكِ الْيَمِيْنِ وَالْحُرْمَةُ بِعَارِضِ اَمْرٍ فَذَالِكَ لَا يُوْجِبُ الْحَدَّ نَحْوَ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ (المحیط)

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ بی بی یا لونڈی کیساتھ مباشرت کرے اور وہ کسی دوسرے امر عارض کی وجہ سے حرام ہو مثلاً حیض ونفاس تو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۵- کن عورتوں کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ ابْنِهٖ اَوْ جَارِيَةَ مُكَاتَبِهٖ اَوْ جَارِيَةَ عَبْدِهِ الْمَاذُوْنِ الْمَدْيُوْنِ اَوِ الْجَارِيَةَ مِنَ الْمَغْنَمِ بَعْدَ الْاِحْرَازِ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ فِيْ حَقِّ الْغَازِيْ لَا يَكُوْنُ زِنًا لِلشُّبْهَةِ مِلْكِ الْيَمِيْنِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ امْرَاَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ شُهُوْدٍ اَوْ اَمَةً تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا اَوْ وَطِئَ عَبْدُ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ اَوْ وَطِئَ الرَّجُلُ مَنْ تَزَوَّجَهَا عَلٰى حُرَّةٍ لِشُبْهَةِ مِلْكِ النِّكَاحِ وَكَذَا اِذَا وَطِئَ الْاِبْنُ جَارِيَةَ اَبِيْهِ عَلٰى اَنَّهَا تَحِلُّ لَهٗ بِشُبْهَةِ الْاِشْتِبَاهِ۔ (النہایہ)

اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی لونڈی یا اپنے غلام کی لونڈی یا اس لونڈی سے جو دارالاسلام میں قیمۃً لائی گئی ہو مباشرت کرے تو اس کو زنا نہ کہیں گے کیونکہ اس میں شبہہ ملک یمین کا ہے، اگر کوئی شخص ایسی عورت سے مباشرت کرے جسکو وہ بغیر گواہوں کے نکاح میں لایا ہو، یا کسی شخص کی لونڈی کے ساتھ جس کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کسی کا غلام ایسی عورت کیساتھ مباشرت کرے جسکو وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح میں لایا ہو یا کوئی شخص ایسی لونڈی کے ساتھ مباشرت کرے جس کو وہ اپنے نکاح میں لایا ہو لیکن پہلے سے اس کے ایک آزاد عورت ہو تو یہ زنا نہیں ہے کیونکہ اس میں ملک کا شبہہ ہے،

۲۵۶- زنا میں شبہہ کی قسمیں اور اس کی تشریحات،

وَالشُّبْهَةُ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا مَا يُمْنَعُ الْحَدَّ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ وَالثَّانِيَةُ مِنْهَا مَا لَا يُمْنَعُ الْحَدَّ وَإِنْ قَالَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي وَالثَّالِثَةُ مَا يُمْنَعُ الْحَدَّ إِنْ قَالَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي وَيَجِبُ الْحَدُّ إِنْ قَالَ أَنَّهَا حَرَامٌ۔

شبہہ کی تین قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ گو حرام سمجھکر زنا کا مرتکب ہوا ہو لیکن اس پر حد عائد نہ ہوگی دوسرے یہ کہ اگر حلال جان کر زنا کا مرتکب ہوا ہوگا تو حد واجب ہوگی تیسرے یہ کہ اگر حلال سمجھ کر مرتکب زنا ہوا تو حد واجب نہ ہوگی اور اگر حرام سمجھ کر مرتکب ہوا تو اس پر حد واجب ہوگی،

رَجُلٌ زَنَى بِجَارِيَةِ ابْنِهِ وَابْنِ ابْنِهِ وَإِنْ سَفَلَ لَا حَدَّ عَلَيْهِ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص حرام سمجھ کر اپنے لڑکے یا پوتے پڑپوتے کی لونڈی سے زنا کرے تب بھی اس پر حد واجب نہ ہوگی،

بِقِيَامِ الدَّلِيلِ النَّافِي الْحُرْمَةَ كَمَا يُنْفَى (جامع الرموز)

کیونکہ اوس کی عدم حرمت حکم شرعی سے ثابت ہے،

وَإِنْ وَطِئَ جَارِيَةَ أَخِيهِ أَوْ عَمِّهِ وَقَالَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي حُدَّ (الہدایہ)

اگر کسی نے اپنے بھائی یا چچا کی لونڈی کے ساتھ گو حلال سمجھکر وطی کی لیکن اس پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ وَطِئَ امْرَأَةَ ابْنِهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رح فِي الْمُجَرَّدِ إِنْ قَالَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي لَا يُحَدُّ وَإِنْ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّهَا حَرَامٌ حُدَّ۔ (قاضی خاں)

اگر کسی نے حلال سمجھکر اپنی بہو سے وطی کی تو اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر اس نے کہا کہ میں نے اس کو حرام سمجھا تھا تو اس پر حد عائد ہوگی،

وَشَرْطُ الْعِلْمِ بِالتَّحْرِيمِ حَتَّى لَوْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ لَمْ يَجِبِ الْحَدُّ لِلشُّبْهَةِ (محیط سرخسی)

اور زنا کی شرط یہ ہے کہ زانی حرام سمجھکر اوکا مرتکب ہو اور جس جگہ حرام نہ سمجھے شبہہ کی وجہ سے حد واجب نہ ہوگی،

۲۵۷۔ زنا کا ثبوت۔

وَالزِّنَا یَثْبُتُ بِالْبَیِّنَۃِ اَوِ الْاِقْرَارِ وَالْمُرَادُ ثُبُوْتُہٗ عِنْدَ الْاِمَامِ۔ (الہدایہ)

اور زنا گواہوں کی گواہی یا اقرار سے ثابت ہوتا ہے لیکن یہ ثبوت امام کے پاس ہوگا کیونکہ امام کے علاوہ دوسرے کے پاس گواہوں سے اور اقرار سے کسی طرح زنا ثابت نہ ہوگا،

۲۵۸۔ زنا کے گواہوں کی تعداد،

فَالْبَیِّنَۃُ اَنْ تَشْھَدَ اَرْبَعَۃٌ مِنَ الشُّھُوْدِ عَلٰی رَجُلٍ اَوْ امْرَاَۃٍ بِالزِّنَا (الہدایہ)

اور زنا کے ثبوت کے لیے چار مردوں کی گواہی درکار ہے، چاہے مرد کے حق میں ہو یا عورت کے،

۲۵۹۔ زنا کا اقرار قاضی کے پاس معتبر ہے،

وَلَا یُعْتَبَرُ اِقْرَارُہٗ عِنْدَ غَیْرِ الْقَاضِیْ مَنْ کَانَ وَلَا یَۃَ لَہٗ فِیْ اِقَامَۃِ الْحُدُوْدِ وَلَوْ کَانَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ حَتّٰی لَا تُقْبَلُ الشَّھَادَۃُ عَلَیْہِ لِذٰلِکَ (التبیین)

اگر زانی قاضی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس جسکو حد جاری کرنے کا اختیار نہ ہو چار بار بھی اقرار زنا کرے تو اُس کا اقرار معتبر نہیں، اسی لیے اس کے اقرار پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے،

۲۶۰۔ مرد اور عورت دونوں زنا کے اقرار سے پھر سکتے ہیں،

اَلْمَرْاَۃُ وَالرَّجُلُ فِیْ قُبُوْلِ الرُّجُوْعِ سَوَاءٌ (التبیین)

اقرار سے انکار مرد اور عورت دونوں کا یکساں مقبول ہے،

۲۶۱۔ زنا کے ثبوت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

کَذَا فِیْ ظُھُوْرِ الزِّنَا بِالْبَیِّنَۃِ وَالْاِقْرَارِ (فتح القدیر)

زنا کے ثبوت میں خواہ اقرار سے ہو یا گواہوں سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں،

۲۶۲۔ زنا کا اقرار صراحۃً ہونا چاہیئے، اس لئے گونگے کا اقرار اشارہ سے معتبر نہیں،

وَلَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ الْاِقْرَارُ صَرِیْحًا وَّلَا یَظْهَرُ کَذِبُهٗ فَلَا یُحَدُّ الْاَخْرَسُ لَوْ اَقَرَّ بِکِنَایَةٍ اَوْ اِشَارَةٍ وَکَذَا لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَیْهِ لِاحْتِمَالِ اَنْ یَّدَّعِیَ شُبْهَةً،

(النہر الفائق)

اور اقرار صراحۃً ہونا چاہیئے، اور کسی طرح اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہونا چاہیئے، اسی لیے اگر گونگا آدمی گو اشارہ سے اقرار کرے لیکن اس پر حد جاری نہ ہوگی، اور نیز گونگے آدمی کے زنا کرنے پر گواہی بھی مقبول نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ شبہہ کا دعوی کرے،

۲۶۳۔ گونگی عورت اور گونگے مرد سے زنا کے اقرار پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِخَرْسَاءَ اَوْ هِیَ اَقَرَّتْ بِاَخْرَسَ لَا حَدَّ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا،

(فتح القدیر)

اگر ایک مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک گونگی عورت سے زنا کیا یا ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے گونگے مرد سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۴۔ مجنون مرد اور لڑکے کیساتھ عورت کے اقرار زنا پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّتْ اَنَّهَا زَنَتْ بِمَجْنُوْنٍ اَوْ صَبِیٍّ فَلَا حَدَّ عَلَیْهِمَا (الایضاح)

اگر ایک عورت اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنون مرد یا لڑکے کیساتھ زنا کیا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۵۔ مجنونہ عورت اور قابل مباشرت لڑکی سے مرد کے اقرار زنا پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰی بِمَجْنُوْنَةٍ اَوْ صَبِیَّةٍ یُجَامَعُ مِثْلُهَا فَعَلَیْهِ الْحَدُّ (الایضاح)

اگر مرد اقرار کرے کہ میں نے ایک مجنونہ عورت سے یا ایسی لڑکی سے جو قابل جماع ہو زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

۲۶۶۔ اقرار میں فریق ثانی کی تصدیق ضروری ہو ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

وَلَا بُدَّ اَیْضًا اَنْ لَّا یُکَذِّبَهُ الْاٰخَرُ حَتّٰی لَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا فَکَذَّبَتْهُ اَوْ هِیَ اَقَرَّتْ فَکَذَّبَهَا

اور یہ بھی ضروری ہے کہ فریق ثانی مقر کے اقرار کی تکذیب کرے، مثلاً اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ

فَلَا حَدَّ عَلَيْهِمَا عِنْدَ الْإِمَامِ،

(النہر الفائق)

زنا کیا ہو اور وہ عورت اس کی تکذیب کرتی ہو، یا ایک عورت نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں مرد کیساتھ زنا کیا ہو اور وہ مرد اسکی تکذیب کرتا ہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۷- بے پہچانی ہوئی عورت یا غائب عورت کیساتھ زنا کے اقرار پر حد واجب ہوگی،

وَإِذَا أَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ لَا يَعْرِفُهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَكَذَا إِذَا أَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى بِفُلَانَةَ وَهِيَ غَائِبَةٌ يُحَدُّ اسْتِحْسَانًا،

(فتح القدیر)

اگر ایک مرد نے اقرار کیا کہ میں نے ایک ایسی عورت کیساتھ زنا کیا جسکو میں نہیں پہچانتا تو حد واجب ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا ہو اور وہ عورت غائب ہو تو استحساناً حد واجب ہوگی،

۲۶۸- اگر مرد اور عورت کے اقرار زنا میں فریق ثانی نکاح کا مدعی ہے تو حد واجب نہ ہوگی،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِي جَامِعِ الصَّغِيرِ رَجُلٌ أَقَرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى بِفُلَانَةَ وَفُلَانَةُ تَقُولُ تَزَوَّجَنِي أَوْ أَقَرَّتِ الْمَرْأَةُ بِالزِّنَا بِفُلَانٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَفُلَانٌ يَقُولُ تَزَوَّجْتُهَا فَالْحَدُّ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا الْمَهْرُ وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الْإِقْرَارُ فِي حَالَةِ الصَّحْوِ حَتَّى لَوْ أَقَرَّ فِي حَالَةِ السُّكْرِ لَا يُحَدُّ،

(البحر الرائق)

اگر کسی نے چار بار اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کیا اور عورت کہتی ہو کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کیا تھا یا عورت اقرار زنا کرے اور مرد کہے کہ میں نے اس کیساتھ نکاح کیا ہو تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی اور مہر واجب ہوگا، اور اقرار ہوشیاری کی حالت میں ہونا چاہئے اگر کسی نے حالت نشہ میں اقرار کیا تو حد واجب نہ ہوگی،

۲۶۹- اقرار زنا کے شرائط اور اس کی تفریعات،

وَالْإِقْرَارُ أَنْ يُقِرَّ الْبَالِغُ الْعَاقِلُ عَلَى نَفْسِهِ

اور شرط اقرار کی یہ ہے کہ عاقل بالغ چار بار یا چار مجلسوں میں

بالزِّنَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِیْ اَرْبَعَةِ مَجَالِسَ مِنْ مَجَالِسِ الْمُقِرِّ کُلَّمَا اَقَرَّ رَدَّهُ الْقَاضِیْ (الہدایہ)

اپنے زنا کا اقرار کرے اور ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کرے،

وَلِمَا حَدِیْثُ مَاعِزٍ فَاِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَخَّرَ الْاِقَامَةَ اِلٰی اَنْ تَقَرَّ اَرْبَعًا مِنْهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِیْ اَرْبَعِ مَجَالِسَ (الہدایہ)

اور قاضی کو چاہیے کہ زانی کے چار اقرار تک چار مجلس میں حد جاری کرنے میں تاخیر کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے حق میں تاخیر فرمائی،

فَاِنْ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ اِقْرَارٍ وَاحِدٍ (الجواہر النیرۃ)

اگر چار بار ایک مجلس میں اقرار کرے تو وہ بمنزلہ ایک اقرار کے ہوگا،

وَاخْتِلَافُ مَجَالِسِ الْمُقِرِّ بِالزِّنَا شَرْطٌ عِنْدَنَا (الفتح)

اور اقرار کنندہ کی مجالس کا اختلاف شرط ہے، نہ کہ قاضی کی مجلس کا اختلاف،

وَالْاِخْتِلَافُ بِاَنْ یَّرُدَّهُ الْقَاضِیْ کُلَّمَا اَقَرَّ فَیَذْهَبُ حَتّٰی یَغِیْبَ عَنْ بَصَرِ الْقَاضِیْ ثُمَّ یَجِیْ فَیُقِرُّ۔ (الکافی)

اور اقرار کنندہ کی مجلس کا اختلاف یہ ہے کہ ہر بار اقرار کرے اور قاضی اس کے اقرار کو رد کرے اور اسکو اپنے سامنے سے دور کرے تاکہ قاضی کی نظر سے غائب ہو اور پھر واپس آئے اور اقرار کرے اسی طرح تین بار عمل کرے اور چوتھی دفعہ قبول کرے،

وَلَوْ اَقَرَّ کُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً اَوْ کُلَّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنَّهٗ یُحَدُّ (الظہیریہ)

اور اگر ہر روز اقرار کرے یا ہر مہینے میں اقرار کرے اور اس طرح چار اقرار تمام ہو جائیں تو اس پر حد عائد ہوگی،

۲۰۰- اقرار زنا سے پھر جانا معتبر ہے،

وَاِنْ رَجَعَ الْمُقِرُّ عَنْ اِقْرَارِهٖ قَبْلَ اِقَامَةِ الْحَدِّ اَوْ فِیْ وَسْطِهٖ قُبِلَ رُجُوْعُهٗ وَخُلِّیَ

اور اگر حد جاری ہونے سے پہلے یا حد جاری ہونے کے درمیان میں اپنے اقرار سے پھر جائے تو یہ مقبول ہوگا،

سَبِيْلُهٗ (الہدایہ) اور اس کو چھوڑ دینگے،

۲۷۱- امام کو اقرار سے پھر جانے کی تلقین کرنی چاہئے،

وَيُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُلَقِّنَ الْمُقِرَّ الرُّجُوْعَ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَ يَقُوْلُ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَاعِزٍ لَعَلَّكَ لَمَسْتَهَا اَوْ قَبَّلْتَهَا (الہدایہ)

اور امام کو چاہیے کہ اس کو یہ سکھلاے اور یہ کہے کہ تم نے اس کو گود میں لیا ہوگا یا اس کا بوسہ لیا ہوگا تاکہ اپنے اقرار سے پھر جاے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے کہا تھا،

وَقَالَ فِي الْاَصْلِ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَقُوْلَ لَعَلَّكَ تَزَوَّجْتَهَا اَوْ وَطِئْتَهَا بِشُبْهَةٍ (الہدایہ)

اور امام کو یہ کہنا چاہئے کہ شاید تم نے اس سے نکاح کیا ہوگا یا شبہہ سے مباشرت کی ہوگی،

وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُزْجِرَ الْمُقِرَّ مِنَ الْاِقْرَارِ وَيُظْهِرَ الْكَرَاهَةَ وَيَاْمُرَ بِتَكْجِيْنِهٖ (المحیط)

اور امام کو یہ مناسب ہے کہ اقرار پر اس کو جھڑکی دے اور کراہت ظاہر کرے اور اقرار کنندہ کو قید کرے،

۲۷۲- امام کو اقرار زنا کی جانچ پرتال کرنا چاہیے،

فَاِذَا اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ نَظَرَ فِيْ حَالِهٖ فَاِنْ عَرَفَ اَنَّهٗ صَحِيْحُ الْعَقْلِ وَاَنَّهٗ مِمَّنْ يَجُوْزُ اِقْرَارُهٗ يَسْاَلُهٗ عَنِ الزِّنَا بِمَاهُوَ وَكَيْفَ هُوَ وَبِمَنْ زَنٰى وَاَيْنَ زَنٰى لِاحْتِمَالِ الشُّبْهَةِ فِيْ ذٰلِكَ (محیط سرخسی)

اگر چار بار اقرار کرے تو قاضی اس کو دیکھے گا اگر اسکو صحیح العقل اور اقرار کے جائز ہونے کے قابل پائیگا تو اس سے دریافت کریگا کہ زنا کیا ہے؟ اور تم نے کیونکر زنا کیا؟ اور کس سے زنا کیا؟ اور کہاں زنا کیا؟ تاکہ کوئی شبہہ باقی نہ رہجاے،

قِيْلَ لَا يَسْاَلُهٗ عَنِ الزَّمَانِ لِاَنَّ

بعضوں کا قول ہے کہ زنا کے وقت کا سوال نہ کرے

تَقَادُمُ الْعَهْدِ يَمْنَعُ الشَّهَادَةَ دُوْنَ الْاِقْرَارِ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ يَسْاَلُهٗ لِاحْتِمَالِ اَنَّهٗ تَرَكَ فِيْ صَبَاهُ فَاِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ وَظَهَرَ زِنَاهُ سَاَلَهٗ عَنِ الْاِحْصَانِ فَاِذَا قَالَ اَنَا مُحْصَنٌ سَاَلَهٗ عَنِ الْاِحْصَانِ مَا هُوَ فَاِنْ وَصَفَهٗ شَرَائِطَهٗ حَكَمَ بِرَجْمِهٖ،

کیونکہ انقضاءِ مدت گواہی سے مانع ہے، اقرار سے مانع نہیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ سوال مدت زنا کا بھی کرنا چاہیئے، کیونکہ اگر اس نے زنا بچپن میں کیا ہوگا تو حد عائد نہ ہوگی اور جب وقت جواب تمام ہو قاضی کو اس سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ وہ محصن ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہے کہ میں محصن ہوں تو اس سے یہ پوچھے کہ احصان کیا ہے؟ پس اگر احصان کے شرائط بیان کرے تو قاضی اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیدے،

(التبیین)

۲۷۳- اگر مقر احصان کا منکر ہو اور گواہ احصان کی شہادت دیں تو مقر سنگسار کیا جائے گا،

وَاِنْ قَالَ الْمُقِرُّ لَسْتُ بِمُحْصَنٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُوْدُ بِالْاِحْصَانِ رَجَمَ الْاِمَامُ

(المحیط)

اور اگر اقرار کنندہ کہے کہ میں محصن نہیں ہوں لیکن گواہ اس کے احصان پر گواہی دیں تو امام اس کو سنگسار کرے گا،

۲۷۴- زنا کے معاملہ میں احصان کی تعریف،

وَاِحْصَانُ الرَّجْمِ اَنْ يَكُوْنَ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا قَدْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً حُرَّةً بِكَاحًا صَحِيْحًا وَدَخَلَ بِهَا وَهُمَا عَلٰى صِفَةِ الْاِحْصَانِ

(الکافی)

اور سنگساری کرنے کے لیے احصان یہ ہے کہ آزاد، بالغ، اور مسلمان ہو اور آزاد عورت کے ساتھ صحیح نکاح کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہو اور دونوں اسی وصف احصان پر ہوں،

۲۷۵- احصان کا ثبوت کیونکر ہوتا ہے

وَاِنْ اَتٰى امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا لَا يَكُوْنُ

اگر کوئی شخص کسی عورت کیساتھ اغلام کرے تو وہ محصن

مُحْصَنًا وَيَثْبُتُ الْاِحْصَانُ بِالْاِقْرَارِ اَوْ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ ،

(خزانۃ المفتین)

نہ ہوگا اور احصان یا تو اقرار سے ثابت ہوتا ہے یا دو مرد یا ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی سے،

۲۷۶- اقرار زنا کے بعد بھاگ جانے اور احصان کے انکار کرنے کا حکم،

لَوْ هَرَبَ رَجُلٌ وَلَمْ يَرْجِعْ لَمْ يُتَعَرَّضْ لَهٗ وَلَوْ ثَبَتَ عَلَى الزِّنَا وَرَجَعَ عَنِ الْاِحْصَانِ قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يُرْجَمْ وَجُلِدَ

(الایضاح)

اگر کوئی شخص اقرار زنا کے بعد بھاگ جائے تو گو وہ اپنے اقرار سے پھر گیا ہو لیکن اسکا تعاقب نہیں کرنا چاہئے اور اگر زنا کے اقرار پر قائم رہے، اور احصان کے اقرار سے پھر جائے تو وہ مقبول ہے، اور قاضی اس کو سنگسار نہ کرے گا اور صرف درے لگائے گا،

۲۷۷- جس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ اگر اقرار زنا سے پھر گیا اور اس کو کسی نے قتل کر دیا تو جب تک قاضی اس کے سنگسار کرنے کا حکم موقوف نہ کر دے اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَفِي الْمُنْتَقٰى رَجُلٌ اَقَرَّ بِالزِّنَا وَهُوَ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ الْقَاضِيْ بِرَجْمِهٖ فَذَهَبُوْا بِهٖ لِيَرْجُمُوْهُ فَرَجَعَ عَمَّا اَقَرَّ بِهٖ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُبْطِلِ الْقَاضِيْ عَنْهُ الرَّجْمَ فَاِنْ اَبْطَلَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ قَتَلَهُ رَجُلٌ قُتِلَ بِهٖ

(محیط سرخسی)

ایک محصن شخص نے زنا کا اقرار کیا اور قاضی نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور لوگ اس کو سنگسار کرنے کے لیے لے گئے، اور وہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور کسی نے اس کو مار ڈالا تو جب تک قاضی اس کے اقرار سے پھر جانے کو قبول کر کے اس کی سنگساری کو موقوف نہ کر دیگا، قاتل پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر قاضی نے اس کی سنگساری موقوف کر دی پھر اس کے بعد کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص عائد نہ ہوگا،

۲۷۸۔ اگر زانی کہتا ہے کہ جس عورت سے اس پر زنا کا الزام لگایا گیا ہے وہ اس کی بی بی ہے، تو یہ دعویٰ، بلا گواہ قبول کر لیا جائے گا اور اس سے حد ساقط ہو جائے گی،

اِدَّعَی الزَّانِیْ اَنَّھَا زَوْجَتُہٗ سَقَطَ الْحَدُّ عَنْہُ وَاِنْ کَانَتْ زَوْجَۃَ الْغَیْرِ وَکَلَّفَ اِقَامَۃَ الْبَیِّنَۃِ (منح الغفار)

اگر زانی کہے کہ یہ عورت میری بی بی ہے تو گو وہ کسی دوسرے کی بی بی ہو لیکن اس سے حد ساقط ہو جائیگی اور اس سے گواہ طلب نہ ہوگا،

۲۷۹۔ مسلمان اور ذمی اور غلام کا اقرار زنا یکساں حیثیت رکھتا ہے،

وَالذِّمِّیُّ وَالْعَبْدُ فِی الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا کَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ مَا دُوْنَا کَانَ اَوْ مُحْصِنًا (المبسوط)

اقرار کے معاملہ میں ذمی مثل مسلمانوں کے ہے اور غلام کا اقرار آزاد کے اقرار کے مثل ہے،

۲۸۰۔ غلام کے اقرار زنا میں آقا کی موجودگی ضروری نہیں ہے،

وَلَا یُشْتَرَطُ حَضْرَۃُ الْمَوْلٰی فِی الْاِقْرَارِ وَلَا یُشْتَرَطُ فِی الشَّھَادَۃِ لِاَنَّ لَہٗ طَعْنَ الشُّھُوْدِ (خزانۃ المفتین)

اور غلام کے اقرار میں اس کے آقا کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے اور اگر گواہ غلام کے زنا کرنے پر گواہی دیں تو آقا کا حاضر ہونا شرط ہے کیونکہ آقا کو یہ حق ہے کہ گواہوں پر جرح کرے،

۲۸۱۔ اقرار زنا اور شہادت زنا کے بعد خصی اور عنین پر حد واجب ہوگی،

وَاِنْ اَقَرَّ الْخَصِیُّ بِالزِّنَا اَوْ شُھِدَتْ عَلَیْہِ الشُّھُوْدُ حُدَّ وَکَذَا الْعِنِّیْنُ (فتاویٰ قاضی خاں)

جس شخص کے خصیہ نہ ہو یا اس کو استادگی نہ ہوتی ہو اگر زنا کا اقرار کرے یا گواہ اس کے زنا پر گواہی دیں تو اس پر حد واجب ہوگی،

دوسری فصل

حدِ زنا کے جاری کرنے کی کیفیت کے بیان میں

۲۸۲- حدِ زنا میں عورت اور مرد کا حکم ایک ہے،

اَلرَّجُلُ وَالْمَرْاَۃُ فِیْ ذٰلِکَ سَوَاءٌ فَاِنْ کَانَ کُلٌّ مِنْھُمَا مُحْصَنًا یُرْجَمُ وَاِلَّا فَعَلَی الْکُلِّ الْجَلْدُ اَوْ اَحَدُھُمَا مُحْصَنًا فَعَلَی الْمُحْصِنِ الرَّجْمُ وَعَلَی الْاٰخَرِ الْجَلْدُ،

(فتح القدیر)

حدِ زنا میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں یعنی اگر دونوں محصن ہیں تو دونوں کو سنگسار کیا جائیگا اور اگر دونوں غیر محصن ہیں تو دونوں کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر ان میں ایک محصن ہے تو اس کو سنگسار کیا جائیگا، اور دوسرے کو کوڑے لگائے جائیں گے،

۲۸۳- حدِ زنا جاری کرنے کا طریقہ،

وَاِذَا وَجَبَ الْحَدُّ وَکَانَ الزَّانِیْ مُحْصَنًا رَجَمَہٗ بِالْحِجَارَۃِ حَتّٰی یَمُوْتَ لِاَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَجَمَ مَاعِزًا وَقَدْ اُحْصِنَ

(الہدایہ)

جس وقت حدِ زنا واجب ہوا اور زانی محصن ہو اسکو سنگسار کریں گے یہانتک کہ وہ مرجائے اور حدِ زنا میں محصن کا سنگسار کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت ہے،

وَیُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّاْمُرَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَنْ یَّحْضُرُوْا لِاِقَامَۃِ الرَّجْمِ

(الشمنی)

اور امام کے لیے مناسب یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو یہ حکم دے کہ سب زانی کو سنگسار کریں،

وَيَنْبَغِي لِلنَّاسِ اَنْ يَصُفُّوْا عِنْدَ الرَّجْمِ
يَصُفُّوْنَ الصَّلٰوةَ كُلَّمَا رَجَمَ قَوْمٌ
تَاَخَّرُوْا وَتَقَدَّمَ غَيْرُهُمْ فَرَجَمُوْا،

اور مناسب یہ ہے کہ لوگ صف بستہ ہوں اور جو لوگ سنگسار کر چکیں وہ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرے سنگسار کرنے کے لیے آگے بڑھیں،

(البحر الرائق)

وَاِذَا حَكَمَ الْقَاضِيْ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَاءِ
وَالرَّجْمِ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ
ذَكَرَ فِي الْكِتَابِ اَنَّهُ لَا يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ
مَا لَمْ يُعَايِنُوْا اَدَاءَ الشَّهَادَةِ اَوْ شَهِدَ
بِهٖ عَدْلٌ اٰخَرُ سِوَى الْقَاضِيْ عِنْدَهُمْ

اگر قاضی گواہوں کی گواہی سے زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیدے تو جب تک لوگ گواہوں کو گواہی دیتے ہوئے نہ دیکھ لیں یا قاضی کے علاوہ ایک دوسرا عادل گواہ گواہوں کی گواہی پر گواہی نہ دیدے اون کو زانی کے سنگسار کرنے کا حق نہیں ہے،

(قاضی خاں)

وَاِذَا وَجَبَ الرَّجْمُ بِالشَّهَادَةِ يَجِبُ
الْبِدَايَةُ مِنَ الشُّهُوْدِ ثُمَّ مِنَ الْاِمَامِ
ثُمَّ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَوِ امْتَنَعَ الشُّهُوْدُ
عَنِ الْاِبْتِدَاءِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الشُّهُوْدِ
عَلَيْهِ وَلَا يُحَدُّوْنَ لِاَنَّ امْتِنَاعَهُمْ
لَيْسَ صَرِيْحًا فِيْ رُجُوْعِهِمْ

جس وقت گواہوں کی گواہی سے سنگسار کرنا فرض ہو جائے تو گواہوں کا یہ فرض ہے کہ پہلے زانی کو سنگسار کریں اس کے بعد امام پھر دوسرے آدمی، اور اگر گواہ سنگسار کرنے میں پیش قدمی کرنا قبول نہ کریں تو حد زنا ساقط ہو جائیگی اور گواہوں پر بھی حد واجب نہ ہوگی کیونکہ سنگساری میں پیش قدمی نہ کرنا اس بات کی دلیل صریح نہیں ہے کہ وہ اپنی گواہی سے پھر گئے ہیں،

(فتح القدیر)

وَكَذَا اِذَا امْتَنَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ،

اور اگر ایک گواہ بھی سنگساری کرنے میں پیش قدمی

(التبیین) کرنا پسند نہ کرے تب بھی حدِ زنا ساقط ہو جائے گی،

۲۸۴۔ گواہوں کی موت اور غیبوبت سے حدِ زنا ساقط ہو جاتی ہے،

وَمَوْتُ الشُّهُودِ أَوْ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُسْقِطٌ وَكَذَا إِذَا غَابُوا أَوْ غَابَ أَحَدُهُمْ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ (فتح القدیر)

اگر گواہوں میں سے کوئی مر گیا یا غائب ہو گیا تو حدِ زنا ساقط ہو جاتی ہے،

۲۸۵۔ جو چیزیں گواہوں کو شہادت کی اہلیت سے نکال دیتی ہیں ان کے پیش آنے سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے،

وَكَذَا تَسْقُطُ الْحَدُّ بِاعْتِرَاضِ مَا يُخْرِجُ الشُّهُودَ عَنْ أَهْلِيَّةِ الشَّهَادَةِ كَمَا لَوْ ارْتَدَّ أَحَدُهُمْ أَوْ عُمِيَ أَوْ أَخْرَسَ أَوْ فَسَقَ أَوْ قَذَفَ فُحِدَّ وَلَا فَرْقَ فِي ذَلِكَ بَيْنَ كَوْنِهِ قَبْلَ الْقَضَاءِ أَوْ بَعْدَهُ قَبْلَ إِقَامَةِ الْحَدِّ (فتح القدیر)

نیز حدِ زنا ایسی چیز کے عارض ہو جانے سے ساقط ہو جاتی ہے جو گواہوں کو شہادت کا اہل باقی نہ رکھے مثلاً یہ کہ کوئی گواہوں سے مرتد یا اندھا یا گونگا ہو جائے یا گناہ کبیرہ کرے یا کسی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اس پر حدِ شرعی جاری ہو جائے، اور یہ عوارض خواہ قاضی کے حکم سے پہلے پیش آئیں یا بعد دونوں کا اثر یکساں ہوگا البتہ ان کو حدِ زنا کے جاری ہونے سے پیشتر واقع ہونا چاہیے،

۲۸۶۔ اقرارِ زنا کے بعد سنگسار کرنے کا طریقہ،

وَإِنْ كَانَ مُقِرًّا ابْتَدَأَ الْإِمَامُ ثُمَّ النَّاسُ وَيُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ، (الایضاح)

اگر زنا کا ثبوت اقرار سے ہو تو امام سنگسار کرنے میں پیشدستی کرے اس کے بعد دوسرے لوگ سنگسار کریں سنگسار کرنے کے بعد غسل دیں اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں،

۲۸۷۔ زانی غیر محصن کی حد اور اس کا طریقہ،

وَاِنْ لَمْ یَکُنْ مُحْصَنًا وَکَانَ حُرًّا فَحَدُّہٗ مِائَۃُ جَلْدَۃٍ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ اِلَّا اَنَّہٗ اُنْتُسِخَ فِیْ حَقِّ الْمُحْصَنِ فَبَقِیَ فِیْ حَقِّ غَیْرِہٖ مَعْمُوْلًا بِہٖ (الھدایہ)

اور اگر زانی محصن نہ ہو اور آزاد ہو تو اس کی حد سو کوڑے ہے اور وہ نص قرآنی سے ثابت ہے،

یَاْمُرُ الْاِمَامُ یَضْرِبُہٗ بِسَوْطٍ لَا عُقْدَۃَ عَلَیْہِ ضَرْبًا مُتَوَسِّطًا بَیْنَ الْجَرْحِ الْمُبَرِّحِ وَغَیْرِ الْمُؤْلِمِ وَلَا یَجُرُّ التَّعْدِیْ عَنْ حَدٍّ قَدَّرَہُ الشَّرْعُ، (الکافی)

اور امام کو ایسے کوڑے سے مارنے کا حکم دینا چاہئے جو گرہ دار نہ ہو اور ضرب متوسط درجہ کی ہو یعنی نہ بہت سخت ہو نہ بہت ہلکی،

۲۰۸- زانی غلام کی حد،

وَاِنْ کَانَ عَبْدًا جَلَدَہٗ خَمْسِیْنَ (الھدایہ)

اگر زانی غلام ہو تو حد اس کی پچاس کوڑے ہوگی،

وَیُضْرَبُ مُتَفَرِّقًا عَلٰی جَمِیْعِ اَعْضَائِہٖ مَا خَلَا الْفَرْجِ وَالْوَجْہِ وَالرَّاْسِ (النقایہ)

شرمگاہ، چہرہ اور سر کے سوا ضرب تمام بدن پر متفرق طریقہ سے لگانا چاہیے،

۲۰۹- مرد اور عورت کے حد مارنے کے مختلف طریقے

وَیُضْرَبُ فِی الْحُدُوْدِ کُلِّھَا قَائِمًا غَیْرَ مُمَدَّدٍ یَقُوْلُ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیُضْرَبُ الرَّجُلُ فِی الْحُدُوْدِ قِیَامًا وَالنِّسَاءُ قُعُوْدًا، (الھدایہ)

اور حدود میں مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر کوڑا مارنا چاہیے،

۲۹۰- مریض کی حد

وَالْمَرِيْضُ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ إِنْ كَانَ الْحَدُّ رَجْمًا يُقَامُ عَلَيْهِ لِلْحَالِ وَإِنْ كَانَ جَلْدًا لَا يُقَامُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَتَمَاثَلَ أَيْ يَبْرَءَ وَيَصِحَّ إِلَّا إِذَا كَانَ مَرِيْضًا وَقَعَ الْيَاسُ عَنْ بُرْئِهِ فَحِيْنَئِذٍ يُقَامُ عَلَيْهِ (النظیرۃ)

اور اگر مریض پر حد رجم واجب ہو تو اس پر فوراً جاری کریں اور اس کی صحت کا انتظار نہ کریں اور اگر حد تازیانہ واجب ہو تو انتظار کریں تاکہ وہ صحت پاے، اس کے بعد حد جاری کریں، مگر جسوقت اسکی صحت سے نا امیدی ہو فوراً ہی تازیانہ جاری کریں،

۲۹۱- نفساء اور حائضہ عورت کی حد

وَالنُّفَسَاءُ فِيْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ بِمَنْزِلَةِ الْمَرِيْضَةِ وَالْحَائِضُ بِمَنْزِلَةِ الصَّحِيْحَةِ حَتّٰى لَا يُنْتَظَرُ خُرُوْجُهَا مِنَ الْحَيْضِ (النظیرۃ)

اور جو عورت حالتِ نفاس میں ہو اس کا حکم مریضہ کا ہے، یعنی نفاس سے فارغ ہونے کے بعد اس پر حد جاری کریں گے اور جو عورت حیض میں ہو وہ بمنزلہ صحیح کے ہے یعنی اُسکے حیض سے فارغ ہونے کا انتظار نہ کرینگے،

۲۹۲- حاملہ عورت کی حد

اَلْحَامِلُ إِذَا زَنَتْ لَا تُحَدُّ حَالَةَ الْحَمْلِ سَوَاءٌ كَانَ حَدُّهَا جَلْدًا أَوْ رَجْمًا لٰكِنْ تُحْبَسُ الْحَامِلُ إِنْ كَانَ ثَبَتَ زِنَاهَا بِالْبَيِّنَةِ إِلٰى أَنْ تَلِدَ ثُمَّ إِذَا وَلَدَتْ يُنْظَرُ إِنْ كَانَتْ مُحْصِنَةً تُرْجَمُ حِيْنَ تَضَعُ وَلَدَهَا وَهٰذَا ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ مُحْصِنَةٍ تُتْرَكُ حَتّٰى

حاملہ عورت اگر زنا کرے تو حالتِ حمل میں اس پر حد جاری نہ کرینگے خواہ حد کوڑے کی ہو یا سنگساری کی البتہ اگر زنا گواہوں سے ثابت ہوا ہو گا تو اس کو وضع حمل تک مقید رکھیں گے اس کے بعد دیکھیں گے اگر وہ محصنہ ہو گی تو سنگسار کرینگے اور اگر غیر محصنہ ہو گی تو توقف کریں گے یہانتک کہ اس کے نفاس کا زمانہ گذر جائے اس کے بعد اس کو درہ لگائیں گے،

تَخْرُجَ مِنْ نِفَاسِهَا ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ

(غایۃ البیان)

وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح اَنَّهٗ لَا يُؤَخَّرُ اِلٰی اَنْ يَسْتَغْنِیَ وَلَدُهَا عَنْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَقُوْمُ بِتَرْبِيَتِهٖ كَاَنَّ فِی التَّاْخِيْرِ صِيَانَةُ الْوَلَدِ عَنِ الضَّيَاعِ،

اگر کوئی شخص اس کے بچہ کی پرورش کرنے والا نہ ہو تو اس حد تک تاخیر کریں کہ اس کا بچہ اس سے بے نیاز ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں بچے کی ضائع ہونے سے حفاظت ہوگی،

(الہدایہ)

وَاِنْ ثَبَتَ الْحَدُّ بِالْاِقْرَارِ لَا تُحْبَسُ لٰكِنْ يُقَالُ لَهَا اِذَا وَضَعْتِ فَارْجِعِیْ فَاِذَا وَضَعَتْ وَرَجَعَتْ فَاِنَّهَا يُقَامُ الرَّجْمُ عَلَيْهَا اِذَا كَانَ لِلْوَلَدِ مَنْ يَقُوْمُ بِاَمْرِ رَضَاعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُنْظَرُ اِلٰی اَنْ يَنْفَطِمَ وَلَدُهَا،

اگر حاملہ عورت کا زنا اس کے اقرار سے ثابت نہ ہو تو اس کو مقید نہ رکھیں گے بلکہ اس سے کہدینگے کہ بعد وضع حمل کے حاضر ہو، اگر بعد وضع حمل کے وہ حاضر ہو اور محصنہ ہو تو اس کو سنگسار کرینگے بشرطیکہ کوئی اس کے بچے کا دودھ پلانے والا ہو ورنہ توقف کریں گے تاکہ اسکا بچہ دودھ چھوڑ دے،

(الظہیریہ)

ثُمَّ الْحَبْلٰی تُحْبَسُ اِلٰی اَنْ تَلِدَ اِنْ كَانَ الْحَدُّ ثَابِتًا بِالْبَيِّنَةِ كَيْلَا تَهْرُبَ بِخِلَافِ الْاِقْرَارِ لِاَنَّ الرُّجُوْعَ عَنْهُ عَامِلٌ فَلَا يُفِيْدُ الْحَبْسُ

(الہدایہ)

جس وقت حاملہ عورت پر زنا گواہوں سے ثابت ہو وضع حمل تک اس کو مقید رکھیں گے تاکہ بھاگ نہ جائے لیکن اگر حاملہ عورت زنا کا اقرار کرے تو اس کو قید میں رکھنا مفید نہ ہوگا کیونکہ اس کا اقرار سے پھر جانا مقبول ہے،

۲۹۳۔ زانی کو ایک ساتھ سنگسار اور کوڑا نہیں لگا سکتے اور نہ قید کر سکتے البتہ سیاستہً ایسا ہو سکتا ہے،

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ جَلْدٍ وَرَجْمٍ وَلَا بَيْنَ جَلْدٍ وَنَفْيِ الَّا سِيَاسَةً. (منح الغفار)

جس وقت حد زنا میں سنگسار کرنا واجب ہو اس کے ساتھ درہ لگانے کی حد شامل نہ کریں گے اور جس وقت درہ لگانے کی حد واجب ہو زانی کو تعزیراً نہ کریں گے البتہ سیاستہً اسکو مقید

۲۹۴۔ سخت گرمی اور سخت سردی میں کوڑا نہیں لگایا جا سکتا

وَلَا يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْحَرِّ الشَّدِيْدِ وَالْبَرْدِ الشَّدِيْدِ (الفتاوٰی خانیہ)

اور کوڑے لگانے کی حد سخت سردی اور سخت گرمی کے زمانے میں جاری نہ کریں گے،

تیسری فصل

مباشرت موجب حد اور مباشرت غیر موجب حد کے بیان میں،

۲۹۵۔ شبہہ سے حد زنا واجب نہیں ہوتی،

وَيُدْرَءُ اَيْ يُدْفَعُ الْحَدُّ عَنِ الْوَاطِیْ بِالشُّبْهَةِ (جامع الرموز)

اگر کوئی شخص شبہہ کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۲۹۶۔ شبہہ کی قسمیں،

اَلشُّبْهَةُ مَا يَشْبُهُ الثَّابِتَ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ وَهِيَ اَنْوَاعٌ شُبْهَةٌ فِي الْفِعْلِ وَتُسَمّٰى شُبْهَةَ اِشْتِبَاهٍ وَهِيَ اَنْ يُظَنَّ غَيْرَ دَلِيْلِ الْحِلِّ دَلِيْلًا وَهُوَ يَتَحَقَّقُ فِيْ حَقِّ

اور شبہہ یہ ہے جو ثابت کے مشابہ ہو اور وہ ثابت نہ ہو اور شبہہ کی چند قسمیں ہیں ایک شبہہ فعل ہے اور اس کو شبہہ اشتباہ بھی کہتے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ مجرم ایسی دلیل کو جو حلال کی دلیل نہ ہو علت

مَنْ اِشْتَبَهَ عَلَيْهِ دُوْنَ مَنْ لَمْ يَشْتَبِهْ عَلَيْهِ فَلَا بُدَّ مِنَ الظَّنِّ بِتَحَقُّقِ الْاِشْتِبَاهِ فَاِنْ اَدَّعَى اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّهَا حَلَالٌ لَهُ لَمْ يُحَدَّ وَاِنْ لَمْ يَدَّعِ حُدَّ وَشُبْهَةٌ فِي الْمَحَلِّ وَتُسَمّٰى شُبْهَةً حُكْمِيَّةً وَذَالِ يَقِيَامِ دَلِيْلٍ يُخِلُّ فِي الْمَحَلِّ وَامْتَنَعَ عَمَلُهُ لِمَانِعٍ فَيُعْتَبَرُ شُبْهَةٌ فِي حَقِّ الْكُلِّ وَلَا يَتَوَقَّفُ شُبُوْتُهَا عَلٰى ظَنِّ الْجَانِي وَدَعْوٰى الْحِلِّ فَالْحَدُّ يَسْقُطُ بِالشُّبْهَةِ

(الکافی)

کی دلیل خیال کرے اور وہ ایسے شخص کے حق میں مقبول ہے جس کو شبہہ واقع ہوا اور جس کو شبہہ واقع نہ ہو اسکے حق میں مقبول نہیں ہے اس لیے اگر وہ حلت کے شبہہ کا دعویٰ کرے اس پر حد عائد نہ ہوگی اور اگر شبہہ کا دعویٰ نہ کرے تو حد واجب ہوگی، دوسرا شبہہ محل ہے اور اس کو شبہہ حکمیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ شبہہ حکم شرعی سے ثابت ہے، یعنی حلت کی دلیل محل ہو لیکن عمل اس پر ممنوع ہو، اسی لیے وہ ہر شخص کے حق میں معتبر ہے اور اس کا ثبوت مجرم کے گمان اور اس دعویٰ پر جو وہ حلت کے متعلق کرتا ہے موقوف نہیں ہے، اور حد زنا شبہہ فعل اور شبہہ محل دونوں میں ساقط ہو جاتی ہے،

۲۹۷۔ شبہات کے مواقع

فَشُبْهَةُ الْفِعْلِ فِي ثَمَانِيَةِ مَوَاضِعَ جَارِيَةٍ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَزَوْجَةٍ وَالْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَجَارِيَةُ الْمَوْلٰى فِي حَقِّ الْعَبْدِ وَالْجَارِيَةُ الْمَرْهُوْنَةُ فِي حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِي رِوَايَةِ كِتَابِ الْحُدُوْدِ فَفِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا حَدَّ عَلَيْهِ اِذَا

شبہہ فعل آٹھ جگہ ہوتا ہے، ایک باپ کی لونڈی میں، دوسرے اس کی لونڈی میں تیسرے بی بی کی لونڈی میں چوتھے اس بی بی میں جو تین طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو، پانچویں اس بی بی میں جو مال پر طلاق پاکر عدت میں بیٹھی ہو، چھٹے ام ولد میں جس کے آقا نے اسکو آزاد کر دیا ہو اور وہ عدت میں ہو، ساتویں آقا کی

قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِیْ وَلَوْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ وَجَبَ الْحَدُّ وَالشُّبْهَةُ فِی الْمَحِلِّ فِی سِتَّةِ مَوَاضِعَ جَارِیَةِ اِبْنِهٖ وَ الْمُطَلَّقَةُ طَلَاقًا بَائِنًا بِالْکِنَایَاتِ وَالْجَارِیَةُ الْمَبِیْعَةُ فِیْ حَقِّ الْبَائِعِ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ وَ الْمَهْرُوْنَةُ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَ الْمُشْتَرَکَةُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ غَیْرِهٖ وَالْمَرْهُوْنَةُ فِیْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِیْ رِوَایَةِ کِتَابِ الرَّهْنِ فَفِیْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا یَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ

(الہدایہ)

لونڈی اسکے غلام کے حق میں، آٹھویں کتاب حدود کی بعض روایتوں کے مطابق رہن شدہ لونڈی مرتہن کے حق میں، پس ان صورتوں میں اگر مجرم کہے کہ میں نے ان سب عورتوں کو حلال سمجھا تھا تو اسپر حد واجب نہ ہوگی اور اگر کہے کہ میں نے حرام سمجھا تھا تو اس صورت میں اسپر حد واجب ہوگی، اور شبہ محل چھ جگہ ہوا ایک لڑکے کی لونڈی باپ کے حق میں، دوسرے وہ عورت جس نے طلاق بائن کنایہ پائی ہو تیسری وہ لونڈی جو بیچ دیگئی ہو اور ابھی اس پر خریدار کا قبضہ نہ کرایا گیا ہو بائع کے حق میں، چوتھے وہ لونڈی جو بی بی کی مہر میں دیگئی ہو لیکن ابھی بی بی نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو، پانچویں وہ لونڈی جو مشترک ہو شریک کے حق میں، چھٹے وہ لونڈی جو رہن کر دیگئی ہو کتاب الرہن کی بعض روایتوں کے موافق مرتہن کے حق میں تو ان صورتوں میں گو مجرم نے انکو حرام سمجھا ہو لیکن حد واجب ہوگی

۲۹۸۔ شبہہ کی ایک اور قسم۔

وَشُبْهَةٌ فِی الْعَقْدِ فَاِنَّ الْعَقْدَ اِذَا وُجِدَ حَلَالًا کَانَ اَوْ حَرَامًا مُتَّفِقًا عَلٰی تَحْرِیْمِهٖ اَوْ مُخْتَلَفًا فِیْهِ عَلِمَ الْوَاطِیْ اَنَّهٗ مُحَرَّمٌ اَوْ لَمْ یَعْلَمْ لَا یَحُدُّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح وَعِنْدَهُمَا اِذَا اَنْکَحَ رَکَاحًا مُجْمَعًا عَلٰی تَحْرِیْمِهٖ

شبہہ کے اقسام میں ایک شبہہ عقد کا ہے یعنی زانی کا نکاح کرنا سقوط حد کا سبب ہوتا ہے خواہ نکاح حلال ہو یا حرام، اسکی حرمت متفق علیہ ہو یا مختلف فیہ، اور مباشرت کرنیوالا اسکی حرمت سے واقف ہو یا نہ ہو، یہ امام ابوحنیفہ رح کی رائے ہے، لیکن صاحبین کے نزدیک جو نکاح بالاتفاق

فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِشُبْهَةٍ وَيُحَدُّ اِنْ عَلِمَ بِالتَّحْرِيْمِ وَاِلَّا لَا (الکافی)

حرام ہے، وہ موجب شبہہ نہیں ہے، پس اگر حرام سمجھکر نکاح کیا تو حد واجب ہوگی، ورنہ حد واجب نہ ہوگی،

۲۹۹- اس شبہہ کی تفریعات،

وَلَوْ تَزَوَّجَ بِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا كَالْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْاُمِّ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَجَامَعَهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُهَا اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ وَعِنْدَ صَاحِبَيْهِ اِنْ عَلِمَ بِالْحُرْمَةِ يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ لَا يَجِبُ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنی ذی رحم محرم مثلاً لڑکی، بہن، ماں، پھوپھی اور خالہ کے ساتھ نکاح کرکے جماع کیا تو نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے حد زنا واجب نہ ہوگی گو ایسا حرام سمجھکر کیا ہو اور نزدیک صاحبین کے اگر حرام سمجھکر زنا کیا تو حد واجب ہوگی، اور اگر حرام نہیں سمجھا تو حد واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا لَا يَجِبُ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهٗ يُوْجِعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ، (الہدایہ)

جو شخص ایسی عورت کو نکاح میں رکھے جسکا نکاح اس پر حلال نہیں ہے، اور اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب نہوگی البتہ اگر حرام سمجھ کر مباشرت کی تو اس کو تعزیر دیجائیگی اور صاحبین کے نزدیک اگر حرام سمجھکر اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی،

اَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اَوْ تَزَوَّجَ بِمَحَارِمِهٖ (جامع الرموز)

یہی اختلاف اس شخص کے متعلق ہے جس نے دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا محرمات کو نکاح میں لایا،

۳۰۰- اگر زانی سے بوجہ شبہ کے حد ساقط ہو جاتی ہے تو زانیہ سے بھی ساقط ہو جاتی ہے،

ثُمَّ الْاَصْلُ اَنَّ الْحَدَّ مَتٰی سَقَطَ عَنْ اَحَدِ الزَّانِیَیْنِ لِلشُّبْهَةِ سَقَطَ عَنِ الْاٰخَرِ لِلشَّرِكَةِ (السراج الوہاج)

اصل یہ ہے کہ جس وقت زانی اور زانیہ میں سے شبہہ کی وجہ سے کسی ایک سے حد ساقط ہو جاتی ہے، دوسرے پر بھی حد واجب نہیں ہوتی،

۳۰۱- جو شخص حاضر ہے اگر اقرار زنا کرے تو اس پر حد واجب ہو جائیگی،

وَلَوْ كَانَ اَحَدُهُمَا غَائِبًا فَقَالَ الْحَاضِرُ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ حُدَّ الْحَاضِرُ، (قاضی خاں)

اگر دونوں زانیوں میں سے ایک غائب ہو اور جو موجود ہے وہ یہ اقرار کرے کہ میں نے حرام سمجھکر زنا کا ارتکاب کیا تو اس پر حد واجب ہو جاے گی،

۳۰۲- صرف شبہہ کے دعوی سے حد ساقط ہو جاتی ہے،

اَلْاَصْلُ اَنَّهٗ مَتٰی اَدَّعَی شُبْهَةً وَاَقَامَ الْبَیِّنَةَ عَلَیْهَا سَقَطَ الْحَدُّ فَبِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰی یَسْقُطُ اَیْضًا اِلَّا الْاِكْرَاهَ لَا یَسْقُطُ الْحَدُّ حَتّٰی یُقِیْمَ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْاِكْرَاهِ، (البحر الرائق)

جب زانی نے شبہہ کا دعوی کیا، اور اس کو ثابت کر دیا تو حد ساقط ہو جاے گی، اسی طرح صرف شبہہ کے دعوی سے بھی حد ساقط ہو جاتی ہے، البتہ اگر اس نے زبردستی کا دعوی کیا تو جب تک جبر کو ثابت نہ کرے گا حد ساقط نہ ہو گی،

۳۰۳- اندھیری رات میں ایک عورت کو اپنے بستر پر پا کر اپنی عورت سمجھکر زنا کرنا موجب حد ہے،

رَجُلٌ وَجَدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ اِمْرَاَةً وَلَهٗ اِمْرَاَةٌ قَدِیْمَةٌ فَجَامَعَ الَّتِیْ وَجَدَهَا فِیْ فِرَاشِهٖ وَقَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا اِمْرَاَتِیْ قَالُوْا لَا یُقْبَلُ قَوْلُهٗ وَعَلَیْهِ الْحَدُّ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اندھیری رات میں ایک اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پایا اور گمان کیا کہ اس کی قدیم عورت ہے، اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہو گی،

۳۰۴- ایک عورت سے زنا کرکے یہ کہنا میں نے اس کو خریدا ہے حد ساقط ہونے کا سبب ہے،

وَاِذَا زَنٰی بِاِمْرَاَۃٍ ثُمَّ قَالَ اِشْتَرَیْتُھَا لَا حَدَّ عَلَیْہِ سَوَاءٌ کَانَتْ حُرَّۃً اَوْ اَمَۃً (المحیط)

اگر ایک شخص ایک عورت کے ساتھ مباشرت کرے اور اس کے بعد کہے کہ میں نے اس کو خریدا ہے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی خواہ وہ آزاد ہو یا لونڈی،

۳۰۵- اگر عورت کو معاوضہ دیکر زنا کیا جائے تو حد واجب نہیں ہوتی،

وَلَوِ اسْتَاْجَرَ امْرَاَۃً لِیَزْنِیَ بِھَا فَزَنٰی بِھَا لَا یُحَدُّ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَاِنِ اسْتَاْجَرَ لِلْخِدْمَۃِ فَزَنٰی بِھَا یُحَدُّ وَاِنْ لَمْ یَدَّعِ، (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً لیا اور اس سے زنا کیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر دوسرے کام کے لیے اس سے اجازۃً معاملہ کیا پھر اس کے ساتھ زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

۳۰۶- البتہ تعزیر و قید کی سزا واجب ہوگی اور اگر متعہ کے لیے روپیہ دیا تو حد ساقط ہو جائیگی،

اَوِ اسْتَاْجَرَ امْرَاَۃً لِیَزْنِیَ بِھَا اَوْ لِیُطَاءَھَا اَوْ قَالَ خُذْ ھٰذِہِ الدَّرَاھِمَ وَلَا تَطَاْ کَ اَوْ قَالَ مَکِّنِّیْ بِکَذَا فَفَعَلَتْ لَمْ یُحَدَّ وَزَادَ فِی النَّظْمِ وَلَھَا مَھْرُ مِثْلِھَا وَیُوْجَبَانِ عُقُوْبَۃً وَیُحْبَسَانِ حَتّٰی یَتُوْبَا وَقَالَا یُحَدَّانِ کَمَا لَوْ اَعْطَاھَا مَالًا بِغَیْرِ شَرْطٍ بِخِلَافِ مَا اِذَا قَالَ خُذْ ھٰذِہِ الدَّرَاھِمَ لَا تَمْتَنِعْ بِکَ لِاَنَّ الْمُتْعَۃَ کَانَتْ سَبَبَ

اگر کسی نے زنا کرنے کے لیے ایک عورت کو اجارۃً حاصل کیا یا کسی عورت کو مباشرت کرنے کے لیے روپیہ دیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد واجب نہ ہوگی اور نظم میں مذکور ہے کہ وہ عورت کو مہر مثل دیگا اور دونوں کو تعزیری سزا دیجائیگی اور ان کو مقید رکھیں گے یہانتک کہ توبہ کریں اور صاحبین کے نزدیک دونوں پر حد واجب ہوگی جیسا کہ اس صورت میں واجب ہوتی ہے، جب ان کو روپیہ بلا شرط دے، البتہ اگر متعہ کرنے

اَلَا بَاحَةِ فِی الْاِبْتِدَاءِ فَبَقِیَتْ شُبْهَةً (التمرتاشی)

کے لیے عورت کو روپیہ دیا تو اس صورت میں حد واجب نہ ہوگی کیونکہ متعہ ابتداء میں جائز تھا اس لیے اس کے حق میں باعثِ شبہہ ہو سکتا ہے،

۳۰۷- مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے،

وَطْیُ الْمَجْنُوْنِ وَالصَّبِیِّ الْعَاقِلِ لَا یَکُوْنُ زِنًا لِاَنَّ فِعْلَهُمَا لَا یُوْصَفُ بِالْحُرْمَةِ (محیط سرخسی)

مجنون اور لڑکے کی مباشرت زنا نہیں ہے کیونکہ ان کے فعل کو حرام نہیں کہتے،

۳۰۸- گونگے پر حدِ زنا واجب نہیں ہوتی

فِی الْاَصْلِ لَا یُؤْخَذُ الْاَخْرَسُ بِحَدِّ الزِّنَا وَلَا بِشَیْءٍ مِنَ الْحُدُوْدِ وَاِنْ اَقَرَّ بِهٖ بِاِشَارَةٍ اَوْ کِتَابَةٍ اَوْ شَهِدَتْ بِهِ الشُّهُوْدُ عَلَیْهِ (المحیط)

گونگا شخص گو اقرار سے اشارہ کرے یا گواہ اس کے زنا کی گواہی دیں لیکن اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۰۹- دیوانی اور کمسن عورت سے زنا کرنے پر صرف مرد پر حد واجب ہوگی،

اِنْ زَنٰی صَحِیْحٌ بِمَجْنُوْنَةٍ اَوْ صَغِیْرَةٍ یُجَامَعُ مِثْلُهَا حُدَّ الرَّجُلُ خَاصَّةً وَهٰذَا بِالْاِجْمَاعِ (الہدایہ)

اگر صحیح العقل آدمی مجنونہ عورت یا کمسن عورت کہ جو قابلِ مباشرت ہو زنا کرے تو صرف مرد پر حد واجب ہوگی،

۳۱۰- بستر پر ایک عورت کو پا کر وطی کرنے سے حد واجب ہوتی ہے،

وَمَنْ وَجَدَ امْرَاَةً عَلٰی فِرَاشِهٖ فَوَطِئَهَا فَعَلَیْهِ الْحَدُّ (القدوری)

اگر کسی شخص نے اپنے بستر پر ایک عورت کو پایا اور اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس پر حد واجب ہوگی،

۳۱۱- اس حالت میں اندھے کا بھی یہی حکم ہے، البتہ اگر اس نے آواز دی اور اجنبیہ عورت نے کہا کہ میں تمہاری بیوی ہوں، تو حد واجب نہ ہوگی،

وَكَذَا إِذَا كَانَ أَعْمَى لِأَنَّهُ يُمَيِّزُ بِالسُّؤَالِ وَغَيْرِهِ إِلَّا إِذَا دَعَاهَا فَأَجَابَتْ أَجْنَبِيَّةٌ وَقَالَتْ أَنَا زَوْجَتُكَ فِي أَقْعِهَا لِأَنَّ الْإِخْبَارَ دَلِيلٌ، (الہدایہ)	ایک اندھے نے اگر اجنبی عورت کو اپنے بستر پر بلا کر مباشرت کر لی تو اس پر بھی حد واجب ہوگی، البتہ جس وقت اس نے اس کو آواز دی اور اجنبیہ نے کہا کہ میں تمہاری بی بی ہوں تو اس صورت میں اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۲- اندھے کا اقرار زنا مقبول ہے، البتہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی غیر مقبول ہے،

وَالْأَعْمَى إِذَا أَقَرَّ بِالزِّنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُبْصِرِ فِي حُكْمِ الْإِقْرَارِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُودُ بِالزِّنَا لَا يُقْبَلُ (مع الغفار)	اندھا اگر زنا کا اقرار کرے تو وہ اس اقرار میں آنکھ والے کے برابر ہے لیکن اگر گواہ اندھے کے متعلق زنا کی گواہی دیں تو وہ مقبول نہیں ہے،

۳۱۳- اگر عورت چت لیٹے ہوئے آدمی سے بغیر کہے خود مباشرت کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی،

رَجُلٌ اسْتَلْقَى عَلَى قَفَاهُ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ وَقَعَدَتْ عَلَيْهِ حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (الظہیریہ)	اگر کوئی شخص چت لیٹ جائے اور ایک عورت اس کے اوپر بیٹھ کر اپنی خواہش پوری کرے تو دونوں پر حد واجب ہوگی،

۳۱۴- سوئی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر حد واجب ہوتی ہے،

وَكَذَا إِذَا زَنَى بِنَائِمَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (محیط سرخسی)	اگر عورت سوئی ہوئی ہو اور مرد اس کے ساتھ مباشرت کرے تو مرد پر حد واجب ہوگی،

۳۱۵- اگر عورت سوئے ہوئے مرد سے زنا کرنا چاہے تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ مَكَّنَتْ نَفْسَهَا مِنَ النَّائِمِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ (محیط سرخسی)

اگر عورت ایک سوئے ہوئے آدمی کو اپنے اوپر قادر کرے تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۶۔ اگر بادشاہ نے کسی سے بجبر زنا کرایا تو اس پر حد واجب ہوگی،

مَنْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ حَتّٰى زَنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۷۔ صاحبین کے نزدیک دوسرے کے جبر کا بھی یہی حکم ہے

وَاِنْ اَكْرَهَ غَيْرُ السُّلْطَانِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا يُحَدُّ (فتح القدیر)

اگر بادشاہ کے سوا کسی اور نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو صاحبین کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۱۸۔ اگر عورت سے بجبر زنا کیا جائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

وَالْمَرْاَةُ لَوْ اُكْرِهَتْ فَمُكِّنَتْ لَمْ تُحَدَّ بِالْاِجْمَاعِ وَمَعْنَى الْمُكْرَهَةِ اَنْ تَكُوْنَ الْمُكْرَهَةُ اِلٰى وَقْتِ الْاِيْلَاجِ (خزانۃ الفتاوی)

اگر کسی نے کسی عورت کے ساتھ زنا بالجبر کیا تو اوپر حد واجب نہ ہوگی بالاتفاق، اور جبر کے معنی یہ ہیں کہ دخول کے وقت تک جبر قائم رہے،

۳۱۹۔ سقوط حد میں عورت اور مرد کا فرق،

لِمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ الْفَرْقُ اَنَّ الْاَصْلَ فِيْ بَابِ الزِّنَا فِعْلُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةُ تَابِعَةٌ عَلٰى مَا نَذْكُرُهُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَامْتِنَاعُ الْحَدِّ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ يُوْجِبُ امْتِنَاعَهُ فِيْ حَقِّ التَّبَعِ اَمَّا الْاِمْتِنَاعُ فِيْ حَقِّ التَّبَعِ لَا يُوْجِبُ الْاِمْتِنَاعَ فِيْ حَقِّ الْاَصْلِ (الہدایہ)

امام محمد کے نزدیک زنا کے معاملے میں مرد کا فعل اصل ہے اور عورت اسکی تابع ہے، اس لیے جب حد اصل پر واجب نہ ہوگی تو تابع پر بھی واجب نہ ہوگی بخلاف اس کے اگر حد تابع پر ممکن نہ ہوگی تو یہ ضرور نہیں کہ اصل پر بھی ممکن نہ ہو،

۳۲۰- ایک مجبور شخص نے ایک راضی عورت سے زنا کیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر حد واجب ہوگی، اور امام محمدؒ کے نزدیک نہیں، اگر مجنون یا لڑکے نے راضی عورت سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا زَنَى الْمُكْرَهُ بِالْمُطَاوِعَةِ تُحَدُّ الْمُطَاوِعَةُ عِنْدَهُ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا تُحَدُّ وَاِذَا زَنَى الصَّبِيُّ وَالْمَجْنُوْنُ بِامْرَأَةٍ وَقَدْ طَاعَتْهُ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهَا،

(الہدایہ)

اگر ایک مجبور شخص نے غیر مجبورہ عورت کیساتھ زنا کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر حد واجب ہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب نہ ہوگی اور اگر لڑکے یا مجنون نے ایسی عورت کے ساتھ زنا کیا جو راضی ہو تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۲۱- مردہ عورت سے زنا کرنے کا حکم

رَجُلٌ زَنَى بِامْرَأَةٍ مَيِّتَةٍ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ قَالَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حُدَّ وَقَالَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ يُعَزَّرُ وَلَا يُحَدُّ (قاضی خاں)

اگر ایک مرد نے مردہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو بعض علماء کے نزدیک مرد پر حد واجب ہوگی اور بعض کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی البتہ اس کو تعزیر دیجائے گی،

۳۲۲- اگر عورت زنا کرنے سے مرگئی تو مرد پر حد اور دیت دونوں واجب ہونگی،

وَلَوْ زَنَى بِالْحُرَّةِ فَقَتَلَهَا بِهِ يَجِبُ الْحَدُّ مَعَ الدِّيَةِ بِالْاِجْمَاعِ،

(التبیین)

اگر کسی نے آزاد عورت کے ساتھ زنا کیا اور عورت زنا کی وجہ سے مرگئی، تو مرد پر دیت اور حد دونوں واجب ہوگی،

۳۲۳- اگر لونڈی زنا کرنے سے مرگئی تو زانی کو اس کی قیمت دینی ہوگی،

رَجُلٌ زَنَى بِجَارِيَةٍ مَمْلُوْكَةٍ وَقَتَلَهَا بِالْجِمَاعِ ذُكِرَ فِي الْاَصْلِ اَنَّ عَلَيْهِ قِيْمَتَهَا

(قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی لونڈی کیساتھ زنا کیا اور لونڈی زنا کی وجہ سے مرگئی تو زانی کو لونڈی کی قیمت دینی ہوگی،

۳۲۴ - بیگانہ عورت سے شرمگاہ کے علاوہ دوسرے مقام پر زنا کرنے سے یا عورت اور لڑکے سے اغلام کرنے سے حد واجب نہ ہوگی تعزیر واجب ہوگی،

اِنْ وَطِیَ اَجْنَبِیَّۃً فَمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَا یُحَدُّ لِعَدَمِ الزِّنَا وَیُعَزَّرُ وَلَوْ وَطِیَ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ لَمْ یُحَدَّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح وَیُعَزَّرُ لِیُرْدَعَ فِی الْاِسْتِحْسَانِ حَتّٰی یَتُوْبَ وَعِنْدَھُمَا یُحَدُّ بِحَدِّ الزِّنَا فَیُجْلَدُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُحْصِنًا وَیُرْجَمُ اِنْ کَانَ مُحْصِنًا وَلَوْ فَعَلَ ھٰذَا بِعَبْدِہٖ اَوْ اَمَتِہٖ اَوْ بِزَوْجَتِہٖ بِنِکَاحٍ صَحِیْحٍ اَوْ فَاسِدٍ لَا یُحَدُّ اِجْمَاعًا (الکافی)

اگر کسی نے شرمگاہ کے علاوہ کسی اجنبیہ عورت کے دوسرے اعضاء میں مباشرت کی تو حد واجب نہ ہوگی لیکن اسکو تعزیر دیجائے گی اور اگر اس کی مقعد میں دخول کیا یا کسی لڑکے سے اغلام کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی البتہ اس کو تعزیر دیجائیگی اور قید کیا جائے گا تاکہ توبہ کرے لیکن صاحبین کے نزدیک حد زنا واجب ہوگی اس لیے اگر وہ محصن ہے تو اسکو سنگسار کریں گے اور اگر محصن نہیں تو درہ لگائیں گے اور اگر کسی نے یہ فعل اپنے غلام یا لونڈی یا بی بی سے کیا تو اس پر بالاتفاق حد واجب نہ ہوگی،

لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ وَیُرْوٰی فَارْجُمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلَ (الہدایہ)

کیونکہ حدیث میں ہے کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کردیں، اور ایک روایت میں ہے کہ دونوں کو سنگسار کریں،

۳۲۵ - اغلام کی سزا میں صحابہؓ کا اختلاف،

وَاتَّفَقَتِ الصَّحَابَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِزِنَا وَاخْتَلَفُوْا فِیْ مُوْجِبِھَا فَعَنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَرَّقَانِ

اس پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے کہ اغلام زنا نہیں ہے البتہ جو سزا اس پر واجب ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

بِالنَّارِ وَعَنْ عَلِيٍّ اَلْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْكَسَانِ مِنْ اَعْلَى الْمَوْضِعِ وَيُتْبَعَانِ بِالْحِجَارَةِ وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحْسَانِ فِي اَنْتَنِ الْمَوَاضِعِ حَتّٰى يَمُوْتَا نَتْنًا وَعَنْ بَعْضِهِمْ يُهْدَمُ عَلَيْهِمَا جِدَارٌ - (الهداية)

کہ دونوں کو آگ میں جلائیں، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ دونوں کو درے لگائیں یا سنگسار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونچی جگہ سے نیچے گرائیں اور سنگسار کریں اور اینٹ ماریں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بدبودار مکان میں دونوں کو مقید کریں تاکہ بدبو کی شدت سے ہلاک ہو جائیں، اور بعض روایتوں میں ہے کہ دونوں پر دیوار گرا دیں،

۳۲۶- جانور کی مباشرت سے حد واجب نہیں ہوتی

لَا يُحَدُّ عَلٰى وَاطِئِ الْبَهِيْمَةِ عِنْدَنَا، (الكافي)

اگر کوئی شخص جانور کے ساتھ مباشرت کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

چوتھی فصل

شہادتِ زنا کے بیان میں

۳۲۷- زنا کے گواہوں کی تعداد،

فَالْبَيِّنَةُ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلٰى رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ بِالزِّنَا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ (الآية)

زنا نص قرآنی کے موافق چار گواہوں سے ثابت ہوتا ہے،

۳۲۸- زنا کی گواہی میں لفظ زنا کی تصریح کرنی چاہیئے،

وَيَثْبُتُ الزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ ظَاهِرًا بِشَهَادَةِ اَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِمْ بِلَفْظِ الزِّنَا لَا بِلَفْظِ الْوَطْيِ وَالْجِمَاعِ۔ (التبیین)

زنا چار مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے جو حاکم کے نزدیک زنا کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں، اور اگر وطی یا جماع کے لفظ کے ساتھ گواہی دیں تو زنا ثابت نہ ہوگا،

۳۲۹- زنا کے گواہوں میں عورت کا شوہر بھی شامل ہو سکتا ہے، بشرطیکہ قاذف نہ ہو،

تُقْبَلُ شَهَادَةُ اَرْبَعَةٍ عَلَى الزِّنَا وَلَوْ كَانَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ زَوْجُهَا بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ الزَّوْجُ لَمْ يَقْذِفْهَا، (منح الغفار)

زنا کے مقدمہ میں چار شخصوں کی گواہی مقبول ہے یہ ممکن ہے کہ ان چاروں میں سے ایک خود زانیہ عورت کا شوہر ہو، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ شوہر نے اس پر زنا کی تہمت نہ لگائی ہو،

۳۳۰- زنا کے گواہوں کو آزاد اور مسلمان ہونا چاہیئے،

وَلَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ عَلَى الزِّنَا اِلَّا شَهَادَةُ اَحْرَارٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (شرح الطحاوی)

مقدمۂ زنا میں چار آزاد اور مسلمان مردوں کی گواہی مقبول ہے، عورتوں، غلاموں، اور غیر مسلموں کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۳۱- اگر زنا کے گواہ چار سے کم ہوں تو گواہوں پر حد قذف جاری کیجائیگی،

اِنْ شَهِدَ عَلَى الزِّنَا اَقَلُّ مِنْ اَرْبَعَةٍ بِاَنْ شَهِدَ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ اَوْ ثَلٰثَةٌ لَا يُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَيُحَدُّ الشَّاهِدُ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا (المحیط)

اگر چار شخص سے کم لوگ گواہی دیں یعنی ایک آدمی یا دو آدمی یا تین آدمی گواہی دیں تو اُن کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور گواہوں پر حد قذف واجب ہوگی،

۳۴۲۔ زنا کی گواہی کے لیے اتحادِ مجلس شرط ہے،

وَاتِّحَادُ الْمَجْلِسِ شَرْطُ صِحَّةِ الشَّهَادَةِ عِنْدَنَا حَتّٰى لَوْ شَهِدُوْا مُتَفَرِّقِيْنَ لَا يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمْ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ (الکافی)

ان چاروں گواہوں کو ایک مجلس میں گواہی دینا چاہیے یعنی اگر متفرق طور پر گواہی دینگے تو وہ مقبول نہ ہوگی اور ان پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۴۳۔ دو گواہ زنا کی اور دو گواہ اقرارِ زنا کی گواہی دیں تو کسی پر حد جاری نہ ہوگی لیکن تین زنا کی اور ایک اقرارِ زنا کی گواہی دے تو تینوں پر حدِ قذف جاری ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَشَهِدَ آخَرَانِ عَلٰى اِقْرَارِ الرَّجُلِ بِالزِّنَا لَا حَدَّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ وَاِنْ شَهِدَ ثَلٰثَةٌ بِالزِّنَا وَشَهِدَ الرَّابِعُ عَلٰى اِقْرَارِهِ بِالزِّنَا فَعَلَى الثَّلٰثَةِ الْحَدُّ (الظہیریہ)

اگر دو شخص زنا کی اور دو شخص اقرارِ زنا کی گواہی دیں تو نہ گواہوں پر حد واجب ہوگی نہ اس شخص پر جس کے خلاف گواہی دیگئی ہے، اگر تین شخص زنا پر اور ایک شخص اقرارِ زنا پر گواہی دے تو اُن تینوں پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۴۴۔ شہادتِ زنا میں زانیہ عورت کی شناخت ضروری ہے،

وَاِنْ شَهِدُوْا اَنَّهٗ زَنَا بِامْرَأَةٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا لَمْ يُحَدَّ (الہدایہ)

اگر گواہ کسی شخص کے زنا کرنے پر گواہی دیں لیکن زانیہ عورت کو نہ پہچانیں تو زانی پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۵۔ شہادتِ زنا میں زانی اور گواہوں سے سوالاتِ جرح،

اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَالْقَاضِيْ يَسْئَلُهُمْ

جس وقت چار مرد کسی کے زنا پر ایک مجلس میں گواہی دیں قاضی ان سے پوچھے کہ زنا کیا ہے؟ اور کہاں زنا

عَنِ الزِّنَا مَا هُوَ وَاَيْنَ زَنٰى فَاِذَا بَيَّنُوْا
مَا هُوَ زِنَا حَقِيْقَةً وَقَالُوْا رَاَيْنَا كَالْمِيْلِ
فِى الْمُكْحُلَةِ اَلْاٰنَ يَسْئَلُهُمْ عَنْ كَيْفِيَّةِ
الزِّنَا ثُمَّ اِذَا بَيَّنُوْا كَيْفِيَّةَ الزِّنَا يَسْئَلُهُمْ
عَنِ الْوَقْتِ ثُمَّ اِذَا بَيَّنُوْا وَقْتًا لَا يَصِيْرُ
الْعَهْدُ بِهٖ مُتَقَادِمًا يَسْئَلُهُمْ عَنِ الْمَزْنِىِّ
بِهَا ثُمَّ يَسْئَلُهُمْ عَنِ الْمَكَانِ ثُمَّ اِذَا بَيَّنُوْا
الْمَكَانَ وَالْقَاضِىْ يَعْرِفُهُمْ بِالْعَدَالَةِ
يَسْئَلُهُمُ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ عَنْ اِحْصَانِهٖ
فَاِنْ قَالَ اَنَا مُحْصِنٌ اَوْ لَمْ يَشْهَدِ الشُّهُوْدُ
عَلٰى اِحْصَانِهٖ اِنْ اَنْكَرَ عَنِ الْاِحْصَانِ
فَاِذَا وَصَفَهٗ عَلَى الْوَجْهِ رَجَمَهٗ وَاِنْ
لَمْ يَصِفْهُ وَقَدْ ثَبَتَ اِحْصَانُهٗ بِالْبَيِّنَةِ
سُئِلَ الشُّهُوْدُ عَنِ الْاِحْصَانِ فَاِذَا
وَصَفُوْهُ عَلَى الْوَجْهِ رَجَمَهٗ وَاِنْ قَالَ
اَنَا غَيْرُ مُحْصِنٍ وَلَمْ يَشْهَدِ الشُّهُوْدُ
عَلٰى اِحْصَانِهٖ جُلِدَ وَاِنْ لَمْ يُقِرَّ فَهُمُ
الْقَاضِىْ بِالْعَدَالَةِ حَبَسَ الْمَشْهُوْدَ
عَلَيْهِ اِلٰى اَنْ يَظْهَرَ عَدَالَتُهُمْ (المحیط)

کیا؟ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور کہیں کہ ہم نے دخول
گو اس طرح دیکھا جس طرح سرمہ دان میں سلائی داخل
ہوتی ہے اس وقت قاضی زنا کی کیفیت دریافت کرے
جب وہ لوگ اس کا جواب دیچکیں تو زنا کا وقت
دریافت کرے، جب وہ زنا کا ایسا وقت بیان کریں جس
کہ زیادہ مدت نہ گذری ہو تو پوچھے کہ کس شخص کے
ساتھ اور کس جگہ زنا کیا؟ جب وہ یہ بیان کر چکیں اور
قاضی ان کو پہچانتا ہے کہ وہ عادل ہیں تو مدعا علیہ
سے اس کے احصان کے متعلق استفسار کرے اگر
وہ کہے کہ میں محصن ہوں اور احصان کے معنی بھی
بیان کر دے تو حاکم اس کے سنگسار کرنے کا
حکم دے اور اگر مدعا علیہ احصان کا انکار کرے
اور گواہ بھی اس کے احصان کی گواہی نہ دیں تو
مدعا علیہ کو کوڑے لگائیں، اور اگر قاضی کو گواہوں
کی عدالت معلوم نہیں ہے تو مدعا علیہ کو مقید رکھے
تاکہ گواہوں کی عدالت ظاہر ہو،

۳۳۶- گواہوں کی عدالت کی جانچ کے بعد ان کی گواہی مقبول ہوگی،

وَسَأَلَ الْقَاضِيْ عَنْهُمْ وَفَعَدَّلُوا فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ حَكَمَ بِشَهَادَتِهِمْ (القدوری)

جب وقت خفیۃً و ظاہراً گواہوں کی عدالت ثابت ہوجائے گی گواہی ان کی مقبول ہوگی،

۳۳۷- حد مارنے کے درمیان میں بھاگ جانے کے بعد فوراً گرفتاری کے بعد بقیہ حد جاری کیجائے گی،

وَإِذَا ثَبَتَ حَدُّ الزِّنَا عَلَى رَجُلٍ بِشَهَادَةِ الشُّهُوْدِ وَهُوَ مُحْصِنٌ أَوْ غَيْرُ مُحْصِنٍ فَلَمَّا أُقِيْمَ عَلَيْهِ بَعْضُهُ هَرَبَ فَطَلَبَهُ وَالشُّرْطُ فَأَخَذُوْهُ فِيْ فَوْرِهِ أُقِيْمَ عَلَيْهِ بَقِيَّةُ الْحَدِّ (المبسوط)

جب کسی شخص پر زنا گواہوں کی گواہی سے ثابت ہوجائے اور وہ محصن ہو یا غیر محصن اور حد اس پر جاری کردیجائے پھر اگر وہ حد جاری کرنے کے درمیان میں بھاگا اور فوراً گرفتار ہوگیا تو باقی حد بھی اس پر جاری کرینگے،

۳۳۸- اور دیر میں گرفتاری کے بعد بقیہ حد ساقط ہوجائے گی،

وَإِنْ كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ سَقَطَ، (العتابیہ)

اور اگر چند روز کے بعد گرفتار ہوگا تو باقی حد اس سے ساقط ہوجائیگی،

۳۳۹، سوالات متعلقہ شہادت زنا کے جواب نہ دینے سے نہ مدعا علیہ پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر بشرطیکہ ان کا نصاب پورا ہو،

اَلَا تَرَى أَنَّ الْأَرْبَعَةَ إِذَا شَهِدُوْا عَلَيْهِ بِالزِّنَا فَسُئِلُوْا عَنْ كَيْفِيَّتِهِ وَمَاهِيَّتِهِ فَقَالُوْا لَا نَزِيْدُ لَكَ عَلَى هٰذَا لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَلٰكِنْ لَا حَدَّ عَلَيْهِمْ لِتَكَامُلِ عَدَدِهِمْ فَإِنْ تَكَامَلَ عَدَدُ الشُّهُوْدِ وَمَانِعٌ مِنْ

جب چار شخص زنا کی گواہی دیں اور زنا کی کیفیت اور ماہیت بیان نہ کریں تو گواہی ان کی مقبول نہ ہوگی لیکن ان پر حد قذف واجب نہ ہوگی کیونکہ گواہوں کی تعداد پوری ہے اور یہ حد کے واجب ہونے میں مانع ہے، بلکہ اگر چار عورت بھی زنا کی گواہی دیں تو

وَجُوْبِ الْحَدِّ كَمَا لَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَةٌ مِنَ النِّسَاءِ وَكَذٰلِكَ اِنْ وَصَفَ بَعْضُهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ فَلَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ اَيْضًا ،

ان پر حد واجب نہ ہوگی نیز اگر چار شخص گواہی دیں اور ان میں سے بعض زنا کے معنی بیان کریں اور بعض نہ کریں تو نہ ان پر حد واجب ہوگی، نہ گواہوں پر نہ مدعا علیہ پر،

(المبسوط)

۳۴۰- اگر گواہ چار سے کم ہوں اور مدعا علیہ ان کی شہادت کے بعد اقرار زنا کرے تو ان پر حد قذف جاری نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا بَعْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُحَدُّ هُوَ بِهٰذِهِ الشُّهُوْدِ وَاِنْ كَانُوْا اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعٍ (العنایہ)

اگر گواہ چار سے کم ہوں اور ان کی گواہی کے بعد خود مدعا علیہ زنا کا اقرار کرے تو گواہوں پر حد قذف واجب نہ ہوگی،

۳۴۱- مدعا علیہ کے اقرار بعد الانکار کے بعد گواہوں کی گواہی غیر مقبول ہے،

وَاِذَا شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ بِالزِّنَا وَهُوَ مُنْكِرٌ ثُمَّ اَقَرَّ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ فَيُؤْخَذُ بِحُكْمِ الْاِقْرَارِ لِاَنَّهَا تُقْبَلُ عَلَى الْمُنْكِرِ فَاِذَا اَقَرَّ فَقَدْ عَدِمَ شَرْطَ الْقَبُوْلِ ،

(الہدایہ)

اگر مدعا علیہ منکر ہو اور چار گواہ زنا کی گواہی دیں پھر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی گواہی باطل ہو جائیگی اور اس کے اقرار پر شریعت کا حکم جاری ہوگا کیونکہ گواہ منکر پر لیے جاتے ہیں، مقر پر نہیں لیے جاتے پس جس وقت مدعا علیہ نے اقرار کر لیا گواہی کے قبول کرنے کا سبب باقی نہ رہا،

۳۴۲- چار مردوں کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے ایک بار اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی،

وَاِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا

اگر چار مرد زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ایک بار

فَاَقَرَّ مَرَّةً حُدَّ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَعِنْدَ اَبِیْ یُوْسُفَ لَا یُحَدُّ وَھُوَ الْاَصَحُّ (الکافی)

زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۳۔ اس قسم کی گواہی کے بعد مدعا علیہ کے چار بار سے کم کے اقرار اور پھر انکار کے بعد حد واجب ہوگی،

اَرْبَعَةٌ شَھِدُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِالزِّنَا فَاَقَرَّ الرَّجُلُ بَعْدَ شَھَادَتِھِمْ ثُمَّ اَنْکَرَ وَلَمْ یُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَا حَدَّ عَلَیْہِ (قاضی خاں)

اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور مدعا علیہ ان کی گواہی کے بعد زنا کا اقرار کرے اور پھر منکر ہو جائے تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۴۔ چار مردوں کی گواہی کے بعد اگر مدعا علیہ نے چار بار اقرار زنا کیا تو اس پر حد واجب ہوگی،

اِذَا شَھِدَ عَلَیْہِ اَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا وَقَضٰی بِذٰلِکَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقَرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُقِیْمَ عَلَیْہِ الْحَدُّ (الخانیہ)

اگر چار مردوں نے زنا کی گواہی دی اور ان کی گواہی پر قاضی نے حد جاری کرنے کا حکم دیا بعد اس کے مدعا علیہ نے چار بار زنا کا اقرار کیا تو حد اس پر جاری ہوگی،

۳۴۵۔ مدعا علیہ کا اقرار سے پھر جانا معتبر و موجب سقوط حد ہے،

وَلَوْ رَجَعَ لَمْ یُصَحِّ رُجُوْعُہٗ وَبِہٖ اَخَذَ الطَّحَاوِیُّ (التاتارخانیہ)

اگر مدعا علیہ چار اقرار کے بعد رجوع کرے تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی،

۳۴۶۔ دو بار مدعا علیہ کے اقرار زنا اور دو شخصوں کی گواہی سے حد واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّتَیْنِ وَشَھِدَ بِالزِّنَا شَاھِدَانِ لَا یُحَدُّ (التمرتاشی)

اگر مدعا علیہ دو بار زنا کا اقرار کرے اور دو شخص زنا کی گواہی دیں تو مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۷۔ گواہوں کے اختلاف سے حد زنا واجب نہ ہوگی اور خود گواہوں پر بھی حد قذف واجب نہ ہوگی۔

اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاخْتَلَفُوْا فِى الْمَرْأَةِ الْمَزْنِىِّ بِهَا اَوْ فِى الْمَكَانِ اَوْ فِى الْوَقْتِ بَطَلَتْ شَهَادَتُهُمْ وَلٰكِنْ لَا حَدَّ عَلَى الشُّهُوْدِ عِنْدَنَا (المبسوط)	اگر چار مرد کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں لیکن جس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا ہے، اس کی تعیین میں یا زنا کی جگہ میں یا زنا کے وقت میں اختلاف کریں تو گواہی ان کی باطل ہو جائے گی لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۴۸- اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی شہادت دیں اور عورتوں کی شہادت یہ ہو کہ وہ باکرہ ہے تو حد واجب نہ ہوگی،

اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى اِمْرَأَةٍ بِالزِّنَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَقُلْنَ هِىَ بِكْرٌ لَا حَدَّ عَلَيْهَا وَلَا عَلَى الشُّهُوْدِ (الكافى)	اگر چار مرد کسی عورت پر زنا کی گواہی دیں اور دوسری عورتیں کہیں کہ یہ باکرہ ہے تو نہ اس عورت پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر،

۳۴۹- جس کے اعضاء تناسل نہ ہوں اس کے خلاف چار مردوں کی شہادت سے شاہد و مدعا علیہ کسی پر حد واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ وَاعَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَهُوَ مَجْبُوْبٌ فَاِنَّهٗ لَا يُحَدُّ وَلَا يُحَدُّ الشُّهُوْدُ، (التبيين)	اگر چار شخص کسی شخص پر زنا کی گواہی دیں اور اس شخص کے عضوِ تناسل نہ ہو تو نہ اس پر حد واجب ہوگی نہ گواہوں پر،

۳۵۰- چار گواہوں میں اگر ایک غلام اور محدود فی القذف شامل ہو تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی اور مدعا علیہ بری ہو جائیگا،

وَاِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَاَحَدُهُمْ عَبْدٌ اَوْ مَحْدُوْدٌ فِى قَذْفٍ	اگر چار شخص زنا کی گواہی دیں اور ایک ان میں سے غلام ہو یا حدِ قذف میں سزا یافتہ ہو تو گواہوں پر

فَاِنَّهُمْ يُحَدُّوْنَ وَلَا يُحَدُّ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ (الہدایہ)

حدِ قذف واجب ہوگی اور مدعا علیہ پر حد واجب نہ ہوگی

۳۵۱۔ شہادتِ زنا سے پھر جانے کے احکام،

وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ قَبْلَ اَنْ يُحْكَمَ بِهَا حُدُّوْا وَلَوْ رَجَعَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ بَعْدَ الْحُكْمِ قَبْلَ الْاِسْتِيْفَاءِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ يُحَدُّوْنَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُحَدُّ الرَّاجِعُ وَلَوْ رَجَعَ اَحَدُهُمْ بَعْدَ الْاِسْتِيْفَاءِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ خَاصَّةً (الهادی)

اگر چار آدمیوں نے زنا کی گواہی دی اور قاضی کے فیصلہ سے پہلے ان میں ایک گواہی سے پھر گیا تو چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور اگر زانی پر حد جاری کرنے کا حکم ہو گیا لیکن ابھی تک اسپر حد جاری نہیں ہوئی کہ ایک گواہ اپنی گواہی سے پھر گیا تو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک صرف اوسی ایک گواہ پر حدِ قذف واجب ہوگی جو گواہی سے پھرا ہے، اور اگر زانی پر حد جاری ہو چکی ہے اس کے بعد ایک گواہ گواہی سے پھر گیا تو حدِ قذف تنہا اوس پر واجب ہوگی،

اِنْ كَانَ الشُّهُوْدُ خَمْسَةً وَرَجَعَ وَاحِدٌ اَوْ مَضَى الْحَدُّ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ بِشَهَادَةِ مَنْ بَقِيَ (الایضاح)

اگر پانچ شخص گواہ ہوں اور ان میں سے ایک اپنی گواہی سے پھر جاوے تو مدعا علیہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور اس پر حدِ زنا جاری کرینگے،

وَاِذَا هَرَبَ وَبَقِيَ سَوْطٌ فَرَجَعَ وَاحِدٌ مِنَ الشُّهُوْدِ وَهُمْ بُوْا جَمِيْعًا حَدَّ الْقَذْفِ

جب حد جاری کر دی گئی، اور اس حالت میں کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو جو حد باقی رہ گئی ہے وہ زانی

وَيُدْرَءُ عَنِ الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْحَدِّ وَلَوْ رَجَمَهُ النَّاسُ وَالشُّهُوْدُ لَمْ يَتِمَّ حَتّٰى رَجَعَ بَعْضُهُمْ حُدَّ الشُّهُوْدُ حَدَّ الْقَذْفِ (قاضی خاں)

سے ساقط ہو جائیگی، اور گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی اور اگر زانی کو سنگسار کیا ہے اور وہ ابھی تک مرا نہیں ہے، کہ اسی حالت میں زنا کا کوئی گواہ گواہی سے پھر گیا تو گواہوں پر حدِ قذف واجب ہوگی

اَرْبَعَةٌ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَشَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَيْهِ بِالْاِحْصَانِ فَاَمَرَ الْقَاضِيْ شُهُوْدَ الزِّنَا وَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ ثُمَّ رَجَعُوْا جَمِيْعًا عَنْ شَهَادَتِهِمْ فَاِنَّ شُهُوْدَ الزِّنَا يَضْمَنُوْنَ الدِّيَةَ وَيُحَدُّوْنَ حَدَّ الْقَذْفِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الثَّلٰثَةِ وَلَا ضَمَانَ عَلٰى شُهُوْدِ الْاِحْصَانِ (المحیط)

اگر چار شخصوں نے ایک شخص کے زنا پر اور دو شخصوں نے اس کے احصان پر گواہی دی اور قاضی نے ان کی گواہی سے زانی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا پھر تمام گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے، تو اس صورت میں زنا کے گواہوں پر خون کی دیت اور حدِ قذف واجب ہوگی اور احصان کے گواہوں پر تاوان واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَلَمْ يُحْصِنْ فَجُلِدَ وَلَا اِلْمَامَ وَجَرَحَتْهُ السِّيَاطُ ثُمَّ رَجَعُوْا عَنِ الشَّهَادَةِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ اَرْشُ الْجِرَاحَةِ خَلَا فَالَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَجْرَحْهُ السِّيَاطُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ بِالْاِتِّفَاقِ وَعَلٰى هٰذَا اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالتَّعْزِيْرِ (المبسوط)

اگر چار شخصوں نے ایک غیر محصن شخص کے زنا پر گواہی دی اور زانی کو کوڑے لگائے گئے، جس سے وہ زخمی ہوا، پھر گواہ اپنی گواہی سے پھر گئے، اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک گواہوں پر زخم کی دیت واجب نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگی، لیکن اگر مدعا علیہ کوڑوں سے زخمی نہ ہوا تو بالاتفاق گواہوں پر کوئی

تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم ان گواہوں کا ہے جو تہمتِ زنا شراب خواری اور تعزیری حد کے متعلق شہادت دیں،

۳۵۲- زنا کی گواہی پر گواہی معتبر نہیں ہے،

اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى شَهَادَةِ اَرْبَعَةٍ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا لَمْ يُحَدَّ، (الکافی)

اگر چار شخصوں نے زنا کے چار گواہوں کی گواہی پر گواہی دی تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۵۳- گواہوں کی تعدیل یا سنگساری کے حکم سے پہلے زانی کے قتلِ عمد و قتلِ خطاء سے قصاص و دیت واجب ہوگی،

اِنْ شَهِدَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى رَجُلٍ بِالزِّنَا فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً بَعْدَ الشَّهَادَةِ لَا قَبْلَ التَّعْدِيْلِ يَجِبُ الْقَوَدُ فِي الْعَمْدِ وَالدِّيَةُ فِي الْخَطَاءِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَكَذَا اِذَا قَتَلَهُ بَعْدَ التَّزْكِيَةِ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالرَّجْمِ (الکافی)

اگر چار شخصوں نے کسی شخص کے زنا پر گواہی دی اور ابھی گواہوں کی تعدیل نہیں ہوئی تھی یا تعدیل کے بعد قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم نہیں دیا تھا کہ مدعا علیہ کو کسی نے قتل کر دیا تو قتلِ عمد کی صورت میں قاتل پر قصاص، اور غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں اُسکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۳۵۴- سنگساری کے فیصلہ کے بعد زانی کے مار ڈالنے سے قاتل بالعمد پر کوئی تاوان نہیں ہے،

وَاِنْ قَضٰى بِرَجْمِهٖ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا اَوْ خَطَاءً لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، (الکافی)

اگر قاضی نے مدعا علیہ کے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعد حکم کے کسی نے اوسکو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان واجب نہ ہوگا،

۳۵۵- وطی و جماع کے لفظ سے زنا کی شہادت غیر معتبر ہے، لیکن گواہوں پر اس سے حدِ قذف واجب ہوگی

إِنْ شَهِدَ الشُّهُودُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّهُ وَطِئَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَقُولُوا زَنَى بِهَا فَشَهَادَتُهُمْ بَاطِلَةٌ وَكَذَا لَوْ شَهِدُوا أَنَّهُ جَامَعَهَا أَوْ بَاضَعَهَا لَا حَدَّ عَلَى الشُّهُودِ (المبسوط)

اگر چار شخص دخلی یا جماع کے لفظ سے گواہی دیں تو ان کی گواہی باطل ہو جائیگی، لیکن گواہوں پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۵۶- بالقصد معائنہ سے شہادتِ زنا مقبول ہے،

إِذَا شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَا وَقَالُوا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ، (الهداية)

اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور کہیں کہ ہم نے قصداً دیکھا تو ان کی شہادت مقبول ہوگی،

۳۵۷- لذت حاصل کرنے کے لیے بالقصد معائنہ سے شہادت غیر معتبر ہو جاتی ہے،

وَلَوْ قَالُوا تَعَمَّدْنَا النَّظَرَ لِلتَّلَذُّذِ لَا تُقْبَلُ، إِجْمَاعًا (فتح القدير)

اگر کہیں کہ ہم نے لذت حاصل کرنے کے لیے دیکھا تو گواہی ان کی مقبول نہ ہوگی،

۳۵۸- گواہوں کے بیان کے خلاف عورت کا دعوا ے زنا بالجبر مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ عَلَى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَادَّعَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ أَكْرَهَهَا وَلَمْ تَشْهَدِ الشُّهُودُ بِذٰلِكَ وَلٰكِنْ شَهِدُوا أَنَّهَا طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِمُ الْحَدُّ (المبسوط)

اگر گواہوں نے عورت اور مرد پر زنا کی گواہی دی اور عورت کہتی ہے کہ اس نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا لیکن گواہ جبر کی گواہی نہیں دیتے بلکہ اس کی رضامندی بیان کرتے ہیں تو عورت کا عذر مقبول نہ ہوگا اور دونوں پر حد واجب ہوگی

۳۵۹- گذشتہ زنا پر بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلہ پر نہ ہوں گواہی مقبول نہیں ہے،

إِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ بِحَدٍّ مُتَقَادِمٍ لَمْ يَتَّهِمْهُمْ عَنْ إِقَامَتِهِ بُعْدُهُمْ مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ (القدوري)

اگر گواہ گذشتہ زنا پر گواہی دیں تو حد واجب نہ ہوگی بشرطیکہ گواہ امام سے دور کے فاصلے پر نہ ہوں،

تیسرا باب،

شرابخواری کی حد کے بیان میں،

۳۶۰- کن حالتوں میں شرابخواری کی شہادت اور اوسکا اقرار معتبر ہے،

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاُخِذَ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ اَوْ جَاءَ سُكْرَانَ فَشَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَكَذٰلِكَ اِذَا اَقَرَّ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ مَعَهُ شُرْبُ الْخَمْرِ قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا وَاِنْ اَقَرَّ بَعْدَ ذَهَابِ رِيْحِهَا لَمْ يُحَدَّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَكَذَا اِذَا شَهِدُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رِيْحُهَا وَالسُّكْرُ لَمْ يُحَدَّ عِنْدَهُمَا اَيْضًا فَاِنْ اَخَذَهُ الشُّهُوْدُ وَرِيْحُهَا مَوْجُوْدٌ مَعَهُ اَوْ سُكْرَانَ فَذَهَبُوْا مِنْ مِصْرٍ اِلٰى مِصْرٍ فِيْهِ الْاِمَامُ فَانْقَطَعَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْتَهُوْا بِهٖ حُدَّ اِجْمَاعًا

ایک شخص نے شراب پی اور ایسی حالت میں کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آتی ہے، یا نشہ کی حالت میں ہو گرفتار ہو کر قاضی کے پاس آیا اور گواہوں نے اس کے شرابخواری کی گواہی دی اس پر حد واجب ہوگی اور ایسی حالت میں جبکہ شراب کی بو اس کے منہ سے آتی ہے اگر اقرار کیا تو اس پر حد واجب ہوگی، کم شراب پی ہو یا زیادہ لیکن اگر بو سے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار کیا یا بو سے شراب نشہ کے زائل ہونے کے بعد گواہوں نے گواہی دی تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر ایسی حالت میں کہ شراب کی بو اس کے منہ سے آتی ہے اور نشہ کی حالت میں ہے گواہوں نے اس کو گرفتار

کیا اور قاضی تک پہنچیں جو دوسرے شہر میں تھا شراب کی بو زائل ہو گئی

(السراج الوہاج) تو پھر حد واجب ہو گی،

۳۶۱- شراب انگوری کے پینے سے بغیر نشہ کے بھی حد واجب ہوتی ہے،

وَيُحَدُّ شَارِبُهَا وَإِنْ لَمْ يُسْكِرْ، اور شراب انگوری کے پینے سے اگر نشہ نہ آئے تب

(شرح وقایہ) بھی حد واجب ہو گی،

۳۶۲- شراب نوشی کا الزام دو گواہ اور ایک بار کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے،

يَثْبُتُ الشُّرْبُ بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ وَ اور شراب خواری دو مرد کی گواہی اور ایک بار کے اقرار

بِالْإِقْرَارِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَا تُقْبَلُ فِيهِ سے ثابت ہوتی ہے، اور اس میں مردوں کے ساتھ

شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ (الہدایہ) عورتوں کی گواہی مقبول نہیں ہے،

۳۶۳- امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار ضروری ہے،

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ يُشْتَرَطُ الْإِقْرَارُ اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو بار اقرار

مَرَّتَيْنِ. (الہدایہ) ہونا چاہیئے،

۳۶۴- بغیر شہادت و اقرار صرف بو سے شراب سے حد واجب نہ ہو گی اور گواہوں کا اختلاف بھی موجب سقوط حد ہے،

وَلَا يُحَدُّ الْمُسْلِمُ بِوُجُودِ رِيحِ الْخَمْرِ مِنْهُ جبتک کہ گواہ شراب پینے کی گواہی نہ دیں یا خود

حَتَّى يَشْهَدَ الشُّهُودُ عَلَيْهِ بِشُرْبِهَا شراب پینے کا اقرار نہ کرے صرف بو سے شراب کے

أَوْ يُقِرَّ وَلَوْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ شَرِبَ بَعْلَاءَ الْخَمْرِ وجود سے حد واجب نہ ہو گی، اگر ایک شخص شراب

أَنَّهُ قَاءَهَا لَمْ يُحَدَّ وَكَذَا لَوْ شَهِدَ عَلَى الشُّرْبِ پینے کی گواہی دے، اور دوسرا شراب کے قے کرنے

وَالرِّيحُ يُوجَدُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا اخْتَلَفَا فِي الْوَقْتِ وَ کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہو گی، اگر شراب

كذالك لو شهد احدهما انه سكر من الخمر وشهد الآخر انه سكر من السكر (الظهيرية)

کی موجود ہو اور گواہ گواہی بھی دیں لیکن شراب پینے کے وقت یا پی ہوئی چیز کے متعلق اختلاف کریں تو حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۵- بوے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار سے حد واجب نہیں ہوتی،

وان اقر بعد ذهاب رائحته لم يحد (القدوری)

اگر بوے شراب کے زائل ہونے کے بعد اقرار کرے تو حد واجب نہ ہوگی

۳۶۶- شراب پینے کے اقرار سے پھر جانا معتبر ہے،

من اقر بشرب الخمر والسكر ثم رجع لم يحد (الهداية)

اگر کسی نے شراب پینے کا اقرار کیا پھر اس سے پھر گیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۶۷- شراب نوشی کے گواہوں سے سوالات جرح،

واذا شهد الشهود عند القاضي بشرب الخمر على رجل يسئلهم القاضي عن الخمر ما هي ثم يسئلهم كيف شرب لاحتمال انه كان مكرها ثم يسئلهم متى شرب لاحتمال التقادم ثم انه اين شرب لاحتمال انه شرب في دار الحرب (قاضی خاں)

جب گواہ قاضی کے پاس کسی کے شراب پینے کی گواہی دیں تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیے کہ شراب کیا ہے؟ اور کیونکر پی؟ تاکہ یہ احتمال باقی نہ رہے کہ شراب بجبر پی ہے، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کب شراب پی تاکہ تقادم کا احتمال باقی نہ رہے، پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ کہاں شراب پی تاکہ دار الحرب میں شراب پینے کا احتمال باقی نہ رہے،

۳۶۸- گواہوں کے عدالت کی جانچ،

فاذا بينوا ذلك حبسه القاضي

جس وقت گواہ تمام مراتب بیان کر چکیں قاضی

حَتّٰی یُسْئَلَ عَنِ الْعَدَالَۃِ وَکَمَا یَقْضِیْ بِظَاہِرِ الْعَدَالَۃِ (البحر الرائق)

مدعا علیہ کو مقید رکھے تاکہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور ان کی ظاہری عدالت پر حکم نہ کرے،

۳۶۹- شراب خواری کی حد کس پر واجب ہوتی ہے اور کس پر نہیں ہوتی

وَالْمَشْہُوْدُ عَلَیْہِ بِشُرْبِہَا لَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا نَاطِقًا فَلَا حَدَّ عَلَی الصَّبِیِّ وَلَا الْمَجْنُوْنِ وَلَا الْکَافِرِ وَفِی الْخَانِیَۃِ وَلَا یُحَدُّ الْاَخْرَسُ سَوَاءٌ شَہِدَ الشُّہُوْدُ عَلَیْہِ اَوْ اَشَارَ بِاِشَارَۃٍ مَعْہُوْدَۃٍ یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِقْرَارًا مِنْہُ فِی الْمُعَامَلَاتِ وَیُحَدُّ الْاَعْمٰی (البحر الرائق)

اور حد جاری کرنے کے لیے مدعا علیہ کو عاقل، بالغ مسلمان اور بولنے والا ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکے مجنون اور کافر پر شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی اور گونگے پر بھی شراب خواری کی حد واجب نہیں ہوتی گو گواہ ان کے شراب پینے کی گواہی دیں، یا خود مدعا علیہ اشارے سے اقرار کرے لیکن اندھے پر شراب خواری کی حد واجب ہوتی ہے،

۳۷۰- بجبر شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی،

وَکَذَا لَوْ شَرِبَ الْمُکْرَہُ لَا یَجِبُ الْحَدُّ (الہدایہ)

اگر کسی نے شراب بجبر پی اس پر حد واجب نہ ہوگی

۳۷۱- ذمی پر شراب نوشی کی حد نہیں ہے،

وَلَا حَدَّ عَلَی الذِّمِّیِّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَشْرِبَۃِ (الظہیریہ)

اور ذمی کے شراب پینے پر حد واجب نہیں ہوتی

۳۷۲- آزاد پر حد شراب نوشی کا نصاب،

وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالسُّکْرِ فِی الْحُرِّ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا لِاِجْمَاعِ الصَّحَابَۃِ (الہدایہ)

اور آزاد کے حق میں شراب پینے کی حد ۸۰ کوڑے ہیں اور اسکی تعیین صحابہ کے اجماع سے ثابت ہوئی ہے

۳۷۳- ایک قطرہ شراب پینے پر بھی حد واجب ہوگی،

وَحَدُّ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ وَلَوْ شَرِبَ قَطْرَةً ثَمَانُوْنَ سَوْطًا،

اگر ایک قطرہ بھی شراب پی ہو تب بھی اس کی حد اسی کوڑے ہوگی،

(کنز الدقائق)

۳۷۴- حدِ شراب کا ثبوت حدیث سے ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ

اور شراب کی حد رسول اللہ صلعم کے حکم سے ثابت ہوئی ہے،

(الہدایہ)

۳۷۵- غلام پر حدِ شراب نوشی کا نصاب،

وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحَدُّهٗ اَرْبَعُوْنَ سَوْطًا

اگر مدعا علیہ غلام ہو تو اس کی حد چالیس کوڑے ہے،

(السراج الوہاج)

۳۷۶- حدِ شراب کا طریقہ،

وَيُفَرَّقُ عَلٰى بَدَنِهٖ كَمَا فِى الزِّنَا وَيُجْتَنَبُ بِهِ الْوَجْهُ وَالرَّاْسُ كَمَا فِى الزِّنَا وَيُجَرَّدُ فِى الْمَشْهُوْرِ

اور مدعا علیہ کے جسم پر متفرق طور پر کوڑے لگائیں اور اسکے سر اور چہرے کو محفوظ رکھیں اور زائد لباس کو اس کے بدن سے دور کریں،

(السراج الوہاج)

وَلَوْ شَهِدَ الشُّهُوْدُ عَلَى السُّكْرَانِ لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ حَتّٰى يَصْحُوَ فَاِنْ اَفَاقَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ سَوَاءٌ ذَهَبَتْ رَائِحَةُ الْخَمْرِ عَنْهُ اَوْ لَمْ تَذْهَبْ (الغیرہ)

اور مدعا علیہ اگر نشے میں بیہوش ہو تو اس پر حد جاری نہ کریں جب ہوش میں آجائے تو اس کو حد ماریں جائے اس کے منہ سے شراب کی بو زائل ہو یا نہ ہو،

۳۷۷- تاڑی پینے پر حد مارنے کے لیے نشہ شرط ہے،

مَنْ سَكِرَ مِنَ النَّبِيذِ حُدَّ وَلَا يُحَدُّ السُّكْرَانُ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُ سَكِرَ مِنَ النَّبِيذِ وَشُرِبَ بِهِ طَوْعًا (الہدایہ)

اگر کسی شخص نے تاڑی پی ہے تو اس پر حد واجب ہوگی اور جبتک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اسکو تاڑی سے نشہ آیا ہے اور اس نے اسکو برضا و رغبت پیا ہے اسکو حد نہ ماری جائیگی،

۳۷۸- شراب کے قے کرنے پر مسلمان کو حد نہ ماری جائیگی،

اَلْمُسْلِمُ إِذَا تَقَيَّأَ الْخَمْرَ فَإِنَّهُ لَا يُحَدُّ لِجَوَازِ أَنَّهُ شَرِبَ مُكْرَهًا (الظہیریہ)

مسلمان نے اگر شراب کو قے کیا تو اس پر حد واجب ہوگی کیونکہ یہ احتمال ہے کہ کسی نے اسکو شراب جبراً پلائی ہوگی،

۳۷۹- دوسری چیزوں سے مخلوط شراب پینے کا حکم

فَإِنْ اخْتَلَطَتِ الْخَمْرُ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَائِعَاتِ مِثْلِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَالدُّهْنِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَشَرِبَ إِنْ كَانَتِ الْخَمْرُ غَالِبَةً وَشَرِبَ مِنْهَا قَطْرَةً حُدَّ وَإِنْ كَانَتْ مَغْلُوبَةً لَا يَحِلُّ شُرْبُهَا وَلَا يُحَدُّ مَا لَمْ يُسْكِرْ (قاضی خاں)

اگر شراب میں پانی یا دودھ یا تیل وغیرہ ملا ہو تو ایسی حالت میں اگر شراب غالب ہو تو اسکے ایک قطرہ پینے سے بھی حد واجب ہوگی اور اگر شراب مغلوب ہو تو اس کا پینا تو حلال نہیں ہے، مگر جب تک نشہ نہ لائے حد واجب نہ ہوگی،

۳۸۰- نشہ کا معیار

وَاخْتَلَفُوا فِي مَعْرِفَةِ السُّكْرِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْأَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَا الرِّجَالَ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ صَاحِبَاهُ إِذَا اخْتَلَطَ كَلَامُهُ فَصَارَ غَالِبُ كَلَامِهِ

نشے کی حقیقت میں علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک نشہ کے معنی یہ ہیں کہ آسمان و زمین اور مرد اور عورت کو نہ پہچانے اور صاحبین کے نزدیک نشہ یہ ہے کہ اوسکی گفتگو بے ربط ہو اور اس پر اک بک

الْهِذْيَانُ هُوَ السُّكْرَانُ ، (قاضی خاں) — غالب ہو،

۳۸۱- خمر کے علاوہ دوسرے منشیات کا حکم،

إِذَا سَكِرَ مِنَ الْبَنْجِ اخْتَلَفُوا فِي وُجُوبِ الْحَدِّ عَلَيْهِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يُحَدُّ وَالسُّكْرَانُ مِمَّا سِوَى الْخَمْرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ الْمُتَّخَذَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ وَالزَّبِيبِ يُحَدُّ وَالْبَاقِي مِنْ مَاءِ الْعِنَبِ إِذَا غَلَا وَاشْتَدَّ وَلَمْ يُقْذَفْ بِالزَّبَدِ فَسُكْرُ بِهِ إِنْسَانٌ وَسَكَرٌ لَا يُحَدُّ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْعَصِيرِ عِنْدَهُ (قاضی خاں)

بھانگ پینے سے حد واجب نہیں ہوتی اور خمر کے سوا جو دوسری شرابیں انگور اور خرما سے بناتے ہیں جب ان کے پینے سے نشہ آئے تو حد واجب ہوگی اور شیرۂ انگور اگر جوش میں آجائے اور اس سے جھاگ نہ نکلے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا نشہ موجب حد نہیں ہے، اور اس کا حکم افشردہ کا ہے،

۳۸۲- خمر کے علاوہ اور شرابیں کب حرام ہوتی ہیں،

وَاعْلَمْ أَنَّ هَذِهِ الْأَشْرِبَةَ إِنَّمَا تَحْرُمُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا غَلَتْ وَاشْتَدَّتْ وَقَذَفَتْ بِالزَّبَدِ وَعِنْدَهُمَا يَكْفِي الِاشْتِدَادُ كَمَا فِي الْخَمْرِ، (شرح وقایہ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک افشردے اس وقت حرام ہوتے ہیں جب جوش میں آجائیں، نشہ لائیں اور جھاگ ماریں اور صاحبین کے نزدیک صرف جوش معتبر ہے،

۳۸۳- مست کا اقرار شراب نوشی صحیح نہیں ہے،

لَا يُحَدُّ السُّكْرَانُ بِإِقْرَارِهِ عَلَى نَفْسِهِ لِزِيَادَةِ احْتِمَالِ الْكَذِبِ فِي إِقْرَارِ الْمُحْتَالِ لِأَنَّهُ حَالِصُ حَقِّ اللهِ تَعَالَى بِخِلَافِ حَدِّ الْقَذْفِ لِأَنَّ فِيهِ حَقَّ الْعَبْدِ أَيْضًا

جو حد کہ خالص خداوند تعالیٰ کا حق ہو جیسے شراب خواری کی حد وہ ایسے شخص کے اقرار سے جو نشے میں ہو واجب نہیں ہوتی بخلاف حد قذف کے کہ اس میں بندے کا بھی حق ہے،

چوتھا باب،

حدِ قذف کے بیان میں،

۳۸۴- قذف کی تعریف

اَلْقَذْفُ فِی اللُّغَةِ الرَّمْیُ بِالشَّیْءِ (شرح الطحاوی)
اَلْقَذْفُ فِی الشَّرْعِ الرَّمْیُ بِالزِّنَا (فتح القدیر)

لغت میں قذف کے معنی کسی چیز کے پھینکنے کے ہیں، شریعت میں قذف کے معنی تہمتِ زنا لگانے کے ہیں،

۳۸۵- حدِ قذف کے شرائط اور اس کا نصاب،

اِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ رَجُلًا مُحْصِنًا اَوِ امْرَأَةً مُحْصِنَةً بِصَرِیْحِ الزِّنَا وَطَالَبَ الْمَقْذُوْفُ بِالْحَدِّ حَدَّهُ الْحَاکِمُ ثَمَانُوْنَ سَوْطًا اِنْ کَانَ حُرًّا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی محصن مرد یا کسی محصنہ عورت پر صریح زنا کی تہمت لگائے اور وہ حد کا دعوی کرے تو تہمت لگانے والے پر اگر وہ آزاد ہوگا تو اسّی کوڑے کی حد واجب ہوگی، اور حدِ قذف قرآن مجید سے ثابت ہے،

۳۸۶- زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت سے تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ رَمَاهُ بِسَائِرِ الْمَعَاصِیْ غَیْرِهٖ کَا یَجِبُ الْحَدُّ

اگر زنا کے سوا دوسرے جرائم کی تہمت لگائے تو حد

بَلِ التَّعْزِيْرُ (منح الغفار) واجب نہ ہوگی بلکہ تعزیر عائد ہوگی،

۳۸۷- تہمت لگانے والا اگر اپنی آزادی کا انکار کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا،

وَلَوْ اَنْكَرَ الْقَاذِفُ حُرِّيَّةَ نَفْسِهٖ وَقَالَ اَنَا عَبْدٌ وَعَلَى حَدِّ الْعَبْدِ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهٗ مَعَ اَيْمَانِهٖ (منح الغفار) اگر تہمت لگانے والا اپنی آزادی کا انکار کرے اور کہے کہ میں غلام ہوں لہٰذا مجھ پر غلام کی حد واجب ہونی چاہیے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا،

۳۸۸- غیر ملک میں حرام مباشرت سے احصان زائل ہو جاتا ہے،

يَبْطُلُ اِحْصَانُهٗ بِكُلِّ وَطْىٍ حَرَامٍ فِىْ غَيْرِ الْمِلْكِ (خزانة المفتين) اور غیر ملک میں حرام مباشرت کے تمام اقسام سے احصان جاتا رہتا ہے،

۳۸۹- چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے تہمتِ زنا لگانے پر حد نہیں ہے،

تَزَوَّجَ خَمْسَةً بَعْدَ الْاَرْبَعِ وَوَطِئَهَا فَلَا حَدَّ عَلٰى قَاذِفِيْهَا (المحيط) اگر چوتھی بی بی کے بعد پانچویں بی بی سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ مباشرت کرے تو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی،

۳۹۰- دو ملوکہ بہنوں سے وطی کرنے پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہوگی،

اِنْ مَلَكَ اُخْتَيْنِ فَوَطِئَهَا حُدَّ قَاذِفُهٗ (المبسوط) اگر دو بہنوں کو اپنی ملک میں لاکر دونوں کے ساتھ مباشرت کرے تو اس کے تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی

۳۹۱- جان بوجھ کر ناجائز نکاح کرنے پر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی،

اِنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً بِغَيْرِ شُهُوْدٍ وَاِمْرَاَةً وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ لَهَا زَوْجًا اَوْ فِىْ عِدَّةٍ مِنْهُ زَوْجٍ اَوْ ذَاتِ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنْهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اگر کسی نے ایک عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر دار عورت، یا ایسی عورت کیساتھ جو عدت میں ہے یا ایسی قرابتدار عورت کیساتھ جو اس پر حرام ہو نکاح کیا

فَوَطِيَهَا فَلَا حَدَّ عَلَى قَاذِفِهِ (البحر الرائق)

اور ان تمام باتوں کو جان کر مباشرت کی تو اس کے تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر اس کو اس کی اطلاع نہ ہو تو اس کی تہمت زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی،

۳۹۲- تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اگر اس شخص نے زنا یا ناجائز مباشرت کی جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

اِنْ زَنَى الْمَقْذُوْفُ قَبْلَ اَنْ يُقَامَ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ اَوْ وَطِئَ وَطْئًا حَرَامًا غَيْرَ مَمْلُوْكٍ فَقَدْ سَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ، (المبسوط)

اگر تہمتِ زنا لگانے والے پر حد جاری ہونے سے پہلے اس شخص نے زنا کیا جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے یا غیر ملک میں حرام مباشرت کی تو تہمتِ زنا لگانے والے سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

۳۹۳- لڑکے، دائمی پاگل، اعضا سے تناسل بریدہ شخص پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب نہ ہوگی، اور ہجڑے اور نامرد پر تہمتِ زنا لگانے سے حد واجب ہوگی،

وَلَا يَجِبُ الْحَدُّ بِقَذْفِ الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُوْنِ وَلَوْ كَانَ يُجَنُّ وَيُفِيْقُ فَإِنْ كَانَ يُجَنُّ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُفِيْقَ لَا يَجِبُ وَكَذَا لَا يَجِبُ بِقَذْفِ الْمَجْبُوْبِ اَمَّا بِقَذْفِ الْخَصِيِّ وَالْعِنِّيْنِ يَجِبُ، (خزانۃ المفتین)

اگر کوئی شخص لڑکے یا دائمی مجنون پر زنا کی تہمت لگائے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور جو شخص کبھی مجنون رہتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے تو اگر کوئی شخص اس پر تہمتِ زنا لگائے تو حد واجب ہوگی، اور اگر کسی نے ایسے شخص پر تہمتِ زنا لگائی جس کے اعضا سے تناسل کٹے ہوئے ہوں تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اگر کسی نے نامرد پر تہمتِ زنا لگائی ہو تو حد واجب ہوگی،

۳۹۴- زانی پر تہمتِ زنا لگانے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

مَنْ قَذَفَ الزَّانِیَ بِالزِّنَا فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ سَوَاءٌ قَذَفَ بِذَالِکَ الزِّنَا اَوْ بِزِنَاءٍ اٰخَرَ (المبسوط)

اگر کسی نے زانی پر تہمتِ زنا لگائی چاہے اس زنا کی تہمت ہو جو اس نے کیا ہے، یا دوسرے زنا کی تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۵- اگر قاصد سے کسی کو زانی کہلایا جائے تو اگر اس نے بھیجنے والے کا نام بتا کر کہا کہ فلاں نے تجھکو زانی کہا ہے تو دونوں میں سے کسی پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر بھیجنے والے کا نام نہیں بتایا تو قاصد پر حدِ قذف واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَیْرِہٖ قُلْ لِفُلَانٍ یَا زَانِیْ فَاِنْ قَالَ الرَّسُوْلُ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ اِنَّ فُلَانًا یَقُوْلُ لَکَ یَا زَانِیْ لَا حَدَّ عَلَی الرَّسُوْلِ وَلَا عَلَی الْمُرْسِلِ وَلَوْ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ یُخْبِرْ عَنِ الْمُرْسِلِ وَلٰکِنَّ قَالَ لِلْمُرْسَلِ اِلَیْہِ یَا زَانِیْ حُدَّ الرَّسُوْلُ، (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کو اس لیے بھیجا کہ فلاں شخص کو "یا زانی" کے لفظ سے پکارے اور اس شخص نے جا کر اسکی طرف سے کہا کہ فلاں شخص نے تجھکو "یا زانی" کہا ہے" تو کہنے والے اور بھیجنے والے کسی پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی، لیکن اگر بھیجنے والے کا نام نہ لے اور صرف یہ کہے کہ "یا زانی" تو کہنے والے پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۹۶- غصے میں یہ کہنے سے کہ تو اپنے باپ کا جانا نہیں ہے حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِغَیْرِہٖ لَسْتَ لِاَبِیْکَ اَوْ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ (الکنز)

اگر ایک شخص غصے کی حالت میں کسی کو کہے کہ تو اپنے باپ کا جانا نہیں ہے تو اس پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۳۹۷- لیکن اگر غصہ میں ایسا نہ کہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، اور اگر دادا، چچا اور ماموں کی طرف کسی کو منسوب کرے یا تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

نَسَبَ رَجُلًا اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ فِیْ غَیْرِ غَضَبٍ لَمْ یُحَدَّ فَاِنْ کَانَ فِیْ غَضَبٍ حُدَّ وَلَوْ

اگر ایک شخص بغیر غصے کے کسی کو کہے کہ تو فلاں غیر کا بیٹا ہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی اور اگر یہی

نَسَبَهٗ اِلٰی جَدِّہٖ لَمْ یُحَدَّ لِاَنَّ الْجَدَّ اَبٌ وَکَذَا لَوْ نَسَبَہٗ اِلٰی عَمِّہٖ وَخَالِہٖ وَزَوْجِ اُمِّہٖ لِاَنَّھُمْ یُسَمَّوْنَ اٰبَآءً مَجَازًا۔ (الترجمانی)

اگر ایک شخص کسی کو اس کے دادا یا چچا، یا ماموں، یا نانا کی طرف منسوب کرکے کہے کہ تو فلان شخص کا بیٹا ہے، تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی، کیونکہ ان سب کو مجازاً باپ کہتے ہیں،

۳۹۸۔ اگر کہے کہ تو اپنے دادا کا لڑکا نہیں تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَاِنْ قَالَ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ یَعْنِیْ جَدَّہٗ لَا یُحَدُّ (الکافی)

اگر ایک شخص کسی کے دادا کا نام لے کر کہے کہ تو اس کا لڑکا نہیں ہے تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۳۹۹۔ یہ کہنا کہ تو ابن آدم، انسان، اور مرد نہیں ہے تہمتِ زنا نہیں ہے،

وَلَوْ قَالَ لَسْتَ بِابْنِ اٰدَمَ اَوْ لَسْتَ بِاِنْسَانٍ اَوْ لَسْتَ بِرَجُلٍ اَوْ مَا اَنْتَ بِاِنْسَانٍ لَمْ یَکُنْ قَذْفًا (المجوہر النیرۃ)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو آدم کا بیٹا نہیں ہے، یا آدمی نہیں ہے، یا مرد نہیں ہے تو یہ تہمتِ زنا نہ ہوگی،

۴۰۰۔ یہ کہنے سے کہ تو حلال زادہ نہیں حدِ قذف واجب ہوگی،

وَاِنْ قَالَ لَسْتَ لِاَبٍ اَوْ لَسْتَ وَلَدَ حَلَالٍ فَھُوَ قَذْفٌ (مختار الغفار)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حلال زادہ نہیں ہے تو حدِ قذف واجب ہوگی،

۴۰۱۔ کسی کو اپنا لڑکا کہنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ یَا ابْنِیْ لَا حَدَّ عَلَیْہِ (المبسوط)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ اے میرے لڑکے، تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۲۔ کسی کو حجام یا جولاہے کا لڑکا کہنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِغَیْرِہٖ یَا ابْنَ الْحَجَّامِ اَوِ ابْنَ الْحَائِکِ لَا حَدَّ عَلَیْہِ (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص کسی کو کہے کہ تو حجام یا جولاہے کا لڑکا ہے تو اس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۳۔ بطریقہ استقبال یا استفہام زنا کے سوال کرنے سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِغَيْرِهٖ اَنْتَ تَزْنِيْ لَا حَدَّ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ هٰذَا لِلْاِسْتِقْبَالِ وَلَوْ قَالَ اَنْتَ تَزْنِيْ وَاُضْرَبُ اَنَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِاَنَّ هٰذَا يُذْكَرُ عَلٰى طَرِيْقِ الْاِسْتِفْهَامِ وَالتَّعْبِيْرِ وَمَعْنَاهُ كَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُعَاقَبَ غَيْرُ الْفَاعِلِ

(الاصلاح)

اگر ایک شخص ایک شخص سے بصیغہ استقبال کہے کہ تو زنا کرے گا یا بطریق سوال دریافت کرے کہ تو تو زنا کریگا اور میں مارا جاؤنگا تو حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۴۔ مرد کو زانیہ کہنے پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ يَا زَانِيَةُ فَاِنَّهٗ لَا يَجِبُ الْحَدُّ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ

(المحیط)

اگر کوئی شخص مرد کو لفظ مؤنث کے ساتھ کہے کہ اے زانیہ تو اس پر امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک حد واجب نہ ہوگی،

۴۰۵۔ عورت کو زانی کہنے سے حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِلْمَرْاَةِ يَا زَانِيْ بِغَيْرِ التَّاءِ فَاِنَّهٗ يَجِبُ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ بِالْاِجْمَاعِ،

(شرح الطحاوی)

اگر کوئی شخص عورت کو بغیر تاے تانیث کے کہے یا زانی تو اس پر حدِ قذف واجب ہوگی،

۴۰۶۔ عورت سے یہ کہنے پر کہ نکاح سے پہلے تیرے شوہر نے تیرے ساتھ زنا کیا حدِ قذف واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ زَنٰى بِكِ زَوْجُكِ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَكِ فَهُوَ قَاذِفٌ (التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص ایک عورت سے کہے کہ تیرے ساتھ تیرے شوہر نے نکاح کرنے سے پہلے زنا کیا ہے تو حدِ قذف واجب ہوگی

۴۰۷۔ عورت پر حالت صغر، جبر و خواب و جنون میں زنا کی تہمت سے حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ قَالَ زَنَيْتِ وَاَنْتِ صَغِيْرَةٌ اَوْ مُكْرَهَةٌ اَوْ نَائِمَةٌ اَوْ مَجْنُوْنَةٌ لَمْ تُحَدَّ، (مَنَحُ الْغَفَّار)

اگر ایک شخص ایک عورت سے کہے کہ تو نے بچپن میں زنا کیا یا تجھ سے جبراً یا نیند کی حالت میں یا دیوانگی کی حالت میں زنا کیا گیا تو اُس پر حدِ قذف واجب نہ ہوگی،

۴۰۸۔ حدِ قذف کے شرائط،

وَاِنَّمَا يَجِبُ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ الْمَقْذُوْفُ مُحْصَنًا وَشَرَائِطُهٗ خَمْسَةٌ وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا مُسْلِمًا عَفِيْفًا لَمْ يَكُنْ وَطِئَ امْرَاَتَهٗ بِالزِّنَا اَوْ بِالشُّبْهَةِ اَوْ بِنِكَاحٍ فَاسِدٍ فِيْ عُمُرِهٖ، (شرح الطحاوی)

اور تہمتِ زنا لگانے والے پر اس وقت حد واجب ہوتی ہے جب وہ شخص جس پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے محصن ہو یعنی اس میں پانچ شرطیں پائی جاتی ہوں، اور وہ یہ ہیں کہ آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان اور پرہیزگار ہو کہ عمر بھر زنا یا شبہہ کے ساتھ یا نکاح فاسد کے ساتھ مباشرت نہ کی ہو،

۴۰۹۔ تہمتِ زنا کا ثبوت

وَيَثْبُتُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً وَبِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ كَمَا فِيْ سَائِرِ الْحُقُوْقِ (الاختیار شرح المختار)

اور زنا کی تہمت لگانا ایک بار کے اقرار یا دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے،

۴۱۰۔ تہمتِ زنا کن طریقوں سے نہیں ثابت ہوتی،

وَلَا يَثْبُتُ بِشَهَادَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَفِيْ الْقَاضِيْ اِلَى الْقَاضِيْ وَلَا بِالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَا بِكِتَابِ الْقَاضِيْ اِلَى الْقَاضِيْ (قاضی خاں)

اور تہمتِ زنا مردوں کیساتھ عورتوں کی گواہی اور ان گواہوں کی گواہی سے جو دوسرے گواہوں کی گواہی پر گواہی دیں اور قاضی کے خط سے جو دوسرے قاضی کے پاس بھیجا گیا ہو ثابت نہیں ہوتی،

۴۱۱۔ تہمتِ زنا سے اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں،

وَمَنْ اَقَرَّ بِالْقَذْفِ ثُمَّ رَجَعَ لَمْ يُقْبَلْ رُجُوْعُهٗ

اگر کسی نے تہمتِ زنا لگانے کا اقرار کیا، اور بعد کو اس سے

(الہدایہ) پھر گیا تو اس کا انکار مقبول نہ ہوگا،

۱۴۱۲ - تہمتِ زنا کے گواہوں سے جرح اور ان کی عدالت کی جانچ۔

إِذَا ادَّعَى رَجُلٌ عَلَى آخَرَ أَنَّهُ قَذَفَ وَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّ هٰذَا قَذَفَ فَالْقَاضِي يَسْأَلُ عَنِ الشَّاهِدَيْنِ عَنِ الْقَذْفِ مَا هُوَ وَ كَيْفَ هُوَ فَإِنْ قَالَا أَشْهَدُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا زَانِي قُبِلَ شَهَادَتُهُمَا وَيُحَدُّ الْقَاذِفُ إِنْ كَانَا عَدْلَيْنِ وَإِنْ كَانَ الْقَاضِي لَا يَعْرِفُ الشُّهُودَ بِالْعَدَالَةِ حَبَسَ الْقَاذِفَ حَتّٰى يَتَعَرَّفَ عَنْ عَدَالَةِ الشَّاهِدَيْنِ وَالْعَدَالَةُ هِيَ الِانْزِجَارُ عَنْ تَعَاطِي مَا يَعْتَقِدُ الْإِنْسَانُ حُظْرَ رَدِّهِ،

جب کوئی شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعوی کرے اور گواہوں کو قاضی کے اجلاس میں پیش کرے، تو قاضی کو گواہوں سے پوچھنا چاہیئے کہ تہمتِ زنا کیا ہے؟ اور کیونکر تہمتِ زنا لگائی؟ پس اگر گواہ جواب دیں اور وہ عادل ہوں تو تہمتِ زنا لگانے والے پر حد واجب ہوگی اور اگر قاضی گواہوں کی عدالت سے واقف نہ ہو تو مدعا علیہ کو مقید رکھے تاکہ عدالت گواہوں کی ظاہر ہو اور گواہوں کی عدالت یہ ہے کہ دینی گناہوں سے پرہیز کرنے والے ہوں،

(الظہیریۃ)

۱۴۱۳ - گواہوں کا تہمت کے دن میں اختلاف اور اس کا اثر۔

فَإِنْ شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا زَانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ قَالَ يَا زَانِي يَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يُقْبَلُ بِهِ الشَّهَادَةُ وَيُحَدُّ الْقَاذِفُ وَقَالَا لَا يُقْبَلُ

اگر گواہ تہمتِ زنا لگانے کے دن میں اختلاف کریں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول ہے اور مدعا علیہ پر حد جاری ہوگی اور صاحبین کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

(الظہیریۃ)

۱۴۱۴۔ تہمت کی جگہ میں گواہوں کا اختلاف اور اسکا اثر

وَلَوْ شَهِدَ رَجُلَانِ عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَذْفِ وَاخْتَلَفَا فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ قَذَفَ فِيْهِ وَجَبَ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا يَجِبُ وَلَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَذَفَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَشَهِدَ اٰخَرُ اَنَّهٗ اَقَرَّ بِقَذْفِهٖ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِهِمْ (فتاوی الکرخی)

اگر گواہ تہمت زنا لگانے کی جگہ میں اختلاف کریں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مدعا علیہ پر حد واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہوگی اور اگر ایک گواہ تہمت زنا لگانے کی گواہی دے اور ایک گواہ تہمت زنا کے اقرار کی گواہی دے تو حد واجب نہ ہوگی۔

۱۴۱۵۔ تہمت زنا لگانے کی زبان میں گواہوں کا اختلاف اور اس کا اثر

وَلَوْ اخْتَلَفُوْا فِي اللُّغَةِ الَّتِيْ وَقَعَ الْقَذْفُ بِهٖ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَالْفَارِسِيَّةِ بَطَلَتْ شَهَادَتُهُمْ (فتح القدیر)

اگر گواہ تہمت زنا لگانے کے لفظ میں اختلاف کریں یعنی ایک کہے کہ زبان فارسی میں اور دوسرا کہے کہ زبان عربی میں تہمت زنا لگائی تو ان کی گواہی باطل ہوگی۔

۱۴۱۶۔ تہمت زنا کا مدعی اور اس کے مرنے کا اثر حد قذف پر

اِذَا كَانَ الْمَقْذُوْفُ حَيًّا فَلِاَحَدٍ خُصُوْمَةٌ لِاَحَدٍ سَوَاءٌ كَانَ حَاضِرًا اَوْ غَائِبًا وَلَوْ مَاتَ الْمَقْذُوْفُ قَبْلَ اَنْ يُطَالِبَ اَوْ بَعْدَ مَا طَلَبَ اَوْ اُقِيْمَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْحَدِّ بَطَلَ الْحَدُّ وَبَطَلَ مَا بَقِيَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ سَوْطًا وَاحِدًا (فتاوی الکرخی)

جس شخص پر تہمت زنا لگائی گئی ہے اور اگر وہ زندہ ہے تو دوسرے کو تہمت زنا لگانے والے پر دعوی کا حق حاصل نہیں ہے، چاہے وہ حاضر ہو یا غائب اور اگر دعوی سے پہلے یا دعوی کے بعد وہ مر گیا اور تہمت زنا لگانے والے پر کچھ حد جاری بھی کر دی گئی، تو بقیہ حد اس سے ساقط ہو جائیگی،

۴۱۷۔ تہمتِ زنا کے دعویٰ میں وراثت جاری نہیں ہوتی البتہ جس شخص کے نسب میں اس تہمت سے داغ لگتا ہے وہ دعویٰ کرسکتا ہے،

وَلَا يُطَالِبُ بِحَدِّ قَذْفِ الْمَيِّتِ إِلَّا مَنْ يَقَعُ الْقَدْحُ فِي نَسَبِهِ بِقَذْفِهِ، (الهدایہ)

اگر کوئی شخص مردے پر تہمتِ زنا لگائے، تو اس کے ورثاء کو دعویٰ کا حق حاصل نہیں ہوتا، البتہ اگر اس کے تہمتِ زنا لگانے سے کسی کے نسب میں خرابی واقع ہو تو وہ دعویٰ کرسکتا ہے،

۴۱۸۔ محروم الارث البتہ متوفی کی جانب سے دعویٰ کرسکتا ہے،

وَلَوْ كَانَ الطَّالِبُ مَحْرُومًا عَنِ الْمِيرَاثِ (شرح المنظار)

اگر مدعی میت کی میراث سے محروم ہو تو وہ تہمتِ زنا لگانے والے پر دعویٰ کرسکتا ہے،

۴۱۹۔ متوفی کے دو لڑکوں میں سے اگر ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کردے، تو دوسرا لڑکا دعویٰ کرسکتا ہے،

إِنَّ رَجُلًا لَوْ قَذَفَ مَيِّتًا وَلَهُ ابْنَانِ فَصَدَّقَهُ أَحَدُهُمَا فَلِلْآخَرِ أَنْ يُحَدَّ، وَكَذَا إِذَا عَفَى بَعْضُهُمْ فَلِلْآخَرِ الْمُطَالَبَةُ (شرح المنظار)

اگر مرد شخص کے دو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک تہمتِ زنا کی تصدیق کرے یا معاف کردے تو دوسرا لڑکا دعویٰ کرسکتا ہے،

۴۲۰۔ باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں ہوسکتا،

وَلَيْسَ لِلْوَلَدِ أَنْ يُطَالِبَ بِحَدِّ الْقَذْفِ إِذَا كَانَ الْقَاذِفُ أَبَاهُ وَجَدَّهُ وَإِنْ عَلَا وَلَا أُمَّهُ وَلَا جَدَّتَهُ (الایضاح)

باپ، دادا، ماں اور دادی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعویٰ کرنا جائز نہیں ہے،

۴۲۱۔ غلام اپنے آقا پر تہمتِ زنا کا دعویٰ نہیں کرسکتا،

رَجُلٌ لِعَبْدٍ وَلِدُ أُمِّ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ قَدْ مَاتَتْ فَقَذَفَ الْمَوْلَى أُمَّ الْعَبْدِ فَلَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يُؤَاخِذَ عَلَى مَنْ كَانَ بِحَدِّهَا (المحیط)

اگر کوئی شخص اپنے غلام کی ماں پر جو آزاد اور مسلمان تھی اسکے مرنے کے بعد زنا کی تہمت لگائے، تو غلام کو اپنے آقا پر تہمتِ زنا لگانے کے دعوی کا حق حاصل نہیں ہے،

۴۲۲۔ ایک جماعت پر تہمتِ زنا لگانے سے صرف ایک حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ جَمَاعَةً بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ قَذَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِكَلَامٍ عَلَى حِدَةٍ أَوْ فِي أَيَّامٍ مُتَفَرِّقَةٍ فَخَاصَمُوا ضُرِبَ لَهُمْ حَدٌّ وَاحِدٌ وَكَذَا إِذَا خَاصَمَ بَعْضٌ دُونَ بَعْضٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ يَكُونُ لَهُمْ جَمِيعًا وَكَذَا إِذَا حَضَرَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَإِنَّمَا عَلَى الْقَاذِفِ حَدٌّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَإِنْ حَضَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْ لَمْ يُخَاصِمْ فِي قَذْفِهِ يُحَدُّ الْحَدَّ فِي حَقِّهِ وَلَمْ يُحَدَّ لَهُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَوْ حُدَّ الْقَاذِفُ وَفَرَغَ مِنْ حَدِّهِ ثُمَّ قَذَفَ رَجُلًا آخَرَ فَإِنَّهُ يُحَدُّ ثَانِيًا حَدًّا آخَرَ وَإِنَّمَا يَسْقُطُ حَدُّ الْقَذْفِ مَا قَبْلَهُ وَلَا يَسْقُطُ مَا بَعْدَهُ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے چند آدمیوں پر ایک لفظ کے ساتھ یا مختلف الفاظ کے ساتھ یا مختلف دنوں میں تہمتِ زنا لگائی اور ان میں سے بعض نے یا سب نے اسپر دعوی کیا تو صرف ایک حد واجب ہوگی، اور اگر ان میں سے بعض نے دعوی کیا اور تہمتِ زنا لگانے والے کو حد مار دیگئی، اور اس کے بعد بقیہ لوگوں نے اس تہمتِ زنا کا دعوی کیا جو اس نے حد مارنے سے پہلے لگائی تھی ان کا دعوی خارج ہوجائیگا، اور اگر مدعا علیہ حد مارے جانے کے بعد کسی پر تہمتِ زنا لگائے تو اس پر دوبارہ حد واجب ہوگی،

۴۲۳۔ ایک محصنہ عورت پر دو شخصوں کی تہمتِ زنا سے ہر ایک پر حد واجب ہوگی،

وَلَوْ قَذَفَ أَجْنَبِيٌّ أَجْنَبِيَّةً مُحْصَنَةً وَأَقَامَ

اگر کسی نے ایک اجنبی اور محصن عورت پر زنا کی تہمت لگائی

عَلَيْهِ الْحَدُّ ثُمَّ قَذَفَ فَاٰخَرُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ اَيْضًا (المحیط)

اور اس پر حدِ قذف جاری کر دیگئی پھر دوسرے شخص نے اسی عورت پر تہمتِ زنا لگائی تو اس پر بھی حد واجب ہوگی،

۴۲۴۔ تہمتِ زنا کے ثبوت کے بعد مدعا علیہ سے اس تہمت کی صحت کے لیے گواہ طلب کیے جائینگے ورنہ حد واجب ہو جاے گی،

اِذَا اَدَّعٰى عَلَى اِنْسَانٍ قَذْفًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِاِقْرَارِ الْقَاذِفِ اَوْ بِبَيِّنَةٍ قَامَتْ عَلَيْهِ يُقَالُ لَهُ اَقِمِ الْبَيِّنَةَ عَلٰى صِحَّةِ قَذْفِكَ وَاِلَّا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ (الاضاح)

اگر کوئی شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعوی کرے اور مدعا علیہ کے اقرار یا گواہوں سے تہمتِ زنا لگانے کا دعوی ثابت ہو جاے تو مدعا علیہ سے کہا جائیگا کہ وہ تہمتِ زنا کو ثابت کرے ورنہ مدعا علیہ پر حدِ قذف جاری کر دیگے،

۴۲۵۔ جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ اس کی تصدیق کر دے یا گواہوں سے اس کا زنا ثابت ہو جاے تو حدِ قذف ساقط ہو جاے گی،

وَسَقَطَ الْحَدُّ عَنِ الْقَاذِفِ بِتَصْدِيْقِ الْمَقْذُوْفِ اَوْ بِاَنْ يُقِيْمَ اَرْبَعَةً عَلٰى زِنَاءِ الْمَقْذُوْفِ سَوَاءٌ اَقَامَهَا قَبْلَ الْحَدِّ اَوْ فِيْ خِلَالِهٖ عَلٰى اَحَدِ الرِّوَايَاتِ

(السراج الوہاج)

جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہو، اگر وہ اس تہمت کی تصدیق کر دے یا چار مرد اس کے زنا کرنے پر گواہی دے دیں تو حدِ قذف ساقط ہو جاے گی،

۴۲۶۔ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اگر اس کا اقرار یا زنا شہادت سے ثابت ہو جاے تو حدِ قذف ساقط ہو جائے گی،

وَاِنْ شَهِدَ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ عَلٰى اِقْرَارِ الْمَقْذُوْفِ بِالزِّنَاءِ يُدْرَءُ الْحَدّ

اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت یہ گواہی دیں کہ جس شخص پر تہمتِ زنا لگائی گئی ہے اس نے زنا کا

عَنِ الْقَاذِفِ (المبسوط) — اقرار کیا ہو تو تہمتِ زنا لگانے والے سے حد ساقط ہو جائیگی،

۴۲۷۔ تہمتِ زنا لگانے والے سے حلف نہیں لیا جا سکتا

وَلَوْ قَذَفَ رَجُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْمَقْذُوفِ بَيِّنَةٌ عَلَى أَنَّهُ قَذَفَهُ وَأَرَادَ اسْتِحْلَافَهُ بِاللّٰهِ مَا قَذَفَهُ فَإِنَّ الْحَاكِمَ لَا يَسْتَحْلِفُهُ عِنْدَنَا۔ (المحاہر النیرۃ)

اگر ایک شخص کسی پر تہمتِ زنا لگانے کا دعوی کرے اور گواہ نہ پیش کرے اور مدعا علیہ سے اس کے انکار پر حلف کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر حلف عائد نہ ہوگا،

۴۲۸۔ حدِ قذف کے خصوصیات

حَدُّ الْقَذْفِ يُفَارِقُ حَدَّ الزِّنَا فَإِنَّ حَدَّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّقَادُمِ وَحَدُّ الزِّنَا وَالشُّرْبِ يَسْقُطُ وَلَا يُقَامُ حَدُّ الْقَذْفِ إِلَّا بِطَلَبِ الْمَقْذُوفِ وَلَا يُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ الدَّعْوَى وَلَا يَسْقُطُ هٰذَا الْحَدُّ بَعْدَ الْعَفْوِ وَالْإِبْرَاءِ بَعْدَ نَيْلِهِ وَكَذَا إِذَا عَفَى قَبْلَ الرَّفْعِ إِلَى الْقَاضِي وَكَذَا لَوْ صَالَحَ عَنِ الْقَذْفِ عَلَى مَالٍ يَكُونُ بَاطِلًا وَيُرَدُّ الْمَالُ عَلَيْهِ وَلَهُ أَنْ يُطَالِبَهُ بِالْحَدِّ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا

(قاضی خاں)

حدِ قذف انقضاءِ مدت سے ساقط نہیں ہوتی بخلاف حدِ زنا و حدِ شراب خواری کے کہ انقضاءِ مدت سے ساقط ہو جاتی ہیں اور حدِ قذف دعوی پر موقوف ہے اور حدِ زنا اور حدِ شراب خواری دعوی پر موقوف نہیں اور حدِ قذف میں مدعی کے دعوی سے پہلے گواہوں کی گواہی مقبول نہیں ہے اور مدعی کے معاف کرنے یا بری کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اور اگر مدعی مال لیکر مصالحت کرے تو یہ صلح جائز نہ ہوگی اور مال مدعی سے واپس لے لیا جائیگا اور وہ پھر تہمتِ زنا لگانے کا دعوی کر سکے گا،

۴۲۹۔ حدِ قذف کے لیے قاضی کا علم بعض حالتوں میں کافی ہے،

وَيُقِيمُهُ الْقَاضِي بِعِلْمِهِ إِذَا عَلِمَ فِي أَيَّامِ قَضَائِهِ وَكَذَا الْوَقْدَفَةُ بِحَضْرَةِ الْقَاضِي حَدٌّ وَإِنْ عَلِمَهُ الْقَاضِي قَبْلَ أَنْ يَسْتَقْضِيَ ثُمَّ وَلِيَ الْقَضَاءَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُقِيمَهُ حَتَّى يَشْهَدَ بِهِ عِنْدَهُ

اگر قاضی اپنے زمانہ قضاء میں کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو تو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے اس طرح اگر کوئی شخص قاضی کے سامنے کسی پر تہمت زنا لگائے تو قاضی اس پر حد جاری کریگا، اور اگر کوئی شخص کسی کے تہمت زنا لگانے سے واقف ہو اور اس کے بعد وہ قاضی ہو جائے تو اس کو یہ حق نہیں کہ اپنے سابق علم کے مطابق مدعا علیہ کو حد مارنے کا حکم دے جبتک گواہ اُسکے ثبوت پر گواہی نہ دے لیں

(فتح القدیر)

۴۳۰- حد قذف کا طریقہ

وَلَا يُنْزَعُ عَنْهُ الثِّيَابُ غَيْرُ الْفَرْوِ وَالْحَشْوِ وَيُفَرَّقُ عَلَى بَدَنِهِ كَمَا فِي الزِّنَا

(شرح النقایہ)

اور حد قذف جاری کرنے کا طریقہ یہ ہو کہ زائد کپڑے مدعا علیہ کے بدن سے الگ کر دیے جائیں اور کوڑا اس کے بدن پر متفرق طور پر لگائیں،

۴۳۱- تہمت زنا کا دعویٰ نہ کرنا بہتر ہے

وَلَوْ تَرَكَ الْمَقْذُوفُ الْمُطَالَبَةَ فَذَلِكَ حَسَنٌ وَكَذَلِكَ يُسْتَحْسَنُ مِنَ الْحَاكِمِ إِذَا رُفِعَهُ إِلَيْهِ أَنْ يَقُولَ لِلْمُدَّعِي قَبْلَ أَنْ يَلْتَبِثَ اعْرِضْ عَنْ هَذَا (الاضاح)

اور بہتر یہ ہے کہ مقذوف تہمت زنا کا دعویٰ نہ کرے اور حاکم کے لیے بھی مناسب یہ ہے کہ جب دعویٰ اس کے پاس پہنچے تو پہلے مدعی کو سمجھائے کہ مقدمہ سے درگذر کرے،

۴۳۲- حد قذف کا اثر شہادت پر

إِذَا حُدَّ الْمُسْلِمُ فِي قَذْفٍ سَقَطَتْ شَهَادَتُهُ عَلَى التَّأْبِيدِ عِنْدَ أَئِمَّتِنَا

جب کسی مسلمان پر حد قذف جاری کر دیگئی تو اس کی شہادت ہمیشہ کے لیے ناقابل [illegible] ہو گئی، البتہ توبہ

تَابَ كَانَتْ تُقْبَلُ كَالْكَافِرِ فِي الْعِبَادَاتِ، (شرح الطحاوی)	کے بعد حیات میں اوس کی شہادت مقبول ہوتی ہے،

۴۳۳۔ مسلمان ہونے کے بعد حدِ قذف جاری ہونے والے کی شہادت مقبول ہے،

فَإِنْ أَسْلَمَ قَبِلَتْ شَهَادَتُهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ (الہدایہ)	اگر حدِ قذف کا فر پر جاری کیجا ۔ اور اس کے بعد وہ مسلمان ہوجاے تو اس کی گواہی مقبول ہوگی

فصل
تعزیر کے بیان میں

۴۳۴۔ تعزیر کا قاعدہ کلیہ

وَهَذَا لِأَنَّ التَّعْزِيرَ لِكُلِّ مَعْصِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ فَفِيهَا التَّعْزِيرُ (الاختیار، النظم)	جس جرم کی کوئی مقررہ سزا نہیں ہے اس کے ارتکاب سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۳۵۔ تعزیر کی دو قسمیں

وَيَنْقَسِمُ إِلَى مَا هُوَ حَقُّ اللهِ وَحَقُّ الْعَبْدِ وَلَا أَوَلَى بِهِ عَلَى الْإِمَامِ وَلَا يَجُوزُ لَهُ تَرْكُهُ إِلَّا فِيمَا إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ انْزَجَرَ الْفَاعِلُ قَبْلَ ذَلِكَ وَيَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَجُوزُ لِلْمُدَّعِي إِشْهَادُ بِهِ فَيَكُونُ مُدَّعِيًا شَاهِدًا إِذَا كَانَ مَعَهُ آخَرُ (النہر الفائق)	اور تعزیر کی دو قسمیں ہیں، ایک خدا کا حق ہے اور دوسرا بندے کا حق تو جو تعزیر خدا کا حق ہو امام پر اس کا قائم کرنا واجب اور اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس وقت وہ اس کو چھوڑ سکتا ہے جب یہ معلوم ہوجاے کہ جرم مزا پانے سے پہلے ہی جرم سے باز آگیا اور اسی وجہ سے کہ حق اللہ میں دوسرے گواہوں کیساتھ مدعی کی گواہی بھی مقبول ہے

۴۳۶- حالت ارتکاب جرم میں ہر مسلمان تعزیر دے سکتا ہے،

قَالُوْا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِقَامَةُ التَّعْزِيْرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِيَةِ فَاَمَّا بَعْدَ الْمُبَاشَرَةِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْحَاكِمِ (البحر الرائق)

حالت جرم میں ہر مسلمان کو مجرم کی سزا دینے کا حق ہے لیکن جرم کے بعد حاکم کے سوا کسی کو سزا دینا جائز نہیں ہے،

۴۳۷- لیکن ارتکاب جرم کے بعد بلا اجازت محتسب کوئی مسلمان سزا نہیں دے سکتا،

رَاٰى غَيْرُهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ مُوْجِبَةٍ لِلتَّعْزِيْرِ فَعَزَّرَهٗ بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُحْتَسِبِ فَالْمُحْتَسِبُ اِنْ يُعَزِّرُ الْمُعَزِّرَ اِنْ عَزَّرَهٗ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْهَا (البحر الرائق)

ایک شخص ایک فعل حرام میں مشغول تھا اور کسی نے اس کو بلا اجازت محتسب سزا دیدی، تو اگر اس نے اس فعل سے فارغ ہونے کے بعد اس کو سزا دی ہے تو محتسب اس کو سزا دے سکتا ہے،

۴۳۸- جو تعزیر بندے کا حق ہے وہ دعویٰ پر موقوف ہے اور اس کو صرف امام یا پنچ دے سکتا ہے،

وَالتَّعْزِيْرُ الَّذِيْ يَجِبُ حَقًّا لِلْعَبْدِ بِالْقَذْفِ وَنَحْوِهٖ فَاِنَّهٗ يَتَوَقَّفُ عَلَى الدَّعْوٰى لَا يُقِيْمُهٗ اِلَّا الْحَاكِمُ اِلَّا اَنْ يَحْكُمَ فِيْهِ (فتح القدیر)

جو تعزیر کہ بندے کا حق ہے، مثلاً گالی وغیرہ کی تعزیر وہ دعوی پر موقوف ہے، اور اس کو صرف حاکم یا وہ شخص جس کو فریقین پنچ بنا دیں جاری کر سکتا ہے،

۴۳۹- تعزیر میں مدعی کی برأت، معافی، گواہی، اور قسم جائز ہے،

يَجْرِيْ فِيْهِ الْاِبْرَاءُ وَالْعَفْوُ وَالشَّهَادَةُ وَالْيَمِيْنُ كَسَائِرِ حُقُوْقِ الْعَبْدِ (قاضی خاں)

اور تعزیر کے مقدمہ میں، مدعی کا بری کرنا، معاف کرنا اور گواہوں کی گواہی، اور انکار پر قسم مثل اور حقوق کے جائز ہے،

۴۴۰- تعزیر شبہہ سے بھی ثابت ہوتی ہے، اور اسکا طریقہ اثبات وہی ہے جو مال کا ہے،

وَالتَّعْزِيْرُ يَثْبُتُ مَعَ الشُّبْهَةِ وَلِذَا قَالُوْا يَثْبُتُ بِمَا يَثْبُتُ بِهِ الْمَالُ وَيَجْرِيْ فِيْهِ الْحَلِفُ وَيُقْضٰى فِيْهِ بِالنُّكُوْلِ (الاشباہ والنظائر)

اور تعزیر شبہ کے ساتھ بھی ثابت ہوتی ہے اور جس طریقہ سے مال ثابت ہوتا ہے اسی طریقہ سے تعزیر بھی ثابت ہوتی ہے اور انکار کی صورت میں مدعا علیہ پر قسم عائد ہوتی ہے اور اگر قسم نہ کھائے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۴۱- جو تعزیر بندے کا حق ہے اس میں صرف مدعی معافی دے سکتا ہے،

قَالَ الطَّحَاوِيْ عِنْدِيْ اَنَّ الْعَفْوَ ثَابِتٌ لِلَّذِيْ حُبِّيَ عَلَيْهِ كَالَى الْاِمَامِ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَعَلَّ مَا قَالُوْا اَنَّ الْعَفْوَ اِلَى الْاِمَامِ وَذٰلِكَ فِي التَّعْزِيْرِ الْوَاجِبِ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى (الحامدیہ)

جو تعزیر بندے کا حق ہے اس میں مدعی کی معافی جائز ہے امام کی معافی جائز نہیں، البتہ جو تعزیر خدا کا حق ہو امام اس کو معاف کر سکتا ہے،

۴۴۲- تعزیر کے گواہوں کا نصاب

وَيَثْبُتُ التَّعْزِيْرُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ اَوْ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ لِاَنَّهٗ مِنْ جِنْسِ حُقُوْقِ الْعِبَادِ (التبیین)

تعزیر کا دعویٰ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ منجملہ بندوں کے حق کے ایک تعزیر بھی ہے،

۴۴۳- تعزیر کے درجے

اَلتَّعْزِيْرُ عَلٰى مَرَاتِبَ تَعْزِيْرُ اَشْرَافٍ الْاَشْرَافُ وَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَالْعَلَوِيَّةُ بِالْاِعْلَامِ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ الْقَاضِيْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَفْعَلُ كَذَا فَيُزْجَرُ بِهٖ

جاننا چاہیئے کہ تعزیر مدعا علیہ کے مرتبہ کے موافق ہوتی ہے یعنی اشراف (مثلاً علماء و سادات کی تعزیر صرف یہ ہو کہ قاضی ان کے پاس کہلا بھیجے کہ مجھ معلوم ہوا ہے کہ آپ اس قسم کے کام کرتے ہیں، اور شرفا

وَتَعْزِيرُ الْأَشْرَافِ وَهُمُ الْأُمَرَاءُ وَالْقُضَاةُ بِالْإِعْلَامِ وَالْحَبْسِ إِلَى بَابِ الْقَاضِي وَالْخُصُومَةِ فِي ذٰلِكَ وَتَعْزِيرُ الْأَوْسَاطِ وَهُمُ السُّوقَةُ بِالْإِعْلَامِ وَالْحَبْسِ وَتَعْزِيرُ الْأَخِسَّةِ بِهٰذَا كُلِّهِ وَبِالضَّرْبِ (النهاية)

یعنی امراء اور زمینداروں کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے، اوران کے ساتھ مخاصمت کرے اور متوسط درجہ کے آدمی یعنی اہل بازار کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے اور قید کرے، اور نیچے درجے کے آدمیوں کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے، قید کرے اور کوڑے کی سزا دے،

وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ يَشْتِمُ النَّاسَ وَهُوَ مُحْتَرَفٌ ذَامُرُوَّةٍ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْتَهِي وَإِنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ يُؤَدَّبُ وَإِنْ كَانَ شَتَّامًا يُضْرَبُ وَيُحْبَسُ، (الخانية)

جو شخص لوگوں کو برا بھلا کہتا ہے اگر وہ معزز ہو تو امام اس کو نصیحت سے باز رکھیگا اگر متوسط درجہ کا آدمی ہو تو قید کریگا، اور اگر نیچے درجے کا آدمی ہو تو اس کو کوڑے اور قید کی سزا دیگا،

۴۴۴- تعزیرات میں کوڑوں کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم تعداد

وَأَكْثَرُهُ تِسْعَةٌ وَثَلٰثُونَ سَوْطًا وَأَقَلُّهُ ثَلٰثُ جَلَدَاتٍ (الهداية)

تعزیر میں زیادہ سے زیادہ اونتالیس کوڑے اور کم از کم تین کوڑے مارنے چاہئیں،

وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ يَبْلُغُ التَّعْزِيرُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ سَوْطًا (السرخسي)

اور امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی انتہا پچھتر کوڑے ہے،

لِأَنَّ التَّعْزِيرَ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَبْلُغَ الْحَدَّ وَأَقَلُّ الْحُدُودِ أَرْبَعُونَ وَهُوَ

کیونکہ تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچنا نہیں چاہیے اور حد کی کم از کم مقدار چالیس کوڑے ہے، اور وہ تہمت

حَدُّ الْعَبْدِ فِي الْقَذْفِ وَالشُّرْبِ وَ اعْتَبَرَ اَبُوْ يُوْسُفَ حَدَّ الْاَحْرَارِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ وَنَقَصَ عَنْهُمَا سَوْطًا فِيْ رِوَايَةٍ وَخَمْسَةٌ فِيْ رِوَايَةٍ (شرح الوقایہ)

زنا گھنے اور شراب پینے کے جرم میں غلام کی حد سے لیکن امام ابو یوسف نے آزاد کی حد کا اعتبار کیا ہے اور وہ اسی کوڑا ہے، جس سے انھوں نے ایک روایت میں ایک اور دوسری روایت میں پانچ کوڑے کم کر دیے ہیں،

۴۴۵- تعزیر کو حد کے درجہ تک پہنچانا ممنوع ہے،

وَالْاَصْلُ فِيْهِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ (الہدایہ)

تعزیر کو حد کی مقدار تک پہنچانا حدیث شریف کے رو سے ممنوع ہے،

۴۴۶- تعزیر میں کوڑے مارنے کا طریقہ

وَيُضْرَبُ فِي التَّعْزِيْرِ قَائِمًا عَلَيْهِ ثِيَابُهٗ وَيُنْزَعُ مِنْهُ الْحَشْوُ وَالْفَرْوُ وَلَا يَمُدُّ فِي التَّعْزِيْرِ وَيُفَرِّقُ الضَّرْبَ عَلَى الْاَعْضَاءِ اِلَّا الرَّاْسَ وَالْفَرْجَ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (قاضی خاں)

اور تعزیر میں مجرم کو کھڑا کر کے کوڑے لگانا چاہئیں اور زاید لباس کو اس کے بدن سے الگ کر لیں اور کوڑے کو بہت زیادہ نہ کھینچیں، اور متفرق طور پر اس کے اعضاء پر کوڑے لگائیں، اور اس کے سر اور شرمگاہ کو محفوظ رکھیں،

۴۴۷- تعزیر کی صورت اور مقدار امام کی رائے پر موقوف ہے،

ثُمَّ كَيْفِيَّةُ التَّعْزِيْرِ وَكَمِّيَّتُهٗ تَفَوَّضَانِ اِلٰى رَاْيِ الْاِمَامِ فَيُرَاعِيْ عِظَمَ الْجِنَايَةِ وَصِغَرَهَا وَحَالَ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُوْلِ فِيْهِ (شرح الوقایہ)

اور تعزیر کی کیفیت، اور اس کی مقدار کا تعین امام کی رائے پر موقوف ہے، اس کو چاہئے کہ گناہ کے بقدر اور مجرم کے مرتبہ کے موافق تعزیر دے،

۴۴۸- کوڑے مارنے کے بعد امام قید بھی کر سکتا ہے،

وَصَحَّ حَبْسُهُ بَعْدَ الضَّرْبِ إِذَا كَانَ فِيهِ مَصْلَحَةٌ (المغنی)

اور کوڑے مارنے کے بعد اگر حاکم مناسب سمجھے تو مجرم کو قید بھی کر سکتا ہے،

۴۴۹- مدت قید حاکم کی رائے پر موقوف ہے،

وَتَقْدِيرُ مُدَّةِ الْحَبْسِ رَاجِعٌ إِلَى الْحَاكِمِ (البحر الرائق)

اور مدتِ قید کی تعیین حاکم کی رائے پر موقوف ہے،

۴۵۰- قید کا مقصد

حُبِسَ بَعْدَ التَّعْزِيرِ حَتَّى يَتُوبَ لِأَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّفْيِ الْمَنْصُوصِ الْحَبْسُ فِي حَقِّ مَنْ خَوَّفَ النَّاسَ (منح الغفار)

تعزیر کے بعد قید اس لیے کیا جاتا ہے کہ توبہ کرلے اور علم فقہ میں جلاوطنی سے مراد قید ہے، اور وہ اس شخص کے لیے ہے کہ لوگوں کو اس سے خوف ہو،

۴۵۱- تعزیر کا معیار

وَذَكَرَ مَشَائِخُنَا أَنَّ أَدْنَاهُ عَلَى مَا يَرَاهُ الْإِمَامُ فَيُقَدِّرُهُ بِقَدْرِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْزَجِرُ لِأَنَّهُ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ النَّاسِ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ عَلَى قَدْرِ عِظَمِ الْجُرْمِ وَصِغَرِهِ (الہدایہ)

اور بعضوں کا قول ہے کہ تعزیر کی کم از کم مقدار وہ ہے جس سے حاکم کے نزدیک مجرم اپنے جرم سے باز آجائے اور وہ لوگوں کے اختلافِ حالت کے لحاظ سے مختلف ہے، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تعزیر کی کمی و بیشی بقدر فعل حرام کے ہے،

۴۵۲- تعزیر کے مختلف طریقے،

اَلتَّعْزِيرُ قَدْ يَكُونُ بِالْحَبْسِ وَقَدْ يَكُونُ بِالصَّفْعِ وَتَعْرِيكِ الْأُذُنِ وَقَدْ يَكُونُ

تعزیر کبھی قید کرنے سے دیجاتی ہے، کبھی طمانچہ مارنے سے، کبھی کان اینٹھنے سے، کبھی سخت کلامی سے

بِالْكَلَامِ الْعَنِيْفِ وَقَدْ يَكُوْنُ بِنَظَرِ الْقَاضِيْ اِلَيْهِ بِنَظَرٍ عُبُوْسٍ (النہایہ)

اور کبھی حاکم کی تیز نگاہ سے۔

اَلتَّعْزِيْرُ يَكُوْنُ بِالْقَتْلِ وَالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ وَالْاِنْزِعَاجِ عَنِ الدَّارِ وَاَخْذِ الْمَالِ وَغَيْرِهَا (الہدایہ)

اور تعزیر قتل، درّے لگانے، قید کرنے، اور گھر سے نکالنے اور مجرم کے مال کے قرق کرنے سے بھی ہو سکتی ہے،

اَلتَّعْزِيْرُ بِالشَّتْمِ مَشْرُوْعٌ وَلٰكِنْ بَعْدَ اَنْ لَا يَكُوْنَ قَذْفًا (منح الغفار)

کلمات ناشایستہ کے ذریعہ سے بھی تعزیر دی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ گالی اور تہمت زنا نہ ہو،

فِي الْاَنْوَارِ فِيْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ يَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِالصَّلْبِ حَيًّا وَبِالتَّجْرِيْدِ عَنِ الثِّيَابِ اِلَّا قَدْرَ الْعَوْرَةِ وَبِحَلْقِ الرَّاْسِ وَتَسْوِيْدِ الْوَجْهِ وَبِالنِّدَاءِ بِذَنْبِهٖ اِذَا تَكَرَّرَ مِنْهُ وَلَا يَجُوْزُ بِاَخْذِ اللِّحْيَةِ وَلَا بِاَخْذِ الْمَالِ ۝ (خزانۃ الروایہ)

اور امام شافعی کے نزدیک سولی پر چڑھانا، مجرم کے بدن سے ستر عورت کو محفوظ رکھ کے تمام کپڑے اتروا لینا اور سر کے بال منڈوا لینا اور مجرم کا منھ سیاہ کرنا اور اگر بار بار گناہ کرے تو اس کے جرم کی تشہیر کرنا بھی تعزیر ہے البتہ اس کی داڑھی پکڑ کر گھسیٹنا اور اس کا مال لے لینا جائز نہیں ہے۔

۴۵۳- تعزیر میں سبب تعزیر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے،

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَنْظُرَ الْقَاضِيْ فِيْ سَبَبِهٖ فَاِنْ كَانَ مِنْ جِنْسٍ مَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ وَلَمْ يَجِبْ لِعَارِضٍ يَبْلُغُ التَّعْزِيْرُ اَقْصٰى غَايَاتِهٖ مِثَالُهٗ اِذَا قَالَ لِاَمَةِ الْغَيْرِ اَوْ اَمْرَ وَلَدِ الْغَيْرِ يَا زَانِيَةُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَقْصٰى غَايَاتٍ

اور تعزیر کے سبب کا لحاظ بھی کرنا چاہیے، اگر وہ جرم ایسا ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے، لیکن اس موقع پر کسی سبب سے واجب نہیں ہوئی تو اس صورت میں انتہائی تعزیر کرنی چاہیئے، مثلاً اگر کوئی شخص کسی غیر کی لونڈی کو کہے کہ یا زانیہ تو اس کو انتہائی تعزیر دینی چاہیئے،

التَّعْزِيرِ لِاَنَّ الْحَدَّ لَا يَجِبُ هٰهُنَا لِعَدَمِ إِحْصَانِ الْمَقْذُوفِ وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ مَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ وَاِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِ مَا لَا يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ نَحْوَ اَنْ يَقُولَ لِغَيْرِهِ يَا خَبِيثُ حَتّٰى وَجَبَ التَّعْزِيرُ فَالتَّعْزِيرُ مُفَوَّضٌ اِلَى الْاِمَامِ۔

کیونکہ اس موقع پر حدِ قذف اس وجہ سے واجب نہیں ہوئی کہ وہ لونڈی غیر محصنہ ہے، اور اگر ایسا جرم ہو کہ اس سے حد واجب نہیں ہوتی، مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو خبیث کہے تو اس کو تعزیر حاکم کی رائے کے موافق دیجائیگی،

(المحیط)

۴۵۴۔ امام ابو یوسف کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے،

وَعَنْ اَبِي يُوسُفَ يَجُوزُ التَّعْزِيرُ لِلسُّلْطَانِ بِاَخْذِ الْمَالِ وَعِنْدَهُمَا وَبَاقِي الْاَئِمَّةِ الثَّلٰثَةِ لَا يَجُوزُ (فتح القدیر)

امام ابو یوسف کے نزدیک بادشاہ تعزیر میں مال لے سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مال کا لینا جائز نہیں،

۴۵۵۔ مال صرف چند روز کے لیے قرق کیا جاتا ہے تاکہ مجرم جرم سے باز آئے،

وَمَعْنَى التَّعْزِيرِ بِاَخْذِ الْمَالِ عَلَى الْقَوْلِ بِهِ اِمْسَاكُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهِ عِنْدَ مُدَّةٍ لِيَنْزَجِرَ ثُمَّ يُعِيدُهُ الْحَاكِمُ اِلَيْهِ لَا اَنْ يَاخُذَهُ الْحَاكِمُ لِنَفْسِهِ اَوْ لِبَيْتِ الْمَالِ (البحر الرائق)

اور مال لیکر تعزیر دینے کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کے مال کو چند دنوں کے لیے قرق کر لیا جائے تاکہ وہ جرم سے باز آئے، پھر اس کے مال کو واپس کر دیا جائے نہ یہ کہ حاکم اس کے مال میں تصرف کریگا یا بیت المال میں داخل کریگا،

۴۵۶۔ بدعات کی تعزیر

وَالْبِدْعَةُ اِذَا كَانَتْ كُفْرًا فَاِنَّهُ يُبَاحُ

اگر کوئی شخص بدعت کرے اور وہ بدعت کفر ہو تو

قَتْلُهُمْ عَامًا وَإِذَا كَانَتْ فِتْنَةً لَا يُبَاحُ قَتْلُهُمْ عَامًا وَلَكِنْ يُقْتَلُ مَنْ كَانَ مُعْلِنًا وَرَئِيسًا وَإِمَامًا لَهُمْ زَجْرًا وَامْتِنَاعًا (الحامدیہ)

اس کا قتل کرنا جائز ہے، اور اگر بدکاری ہو تو اسکا قتل کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص اس بدعت کا معلم اور پیشوا ہو تو اس کو قتل کیا جا سکتا ہے،

۴۵۷۔ قولاً و فعلاً آدمیوں کے ستانے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

مَنْ اٰذٰی غَیْرَہٗ بِقَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ یُعَزَّرُ وَلَوْ بِغَمْزِ الْعَیْنِ، (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص قول یا فعل سے آدمیوں کو ستائے گو آنکھوں کے اشارے ہی سے سہی تو اس پر تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۴۵۸۔ جادوگر کا قتل جائز ہے،

اَلْمُسْلِمُ وَالذِّمِّیُّ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ اَنَّهٗ سَاحِرٌ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَيُقْتَلُ وَلَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ (الحامدیہ)

جو شخص جادو کا اقرار کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی، آزاد ہو یا غلام اس کا قتل جائز ہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں،

۴۵۹۔ موذی آدمی کا قتل واجب ہے،

ذُكِرَ فِي الْجَوَاهِرِ اَنَّهٗ يَجِبُ قَتْلُ الْاٰدَمِيِّ الْمُؤْذِيْ (جامع الرموز)

موذی آدمی کا مار ڈالنا واجب ہے،

۴۶۰۔ جادوگر اور خناق کا قتل جائز ہے،

يُقْتَلُ السَّاحِرُ وَالْخَنَّاقُ فَاِنْ تَابَا لَا يُقْبَلُ تَوْبَتُهُمَا (الحامدیہ)

ساحر اور گلا گھونٹنے والے کا قتل جائز ہے اور اسکی توبہ مقبول نہیں،

۴۶۱۔ امام چور کو سیاستہً قتل کر سکتا ہے،

لِلْاِمَامِ قَتْلُ السَّارِقِ سِيَاسَةً (منح الغفار)

امام چور کو سیاستہً قتل کر سکتا ہے،

۴۶۲- جو شخص کسی کے گھر میں سرڈالے صاحب خانہ اس کو تیر مار سکتا ہے،

اِذَا دَخَلَ رَاْسُهٗ دَارَ غَيْرِهٖ حَلَّ لَهُمُ الدَّفْعُ عَنْ دَارِهِمْ بِالرَّمْيِ كَمَا لَوْ دَخَلَ بِنَفْسِهٖ (الهداية)	اگر کوئی شخص اپنا سر کسی کے گھر میں ڈالے تو صاحب خانہ اس کو تیر مار کر نکال سکتا ہے، اور اس شخص کی حالت ویسی ہی ہوگی جیسے کوئی شخص خود کسی کے گھر میں داخل ہوا

۴۶۳- کن لوگوں کا قتل جائز ہے،

اَلْمُكَابِرُ بِالظُّلْمِ وَقُطَّاعُ الطَّرِيْقِ وَضَارِبُ النَّكْسِ وَجَمِيْعُ الظَّلَمَةِ وَالْاَعْوَانِ وَالشُّرَطِ يُبَاحُ قَتْلُ الْكُلِّ وَيُثَابُ قَاتِلُهُمْ (الهداية)	جو شخص زبردستی سے ظلم کرے، یا ڈاکو ہو، یا ظالم اور ان کے مددگاروں میں ہو یا مفسد ہو تو اس کا قتل کر دینا ثواب ہے،

۴۶۴- مفسد پر دیوار گرا دینی چاہیے،

عَنْ اَصْحَابِنَا فِيْمَنْ اِعْتَادَ بِاَنْوَاعِ الْفَسَادِ يُهْدَمُ عَلَيْهِ بِنْيَتُهٗ (السراجية)	جو شخص فساد کا عادی ہو اس پر دیوار گرا دینا چاہیئے،

۴۶۵- بچوں کو بھی تعزیر دیجا سکتی ہے،

اَلصَّغِيْرُ لَا يُمْنَعُ وُجُوْبَ التَّعْزِيْرِ (مجمع الانهر)	بچوں پر بھی تعزیر کر سکتے ہیں،

۴۶۶- آقا اور شوہر غلام اور بی بی کو تعزیر دے سکتے ہیں

يُعَزِّرُ الْمَوْلٰى عَبْدَهٗ وَالزَّوْجُ زَوْجَتَهٗ عَلٰى تَرْكِ الزِّيْنَةِ وَغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَالْخُرُوْجِ عَنِ الْمَنْزِلِ وَنَشُوْزِهَا اِلَى الْفَرَاشِ (مجمع الانهار)	آقا کو یہ حق ہے کہ اپنے غلام کو تعزیر دے، اور شوہر اپنی بی بی کو بناؤ سنگار اور غسل جنابت نہ کرنے پر، گھر سے باہر نکلنے پر اور ہمبستر نہ ہونے پر تعزیر دے سکتا ہے۔

۴۶۷- ترک نماز پر شوہر بی بی کو تعزیر نہیں دے سکتا البتہ باپ بیٹے کو اس پر تعزیر دے سکتا ہے،

لِلزَّوْجِ اَنْ يَضْرِبَ امْرَاَتَهٗ لِيُعِيْدَهَا اِلَى الطَّاعَةِ وَاِذَا مَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهٖ لَمْ يَضْمَنْ دِيَةً وَلَيْسَ لِلزَّوْجِ اَنْ يَضْرِبَ زَوْجَتَهٗ عَلٰى تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَلِلْاَبِ اَنْ يَضْرِبَ اِبْنَهٗ عَلٰى تَرْكِ الصَّلٰوةِ (محیط برہانی)

شوہر ہم بستر ہونے کے لیے بی بی کو مار سکتا ہے، اور اگر بی بی اس کی مار سے ہلاک ہو جائے تو تاوان عائد ہوگا اور شوہر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ بی بی کو نماز نہ پڑھنے پر مارے اور باپ لڑکے کو نماز نہ پڑھنے پر مار سکتا ہے،

۴۶۸ - حد اور تعزیر سے مر جانے پر خون رائگاں ہو جاتا ہے، البتہ شوہر کو بی بی کی دیت دینی پڑتی ہے

مَنْ حَدَّ اَوْ عَزَّرَ فَمَاتَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ بِخِلَافِ الزَّوْجِ اِذَا عَزَّرَ زَوْجَتَهٗ لِتَرْكِ الزِّيْنَةِ اَوِ الْاِجَابَةِ اِذَا دَعَاهَا اِلٰى فِرَاشِهٖ اَوْ لِاَجْلِ تَرْكِ الصَّلٰوةِ اَوِ الْخُرُوْجِ عَنِ الْبَيْتِ فَمَاتَتْ ضَمِنَ (النہر الفائق)

جو شخص حد یا تعزیر دینے سے ہلاک ہو جائے اس کا خون رائگاں ہے، البتہ اگر بی بی شوہر کی تعزیر سے ہلاک ہو جائے تو شوہر پر تاوان واجب ہوگا

۴۶۹ - تعزیر کی اصل

اَلْاَصْلُ فِى وُجُوْبِ التَّعْزِيْرِ اَنَّ كُلَّ مَنِ ارْتَكَبَ مُنْكَرًا اَوْ اٰذٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ حَقٍّ بِقَوْلِهٖ اَوْ فِعْلِهٖ يَجِبُ التَّعْزِيْرُ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكَذِبُ ظَاهِرًا فِى قَوْلِهٖ كَمَا اِذَا قَالَ لِكَلْبٍ يَا خِنْزِيْرُ وَنَحْوُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَجِبُ التَّعْزِيْرُ (شرح، الطحاوی)

جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو یا کسی کو بلا سبب ایذا دے چاہے ایذا قول سے یا فعل سے ہو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے لیکن جبوقت صریح جھوٹ ہو مثلاً کسی کو کتا یا سور کہے تو اس صورت میں تعزیر واجب نہیں ہوتی۔

۴۷۰۔ مگر وہ لفظ گو جھوٹ ہو لیکن اگر معززین کی نسبت استعمال کیا جاے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقِيلَ إِنْ كَانَ الْمَسْبُوبُ مِنَ الْأَشْرَافِ كَالْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يُعَزَّرُ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْعَامَّةِ لَا يُعَزَّرُ وَهٰذَا أَحْسَنُ (الہدایہ)

اور صحیح یہ ہے کہ اگر کوئی مکروہ لفظ جو صریح جھوٹ ہو علماء اور سادات کے حق میں کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے اور اگر عوام کے حق میں کہے تو تعزیر واجب نہیں ہوتی،

۴۷۱۔ جو شخص کسی فعل بد کا مرتکب ہو اس کو اس لقب سے یاد کرنے سے تعزیر واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِفَاسِقٍ يَا فَاسِقُ أَوْ لِشَارِبٍ وَظَالِمٍ يَا شَارِبُ وَيَا ظَالِمُ لَا يَجِبُ فِيهِ شَيْءٌ (العنایہ)

اگر کوئی شخص بدکار، شراب خوار اور ظالم کو بدکار، شراب خوار اور ظالم کہے تو اوس پر کوئی تعزیر واجب نہیں ہوتی،

۴۷۲۔ کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ صَالِحٍ ذِي الْمُرُوَّةِ يَا لِصُّ يَا مُشْرِكُ يَا كَافِرُ عُزِّرَ (غایۃ البیان)

اگر کوئی شخص ایک مرد صالح کو چور یا مشرک یا کافر کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِصَالِحٍ يَا مَعْفُوجُ يَا ابْنَ قَرْطَبَانٍ ذَكَرَ النَّاطِفِيُّ أَنَّهُ عَلَيْهِ التَّعْزِيرُ (قاضی خان)

اگر کسی شخص نے ایک صالح آدمی کو لوطی یا بیحیا کا لڑکا کہا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِصَالِحٍ يَا سَفِيهُ عُزِّرَ (التمرتاشی)

اگر کوئی شخص صالح آدمی کو احمق کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ يَا بَلِيدُ عُزِّرَ (الواقعات)

اور اگر بلید کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ قَالَ لِلْآخَرِ يَا بِلَا نَمَازٍ يُعَزَّرُ (السراجیہ)

اور اگر کسی کو کہے یا بے نماز تو تعزیر واجب ہوگی،

وَاِنْ قَالَ یَا سَفَلَۃُ عُزِّرَ (الجواہر الفیرہ) اور اگر یا کمینہ کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

وَقَالَ صَدْرُ الشَّہِیْدِ یَجِبُ التَّعْزِیْرُ اور اگر جواری کہے تو تعزیر واجب ہوگی،

فِیْ قَوْلِہٖ یَا مُقَامِرُ (الخلاصۃ)

۴۷۳- کنایۃً گالی دینے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَاِذَا قَذَفَ بِالتَّعْرِیْضِ وَجَبَ التَّعْزِیْرُ اور اگر کوئی شخص کسی کو کنایۃً گالی دے تو اُس پر

(الخلاصۃ) تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۴- حرام زادہ کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

عَنِ الْکَبِیْرِ لَوْ قَالَ یَا حَرَامُ زَادَہٗ عُزِّرَ اگر کوئی شخص کسی کو حرامزادہ کہے تو اس پر تعزیر

(الخلاصۃ) واجب ہوگی،

۴۷۵- حرامزادہ کہنے سے حدِ قذف واجب نہیں ہوتی،

وَلَوْ قَالَ لِاٰخَرَ یَا حَرَامُ زَادَہٗ لَا یَجِبُ اگر کوئی شخص کسی کو حرامزادہ کہے تو اس پر حدِ قذف

عَلَیْہِ حَدُّ الْقَذْفِ قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ واجب نہ ہوگی کیونکہ عرف میں حرامزادہ شریر کو

وَقَدْ کَتَبْتُ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ الْوَالِدُ لِوَلَدِہٖ کہتے ہیں، حرامی کو نہیں کہتے، اگر باپ اپنے لڑکے

یَجِبُ عَلَیْہِ التَّعْزِیْرُ (الخلاصۃ) کو حرام زادہ کہے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۷۶- کن الفاظ کے کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

وَعُزِّرَ بِقَذْفِ مَمْلُوْکٍ اَوْ کَافِرٍ بِزِنًی اگر کوئی شخص غلام یا کافر پر تہمتِ زنا لگائے تو تعزیر

وَمُسْلِمٍ بِیَا فَاسِقُ، یَا کَافِرُ یَا خَبِیْثُ واجب ہو جاتی ہے، اور اگر مسلمان کو فاسق، کافر،

یَا سَارِقُ یَا خَائِنُ یَا مُخَنَّثُ یَا لُوْطِیُّ یَا خبیث، چور، بدکار، خائن، مخنث، لوطی، زندیق،

زِنْدِیْقُ یَا نَصْرَانِیُّ یَا دَیُّوْثُ یَا قَرْطَبَانُ دیوث، بے غیرت، شراب خوار، سود خوار، قحبہ بچہ، بدکار

يَا شَارِبَ الْخَمْرِ يَا اَكِلَ الرِّبٰوا يَا ابْنَ الْفَجْرَةِ
يَا ابْنَ الْفَاجِرَةِ اَنْتَ مَاوَى اللُّصُوْصِ
اَنْتَ مَاوَى الزَّوَانِيْ يَا مَنْ يَلْعَبُ
بِالصِّبْيَانِ يَا حَرَامْ زَادَهْ، (شرح وقایہ)

عورت کا لڑکا، چوروں اور زانیوں کی جائے پناہ، لڑکوں کے ساتھ کھیلنے والا اور حرامزادہ کہنے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے،

۴۷۷۔ کن افعال سے تعزیر واجب ہوتی ہے،

مِنْ مُوْجِبَاتِ التَّعْزِيْرِ لَنَا بِهِ الْعُلُوْكُ
وَالْخُطُوْطُ بِالسُّخْرِيَةِ وَمِنْهَا الْمُزَاحَةُ
فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَبِمَا يُوْجِبُ التَّعْزِيْرَ
مَا ذَكَرَ ابْنُ رُسْتُمَ مَنْ قَطَعَ ذَنَبَ
بُرْدُوْنٍ اَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِيَةٍ (التتارخانیہ)

جعلی دستاویز اور خطوط کے لکھنے سے اور احکام شرعیہ کے ساتھ تمسخر کرنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے اور فقہا کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے چار پائے کی دم یا کسی کی لونڈی کے سر کا بال کاٹ لے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۷۸۔ جو شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے اس پر تعزیر واجب ہوگی،

وَمِنْهَا اِذَا اَكْرَهَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ بِزِنًى يَجِبُ
عَلَى الَّذِيْ اَكْرَهَهُ التَّعْزِيْرُ (التتارخانیہ)

اگر کوئی شخص کسی کو زنا پر مجبور کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوتی ہے،

۴۷۹۔ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بی بی یا لونڈی سے حرامکاری کرتے ہوئے دیکھ لے، اور اس کو قتل کر ڈالے تو یہ جائز ہے،

دَخَلَ بَيْتَهُ فَرَاٰى فَاجِرًا مَعَ امْرَاَتِهٖ
اَوْ جَارِيَتِهٖ فَقَتَلَهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ
وَحَلَّ لَهُ قَتْلُهُ (الحاویہ)

اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جا کر اس کی بی بی یا لونڈی سے حرام کاری کرے اور صاحب خانہ اس کو دیکھ کر اس کو قتل کر ڈالے تو اس کا خون مباح ہے،

۴۸۰- اگر کوئی شخص کسی عورت یا لونڈے کو حرام کاری پر مجبور کرے اور وہ بجز قتل کے اس کو اور صورت سے نہ روک سکیں تو وہ اس کو قتل کر سکتے ہیں،

رَجُلٌ اَرَادَ اَنْ یَّسْتَکْرِهَ غُلَامًا اَوْ اِمْرَاَةً عَلَی الْفَاحِشَةِ فَعَلَیْهِمَا اَنْ یَّقْتُلَاهُ فَاِنْ قَتَلَاهُ فِیْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْمُکْرِهُ یَدْرَءُ وَلَا یَجِبُ بِقَتْلِهٖ شَیْءٌ وَلٰکِنْ هٰذَا اِذَا لَمْ یَسْتَطِعِ الدَّفْعَ اِلَّا بِالْقَتْلِ (الهدایہ)

اگر کوئی شخص کسی لونڈے یا کسی عورت سے بجبر حرام کاری کرنا چاہے اور یہ لوگ قتل کے سوا کوئی دوسرا طریقہ اس کے روکنے کا نہ پائیں تو وہ اس شخص کو قتل کر سکتے ہیں،

۴۸۱- اگر کسی نے اپنے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا یا اس کو مار ڈالا تو اس پر تعزیر واجب ہے،

قَالَ اَبُوْ نَصْرِ الدَّبُوْسِیُّ فِیْمَنْ قَطَعَ یَدَ عَبْدِهٖ اَوْ قَتَلَهٗ عَلَیْهِ التَّعْزِیْرُ (الحاوی)

اگر کسی شخص نے اپنے غلام کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا یا اسکو مار ڈالا تو اوس پر تعزیر واجب ہے،

۴۸۲- جس پر قتل اور چوری وغیرہ کا الزام ہو اس کو قید کر سکتے ہیں یہانتک کہ وہ توبہ کرلے،

مَنْ یُّتَّهَمُ بِالْقَتْلِ وَالسَّرِقَةِ وَضَرْبِ النَّاسِ یُحْبَسُ وَیُخَلَّدُ فِی السِّجْنِ اِلٰی اَنْ یُّظْهِرَ التَّوْبَةَ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص قتل یا چوری یا لوگوں کے مارنے کا الزام لگایا جاتا ہو تو اس کو مقید رکھیں تاکہ توبہ کرے،

۴۸۳- الزام کے ثبوت کا طریقہ

وَالتُّهْمَةُ تَثْبُتُ بِاَحَدِ شَطْرَیِ الشَّهَادَةِ اِمَّا الْعَدَدُ اَوِ الْعَدَالَةُ (الهدایہ)

تہمت یا تو ایک گواہ عادل سے ثابت ہوتی ہے یا دو گواہوں سے،

۴۸۴- اگر کسی نے اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائی تو اس پر تعزیر ہے،

رَجُلٌ سَقٰی اِبْنًا صَغِیْرًا لَهٗ خَمْرًا یُعَزَّرُ

اگر کوئی شخص اپنے چھوٹے بچے کو شراب پلائے تو

(التاتارخانیہ) اس کو تعزیر دیجائے گی،

۴۸۵- لونڈی یا بیگانہ عورت کے لمس و مساس سے تعزیر واجب ہوگی،

رَجُلٌ قَبَّلَ حُرَّةً اَجْنَبِيَّةً اَوْ اَمَةً اَوْ عَانَقَهَا اَوْ مَسَّهَا بِشَهْوَةٍ يُعَزَّرُ وَكَذَا لَوْ جَامَعَهَا فِيمَا دُوْنَ الْفَرْجِ فَاِنَّهُ يُعَزَّرُ (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص بیگانہ عورت یا لونڈی کو چومے یا گود میں لے یا اس کو شہوت کیساتھ مس کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر بیگانہ عورت سے اس کی شرمگاہ کے علاوہ کسی جگہ زنا کرے تو تعزیر واجب ہوگی،

۴۸۶- حلق لگانے والے کو تعزیر دیجائیگی،

اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ (الخانی)

حلق حرام ہے اور جو شخص حلق لگائے اسکو تعزیر دیجائیگی،

۴۸۷- احتلام کے عادی کو امام قتل کرسکتا ہے،

لَوْ اِعْتَادَ اللِّوَاطَةَ يَقْتُلُهُ الْاِمَامُ مُحْصِنًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ (فتح القدیر)

اگر کسی کو احتلام کی عادت ہو تو امام اس کو قتل کرسکتا ہے خواہ وہ محصن ہو یا غیر محصن،

۴۸۸- چپٹ بازی کی مختلف صورتیں اور اس پر تعزیر

مِنَ النَّاطِفِيِّ وَاَمَّا مُسَاحِقَةُ الرِّجَالِ بِالرِّجَالِ فَاِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ الْحَدُّ وَاَمَّا مُسَاحِقَةُ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْجِمَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَا حَدَّ فِيْهِ فِي قَوْلِهِمْ وَاَمَّا مُسَاحِقَةُ النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ فَاِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ وَاَمَّا

اگر مرد مرد کے ساتھ یا مرد عورت کے ساتھ یا عورت عورت کیساتھ یا مرد خواجہ سرا یا مخنث یا نامرد یا لڑکے کے ساتھ چپٹ بازی کرے تو تعزیر واجب ہوتی ہے،

مُسَاحِقَةُ الرِّجَالِ بِالْخَصِيِّ وَالْعِنِّيْنِ
وَالْمَجْبُوْبِ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ يَصْلُحُ لِلْاِسْتِمْتَاعِ
فَاِنَّهٗ فِي التَّحْرِيْمِ كَالْمَجَاعِ وَفِيْهِ التَّعْزِيْرُ
وَلَيْسَ فِيْهِ حَدٌّ اَيْضًا (الهدایہ)

۴۸۹- بندرے سے مجامعت کرانے پر عورت کو تعزیر دیجاے گی،

وَلَوْ مَكَّنَتِ الْمَرْاَةُ قِرْدًا مِنْ نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُهَا كَاِتْيَانِ الرَّجُلِ الْبَهِيْمَةَ (الجوہرۃ النیرۃ)

اگر عورت بندرے سے حرامکاری کرائے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۰- چند افعال جنپر تعزیر واجب ہے،

اِذَا اَتٰى بَهِيْمَةً اَوْ وَطِئَ بِشُبْهَةٍ اَوْ لَطَمَ مُسْلِمًا اَوْ دَفَعَ مِنْدِيْلَهٗ فِي السُّوْقِ اَوْ رَمَاهُ عَنْ رَاْسِهٖ عَزَّرَ (السراجیہ)

اگر کوئی شخص چارپاے کے ساتھ مباشرت کرے یا شبہہ کے ساتھ جماع کرے یا کسی کو طمانچہ مارے، یا بازار میں کسی کی پگڑی اس کے سر سے اتار کر پھینکدے تو اسپر تعزیر ہے،

۴۹۱- عورت کی زلف تراشنے اور لونڈی کے بال مونڈنے پر تعزیر واجب ہے،

ذَكَرَ ابْنُ رُسْتُمَ عَنْ مُحَمَّدٍ فِيْمَنْ قَطَعَ ذُؤَابَةَ امْرَاَةٍ اَوْ حَلَقَ شَعْرَ جَارِيَةٍ وَذٰلِكَ يَنْقُصُهَا قَالَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُؤَدِّبَهٗ (الظہیریہ)

اگر کوئی شخص کسی عورت کی زلف تراش لے، یا اس کے سر کے بال مونڈلے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

۴۹۲- دھوکا دے کر عورت کے نکالنے پر سزاے قید،

رَجُلٌ خَدَعَ امْرَاَةَ رَجُلٍ اَوْ بِنْتَهٗ وَهِيَ صَغِيْرَةٌ وَاَخْرَجَهَا وَزَوَّجَهَا مِنْ رَجُلٍ

اگر کوئی شخص ایک بیگانہ عورت کو دھوکا دیکر اس کے گھر سے نکال لیجاے، یا کسی کی لڑکی کو گھر سے

قَالَ مُحَمَّدٌ اَحْبِسُهُ هٰذَا اَبَدًا حَتّٰی یَرُدَّهَا اَوْ یَمُوْتَ (فتاوی الکبیری)

نکال کر کسی سے بیاہ دے تو اس کو اس وقت تک قید میں رکھینگے جبتک وہ ان کو واپس نہ لائے یا مرجائے،

۴۹۳- مقیم پر بلا عذر روزہ نہ رکھنے سے تعزیر واجب ہوگی

اَلْمُقِیْمُ اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا یُعَزَّرُ وَیُحْبَسُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ یُخَافُ مِنْهُ عَوْدُهٗ اِلَی الْاِفْطَارِ ثَانِیًا (الخانیہ)

جو شخص مقیم ہو اور بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھے اس پر تعزیر واجب ہوگی اگر دوبارہ اس کے روزہ نہ رکھنے کا احتمال ہو تو اس کو قید کرینگے،

۴۹۴- چند لوگ جنپر تعزیر واجب ہے،

مَنْ شَهِدَ شُرْبَ الشَّارِبِیْنَ وَالْمُجْتَمِعِیْنَ عَلٰی نِیَّةِ الشُّرْبِ وَاِنْ لَمْ یَشْرَبُوْا وَمَنْ مَعَهٗ رَكْوَةُ خَمْرٍ یُعَزَّرُ وَیُحْبَسُ وَالْمُسْلِمُ یَبِیْعُ الْخَمْرَ اَوْ یَاْكُلُ الرِّبٰوا یُعَزَّرُ وَیُحْبَسُ وَكَذَا الْمُغَنِّیْ وَالْمُخَنَّثُ وَالنَّائِحَةُ یُعَزَّرُوْنَ وَیُحْبَسُوْنَ حَتّٰی یُحْدِثُوْا التَّوْبَةَ (البحر الرائق)

شرابخواروں کی مجلس میں جو شراب پینے کے لیے جمع ہوے ہیں یا شراب پی رہے ہیں جو شخص شریک ہوگا اس کو تعزیر دیجاے گی، اور مسلمان اگر شراب بیچے یا سود کھائے اس پر تعزیر واجب ہوگی اسی طرح گانے والے نوحہ کرنے والے اور مخنث پر تعزیر اور قید کی سزا ہے،

۴۹۵- باہم مارپیٹ کرنے والوں پر تعزیر واجب ہوگی،

ضَرَبَ غَیْرُهٗ بِغَیْرِ حَقٍّ وَضَرَبَهُ الْمَضْرُوْبُ اَیْضًا فَاِنَّهُمَا یُعَزَّرَانِ وَیُبْدَاُ بِاِقَامَةِ التَّعْزِیْرِ بِالْبَادِیْ بَیْنَهُمَا (البحر الرائق)

جو لوگ آپس میں مارپیٹ کریں ان میں ہر ایک پر تعزیر واجب ہوگی اور پہلے اس شخص کو تعزیر دیجائیگی جس نے پہل دستی کی ہے،

۴۹۶- قاضی اپنے سامنے باہم گالی گلوچ کرنے والوں کو سزا دے سکتا ہے،

خَصْمَانِ تَشَاتَمَا بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِيْ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَنَهَاهُمَا فَلَمْ يَنْتَهِيَا فَالرَّاْيُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْقَاضِيْ اِنْ يَحْبِسَهُمَا اَوْ يُعَزِّرَهُمَا وَاِنْ عَفَى فَحَسَنٌ وَاِنْ فَعَلَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ فَلَيْسَ لِلْقَاضِيْ اَنْ يُعَزِّرَهٗ مَا لَمْ يَطْلُبْ خَصْمُهٗ (الهدایہ)

اگر دو شخص قاضی کے سامنے باہم گالی گلوچ کریں تو قاضی کو چاہئے کہ ان کو منع کرے، اگر باز نہ آئیں تو قاضی کو اختیار ہے کہ ان کو تعزیر دے یا معاف کرے اگر ان میں سے ایک دوسرے کو گالی دے تو جب تک مدعی دعوی نہ کرے قاضی کو تعزیر دینے کا اختیار نہیں،

۴۹۷- مسجد کے دروازہ چرانے والے پر تعزیر واجب ہے،

قَالَ فَخْرُ الْاِسْلَامِ اِنْ اِعْتَادَ سَرِقَةَ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَجِبُ اَنْ يُعَزَّرَ وَيُبَالِغَ فِيْهِ وَيُحْبَسَ حَتّٰى يَتُوْبَ (البحر الرائق)

اگر کوئی شخص مسجد کا دروازہ چرائے تو اس کو تعزیر اور قید کی سزا دیجائے گی،

۴۹۸- اگر کوئی جاہل تحقیر سے اہل علم کا ذکر کرے تو اس پر تعزیر واجب ہوگی،

جَاهِلٌ ذَكَرَ اَهْلَ الْعِلْمِ بِالتَّحْقِيْرِ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ (الحادی)

اگر کوئی جاہل اہل علم کو تحقیر سے یاد کرے تو اس کو تعزیر دیجائے گی،

۴۹۹- تکفیر کی صورت میں کب تعزیر واجب ہوتی ہے،

اِذَا ادَّعٰى شَخْصٌ عَلٰى شَخْصٍ بِدَعْوٰى يَجِبُ بِهَا التَّكْفِيْرُ وَعَجَزَ الْمُدَّعِيْ عَنْ اِثْبَاتِ مَا ادَّعَاهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ اَصْلًا اِذَا صَدَرَ الْكَلَامُ عَلٰى وَجْهِ الدَّعْوٰى عِنْدَ حُكَّامِ الشَّرْعِ

اگر کسی نے کسی پر کفر کا دعوی کیا اور اس کو ثابت نہ کر سکا تو مدعی کو کوئی سزا نہ دیجائے گی، اور اگر برا بھلا کہنے کی غرض سے کسی کی تکفیر کی تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی،

أَمَّا إِذَا صَدَرَ عَنْهُ عَلَى وَجْهِ السَّبِّ أَوِ الْإِنْتِقَاصِ فَإِنَّهُ يُعَزَّرُ (الہندیہ)

۵۰۰۔ چوری کے دعویٰ کو اگر کوئی ثابت نہ کرسکے تو تعزیر واجب نہ ہوگی،

وَلَوْ ادَّعَى عِنْدَ الْقَاضِي سَرِقَةً وَعَجَزَ عَنْ إِثْبَاتِهَا لَا يُعَزَّرُ بِخِلَافِ دَعْوَى الزِّنَا (الخانیہ)

اگر کوئی شخص کسی پر چوری کا دعویٰ کرے اور اس کو ثابت نہ کرسکے تو مدعی پر تعزیر واجب نہ ہوگی ہو اگر زنا کا دعویٰ کرے اور اسکو ثابت نہ کرسکے تو مدعی پر تعزیر واجب ہوگی

۵۰۱۔ شرابیوں اور چوروں کی صحبت سے بھی تعزیر واجب ہوگی،

الْأَصْلُ أَنَّ الْإِنْسَانَ يُعَزَّرُ لِأَجْلِ التُّهْمَةِ مِنْهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَالِسًا مَعَ الْفُسَّاقِ فِي مَجْلِسِ الشَّرَابِ عَزَّرَهُ وَإِنْ كَانَ هُوَ لَا يَشْرَبُ وَمِنْهَا إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا يَمْشِي مَعَ السُّرَّاقِ عَزَّرَهُ (خزانۃ الروایہ)

اگر کوئی شخص فسق و فجور کی مجلس یا شراب کی مجلس میں بیٹھے گا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی اور اگر کوئی شخص چوروں کے ہمراہ رہیگا تو اس کو بھی تعزیر دیجائیگی

۵۰۲۔ مشہور چور کو بغیر الزام چوری کے بھی قید کیا جاسکتا ہے،

اَلسَّارِقُ إِذَا كَانَ مَعْرُوفًا بِهَا وَلَمْ يُؤْخَذْ بِالسَّرِقَةِ يُحْبَسُ (الخانیہ)

جو شخص مشہور چور ہو اور بغیر چوری کے گرفتار ہو حاکم اسکو قید کرسکتا ہے،

۵۰۳۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں برا کام کرے تو امام فہمایش کے بعد اس کو سزا دیسکتا ہے،

رَجُلٌ أَظْهَرَ الْفِسْقَ فِي دَارِهِ يَنْبَغِي أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ إِبْدَاءً لِلْعُذْرِ فَإِنْ

اگر ایک شخص اپنے گھر میں فسق و فجور کرے تو حاکم کو چاہیئے کہ اس کو یہ کہلا بھیجے کہ اس سے باز رہے اور

كَفَّ لَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ لِأَنَّهُ تَرَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُفَّ فَالْإِمَامُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ حَبَسَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدَّبَهُ سِيَاطًا وَإِنْ شَاءَ أَزْعَجَهُ مِنْ دَارِهِ لِأَنَّ الْكُلَّ يُصْلِحُ لِلتَّعْزِيرِ (الهداية)

اگر باز نہ رہے تو حاکم کو اس کی تعزیر کا اختیار ہے چاہے اس کو قید کرے یا کوڑا مارے یا اس کو اس کے گھر سے نکال دے،

۵۰۴- جو لوگ بھانگ وغیرہ سے بے ہوش کر کے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں ان کی تعزیر

أَمَّا الَّذِي يَسْقِي الْبَنْجَ وَالشِّكْرَانَ وَجَنَى بُوا وَجَوْزَ مَائِلٍ وَنَحْوَهَا ثُمَّ يَأْخُذُ هَلُ بِالنَّاسِ وَيَذْهَبُ بِالْعَقْلِ ثُمَّ يَأْخُذُ وُنَ مَالَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يُقْتَلُونَ وَلٰكِنْ يُعَاقَبُونَ الْعُقُوبَةَ الشَّدِيدَةَ وَيُحْبَسُونَ حَتّٰى يُعْلَمَ تَوْبَتُهُمْ وَيُغَرَّمُونَ مَا أَخَذُوا مِنَ النَّاسِ (الهداية)

جو لوگ کہ آدمیوں کو بھانگ اور دھتورہ دیکر بیہوش کر دیتے ہیں اور ان کا مال لے لیتے ہیں اگرچہ قتل واجب نہیں ہے، البتہ سخت سزا دیجا سکتی ہے اور ان کو قید رکھنا چاہیئے تاکہ وہ توبہ کریں اور مال واپس کر دیں،

۵۰۵- جھوٹے گواہوں کی تشہیر و تعزیر

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ شَاهِدُ الزُّورِ أُشَهِّرُهُ فِي السُّوقِ وَلَا أُعَزِّرُهُ وَقَالَا نُوجِعُهُ ضَرْبًا وَنُحَبِّسُهُ (الهداية)

اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جھوٹے گواہوں کی تشہیر واجب ہے اور صاحبین کے نزدیک ان پر تعزیر اور قید واجب ہوتا ہے،

۵۰۶- آقا اپنے لونڈی اور غلام کو بے ادبی پر تعزیر دے سکتا ہے

لِلْمَوْلٰى أَنْ يُعَزِّرَ عَبْدَهُ وَأَمَتَهُ عِنْدَ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ وَالْحَاجَةِ إِلَيْهِ (محيط سرخسي)

اور آقا اپنے لونڈی اور غلام کو ادب دینے کیلئے اور خدمتگذاری نہ کرنے پر تعزیر دے سکتا ہے،

دوسری کتاب

جرائم کے بیان میں

پہلا باب

جرائم کی تعریف میں

۵۰۷- جرم کی تعریف

اَلْجِنَایَۃُ فِی الشَّرْعِ اِسْمٌ لِفِعْلٍ مُحَرَّمٍ سَوَاءٌ کَانَ فِی نَفْسٍ اَوْ مَالٍ لٰکِنْ فِی عُرْفِ الْفُقَہَاءِ یُرَادُ بِاِطْلَاقِہِمْ الْجِنَایَۃَ عَلَی الْفِعْلِ فِی النَّفْسِ اَوِ الْاَطْرَافِ (تبیین)

شریعت میں جنایت فعل حرام کو کہتے ہیں خواہ جان میں ہو یا مال میں لیکن اصطلاح فقہاء میں جنایت وہ فعل حرام ہے جو جان میں ہو یا اعضائے جسم میں،

۵۰۸- قتل کی تعریف

وَالْاَوَّلُ یُسَمّٰی قَتْلًا وَھُوَ فِعْلٌ مِّنَ الْعِبَادِ

جو جنایت نفس میں ہوتی ہے وہ اس قتل کو کہتے ہیں

تَزُوْلُ بِهِ الْحَيٰوۃُ وَالثَّانِیْ یُسَمّٰی قَطْعًا وَّ جَرْحًا (النقایہ)

جو ہلاکت کا سبب ہو اور جو اعضاے بدن میں ہوتی ہے اس کو کاٹنا یا زخم کرنا کہتے ہیں،

۵۰۹- جرم کی قسمیں،

اَلْجِنَایَۃُ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُھُمَا یُوْجِبُ الْقِصَاصَ ھُوَ الْعَمْدُ وَالْاٰخَرُ مَا لَا یُوْجِبُ وَمَا یُوْجِبُ الْقِصَاصَ فَھُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ اَحَدُھُمَا فِی النَّفْسِ وَالْاٰخَرُ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ (قاضی خان)

جنایت کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو مجرم کے لیے موجب قصاص ہوتی ہے اور وہ وہ ہے جو قصداً کیجاے، دوسری وہ جو موجب قصاص ہو، اور موجب قصاص کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک کسی کو مار ڈالنا دوسرے کسی کے عضو کو کاٹ ڈالنا،

۵۱۰- قتل کی قسمیں،

اَلْقَتْلُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ عَمْدٌ وَخَطَاءٌ وَمَا اُجْرِیَ مَجْرَی الْخَطَاءِ وَالْقَتْلُ بِسَبَبٍ (القدوری)

قتل کی پانچ قسمیں ہیں قصداً، مشابہ بالقصد، غلطی سے، غلطی کے قائم مقام، کسی سبب کے پیدا کرنے سے قتل کرنا،

۵۱۱- قتل کے وہ اقسام مراد ہیں جو ناحق ہوں،

اَلْمُرَادُ بِہٖ اَنْوَاعُ الْقَتْلِ بِغَیْرِ حَقٍّ مِمَّا یَتَعَلَّقُ بِہِ الْاَحْکَامُ (الکافی)

اور ان اقسام سے قتل کی وہ قسمیں مراد ہیں جو ناحق ہوں اور شریعت کے احکام ان سے تعلق رکھتے ہوں،

لَا جَمِیْعُ اَنْوَاعِ الْقَتْلِ لِاَنَّ اَنْوَاعَ الْقَتْلِ اَکْثَرُ فَاِنَّہٗ رَجْمٌ وَقَتْلُ الْمُحَارِبِ وَالْقَتْلُ قِصَاصًا وَالْقَتْلُ صَلْبًا فِیْ حَقِّ قُطَّاعِ الطَّرِیْقِ فَعَلِمْنَا اَنَّہٗ اَرَادَ بِہِ الْقَتْلَ

یہ مطلب نہیں کہ قتل کی تمام قسمیں ہی پانچوں قسموں میں منحصر ہیں کیونکہ قتل کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً زنا میں سنگسار کرنا، کافروں کو مار ڈالنا، قتل کے بدلے قتل، ڈاکوؤں کو پھانسی دینا، اس سے معلوم ہوا کہ

الْمُوْجِبُ لِلضَّمَانِ (الکفایہ)

(الکفایہ)

مذکورہ بالا پانچوں قسموں سے مراد قتل کی وہ قسمیں ہیں جو موجب ہوتا ان کا سبب ہوں،

۵۱۲- قتل کے احکام

وَالْمُرَادُ بِهٖ بَيَانُ قَتْلٍ يَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ وَحِرْمَانِ الْمِيْرَاثِ وَالْاِثْمِ (منع الغفار)

جو احکام کہ قتل سے متعلق ہوتے ہیں، وہ قصاص، دیت، کفارہ، قاتل کا مقتول کی وراثت سے محروم ہونا اور قاتل کا گنہگار ہونا ہے،

۵۱۳- پانچ قسموں میں قتل کی وجہ انحصار

اَمَّا بَيَانُ الْاِنْحِصَارِ ظَاهِرٌ وَهُوَ اِمَّا اِنْ حَصَلَ الْقَتْلُ مُبَاشَرَةً اَوْ تَسْبِيْبًا فَالْاَوَّلُ اِمَّا اِنْ حَصَلَ بِالسِّلَاحِ مُتَعَمِّدًا اَوْ لَا بِالسِّلَاحِ فَالْاَوَّلُ عَمْدٌ وَالثَّانِيْ شِبْهُ عَمْدٍ وَاِنْ لَمْ يَتَعَمَّدْ فَاِمَّا قَصَدَ الْفِعْلَ اَوْ لَمْ يَقْصِدْ فَالْاَوَّلُ خَطَاءٌ وَالثَّانِيْ مَا اُجْرِيَ مَجْرَى الْخَطَاءِ وَاِنْ حَصَلَ تَسْبِيْبًا فَهُوَ الْقَتْلُ بِسَبَبٍ كَذَا فِيْ حَوَاشِي الْهِدَايَةِ

مذکورہ بالا پانچ قسموں میں انحصار کی وجہ یہ ہے کہ قتل یا عمل کے ذریعہ سے واقع ہوگا یا سبب کے ذریعہ سے اور عمل کے ذریعہ سے جو قتل واقع ہوگا اس میں قاتل کا مقصد مارنا ہوگا یا مارنا نہ ہوگا جو قتل قاتل کے ارادہ سے ہوگا اگر اس میں ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال کیگئی ہے تو وہ قتل بالعمد ہے اور اگر ہتھیار یا اس کے مثل کوئی چیز استعمال نہیں کیگئی ہے تو وہ شبہ عمد ہے اور جس قاتل کا مقصد مارنا نہیں ہے تو اگر قصد فعل کا ہے تو قتل خطا ہے اور اگر قصد فعل کا نہیں ہے، تو قائم مقام خطاء کی ہے، اور اگر قتل اس طور پر واقع ہو کہ کوئی واقعہ پیدا کرے اور اس سبب سے کوئی ہلاک ہو جائے تو قتل تسبیب ہے،

۵۱۴- قتل تسبیب میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم نہ ہوگا،

وَمِنْ حُكْمِهٖ حِرْمَانُ الْقَاتِلِ مِنَ الْمِيْرَاثِ اِلَّا فِي الْقَتْلِ بِطَرِيْقِ التَّسْبِيْبِ (المحیط البرہانی)

اور منجملہ احکام قتل کے ایک حکم یہ ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جائیگا البتہ قتل تسبیب میں میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۵- اگر لڑکا اور مجنون قاتل ہو تو مورث کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

وَلَا يُحْرَمُ الصَّبِيُّ مِنَ الْمِيْرَاثِ لِقَتْلِ مُوَرِّثِهٖ وَكَذٰلِكَ الْمَجْنُوْنُ (قاضی خان)

اگر لڑکا یا مجنون اپنے مورث کو مار ڈالے تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا،

۵۱۶- قتل عمد کی تعریف

اَمَّا الْعَمْدُ فَمَا تَعَمَّدَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ اَوْ مَا يَجْرِيْ مَجْرَى السِّلَاحِ فِيْ تَفْرِيْقِ الْاَجْزَاءِ (الکافی)

اور قتل عمد یہ ہے کہ بالقصد کسی کو ہتھیار یا ایسی چیز سے مارا جائے جو بمنزلہ ہتھیار کے ہو اور اس سے زخم ہو جائے یا اجزائے بدن ٹوٹ پھوٹ جائیں،

۵۱۷- ہتھیار کی تعریف

اَلسِّلَاحُ مَا يَكُوْنُ اٰلَةً قَاتِلَةً اُعِدَّتْ لِلْقِتَالِ (النہایہ)

ہتھیار یہ ہے کہ وہ قتل کا آلہ ہو اور اس کو قتل ہی کے واسطے تیار کریں،

۵۱۸- پیتل وغیرہ کے ہتھیار کا حکم،

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ جِنْسِ الْحَدِيْدِ نَحْوَ الصُّفْرِ وَالرَّصَاصِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالنُّحَاسِ وَالْاَنْكِ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْحَدِيْدِ اِنْ كَانَ لَهٗ حَدٌّ يَقْطَعُ بِضَعًا فَاِذَا حَصَلَ الْقَتْلُ فَهُوَ عَمْدٌ

جو ہتھیار لوہے کی جنس سے ہو مثلاً پیتل، راگ، سونا، چاندی، سیسہ اس کا حکم بھی لوہے کا ہے، بشرطیکہ اس میں تیزی ہو اور جب ان سے قتل واقع ہو تو وہ بالاتفاق قتل عمد ہے، اور اگر تیزی نہ رکھتا ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے،

مَحْضٌ بِاتِّفَاقِ الرِّوَايَاتِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَدٌّ فَعَلٰى رِوَايَةِ الطَّحَاوِيِّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ هُوَ خَطَأُ عَمْدٍ وَعِنْدَهُمَا إِنْ كَانَ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ عَمْدٌ مَحْضٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْغَالِبُ مِنْهُ الْهَلَاكُ فَهُوَ خَطَأُ عَمْدٍ (المحیط البرہانی)

۵۱۹۔ بہتر چیز ہتھیار ہے،

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا لَهُ حَدٌّ نَحْوُ الزُّجَاجِ وَلِيطِ الْقَصَبِ وَالْحَجَرِ الَّذِي لَهُ حَدٌّ وَالْخَشَبِ الَّذِي لَهُ حَدٌّ فَهٰذَا كُلُّهُ يُعْمَلُ عَمَلَ الْحَدِيدِ فَهُوَ عَمْدٌ مَحْضٌ وَفِيهِ الْقِصَاصُ (المحیط البرہانی)

شیشہ، تیز پتھر اور لکڑی کا جسنے خراش واقع ہو اور وہ کاٹ سکیں یہی حکم ہے یعنی یہ سب چیزیں لوہے کا حکم رکھتی ہیں اور ان کے ذریعہ سے قتل کرنے سے بالاتفاق قصاص واجب ہوتا ہے،

۵۲۰۔ قتل عمد کا حکم

وَمُوجِبُ ذٰلِكَ الْإِثْمُ وَالْقَوَدُ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ الْأَوْلِيَاءُ۔ (القدوری)

اور قتل عمد سے گناہ ہوتا ہے اور قصاص واجب ہوتا ہے، البتہ اگر مقتول کے ورثاء معاف کردیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

وَمُوجِبُ ذٰلِكَ الْمَأْثَمُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ وَقَدْ نَطَقَ

اور قتل عمد میں قاتل کا گناہ نص قرآنی اور اجماع سے ثابت ہے، اور وجوب قصاص نص قرآنی اور حدیث سے ثابت ہے،

بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السُّنَّةِ وَعَلَيْهِ انْعَقَدَ
اِجْمَاعُ الْاُمَّةِ وَالْقَوَدُ يَقَعُ لِلّٰهِ تَعَالٰى
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اِلَّا
اَنَّهٗ يَتَقَيَّدُ بِوَصْفِ الْعَمْدِيَّةِ يَقَعُ لِلّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ الْعَمْدُ قَوَدٌ اَيْ مُوْجِبُهٗ (الہدایہ)

۵۲۱- قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے،

لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ مَا كَانَ دَائِرًا بَيْنَ
الْخَطَرِ وَالْاِبَاحَةِ وَهُوَ كَبِيْرَةٌ مَحْضَةٌ
(جامع الرموز)

اور قتل عمد میں کفارہ نہیں ہے کیونکہ کفارہ اس چیز میں واجب ہوتا ہے جسمیں کسی حیثیت سے اباحت کا احتمال ہو اور قتل عمد ایک گناہ کبیرہ ہے،

۵۲۲- قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہتا ہے،

وَمِنْ حُكْمِهٖ حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ لِقَوْلِهٖ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا مِيْرَاثَ
لِقَاتِلٍ (الہدایہ)

اور قاتل میراث سے حدیث کے موافق محروم رہتا ہے،

۵۲۳- قتل عمد میں مال کب دلوایا جاتا ہے،

وَوَجُوْبُ الْمَالِ بِهٖ عِنْدَ التَّرَاضِيْ اَوْ
عِنْدَ تَعَذُّرِ اِيْجَابِ الْقِصَاصِ لِلشُّبْهَةِ
(المبسوط)

اور قتل عمد میں مال اس وقت واجب ہوتا ہے جب مقتول کے ورثا مال پر راضی ہوں یا بسبب عذر شبہہ کے قصاص واجب نہ ہو،

۵۲۴- دیت دینے پر قاتل کی رضامندی ضروری ہے،

وَلَيْسَ لِلْوَلِيِّ اَخْذُ الدِّيَةِ اِلَّا بِرِضَاهُ

اور قتل عمد میں مقتول کے ورثا بغیر قاتل کی رضامندی

النقایہ (الہدایہ)

کے دیت نہیں لے سکتے،

۵۲۵۔ قتل شبہ عمد کی تعریف اور اس کی تفریعات،

وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِأَنْ يَتَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَيْسَ بِسِلَاحٍ وَلَا مَا أُجْرِيَ مَجْرَى السِّلَاحِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح إِذَا ضَرَبَهُ بِحَجَرٍ عَظِيمٍ أَوْ خَشَبَةٍ عَظِيمَةٍ فَهُوَ عَمْدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ بِأَنْ يَتَعَمَّدَ ضَرْبَهُ بِمَا لَا يُقْتَلُ بِهِ غَالِبًا وَالصَّحِيحُ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح (المغرب)

اور قتل شبہ عمد امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرے جو ہتھیار اور اس کے مشابہ نہ ہو اور صاحبین کے نزدیک بڑے پتھر اور بڑی لاٹھی سے مارنا بھی قتل عمد ہے، اور ان کے نزدیک قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے جس سے عموماً قتل واقع نہیں ہوتا،

وَإِنْ تَعَمَّدَ الضَّرْبَ بِمَا لَا يَكْثُرُ الْهَلَاكُ مِنْهُ غَالِبًا كَالسَّوْطِ الصَّغِيرِ فَإِنْ لَمْ يُوَالِ فِي الضَّرْبِ فَهُوَ بِشِبْهِ الْعَمْدِ عِنْدَهُمَا بِلَا خِلَافٍ وَإِنْ وَالَى فِي الضَّرْبِ فَقَدْ اخْتُلِفَ الْمَشَايِخُ فِيهِ عَلَى قَوْلِهِمَا وَبَعْضُهُمْ قَالُوا إِنَّهُ عَمْدٌ مَحْضٌ وَبَعْضُهُمْ قَالُوا إِنَّهُ بِشِبْهِ الْعَمْدِ (المحیط البرہانی)

اور صاحبین کے نزدیک ایسی چیز سے مارنے کا قصد کرنا جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا جیسے چھوٹا کوڑا۔ اگر اس سے برابر ضرب لگائی جائیں تو یہ قتل شبہ عمد ہے، بالاتفاق، اور اگر برابر مارا جائے تو اس میں روایتیں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ صاحبین کے نزدیک قتل عمد ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ شبہ عمد ہے،

فِي الْفَتَاوَى عَنْ خَلَفٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ بْنَ عُمَرَ وَعَمَّنْ ضَرَبَ آخَرَ بِيَدِهِ

اگر کوئی کسی کو گھونسے یا لات سے مارے اور مر جائے تو یہ قتل شبہ عمد ہے،

أَوْ رِجْلِهِ وَمَاتَ مِنْهُ قَالَ هٰذَا شِبْهُ عَمْدٍ (المحیط البرہانی)

اور قتل شبہ عمد میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے قول کے موافق گناہ اور کفارہ واجب ہوتا ہے یعنی ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے، اور اگر اس کی مقدرت نہ ہو تو متصل دو مہینہ روزہ رکھنا پڑتا ہے اور قاتل کے کنبہ اور خاندان پر دیت مغلظہ عائد ہوتی ہے

۵۲۶- قتل شبہ عمد کا حکم،

وَمُوْجِبُهُ عَلَى الْقَوْلَيْنِ الْاِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ، (الکافی)

۵۲۷- دیت مغلظہ صرف اونٹوں میں ہے،

وَهٰذَا التَّغْلِيْظُ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِيْ اَسْنَانِ الْاِبِلِ اِذَا وَجَبَتِ الدِّيَةُ مِنْهَا لَا فِيْ شَيْءٍ اٰخَرَ (المبسوط)

اور تغلیظ دیت اونٹوں میں اس وقت پائی جاتی ہے کہ جب دیت میں اونٹ واجب ہوتے ہیں، دیت کے دوسرے اقسام میں تغلیظ نہیں ہے،

۵۲۸- اگر اونٹ دینے کی مقدرت ہو تو دیت میں صرف اونٹ لیے جائینگے،

وَاِذَا كَانَ الْاِبِلُ اَصْلًا لَا يَجُوْزُ لِلْقَاتِلِ وَلَا لِلْعَاقِلَةِ اَنْ يُؤَدِّيَ الدَّرَاهِمَ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْاِبِلِ اِلَّا بِرِضَاءِ وَلِيِّ الْقَتْلِ وَعِنْدَ الْعَجْزِ يُقْضٰى بِالدَّرَاهِمِ اَوْ بِالدَّنَانِيْرِ اِعْتِبَارًا بِقِيْمَةِ الْاِبِلِ وَاِنْ زَادَ عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ عَلٰى

اور شبہ عمد میں عاقلہ پر اصولاً اونٹوں کی دیت مغلظہ واجب ہوتی ہے اور ان کو یہ حق نہیں ہے کہ باوجود اونٹوں کی مقدرت کے درہم یا دینار کی دیت دیں، البتہ مقتول کے ورثہ کی رضامندی سے درہم یا دینار بھی دے سکتے ہیں اور اگر عاقلہ اونٹ نہ دے سکتے ہوں تو ان کو ان کی قیمت ادا کرنی ہوگی گو وہ

اَلْفِ دِيْنَارٍ	دس ہزار درہم یا ہزار دینار سے زیادہ ہو،

(منح الغفار)

۵۲۹۔ شبہ عمد میں بھی قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے

وَيَتَعَلَّقُ بِهٖ حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ،	اور شبہ عمد کا قاتل مقتول کی وراثت سے محروم رہتا ہے،

(الہدایہ)

۵۳۰۔ قتل خطاء کی دو قسمیں،

وَالْخَطَاءُ عَلٰى نَوْعَيْنِ خَطَاءٌ فِي الْقَصْدِ وَهُوَ اَنْ يَّرْمِيَ شَخْصًا يَظُنُّهٗ صَيْدًا فَاِذَا هُوَ اٰدَمِيٌّ اَوْ يَظُنُّهٗ حَرْبِيًّا فَاِذَا هُوَ مُسْلِمٌ وَخَطَاءٌ فِي الْفِعْلِ وَهُوَ اَنْ يَّرْمِيَ غَرَضًا فَيُصِيْبُ اٰدَمِيًّا	اور قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ غلطی ارادہ میں ہو دوسرے یہ کہ غلطی فعل میں ہو، ارادہ کی غلطی کی مثال یہ ہے کہ شکار کے گمان میں ایک شخص کو تیر مارا حالانکہ وہ شکار نہ تھا بلکہ آدمی تھا اور فعل کی غلطی یہ ہے کہ نشانہ کو تیر مارا اور وہ تیر لگا آدمی کو،

(الہدایہ)

۵۳۱۔ قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے،

وَلَا اِثْمَ فِيْهِ فِي الْوَجْهَيْنِ سَوَاءٌ كَانَ خَطَاءً فِي الْقَصْدِ اَوْ خَطَاءً فِي الْفِعْلِ	اور قتل خطاء کی دونوں قسموں میں کوئی گناہ نہیں ہے،

(الجوہرۃ النیرہ)

۵۳۲۔ قتل خطاء کے احکام

وَمُوْجِبُ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَتَحْرِيْمُ الْمِيْرَاثِ سَوَاءٌ	اور قتل خطاء میں ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑتا ہے اور قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے نیز

قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ ذِمِّيًّا فِيْ وُجُوْبِ الدِّيَةِ

(الجوہرۃ النیرہ)

وَمُوْجِبُ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ (الہدایہ)

قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے،

اور قتل خطا کی صورت میں کفارہ اور دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۵۳۳- اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ اس کی گردن پر لگی اور سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے

رَجُلٌ تَعَمَّدَ اَنْ يَّضْرِبَ يَدَ رَجُلٍ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ عُنُقَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَاَبَانَ رَاْسَهٗ وَقَتَلَهٗ فَهُوَ عَمْدٌ وَفِيْهِ الْقَوَدُ وَاِنْ تَعَمَّدَ يَدَ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَصَابَ عُنُقَ غَيْرِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَهُوَ خَطَاءٌ،

(الذخیرہ)

اِذَا تَعَمَّدَ بِالضَّرْبِ مَوْضِعًا مِنْ جَسَدِهٖ فَاَخْطَاَ وَاَصَابَ مَوْضِعًا اٰخَرَ فَمَاتَ حَيْثُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الہدایہ)

غلطی ایک شخص کے اعضاء میں معتبر نہیں ہے مثلاً اگر کسی کے ہاتھ پر قصداً تلوار ماری اور تلوار اس شخص کی گردن پر لگی اور اسکا سر الگ ہو گیا تو یہ قتل عمد ہے، قتل خطا نہیں ہے اور اس میں قصاص واجب ہوگا اور اگر بالقصد کسی کے ہاتھ پر تلوار ماری اور وہ دوسرے کی گردن پر لگی تو یہ قتل خطا ہے،

اگر کسی کے ایک عضو پر تلوار لگانے کا قصد کیا لیکن وہ اس عضو پر نہ پڑی بلکہ اس کے جسم کے دوسرے عضو پر پڑی اور وہ مر گیا تو یہ قتل عمد ہے اور قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۵۳۴- اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ اس کے جسم پر لگ گیا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو یہ قتل خطا ہے

وَلَوْ رَمٰى قَلَنْسُوَةً عَلٰى رَاْسِ رَجُلٍ فَاَصَابَ الرَّجُلَ فَهُوَ خَطَاءٌ،

اگر کسی کی ٹوپی پر تیر مارا اور وہ تیر اس شخص کے جسم پر پڑا اور وہ مر گیا تو یہ قتل خطا ہے کیونکہ ٹوپی

(المحیط) جزو بدن نہیں ہے،

۵۳۵- اگر سر پر چھڑی ماری اور وہ آنکھ پر لگ گئی تو یہ جرم بالقصد ہے اور اس پر دیت واجب ہوگی

إِذَا قَصَدَ رَأْسَهُ بِالْعَصَا فَأَصَابَ عَيْنَهُ فَعَلَيْهِ الْأَرْشُ فِي مَالِهِ لِأَنَّهُ تَعَمَّدَ ضَرْبَهُ

اگر کسی کو چھڑی سے مارنے کا قصد کیا اور چھڑی اس شخص کی آنکھ پر پڑ گئی اور اس کی آنکھ ناقص ہو گئی تو جرم پر دیت واجب ہوگی کیونکہ یہ جرم قصداً ہے، غلطی سے نہیں ہے،

(البقالی)

۵۳۶- اگر کسی کو تیر مارا اور وہ غلطی سے دیوار کو لگا پھر اچٹ کر اس شخص کو لگا تو یہ غلطی ہے،

رَجُلٌ رَمَى إِنْسَانًا بِسَهْمٍ فَأَخْطَأَ فَأَصَابَ حَائِطًا ثُمَّ عَادَ السَّهْمُ فَأَصَابَ ذَلِكَ الْإِنْسَانَ وَقَتَلَهُ قَالَ هٰذَا خَطَأٌ (المحیط)

اگر کسی کو تیر مارا اور وہ تیر اس سے خطا کر کے دیوار پر لگا پھر دیوار سے اوچٹ کر وہ تیر اس شخص کو لگا اور وہ اس کے زخم سے مر گیا تو یہ قتل خطا ہے،

۵۳۷- قتل قائم مقام خطا کی مثال

وَأَمَّا مَا أُجْرِيَ مَجْرَى الْخَطَإِ مِثْلُ النَّائِمِ يَنْقَلِبُ عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ،

قتل قائم مقام خطا کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص سویا ہوا اور وہ کروٹ بدلنے میں کسی کے اوپر جا پڑے اور وہ مر جائے،

(الہدایہ)

لَمَنْ سَقَطَ مِنْ سَطْحٍ عَلَى إِنْسَانٍ فَقَتَلَهُ أَوْ سَقَطَ مِنْ يَدِهِ لَبِنَةٌ أَوْ خَشَبَةٌ فَأَصَابَ إِنْسَانًا فَقَتَلَهُ أَوْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ فَوَطِئَتْ دَابَّتُهُ إِنْسَانًا

نیز مثلاً یہ کہ اوپر سے کسی کے اوپر گر پڑے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی کے ہاتھ سے اینٹ یا لکڑی کسی کے اوپر گر جائے اور وہ مر جائے یا یہ کہ کسی جانور پر سوار ہو اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے،

(المحیط)

۵۳۸۔ قتل قائم مقام خطاء کا حکم۔

وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْخَطَاءِ مِنْ سُقُوْطِ الْقِصَاصِ وَوُجُوْبِ الدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ وَحِرْمَانِ الْمِيْرَاثِ۔

اور حکم قائم مقام خطاء کا حکم قتل خطاء کا ہے یعنی قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا اور قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جائیگا،

(الجوہرۃ النیرۃ)

۵۳۹۔ قتل تسبیب کی مثال،

اَمَّا الْقَتْلُ بِسَبَبٍ كَحَافِرِ الْبِئْرِ وَوَاضِعِ الْحَجَرِ فِيْ غَيْرِ مِلْكِهٖ

اور قتل سبب کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص غیر کی زمین میں اسکی اجازت کے بغیر کنواں کھودے اور اس کنویں میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہو جائے یا یہ کہ دوسرے کی زمین میں پتھر رکھدے اور وہ پتھر کسی شخص کی موت کا سبب ہو جائے،

(الہدایہ)

اَوْ لَوَى وَطَّتَ دَابَّتُهٗ فَقَتَلَهٗ وَهُوَ سَائِقُهَا اَوْ قَائِدُهَا اَوْ مُوَقِّفُهَا فَهُوَ قَتْلٌ بِسَبَبٍ

یا مثلاً یہ کہ ایک شخص کسی جانور کا ہانکنے والا ہو اور وہ جانور کچل کر کسی شخص کو مار ڈالے،

(المغنی)

۵۴۰۔ قتل تسبیب کا حکم

وَمُوْجِبُهٗ اِذَا تَلِفَ فِيْهِ آدَمِيٌّ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا حِرْمَانُ الْمِيْرَاثِ عِنْدَنَا، (الکافی)

اور قتل سبب میں اگر کوئی شخص ضائع ہو جائے تو عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور قاتل پر کفارہ عائد نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں رہتا،

۵۴۱۔ امام محمد کے نزدیک قتل کی صرف تین قسمیں ہیں،

وَذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِي الْاَصْلِ اَنَّهٗ عَلٰى ثَلٰثَةٍ

اور امام محمد سے منقول ہے کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمد،

اَوْجُهِ عَمْدٍ وَشِبْهُ عَمْدٍ وَخَطَاءٌ (نسخ لفظ) شبہ عمد اور خطاء،

اِسْتِنْقَاءً اَنَّهُ ثَلٰثَةٌ اَلْعَمْدُ وَشِبْهُهُ اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ قتل کی تین قسمیں ہیں عمد،

وَالْخَطَاءُ شَامِلٌ لِمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهُ وَمَا هُوَ شبہ عمد خطاء، اس قول کے مطابق قتل قائم مقام خطا

بِطَرِيْقِ التَّسْبِيْبِ (جامع الرموز) اور قتل سبب قتل خطا، کو شامل ہے،

۵۴۲ - اعضا کو زخم پہنچانے کی دو صورتیں،

اَلْجِنَايَةُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَلٰى نَوْعَيْنِ اور اطراف بدن میں نقصان پہنچانے کی دو قسمیں ہیں،

مِنْهَا مَا يُوْجِبُ الْقِصَاصَ وَمِنْهَا مَا جو نقصان قصداً ہو وہ موجب قصاص ہے بشرطیکہ وہ

يُوْجِبُ الْمَالَ فَمَا تَعَمَّدَ يُوْجِبُ الْقِصَاصَ عضو منفعت میں مدعی کے عضو کے مثل ہو اور جو نقصان

عِنْدَ الْمُسَاوَاتِ فِي الْمَنْفَعَةِ (قاضی خان) قصداً نہ ہو اس میں مال واجب ہوتا ہے،

۵۴۳ - اعضاء کے زخم پہنچانے میں شبہ عمد نہیں ہے،

وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمْدِ اور اطراف بدن کے نقصان پہنچانے میں شبہ عمد

(القدوری) نہیں ہے،

مَا يَكُوْنُ شِبْهُ عَمْدٍ فِي النَّفْسِ جان کے متعلق جو صورت شبہ عمد کی ہے وہ اعضاء

فَهُوَ عَمْدٌ فِيْمَا سِوَاهَا (الہدایہ) بدن میں عمد ہے،

فِيْ نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ سُئِلَ مُحَمَّدٌ اور کھلے ہوئے زخم میں بھی شبہ عمد نہیں ہے کیونکہ

مِنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً شِبْهَ اگر قصداً زخم پہنچایا گیا ہے تو اس میں قصاص ہے

الْعَمْدِ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْمُوْضِحَةُ شِبْهَ اور اگر قصداً نہیں ہے تو غلطی ہے،

الْعَمْدِ

لِاَنَّهُ اِنْ تَعَمَّدَ فَفِيْهِ الْقِصَاصُ

دوسرا باب

وجوبِ قصاص اور عدم وجوبِ قصاص کے بیان میں

۵۴۴۔ قصاص کب واجب ہوتا ہے،

يَجِبُ الْقَوَدُ اَیِ الْقِصَاصُ بِقَتْلِ كُلِّ مَحْقُوْنِ الدَّمِ اَبَدًا اَیْ لِسَبَبِ قَتْلِ كُلِّ مَعْصُوْمِ الدَّمِ اِحْتَرَزَ بِهٖ عَنِ الْحَرْبِيِّ وَالْمُرْتَدِّ وَبِقَوْلِهٖ عَلَى التَّابِيْدِ عَنِ الْمُسْتَامِنِ لِاَنَّ دَمَهٗ غَيْرُ مَحْقُوْنٍ عَلَى التَّابِيْدِ عَمَدًا حَالٌّ مِنَ الْقَتْلِ قَيَّدَ بِهٖ لِاَنَّ فِيْ غَيْرِ الْعَمَدِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ

(منح الغفار)

قصاص اس شخص کے مار ڈالنے سے واجب ہوتا ہے جس کا خون دائمی طور پر محفوظ ہو یعنی حربی، مرتد اور مستامن نہ ہو بشرطیکہ وہ قتل قصداً ہو کیونکہ جو قتل بالقصد نہ کیا گیا ہو اس میں قصاص نہیں ہے

بِشَرْطِ كَوْنِ الْقَاتِلِ مُكَلَّفًا اَیْ عَاقِلًا بَالِغًا (منح الغفار)

قاتل پر قصاص اس وقت واجب ہوتا ہے جب وہ عاقل و بالغ ہو،

۵۴۵۔ کن لوگوں سے کن کے بدلے میں قصاص لیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ (القدوری)

آزاد آزاد کے بدلے اور غلام غلام کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الذَّكَرُ بِالْأُنْثَى وَلَا الْأُنْثَى بِالذَّكَرِ

مرد عورت کے عوض، عورت مرد کے عوض آزاد غلام

وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ وَالْعَبْدُ بِالْحُرِّ (المجرید)

کے بدلے اور غلام آزاد کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ وَيُقْتَلُ الذِّمِّيُّ

مسلمان ذمی کے بدلے اور ذمی ذمی کے بدلے قتل کیا جاتا

بِالذِّمِّيِّ - (الکافی)

ہے،

۵۴۶- کون لوگ کس کے بدلے قتل نہیں کئے جاتے،

لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ (الہدایہ)

اگر مسلمان کافر کو قتل کردے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا،

لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُسْتَأْمَنِ (القدوری)

مسلمان پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا،

۵۴۷- کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْكَافِرُ بِالْمُسْلِمِ (قاضی خان)

کافر مسلمان کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

۵۴۸- ذمی مستامن کے بدلے قتل نہیں کیا جاتا

لَا يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِالْمُسْتَأْمَنِ

ذمی پر مستامن کے بدلے قصاص واجب نہیں ہوتا،

(منح الغفار)

۵۴۹- مستامن مستامن کے بدلے قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الْمُسْتَأْمَنُ بِالْمُسْتَأْمَنِ (منح الغفار)

اور مستامن پر مستامن کے بدلے قصاص واجب ہوتا ہے،

کون لوگ کس کے بدلے قتل کئے جاتے ہیں،

يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَالْكَبِيرُ بِالصَّغِيرِ

مرد عورت کے بدلے، بوڑھا بچے کے بدلے، آنکھ والا

وَالْبَصِيرُ بِالْأَعْمَى وَالصَّحِيحُ بِالْمَرِيضِ

اندھے کے بدلے اور تندرست مریض کے بدلے

(القدوری)

قتل کیا جاتا ہے،

يُقْتَلُ الصَّحِيحُ وَسَلِيمُ الْاَطْرَافِ بِالْمَرِيضِ وَنَاقِصِ الْاَطْرَافِ صُورَةً اَوْ مَعْنًى كَالْاَشَلِّ وَنَحْوِهٖ وَالْعَاقِلُ بِالْمَجْنُونِ (قاضی خاں)

تندرست اور ایسا آدمی جس کے تمام اعضاء صحیح وسالم ہوں مریض اور ایسے شخص کے عوض میں جس کے تمام اعضاء صحیح وسالم موجود نہ ہوں مثلاً یہ کہ اس کے ہاتھ یا نوں شل نہ ہوں یا یہ کہ اس کے ہاتھ یا نوں مفلوج وشل ہوں قتل کیا جاتا ہے، اور عاقل مجنون کے خون کے عوض قتل کیا جاتا ہے،

۵۵۱۔ قصاص کے شرائط،

وَلَا يُقْتَلُ الْقَاتِلُ اِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ اَحَدُهَا اَنْ يُقِرَّ بِالْقَتْلِ اَوْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ وَالثَّانِيَةُ اَنْ يَكُونَ الْوَرَثَةُ بَالِغِينَ وَالثَّالِثُ اَنْ يَكُونَ الْاَوْلِيَاءُ حَاضِرِينَ (الھدایہ)

قصاص کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں ایک یہ کہ قاتل قتل کا اقرار کرے یا اسکا قتل کرنا گواہوں سے ثابت ہو دوسرے یہ کہ مقتول کے ورثہ بالغ ہوں، تیسرے یہ کہ مقتول کے تمام اولیاء قتل کے وقت موجود ہوں،

۵۵۲۔ حکم قصاص کے بعد اگر قاتل مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائے گا،

اَلْقَاضِي اِذَا قَضَى بِالْقِصَاصِ عَلَى الْقَاتِلِ فَقَبْلَ اَنْ يَدْفَعَ اِلَى وَلِيِّ الْقَتْلِ جُنَّ الْقَاتِلُ لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ اِسْتِحْسَانًا وَيَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

قاضی جس وقت قاتل پر قصاص کا حکم دے اور قبل اسکے کہ قاتل کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرے اگر قاتل مجنون ہو گیا تو قاتل پر استحساناً قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۵۳۔ اگر قاتل ورثہ مقتول کے حوالہ کرنے کے بعد پاگل ہوا تو قصاص ساقط نہ ہوگا،

وَلَوْ جُنَّ الْقَاتِلُ بَعْدَ مَا قُضِيَ بِالْقِصَاصِ وَدُفِعَ اِلَى الْوَلِيِّ لِيُقْتَلَ،

اور اگر قاتل قاضی کے حکم قصاص اور اس کو مقتول کے ورثہ کے حوالہ کرنے کے بعد مجنون ہو گیا تو اس پر

(قاضی خاں) قصاص واجب ہوگا،

۵۵۴۔ جو شخص دائمی پاگل نہ ہو تو اس کے ہوش کی حالت میں قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا اس کے بعد اگر دائمی طور پر پاگل ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

مَنْ جُنَّ وَيَفِيقُ إِذَا قَتَلَ إِنْسَانًا فِي حَالَةِ الْإِفَاقَةِ يُقْتَلُ كَالصَّحِيحِ فَإِنْ جُنَّ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ الْجُنُونُ مُطْبِقًا سَقَطَ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُطْبِقٍ لَا۔

(الخلاصۃ)

ایک شخص نے جو کبھی پاگل ہو جاتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے اگر کسی شخص کو ہوش کی حالت میں قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اس کا حکم مثل تندرست آدمی کے ہے، اور اگر خون کرنے کے بعد پھر پاگل ہو گیا تو اگر جنون دائمی ہوگا تو قصاص ساقط ہو جائیگا اور اگر دائمی نہ ہوگا تو ہوش میں آجانے کے بعد پھر اس سے قصاص لیا جائیگا

۵۵۵۔ حکم قصاص کے بعد اگر قاتل نے کوئی حجت پیش کرنی چاہی اس کے بعد مجنون ہو گیا تو استحساناً اس سے دیت لیجاے گی،

إِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ وَلَهُ وَلِيٌّ فَلَمَّا قَضَى الْقَاضِيَ بِالْقِصَاصِ قَالَ الْقَاتِلُ لِي حُجَّةٌ ثُمَّ جُنَّ الْقَاتِلُ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْقِيَاسِ يُقْتَلُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ۔

(التاتارخانیہ)

اگر کوئی شخص مارڈالا جاے اور اسکا وارث موجود ہو اور قاضی اس کے قاتل پر قصاص کا حکم دیدے، پھر قاتل کہے کہ میری ایک حجت ہے اس کے بعد قاتل مجنون ہو جاے تو اس صورت میں امام محمد کے نزدیک قیاس کے مطابق قاتل سے قصاص لیا جاے گا، اور استحساناً اس سے دیت لی جاے گی،

۵۵۶۔ قتل کرنے کے بعد اگر ایک شخص پاگل ہو گیا اور اسی حالت میں گواہوں نے اس کے قتل پر گواہی دی تو اس کے مال سے دیت لیجاے گی،

وَفِي الْمُنْتَقَى رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ جُنَّ وَشَهِدَ عَلَيْهِ الشُّهُودُ بِالْقَتْلِ وَهُوَ مَعْتُوهٌ فَإِنِّي أَسْتَحْسِنُ أَنْ لَا أَقْتُلَهُ وَأَجْعَلَ الدِّيَةَ فِي مَالِهِ (المحيط)

اگر ایک شخص نے کسی کو مار ڈالا اس کے بعد مجنون ہو گیا اور گواہوں نے اس کے قتل کرنے پر گواہی دی اور وہ اس حالت میں اب تک پاگل ہے، تو امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اس صورت میں اسکو قتل نہ کرونگا اور اسکے مال سے دیت دلاؤنگا

۵۵۷- بچوں اور پاگلوں کے قتل کا حکم

لَا قِصَاصَ فِيمَا بَيْنَ الصَّبِيَّانِ عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَأُهُ سَوَاءٌ حَتَّى يَجِبَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي الْمَالَيْنِ وَيَكُونُ ذَلِكَ فِي مَالِهِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأِ عِنْدَنَا وَالْجَوَابُ فِي الْمَعْتُوهِ وَالْمَجْنُونِ إِذَا قَتَلَ فِي حَالَةِ جُنُونِهِ نَظِيرُ الْجَوَابِ فِي الصَّبِيِّ (المحيط)

باہم بچوں کے قتل میں قصاص نہیں، نیز اگر ایک لڑکے نے کسی کو قتل کر ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور بچے کے قتل بالعمد اور قتل خطاء کا حکم ایک ہے، اس لیے دونوں حالتوں میں اوسپر دیت واجب ہوتی ہے اور قتل عمد میں دیت اسکے مال سے دیجاتی ہے اور قتل خطاء میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور قتل خطاء میں بچے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہیں رہتا، پاگل آدمی کا حکم بھی بچے ہی کا ہے یعنی اگر وہ کسی حالت جنون میں مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور قتل عمد کی صورت میں دیت اس کے مال سے دیجائیگی اور قتل خطاء کی صورت میں دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور کفارہ بھی اسپر واجب نہ ہوگا اور وہ مقتول کی وراثت سے بھی محروم نہ ہوگا

۵۵۸- جانکنی کی حالت میں کسی کے مار ڈالنے سے قصاص واجب ہوگا،

رَجُلٌ قَتَلَ حُرًّا وَهُوَ فِي النَّزْعِ قُتِلَ وَإِنْ

اگر کسی نے ایک آزاد شخص کو جو حالت جانکنی میں ہے مار ڈالا

كَانَ يُعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَعِيشُ (الخلاصة)

تو اس پر قصاص واجب ہوگا گو یہ معلوم ہو کہ مقتول اس مرض سے اچھا نہ ہوگا،

۵۵۹۔ قاتل کی موت سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ إِذَا مَاتَ سَقَطَ الْقِصَاصُ. (الهداية)

اگر کسی پر قصاص واجب ہوا اور وہ مر جائے تو اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا، یعنی مقتول کے ورثہ کو قاتل کے ترکہ سے کچھ نہ ملے گا،

۵۶۰۔ اگر ایک جماعت ایک شخص کی قاتل ہو تو پوری جماعت سے قصاص لیا جائیگا،

إِذَا قَتَلَ جَمَاعَةٌ وَاحِدًا يُقْتَلُ الْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ (الكافي)

اگر ایک جماعت نے ایک شخص کو مار ڈالا تو اس کے خون کے عوض پوری جماعت سے جو شریک قتل تھی قصاص لیا جائیگا

۵۶۱۔ ایک شخص سے اگر جماعت کے قتل میں تمام اولیاء کی موجودگی میں قصاص لے لیا گیا تو ان کا کوئی حق باقی نہ رہا، اگر صرف ایک مقتول کے ولی کی حاضری میں قصاص لے لیا گیا تو سب کا حق ساقط ہو گیا،

وَلَوْ قَتَلَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً فَحَضَرَ أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِينَ قُتِلَ بِهِمْ وَلَا شَيْءَ لَهُمْ غَيْرَ ذَلِكَ وَإِنْ حَضَرَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَقُتِلَ لَهُ وَسَقَطَ حَقُّ الْبَاقِينَ. (الهداية)

اگر ایک شخص نے چند آدمیوں کو مار ڈالا اور تمام مقتولین کے اولیاء حاضر ہوئے تو قاتل تمام مقتولین کے خون کے عوض قتل کر دیا جائیگا اور ان کے ورثہ کا کوئی حق باقی نہ رہیگا اور اگر مقتولین کے ورثہ میں سے صرف ایک شخص کا وارث حاضر ہو اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا تو باقی تمام مقتولین کے اولیاء کا حق ساقط ہو جائے گا،

۵۶۲۔ لڑکے کے قتل میں باپ پر قصاص نہیں، صرف دیت ہے

رَجُلٌ قَتَلَ ابْنَهُ عَمَدًا فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (محیط برہانی)

اگر کسی شخص نے اپنے لڑکے کو عمداً قتل کر دیا، تو اس کو تین سال میں اس کی دیت ادا کرنی ہوگی، اور اوس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۶۳- مال، دادا، دادی وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے،

لَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِابْنِهِ وَالْجَدِّ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَإِنْ عَلَا بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ وَكَذَا لِلْأُمِّ وَالْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَالْأُمِّ قَرُبَتْ أَوْ بَعُدَتْ (الکافی)

اگر کسی نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، اور اگر مان اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور دادا، دادی، نانا، نانی کا بھی یہی حکم ہوگا گو وہ پڑدادا اور پڑنانا ہی کیوں نہ ہو،

۵۶۴- قتل عمد میں دیت ان کے مال سے اور قتل خطا میں ان کے ورثہ کے مال سے دی جائیگی

تُقَرُّ عَلَى الْأَبَاءِ وَالْأَجْدَادِ الدِّيَةُ بِقَتْلِ الِابْنِ عَمَدًا فِي أَمْوَالِهِمْ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَإِنْ كَانَ الْوَالِدُ قَتَلَ وَلَدَهُ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ (شرح المبسوط)

باپ دادا پر لڑکے کے قتل عمد کے عوض میں انھی کے مال سے دیت واجب ہوگی جو تین سال میں ادا کیجائے گی، اور اگر قتل خطا ہوگا تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۵۶۵- لیکن لڑکے پر ان سب کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا،

وَيُقْتَلُ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ وَبِمَنْ ذَكَرْنَا (منح الغفار)

اور لڑکے پر باپ، دادا، مان اور دادی کے قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا،

۵۶۶- اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ كَانَ فِي وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ وَلَدُ الْقَاتِلِ

اور اگر مقتول کے ورثہ میں قاتل کی اولاد یا اس کے

وَوَلَدُ وَلَدِهٖ وَاِنْ سَفَلَ يَبْطُلُ الْقِصَاصُ وَيَجِبُ الدِّيَةُ (قاضی خاں)

اولاد کی اولاد ہو تو اس سے قصاص باطل ہو جائیگا، اور دیت واجب ہوگی،

۵۶۷۔ اگر کوئی باپ، دادا کے قتل کے قصاص کا وارث ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَمَنْ وَرِثَ قِصَاصًا عَلٰى اَبِيْهِ سَقَطَ وَالْاُمُّ وَالْاَجْدَادُ وَالْجَدَّاتُ مِنْ اَيِّ جِهَةٍ كَانُوْا كَالْاَبِ (الحامدیہ)

اگر کوئی شخص قصاص کا وارث ہو اور باپ یا دادا یا نانا یا دادی یا نانا یا نانی اس شخص کی قاتل ہو تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

۵۶۸۔ داماد کے قتل سے بشرطیکہ قاتل کی بیٹی اس کے نکاح میں ہو قصاص ساقط ہو جاتا ہے،

وَمَنْ قَتَلَ خَتَنَهٗ وَبِنْتُهٗ فِيْ نِكَاحِهٖ سَقَطَ الْقِصَاصُ (منح الغفار)

اگر کوئی شخص اپنے داماد کو مار ڈالے اور قاتل کی لڑکی مقتول کے نکاح میں موجود ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہیں ہے

۵۶۹۔ اگر ام الولد اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس کا لڑکا اس سے قصاص اور دیت نہیں لے سکتا

اِذَا قَتَلَتْ اُمُّ الْوَلَدِ سَيِّدَهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَاِنَّهٗ لَا قَتْلَ وَلَا قِصَاصَ فِيْهَا وَلَا اَرْشَ لِاَنَّهٗ لَيْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ يَقْتُلَ وَالِدَتَهٗ (الحامدیہ)

اگر ام ولد اپنے آقا کو مار ڈالے اور اس کا لڑکا اس کے پیٹ سے موجود ہو تو وہ اپنی ماں سے قصاص نہیں لے سکتا نہ دیت بھی واجب نہ ہوگی،

۵۷۰۔ اگر مقتول کا کوئی وارث مر گیا اور قاتل اس کا وارث ہو گیا تو قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ مَاتَ اَحَدُ وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ الْقَاتِلُ وَارِثُهٗ سَقَطَ الْقِصَاصُ عَنِ الْقَاتِلِ وَيُصَيِّرُ حِصَّةُ الْبَاقِيْنَ مَالًا (قاضی خاں)

اگر مقتول کے ورثہ سے کوئی مر گیا اور قاتل اس کا وارث ہو گیا تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا اور مقتول کے باقی ورثہ کے حصہ کے عوض، اس کے ذمہ مال واجب ہوگا

۵۷۱۔ اس کی تعریفات،

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَلَهُ أَخَوَانِ آخَرَانِ فَأَرَادَا قَتْلَهُ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْقِصَاصِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ يَحْجُبُ الْقَاتِلَ فَإِنَّ الْقَاتِلَ يَرِثُ بَعْضَ نَفْسِهِ مِنْهُ فَلَا يَقْدِرُ الْآخَرُ أَنْ يَقْتُلَهُ (الهداية)

اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو مار ڈالے اور دوسرے بھائی مقتول کے وارث ہوں لیکن قصاص لینے سے پہلے ایک بھائی ان میں سے مرگیا اور قاتل اس کا وارث ہوگیا تو اس صورت میں قاتل سے قصاص ساقط ہوجائیگا، کیونکہ وہ اپنے بھائی کی وراثت کی وجہ سے خود اپنے اوپر اولیاء کے قصاص میں داخل ہوگیا،

أَخَوَانِ لِأَبٍ وَأُمٍّ قَتَلَ أَحَدُهُمَا أَبَا الْآخَرِ عَمْدًا وَالْآخَرُ أُمَّ الْآخَرِ وَرِثَ عَنْ أَبِيهِ بُنُوَّةً أَنَّهُ لَا قِصَاصَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دِيَةُ قَتْلِهِ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَقْتُولِينَ وَارِثٌ سِوَاهُمَا (قاضی خاں)

دو حقیقی بھائیوں میں سے ایک نے اپنے باپ کو اور دوسرے نے اپنی ماں کو قصداً مار ڈالا اور ان کے سوا کوئی دوسرا مقتول کا وارث نہ تھا اس صورت میں دونوں قاتلوں پر قصاص واجب نہ ہوگا اور دونوں پر دیت واجب ہوگی،

۵۷۲- بیٹا، باپ اور ماں، وغیرہ کے قتل میں قتل کیا جائے گا،

وَيُقْتَلُ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ وَالْجَدِّ وَإِنْ عَلَا وَالْجَدَّةِ وَإِنْ عَلَتْ مِنْ قِبَلِ الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ (قاضی خاں)

بیٹا، باپ، ماں، دادا، دادی، نانا اور نانی کے عوض قتل کیا جائیگا،

۵۷۳- جس شخص پر قصاص نہیں ہے اس کے شریک پر بھی قصاص نہیں،

وَلَا يُقْتَلُ شَرِيكُ مَنْ لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ كَالْأَبِ وَالْأَجْنَبِيِّ وَالْعَامِدِ وَالْخَاطِئِ

جس شخص پر قصاص واجب نہیں ہے، اس کا شریک بھی قتل نہیں کیا جائے گا، مثلاً اگر ایک اجنبی اس شخص

وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ (تاتارخانیہ)

کا شریک ہو جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے یا عامد و خاطی باہم شریک ہوں یعنی ایک شخص کسی کو قصداً اور دوسرا اسی کو غلطی سے مار ڈالے یا مثلاً ایک لڑکا اور ایک بالغ شخص شریک قتل ہوں تو ان پر قصاص واجب ہوگا کیونکہ باپ پر غلطی سے قتل کرنے سے اور لڑکے پر قصاص

وَكَذَا الصَّحِيْحُ لَوْ قَتَلَ مَعَ الْمَجْنُوْنِ وَالْبَالِغُ مَعَ الصَّبِيِّ وَشَرِيْكُ الْحَيَّةِ وَالسَّبُعِ وَالْأَجْنَبِيُّ إِذَا شَارَكَ الزَّوْجَ فِيْ قَتْلِ زَوْجَتِهٖ وَلَهٗ وَلَدٌ مِنْهَا، (قاضی خاں)

اگر عقلمند آدمی مجنون کے ساتھ یا بالغ آدمی لڑکے کے ساتھ یا کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ کسی کے قتل کا شریک ہو تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر ایک اجنبی آدمی شوہر کا اسکی بی بی کے قتل میں شریک ہو بشرطیکہ اس بی بی کے پیٹ سے اس کے کوئی لڑکا ہو تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا کیونکہ لڑکے کی وجہ سے باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس لیے اس کے شریک پر بھی قصاص واجب نہ ہوگا،

إِذَا اشْتَرَكَ الرَّجُلَانِ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ أَحَدُهُمَا بِعَصًا وَالْآخَرُ بِحَدِيْدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَيَجِبُ الْمَالُ عَلَيْهِمَا نِصْفَانِ ثُمَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا لَزِمَهٗ مِنْ نِصْفِ الدِّيَةِ يَتَحَمَّلُ كَالْمُنْفَرِدِ بِهٖ فَنِصْفُ الدِّيَةِ عَلٰى صَاحِبِ الْحَدِيْدِ فِيْ مَالِهٖ

اگر دو مرد ایک شخص کے مار ڈالنے میں شریک ہوں لیکن ایک لاٹھی سے مارے اور ایک تیز آلہ سے تو ان میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ دونوں پر دیت واجب ہوگی لیکن جس نے تیز آلہ سے قتل کیا ہے نصف دیت خود اس کے مال سے بھائی گی جس نے لاٹھی سے مارا ہے، اس کے عاقلہ پر نصف دیت واجب ہوگی

وَنِصْفُهَا عَلَى عَاقِلَةِ صَاحِبِ الْعَصَا (المبسوط)

۵۷۴۔ اگر کسی کے زخمی کرنے سے کوئی چند روز میں مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ جَرَحَ رَجُلًا عَمْدًا فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتَّى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (القدوری)

اگر کسی نے ایک آدمی کو زخمی کیا اور وہ اسی زخم سے مرگیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۷۵۔ اگر قاتل مارنے کا اقرار کرے لیکن اس سے لاعلمی ظاہر کرے کہ وہ اسی کے مارنے سے مرا ہے تو اس کا قول معتبر ہے اور اس سے قصاص نہ لیا جائے گا،

رَجُلٌ قَالَ ضَرَبْتُ فُلَانًا بِالسَّيْفِ عَمْدًا وَلَا أَدْرِي أَنَّهُ مَاتَ مِنْهَا وَلَكِنَّهُ مَاتَ وَقَالَ وَلِيُّ الْقَتِيلِ بَلْ مَاتَ بِضَرْبِكَ فَإِنَّهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِنْ قَالَ الْقَاتِلُ مَاتَ مِنْهَا وَمِنْ حَيَّةٍ نَهَشَتْهُ أَوْ مِنْ ضَرْبِ رَجُلٍ آخَرَ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَقَالَ الْوَلِيُّ بَلْ مَاتَ مِنْ ضَرْبِكَ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ الضَّارِبِ وَعَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار ماری لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ اسکی ضرب سے مرا البتہ وہ مرگیا لیکن مقتول کا وارث کہتا ہے کہ وہ تمہارے اسی مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ مقتول کے وارث کا قول ثبوت نہیں ہوسکتا اور اگر اس نے اقرار کیا کہ وہ شخص اس زخم اور سانپ کے کاٹنے یا دوسرے شخص کے مارنے سے جس نے اس کو لاٹھی سے مارا مرا لیکن مقتول کا ولی کہتا ہو کہ وہ تمہارے مارنے سے مرا تو اس صورت میں قاتل کا قول تسلیم کیا جائیگا اور قاتل پر نصف دیت واجب ہوگی

۵۷۶۔ قتل کے مجمل اقرار و شہادت سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَالْإِقْرَارُ بِمُطْلَقِ الْقَتْلِ يُوجِبُ الدِّيَةَ مطلق قتل کے اقرار اور مطلق قتل کی گواہی سے جس میں

كَالشَّهَادَةِ بِالْقَتْلِ الْمُطْلَقِ (الجامع) قصد وخطار کی تفصیل نہ ہو ویت واجب ہوگی،

۵۷۷- جبتک قتل بالعمد کا اقرار نہ کیا جاے وہ قتل بالخطار شمار ہوگا،

رَجُلٌ قَالَ اَنَا ضَرَبْتُ فُلَانًا بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ هُوَ خَطَاءٌ حَتّٰى يَقُوْلَ عَمَدًا (قاضی خاں)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو تلوار ماری اور اُسکو مار ڈالا اس صورت میں جبتک قاتل بالقصد قتل کا اقرار نہ کرے امام ابو یوسف کے قول کے مطابق وہ قتل خطا ہے

۵۷۸- مجمل اقرار قتل میں دیت واجب ہوگی،

فِي الْمُنْتَقٰى رَجُلٌ قَالَ قَتَلْتُ فُلَانًا وَلَمْ يُسَمِّ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً قَالَ اَسْتَحْسِنُ اَنْ اَجْعَلَ دِيَتَهُ فِيْ مَالِهٖ (محیط البرہانی)

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مار ڈالا لیکن قصد و خطار کا اظہار نہیں کیا تو اس صورت میں امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اُسکے مال سے استحساناً دیت کا حکم دونگا

۵۷۹- صاحب ہدایہ کے نزدیک مجمل قتل کے اقرار و شہادت میں قصاص واجب ہوگا،

لَوْ شَهِدَ بِالْقَتْلِ الْمُطْلَقِ اَوْ اَقَرَّ بِهٖ يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ لَمْ يُوْجَدِ التَّعَمُّدُ (الہدایہ)

صاحب ہدایہ کا قول ہے کہ اگر دو شخص مطلق قتل کی شہادت دیں یعنی قصد و خطار کی تفصیل نہ کریں یا مدعا علیہ خود مطلق قتل کا اقرار کرے اور قصد کا مطلق اظہار نہ کرے تو قتل

۵۸۰- قتل کے الزام میں یہ کہنا کہ یہی مقدر تھا اقرار ہے،

اُتُّهِمَ بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَ فَقَالَ لِاَنَّ كَانَ مَكْتُوْبًا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَوْ قَالَ قَتَلْتُ عَدُوِّيْ فُلَانًا اِنَّ اللَّفْظَيْنِ مِنْهُ اِقْرَارٌ بِالْقَتْلِ فَيَلْزَمُهُ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ اِنْ لَمْ يُقِرَّ بِالْعَمْدِ (الجامع)

اگر ایک شخص قتل کے مقدمہ میں گرفتار ہوا اور اُس سے پوچھا گیا کہ تم نے فلاں شخص کو کیوں مار ڈالا اور اس نے کہا کہ تقدیر میں یہی تھا یا کہا کہ میں نے اپنے دشمن کو مارا تو یہ قتل کا اقرار ہے، لیکن اگر وہ قتل بالعمد کا اقرار نہ کرے تو اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۸۱- قتل کے اقرار کے بعد یہ کہنے سے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا قصاص ساقط ہو جائیگا

وَلَوْ قَالَ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي فَقَتَلْتُ فُلَانًا أَوْ قَالَ وَجَأْتُ بِسِكِّينٍ فَقَتَلْتُ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ غَيْرَهُ فَأَصَابَهُ دُرِءَ عَنْهُ الْقَتْلُ (المحیط)

اگر ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے تلوار سے فلاں شخص کو مار ڈالا یا چھری بھونک کر ایک شخص کو مار ڈالا لیکن اس کے بعد یہ کہے کہ میرا ارادہ دوسرے کے مارنے کا تھا لیکن تلوار اور چھری اس کو لگ گئی تو اس صورت میں اس سے قصاص ساقط ہو جائیگا،

۵۸۲- اقرار قتل کے بعد دوسرے شخص کی شرکت کا بیان معتبر نہ ہوگا،

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ قَتَلْنَا فُلَانًا بَاشَرْنَاهُ مُتَعَمِّدِينَ ثُمَّ قَالَ كَانَ مَعِي غَيْرِي لَمْ يُصَدَّقْ وَقُتِلَ بِهِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً تلوار مار کر قتل کر دیا پھر اس کے بعد کہا کہ اوس کے مارڈالنے میں دوسرا شخص میرا شریک تھا تو اس صورت میں اوس کا قول مقبول نہ ہوگا اور اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۸۳- میان میں رکھی ہوئی تلوار سے مار ڈالنے کا حکم،

وَفِي الْعُيُونِ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَيْفٍ فَخَرَقَ السَّيْفُ الْغِمْدَ وَقَتَلَهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا قِصَاصَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ كَانَ الْغِمْدُ لَوْ ضُرِبَ بِهِ وَحْدَهُ قَتَلَ قُتِلَ بِهِ فَهُمَا يَعْتَبِرَانِ الْقَتْلَ بِآلَةٍ يُقْصَدُ بِهَا الْقَتْلُ عَادَةً وَأَبُو حَنِيفَةَ يَعْتَبِرُ دَلِيلَ الْقَصْدِ (المحیط البرہانی)

اگر ایک شخص نے کسی کو تلوار سے اس طرح مارا کہ تلوار میان میں تھی، لیکن تلوار نے میان پھاڑ کر اس کو ہلاک کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص واجب نہ ہوگا، اور امام محمد کے نزدیک اگر میان خود مار ڈالنے کے قابل ہو تو قصاص واجب ہوگا ورنہ نہیں،

۵۸۴ - اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

اَلْعَصَاءُ الصَّغِيْرُ اِذَا وَالٰى بِهٖ فِي الضَّرَبَاتِ حَتّٰى مَاتَ لَمْ يَلْزَمِ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا (شرح المبسوط)

اگر چھوٹی چھڑی کے بار بار مارنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

۵۸۵ - کوڑے کی متواتر ضرب کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ وَوَالٰى بِهٖ فِي الضَّرَبَاتِ حَتّٰى مَاتَ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ (الخلاصہ)

اگر کوڑے کے بار بار مارنے سے بھی کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

۵۸۶ - تیر سے مارنے کا حکم

مَنْ ضَرَبَ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ فَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْحَدِيْدِ قُتِلَ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِالْعُوْدِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اِذَا اَصَابَهٗ بِحَدِّ الْحَدِيْدِ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِطَرَفِ الْحَدِيْدِ فَعِنْدَهُمَا يَجِبُ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعَنْهُ اِنَّمَا يَجِبُ اِذَا جَرَحَ وَهُوَ كَمَا صَحَّ وَعَلٰى هٰذَا الضَّرْبُ بِسَنْجَاتِ الْمِيْزَانِ (الہدایہ)

اگر کسی نے تیر مار کر کسی کو مار ڈالا تو اگر اس پر تیر کا پیکان پڑا تو اس پر قصاص واجب ہوگا بالاتفاق، اگر پیکان کا پچھلا حصہ پڑا تو صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا اور اس صورت میں امام ابوحنیفہ سے دو روایتیں ہیں، ایک روایت میں قصاص ہے اور دوسری روایت میں قصاص اس وقت واجب ہوگا جب اس نے زخم کیا ہو اور یہی روایت صحیح ہے، اور اگر لکڑی کا دستہ موجب ہلاکت ہوا تو اس صورت میں مجرم پر دیت واجب ہوگی اور ترازو کے پتھر کے متعلق بھی یہی اختلاف ہے، یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت اور صاحبین کے نزدیک قصاص واجب ہوگا،

۵۸۷۔ایک کے بدن سے تیر نکل کر دوسرے کی ہلاکت کا موجب ہوا تو شخص اول کی موت سے قصاص اور شخص ثانی کی موت سے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

مَنْ رَمٰی رَجُلًا عَمْدًا فَنَفَذَ اَسْهُمُهٗ مِنْهُ اِلٰی اٰخَرَ فَمَاتَا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ لِلْاَوَّلِ وَالدِّيَةُ لِلثَّانِیْ عَلٰی عَاقِلَتِهٖ (القدوری)

اگر کسی نے کسی کو تیر مارا اور اسکے جسم سے نکل کر دوسرے کو لگا تو اس صورت میں قاتل پر پہلے شخص کی موت پر قصاص واجب ہوگا، اور اسکے عاقلہ پر دوسرے کی موت میں دیت واجب ہوگی،

۵۸۸۔اگر دانت کاٹنے سے کوئی مرجائے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَلَوْ عَضَّهٗ حَتّٰی مَاتَ ذَكَرَ فِی الْاَجْنَاسِ اَنَّ كُلَّ اٰلَةٍ يَتَعَلَّقُ بِهِ الزَّلُوْثَةُ فِی الْبَهَائِمِ يَتَعَلَّقُ بِهَا الْقِصَاصُ فِی الْاٰدَمِیِّ وَمَا لَا فَلَا يَعْنِیْ لَا يَجِبُ فِی الْعَضِّ (الخلاصۃ)

اگر کوئی شخص کسی کے دانت کاٹنے سے مرگیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ قصاص اس ہتھیار سے واجب ہوتا ہے جس سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور چونکہ آدمی کے دانت سے حیوانات ذبح نہیں ہوسکتے اس لیے آدمی کے دانت کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۸۹۔سوئی سے کسی کے مارنے میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ ضَرَبَ رَجُلًا بِاِبْرَةٍ وَمَا يُشْبِهُهٗ عَمْدًا فَمَاتَ لَا قَوَدَ فِيْهِ وَهُوَ الصَّحِيْحُ وَفِی الْمَسْئَلَةِ وُجُوْهٌ اُخَرُ وَقِيْلَ اِنْ عَرَّضَ بِالْاِبْرَةِ فِی الْمَقْتَلِ قُتِلَ وَاِلَّا فَلَا۔ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی کو سوئی یا سوئی کے مثل چیز سے کسی نے قصداً مارا اور وہ مرگیا تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا اور یہی قول صحیح ہے اور اس کے مثل چیزوں کے مارنے سے قصاص واجب ہوگا اور بعضوں کا قول ہے کہ اگر کسی مقتل میں زخم ہوجائے اور وہ اس زخم سے ہلاک ہوجائے تو سوئی میں بھی قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں ہے،

۵۹۰۔تنور یا آگ میں ڈال کر ہلاک کرنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ جَامِعِ الصَّغِيْرِ اِذَا اَحْمٰی

امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص تنور کو گرم کرکے گواہوں

تَنُّوْرًا فَأَلْقٰى فِيْهَا إِنْسَانًا أَوْ أَلْقَاهُ فِيْ نَارٍ لَا يَسْتَطِيْعُ الْخُرُوْجَ مِنْهَا فَاحْتَرَقَتْهُ النَّارُ يَجِبُ الْقِصَاصُ، وَمَوْضُوْعُ الْمَسْئَلَةِ يَتِيْرُ إِلَى أَنَّ الْإِحْمَاءَ يَكْفِيْ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ نَارٌ (المحيط)

آگ نہ ہو کسی کو اس میں ڈالکر ہلاک کردے یا کسی کو آگ میں اس طرح ڈالدے کہ اس سے باہر نہ نکل سکے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۵۹۔ گرم پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام،

وَلَوْ قَطَّرَ جِلْدًا ثُمَّ أَلْقَى لَهُ مَاءً فِيْ قِدْرٍ مُحْمَاةٍ حَتّٰى إِذَا صَارَ كَأَنَّهُ نَارٌ أَلْقَاهُ فِي الْمَاءِ فَسَلَخَ سَاعَةَ أَلْقَاهُ فَمَاتَ قُتِلَ بِهِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ حَارًّا لَا يَغْلِيْ غَلَيَانًا شَدِيْدًا فَأَلْقَاهُ فِيْهِ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ مَاتَ وَقَدْ تَقَطَّعَ جِلْدُهُ أَيْ صَارَ بِهِ نُقْطَةٌ أَوْ نُضْجَةٌ الْمَاءُ قُتِلَ بِهِ وَإِلَّا فَلَا وَإِنْ أَخْرَجَ مِنَ الْقِدْرِ فِيْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ وَقَدْ إِنْسَلَخَ وَمَاتَ مِنْ سَاعَتِهِ أَوْ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مَكَثَ أَيَّامًا مُضْنِيْنَ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ قُتِلَ بِهِ وَإِنْ تَمَاثَلَ حَتّٰى يُجَنَّ وَيَذْهَبَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُقْتَلْ وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ۔ (الظهيرية)

اگر کوئی شخص بڑے دیگچے میں پانی اس قدر گرم کرے کہ آگ کے مثل ہوجائے پھر ایک شخص کو باندھ کر اس میں ڈال دے اور اسی وقت اس کی کھال ادھڑ جائے اور وہ مرجائے تو اس پر قصاص واجب ہوگا لیکن اگر پانی سخت گرم نہ ہو اور اس میں کسی کو ڈال دے، جو کچھ دیر زندہ رہکر مرجائے تو اس صورت میں اگر اس کے بدن پر آبلے پڑجائیں تو مجرم پر قصاص ہے ورنہ قصاص نہیں، اگر زندہ پانی سے نکل گئے اور اس کی کھال ادھڑ جائے اور اسی وقت مرجائے یا کچھ دن زندہ رہے لیکن اس قدر بیمار ہوکر کہ اس کی موت کا خوف ہو پھر مرجائے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر بیمار نہ ہو اور چل پھر سکتا ہو، پھر چند دنوں کے بعد مرجائے تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہوگی،

۵۹۲۔ آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ اَلْقَاهُ فِي النَّارِ ثُمَّ اَخْرَجَ وَبِهِ رَمَقٌ فَمَكَثَ اَيَّامًا وَلَمْ يَزُلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ قُتِلَ وَاِنْ كَانَ يَمْشِي وَيَذْهَبُ ثُمَّ مَاتَ لَمْ يُقْتَلْ (قاضی خاں)

اور آگ میں ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اگر زندہ آگ سے باہر نکلے اور چند روز بیمار رہکر مرجائے تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر بیمار نہ رہے اور چل پھر سکے تو مجرم پر قصاص واجب نہیں ہوگا،

۵۹۳۔ دھوپ میں باندھ کر ڈال دینے سے ہلاک کرنے کا حکم

وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَطَعَ رِجْلَ اَوْ صَبِيًّا ثُمَّ وَضَعَهُ فِي الشَّمْسِ فَلَمْ يَتَعَافَ حَتّٰى مَاتَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ (ذخیرۃ الفقہاء)

اگر کوئی شخص بالغ یا نابالغ آدمی کو باندھ کر دھوپ میں ڈال دے یہاں تک کہ دھوپ کی گرمی سے مرجائے تو اس پر دیت واجب ہوگی،

۵۹۴۔ سرد پانی میں ڈال کر ہلاک کرنے کا حکم

وَلَوْ اَلْقٰى رَجُلًا فِي مَاءٍ بَارِدٍ فِي يَوْمِ الشِّتَاءِ فَلَزِمَهُ سَاعَةَ اَلْقَاهُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ وَكَذٰلِكَ لَوْ جَرَّدَهُ فَجَعَلَهُ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْبَرْدِ وَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ مِنَ الْبَرْدِ وَكَذٰلِكَ لَوْ قَطَعَهُ وَجَعَلَهُ فِي الثَّلْجِ (الظہیریۃ)

اگر جاڑے کے موسم میں کوئی کسی کو ٹھنڈے پانی میں ڈالدے اور وہ اسی وقت مرجائے تو مجرم پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو برہنہ کردیا جائے اور اس وقت تک برہنہ رکھا جائے کہ وہ سردی سے مرجائے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کسی کو باندھ کر برف میں ڈال دیا جائے

۵۹۵۔ بلند مقام سے گرادینے کا حکم

وَاِذَا اَلْقَاهُ مِنْ سَطْحٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ اَلْقَاهُ

اگر کوئی کسی کو بلند کوٹھے یا پہاڑ سے گرادے یا کنوئیں

فِي بَيْرٍ فَعَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ هٰذَا خَطَاءُ عَمْدٍ وَاَمَّا عَلٰى قَوْلِهِمَا اِنْ كَانَ مَوْضِعًا يُرْجٰى مِنْهُ النَّجَاةُ غَالِبًا فَهُوَ خَطَاءُ الْعَمْدِ وَاِنْ كَانَ لَا يُرْجٰى مِنْهُ النَّجَاةُ فَهُوَ عَمْدٌ مَحْضٌ يَجِبُ الْقِصَاصُ بِهٖ عِنْدَهُمَا،

میں ڈال دے تو یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہے، اور صاحبین کے نزدیک اگر ایسی جگہ ہو جس سے بچ جانے کا ظن غالب ہو تو شبہ عمد ہے اور اگر بچ جانے کا ظن غالب نہ ہو تو عمد محض اور موجب قصاص ہے،

(المحیط)

۵۹۶- پانی میں ڈبونے کا حکم

ذَكَرَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ فِيْ شَرْحِ زِيَادَاتِ الْاُصُوْلِ اَنَّ مَنْ غَرَّقَ اِنْسَانًا بِالْمَاءِ اِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيْلًا لَا يُقْتَلُ مِثْلُهٗ غَالِبًا وَيُرْجٰى مِنْهُ النَّجَاةُ بِالسِّبَاحَةِ فِي الْغَالِبِ فَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ خَطَاءُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ وَاَمَّا اِذَا كَانَ الْمَاءُ عَظِيْمًا اِنْ كَانَ بِحَيْثُ يُمْكِنُهُ النَّجَاةُ مِنْهُ بِالسِّبَاحَةِ بِاَنْ كَانَ غَيْرَ مَشْدُوْدٍ وَلَا مُثْقَلٍ وَهُوَ يُحْسِنُ السِّبَاحَةَ فَمَاتَ يَكُوْنُ خَطَاءَ الْعَمْدِ وَاِنْ كَانَ بِحَيْثُ لَا يُمْكِنُهٗ النَّجَاةُ فَعَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ هُوَ خَطَاءُ الْعَمْدِ وَلَا قِصَاصَ وَعَلٰى قَوْلِهِمَا هُوَ

اگر کسی نے کسی کو پانی میں ڈبو دیا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں اگر پانی اس قدر کم ہو کہ وہ اکثر موجب ہلاکت نہیں ہوتا اور زیادہ تر آدمی اس سے تیر کر بچ سکتا ہے تو یہ شبہ عمد ہے اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے، اور اگر پانی زیادہ ہو لیکن تیر کر اس سے آدمی بچ سکتا ہے، اور وہ شخص باندھا ہوا یا دبایا ہوا نہ ہو اور تیر بھی سکتا ہو لیکن بایں ہمہ وہ مر گیا تو اس صورت میں بھی شبہ عمد ہے، اور اگر پانی اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق شبہ عمد ہے اور صاحبین کے قول کے موافق عمد محض ہے۔

عَمْدٌ مَحْضٌ وَيَجِبُ الْقِصَاصُ (المحيط)

۵۹۷- زہر خورانی کا حکم

وَإِذَا سَقَى رَجُلًا سُمًّا فَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ أَوْجَرَهُ إِيجَارًا عَلَى الْإِكْرَاهِ مِنْهُ أَوْنَاوَلَهُ ثُمَّ أَكْرَهَهُ عَلَى شُرْبِهِ حَتّٰى شَرِبَ أَوْنَاوَلَهُ مِنْ غَيْرِ إِكْرَاهٍ عَلَيْهِ فَإِنْ أَوْجَرَهُ أَوْنَاوَلَهُ وَأَكْرَهَهُ عَلَى شُرْبِهِ فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ وَعَلَى عَاقِلَتِهِ الدِّيَةُ وَإِذَا نَاوَلَهُ فَشَرِبَ مِنْ غَيْرِ إِكْرَاهٍ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ قِصَاصٌ وَلَا دِيَةٌ سَوَاءٌ عَلِمَ الشَّارِبُ بِأَنَّ فِيهِ سُمًّا أَوْ لَمْ يَعْلَمْ (الذخيرة)

اگر کسی نے کسی کو زہر دیا اور وہ اس کے کھانے سے مر گیا تو اس کی تین صورتیں ہیں یا تو اس کو زہر جبراً دیا یا زہر جبراً نہیں دیا لیکن اس کے کھلانے میں جبر کیا یا دیئے اور کھلانے میں بالکل جبر نہیں کیا، دو پہلی صورتوں میں مجرم کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور تیسری صورت میں قصاص اور دیت کچھ نہیں واجب ہوگا، کیونکہ وہ اپنے فعل سے ہلاک ہوا جانے اس نے زہر کو جان کر کھایا یا جان کر نہ کھایا،

لَوْ سَقَاهُ سُمًّا حَتّٰى مَاتَ فَهُوَ عَلٰى وَجْهَيْنِ إِنْ دَفَعَ إِلَيْهِ السُّمَّ حَتّٰى أَكَلَ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ فَمَاتَ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَلَا الدِّيَةُ وَيُحْبَسُ وَيُعَزَّرُ وَلَوْ أَوْجَرَهُ إِيجَارًا يَجِبُ الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ وَإِنْ دَفَعَ إِلَيْهِ فِي شُرْبِهِ فَشَرِبَ وَمَاتَ لَا يَجِبُ الدِّيَةُ لِأَنَّهُ شَرِبَ بِاخْتِيَارٍ إِلَّا أَنَّ الدَّافِعَ خَدَعَهُ فَيَجِبُ التَّعْزِيرُ

اگر کسی نے کسی کو اس طریقہ سے زہر کھلایا کہ اس کے ہاتھ میں زہر دیدیا اور وہ اس سے ناواقف ہو اور اس کو کھا کر مر گیا تو اس صورت میں قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی مگر جس شخص نے زہر دیا ہے اس کو قید کیا جائیگا اور سزا دیجائیگی، لیکن اگر کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر کسی کے کھانے میں زہر دیا اور وہ اس کو کھا کر مر گیا تو اس پر دیت واجب نہ ہوگی البتہ

وَالاِستغفار (قاضی خاں)

جس شخص نے زہر دیا ہو اُس پر تعزیر و توبہ واجب ہوگی،

وَاَمَّا عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ فَمِنْ مَشَائِخِنَا مَنْ قَالَ الْجَوَابُ عِنْدَهُمَا عَلَی التَّفْصِیْلِ اِنْ کَانَ مَا اَوْجَرَهُ مِنْ اَلْتَمَ مِقْدَارًا یُقْتَلُ مِثْلُهُ غَالِبًا کَاَنْ عَمَدَ اِلٰی مُحْصَنٍ لِاَنَّهُ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَالْقَتْلَ جَمِیْعًا فَکَاَنَّ عَمَدَ الْمُحْصَنَ کَمَا لَوْ قَتَلَهُ بِجَرٍّ عَظِیْمٍ وَاِنْ کَانَ مِقْدَارًا لَا یُقْتَلُ مِثْلُهُ غَالِبًا فَاِنَّهُ یَکُوْنُ خَطَاءَ الْعَمْدِ لِاَنَّهُ قَصَدَ الْاِیْجَارَ وَلَمْ یَقْصِدِ الْقَتْلَ (المحیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کو زبردستی سے زہر کھلایا تو ضامن ہوگا، ہمارے نزدیک یہ دیکھینگے کہ مقدار زہر کی اگر اس قدر ہو کہ اس کے کھانے سے اکثر آدمی مرجاتا ہو تو اس صورت میں اوپر قصاص واجب ہوگا اگر مقدار زہر کی اس قدر ہو کہ اس کے کھانے سے اکثر آدمی نہیں مرتا تو اس صورت میں اس شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۵۹۸۔ گلا گھونٹ کر مار ڈالنے کا حکم

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا لَا یُقْتَلُ اِلَّا اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَنَّاقًا مَعْرُوْفًا خَنَقَ غَیْرَ وَاحِدٍ فَیُقْتَلُ سِیَاسَةً۔

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹ کے مار ڈالا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ اگر وہ گلا گھونٹنے میں مشہور ہو اور یہ فعل اس سے چند بار واقع ہو چکا ہو تو وہ قتل کیا جائے گا،

(قاضی خاں)

فَاِنْ تَابَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ فَاِنْ تَابَ بَعْدَ مَا وَقَعَ فِیْ یَدِ الْاِمَامِ لَا یُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَهُوَ نَظِیْرُ السَّاحِرِ اِذَا اَتَا (المحیط)

اور اگر گرفتار ہونے سے پہلے گلا گھونٹنے سے توبہ کرلی تو اس کی توبہ مقبول ہوگی اور اگر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کی تو اسکی توبہ مقبول نہ ہوگی اور یہی حکم اس جادوگر کا بھی ہے جس نے توبہ کی ہو،

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا فِي الْمِصْرِ حَتّٰى قَتَلَهُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَقَالَا فِيْهِ الْقِصَاصُ (المختار)

وَاَمَّا عَلٰى قَوْلِهِمَا اِنْ دَامَ الْخَنْقُ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَمَا لَوْ قَتَلَهُ بِحَجَرٍ عَظِيْمٍ اَوْ خَشَبَةٍ عَظِيْمَةٍ وَاِنْ تَرَكَ الْخَنْقَ قَبْلَ الْمَوْتِ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يُنْظَرُ اِنْ دَامَ الْخَنْقُ مِقْدَارًا لَا يَمُوْتُ الْاِنْسَانُ مِنْهُ غَالِبًا فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنْقَ وَالْقَتْلَ فَكَانَ عَمْدًا مَحْضًا بِاعْتِبَارِ الْخَنْقِ وَالْقَتْلِ جَمِيْعًا وَاِنْ دَامَ عَلَى الْخَنْقِ مِقْدَارًا لَا يَمُوْتُ الْاِنْسَانُ بِهٖ غَالِبًا فَلَا قِصَاصَ لِاَنَّهٗ قَصَدَ الْخَنْقَ اَمَّا مَا قَصَدَ الْقَتْلَ فَكَانَ عَمْدًا بِاعْتِبَارِ الْخَنْقِ خَطَاءً بِاعْتِبَارِ الْقَتْلِ

(محیط البرہانی)

اگر کسی نے کسی کا گلا گھونٹا اور وہ اس کے گلا گھونٹنے سے مرگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اوپر قصاص واجب ہوگا

صاحبین کے قول کے موافق اگر کسی نے اس حد تک کسی کا گلا گھونٹا کہ وہ شخص گلا گھونٹنے سے مرگیا تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا جس طرح بڑے پتھر یا بڑی لاٹھی کے مارنے سے قصاص واجب ہوتا ہے اور اس کے مرنے سے پہلے گلا گھونٹنا چھوڑ دیا اور وہ اس کے بعد مرگیا تو اگر گلا گھونٹنے کا زمانہ اسقدر ممتد ہو جس میں آدمی زیادہ تر مرجاتا ہے تو مجرم پر قصاص واجب ہوگا کیونکہ اس نے گلا گھونٹنے اور مار ڈالنے دونوں کا ارادہ کر لیا تھا، اور اگر گلا گھونٹنے کا زمانہ اتنا طویل نہ ہو جس میں انسان مرجائے تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ اس کا ارادہ صرف گلا گھونٹنے کا تھا قتل کا نہ تھا اس لیے یہ گلا گھونٹنے کے اعتبار سے عمد ہے اور باعتبار قتل کے خطا ہے اور اس صورت میں دیت واجب ہوتی ہے۔

۵۹۹- پیٹ پھاڑ ڈالنے کا حکم،

اِذَا شَقَّ الرَّجُلُ بَطْنَ رَجُلٍ وَاَخْرَجَ اَمْعَاءَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهٗ بِالسَّيْفِ فَالْقَاتِلُ

اگر کسی نے کسی کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا اور اس کی آنتیں نکل پڑیں اس کے بعد کسی دوسرے شخص نے

هُوَ الَّذِیْ ضَرَبَ الْعُنُقَ وَیُقْتَصُّ اِنْ کَانَ عَمْدًا وَاِنْ کَانَ خَطَاءً یَجِبُ الدِّیَةُ وَعَلَی الَّذِیْ شَقَّ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَاِنْ کَانَ لَعَذَ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخِرِ فَثُلُثَا الدِّیَةِ هٰذَا اِذَا کَانَ مِمَّا یَعِیْشُ بَعْدَ شَقِّ الْبَطْنِ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَاِنْ کَانَ لَا یَعِیْشُ وَلَا یَبْقَی مِنْهُ الْحَیٰوةُ وَلَا یَبْقَی مَعَهٗ اِلَّا اِضْطِرَابُ الْمَوْتِ فَالْقَاتِلُ هُوَ الَّذِیْ شَقَّ الْبَطْنَ وَیُقْتَصُّ فِی الْعَمْدِ وَیَجِبُ الدِّیَةُ فِی الْخَطَاءِ وَالَّذِیْ ضَرَبَ الْعَلَّاقَ یُعَزَّرُ (الخلاصہ)

تلوار سے اس کی گردن ماردی تو قاتل وہی شمار ہوگا جس نے اسکی گردن ماری ہے اور عمد کی صورت میں اس سے قصاص لیا جائیگا اور خطاء کی صورت میں اس پر دیت واجب ہوگی، اور جس نے کہ پیٹ چاک کیا ہے اس پر ثلث دیت واجب ہوگی اور اگر چاک شکم اس پہلو سے اُس پہلو تک پہنچگیا یا پیٹ سے پیٹھ تک پہنچگیا تو اس پر دو ثلث دیت واجب ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب پیٹ چاک کرنے کے بعد ایک دن یا اس سے کم زمانہ تک زندہ رہے، اور اگر پیٹ چاک کرنے سے زندہ نہ رہے، اور اس کے جینے کا احتمال باقی نہ رہے اور بجز موت کی بیقراری کے کوئی دوسری چیز اس کے آثار زندگی سے باقی نہ رہے تو قاتل وہی شمار کیا جائیگا جس نے اس کا پیٹ چاک کیا ہے، اس لیے قتل عمد کی صورت میں اُس سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اُس پر دیت واجب ہوگی اور جس نے اُسکی گردن ماری ہے اُسپر تعزیر واجب ہوگی

۶۰ - دو شخصوں کا کسی کو زخمی کرنا،

وَکَذَا لَوْ جَرَحَ رَجُلٌ جِرَاحَةً مُثْخِنَةً لَا یَبْقَی مَعَهَا الْعَیْشُ وَجَرَحَ اٰخَرُ جِرَاحَةً

اسی طرح اگر کسی نے کسی کو سخت زخمی کیا جس سے اس کے جینے کا احتمال باقی نہ رہا اس کے بعد کسی دوسرے نے

أُخْرَى فَالْقَاتِلُ هُوَ الَّذِي جَرَحَ الْجِرَاحَةَ الْمُنْتَهَةَ هٰذَا إِذَا كَانَ الْجِرَاحَتَانِ عَلَى التَّعَاقُبِ فَإِنْ كَانَ مَعًا فَكِلَاهُمَا قَاتِلَانِ (الخلاصة)

اوس کو زخمی کیا تو قاتل وہی شخص ہے جس نے پہلے ایسا زخم لگایا ہے جس سے جینے کی امید جاتی رہی ہو، یہ صورت اس وقت ہے کہ دونوں زخم یکے بعد دیگرے ہوں اور اگر دونوں زخم ساتھ ہوں تو دونوں زخمی کرنے والے قاتل ہونگے،

وَلَوْ جَرَحَهُ رَجُلٌ عَشَرَةَ جِرَاحَاتٍ وَالْآخَرُ جَرَحَهُ جِرَاحَةً وَاحِدَةً فَكِلَاهُمَا قَاتِلَانِ (الخلاصة)

اسی طرح اگر کسی نے کسی کو دس زخم لگائے اور دوسرے نے اس کو صرف ایک زخم لگایا اور وہ مر گیا تو دونوں قاتل سمجھے جائیں گے،

۶۰۱۔ اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور ذرا سا تسمہ لگا رہ گیا پھر اس کو دوسرے نے مار ڈالا تو دوسرے شخص پر قصاص نہیں ہے،

فِي الْمُنْتَقَى إِذَا قَطَعَ عُنُقَ الرَّجُلِ وَبَقِيَ شَيْءٌ قَلِيلٌ مِنَ الْحُلْقُومِ وَفِيهِ الرُّوحُ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ لِأَنَّ هٰذَا مَيِّتٌ (الذخيرة)

اگر کسی نے کسی کی گردن کاٹی اور تھوڑا سا حلق جس میں روح باقی تھی کٹنے سے رہگیا پھر اوس کو دوسرے شخص نے مار ڈالا تو اس دوسرے شخص پر قصاص واجب نہ ہوگا کیونکہ وہ مردہ تھا،

۶۰۲۔ اگر کسی نے ایک شخص کو بند کر دیا اور وہ بھوک پیاس سے مر گیا، تو بند کرنے والے پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان نہیں ہے،

وَإِذَا أَدْخَلَ إِنْسَانًا فِي بَيْتٍ حَتَّى مَاتَ جُوعًا أَوْ عَطَشًا لَا يَضْمَنُ شَيْئًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ (المحيط البرهاني)

اگر کسی نے کسی کو گھر کے اندر بند کر دیا اور وہ شخص بھوک یا پیاس سے مر گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک بند کرنیوالے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، لیکن صاحبین کے نزدیک اس پر دیت واجب ہوگی

۶۰۳۔ اگر کسی کو نیند کی حالت میں کسی گھر میں کوئی لے گیا اور مکان اس پر گر پڑا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَدْخَلَ نَائِمًا اَوْ صَبِيًّا اَوْ مُغْمًى عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ فَسَقَطَ عَلَيْهِ الْبَيْتُ ضَمِنَ الصَّبِيَّ وَالْمُغْمٰى عَلَيْهِ دُوْنَ النَّائِمِ (الخلاصۃ)	اگر کسی ایسے شخص کو جو نیند میں تھا کسی نے گھر کے اندر داخل کیا اور وہ مکان اس کے اوپر گر پڑا تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے اس کے بخلاف اگر لڑکے اور بے عقل آدمی کو گھر کے اندر لیجاے تو تاوان عائد ہوگا،

۶۰۴۔ اگر کسی نے کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے آگے ڈال دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی،

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِيْ رَجُلٍ قَطَّ رَجُلًا فَطَرَحَهٗ قُدَّامَ سَبُعٍ فَقَتَلَهُ السَّبُعُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الَّذِيْ فَعَلَ قَوَدٌ وَّلَا دِيَةٌ وَلٰكِنْ يُعَزَّرُ وَيُقْرَبُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يَمُوْتَ، (المحیط)	اگر کوئی شخص کسی کو باندھ کر درندہ جانور کے سامنے ڈالدے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر دیت و قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اس کو حبس دوام کی سزا ہوگی

۶۰۵۔ زندہ درگور کرنے کا حکم

وَاِذَا دَفَنَهٗ فِيْ قَبْرٍ حَيًّا فَمَاتَ يُقْتَلُ بِهٖ وَبِهٰذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْفَتْوٰى عَلٰى اَنَّ الدِّيَةَ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ، (ظہیریہ)	اگر کسی نے کسی کو قبر میں زندہ دفن کر دیا اور وہ شخص مر گیا تو امام محمد کے نزدیک اس پر قصاص عائد ہوگا لیکن فتویٰ یہ ہے کہ اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۶۰۶۔ اگر مسلح چور سے مال بغیر قتل کے واپس نہیں لیا جا سکتا تو اس کے قتل کرنے پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا،

وَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ بِسِلَاحٍ فَأَخْرَجَ السَّرِقَةَ فَاتَّبَعَهُ وَقَتَلَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَتَأْوِيلُ الْمَسْئَلَةِ إِنْ كَانَ لَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْاِسْتِرْدَادِ إِلَّا بِالْقَتْلِ۔ (الهداية)

اگر کوئی شخص کسی کے یہاں مسلح ہو کر گیا اور چوری سے آکا مال گھر سے باہر نکالا تو اگر مالکِ مال نے اس کا تعاقب کیا اور اس کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا بشرطیکہ وہ اپنا مال بغیر اوس کے قتل کرنے کے واپس نہ لے سکتا تھا،

۶۰۷۔ اگر کسی کے قاتل کو کوئی اجنبی شخص مار ڈالے تو قتل عمد کی صورت میں اس پر قصاص ہے اور قتل خطاء کی صورت میں اس کے عاقلہ پر دیت ہے،

إِذَا قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ أَجْنَبِيٌّ فَإِنْ كَانَ الْقَتْلُ عَمَدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ خَطَاءً يَجِبُ الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ فَإِنْ قَالَ وَلِيُّ الْقَتِيلِ بَعْدَ مَا قَتَلَهُ أَلَا أَجْنَبِيٌّ كُنْتُ أَمَرْتُهُ بِقَتْلِهِ وَلَا بَيِّنَةَ لَهُ عَلَى ذَالِكَ لَا يُصَدَّقُ (المحيط)

اگر کسی کے قاتل کو کسی اجنبی شخص نے قصداً مار ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اگر غلطی سے مارا ہو تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ اجنبی شخص کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ میں نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا تو اگر اسکے پاس گواہ نہیں ہے تو اسکا قول معتبر نہ ہوگا،

۶۰۸۔ اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اس کا قتل واجب اور اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان یا قصاص واجب نہیں ہوتا

وَمَنْ شَهَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَيْفًا وَجَبَ قَتْلُهُ وَلَا شَيْءَ بِقَتْلِهِ وَكَذَا إِذَا شَهَرَ عَلَى رَجُلٍ سِلَاحًا فَقَتَلَهُ غَيْرُهُ دَفْعًا عَنْهُ فَلَا يَجِبُ بِقَتْلِهِ شَيْءٌ وَلَا يَخْتَلِفُ بَيْنَ

اگر کسی نے مسلمان پر تلوار کھینچی تو اسکا قتل واجب ہوا اس کے قتل کرنے سے کوئی تاوان واجب نہیں ہوتا اسی طرح اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس شخص کی حفاظت کے لیے کسی نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر کوئی تاوان عا

اَنْ یَّکُوْنَ بِاللَّیْلِ اَوِالنَّھَارِ فِی الْمِصْرِ اَوْخَارِجَ الْمِصْرِ (التبیین)

نہ ہوگا، رات میں ہو یا دن میں شہر میں ہو یا شہر سے باہر،

۶۰۹- اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کو یقین ہو گیا کہ اس سے اس کا مار ڈالنا، یا مارنا، یا مال لینا مقصود ہے تو وہ اس کو قتل کر سکتا ہے،

رَجُلٌ شَھَرَ عَلٰی رَجُلٍ سِلَاحًا فَاِنْ وَقَعَ فِیْ قَلْبِ الْمَشْھُوْرِ عَلَیْہِ اَنَّہٗ لِیَقْتُلَہٗ اَوْ لِیَضْرِبَہٗ اَوْلِیَاْخُذَ مَالَہٗ حَلَّ لَہٗ اَنْ یَّقْتُلَہٗ (الھدایہ)

اگر کسی نے کسی پر تلوار کھینچی اور اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہو گیا کہ اس کے مار ڈالنے یا مارنے یا مال لینے کے لیے اس نے تلوار کھینچی ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ تلوار کھینچنے والے کو مار ڈالے،

۶۱۰- ایسی حالت میں لڑکا بھی باپ کو قتل کر سکتا ہے،

وَلَوْ شَھَرَ الْاَبُ الْمُسْلِمُ سَیْفَہٗ عَلٰی اِبْنِہٖ وَلَا یُمْکِنُہٗ دَفْعُہٗ اِلَّا بِقَتْلِہٖ یَقْتُلُہٗ، (الھدایہ)

اگر کسی نے اپنے لڑکے کے مار ڈالنے کے واسطے تلوار کھینچی اور لڑکا بجز باپ کے مار ڈالنے کے کوئی چارہ نہیں پاتا تو اس کو باپ کے مار ڈالنے کا حق حاصل ہے،

۶۱۱- اگر کوئی کسی کے مارنے کو لاٹھی اٹھائے اور وہ اس کو مار ڈالے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَمَنْ شَھَرَ عَلَیْہِ عَصًا لَیْلًا فِیْ مِصْرٍ اَوْ نَھَارًا فِیْ غَیْرِ مِصْرٍ فَقَتَلَہُ الْمَشْھُوْرُ عَلَیْہِ عَمْدًا فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ، (التبیین)

اگر کسی نے کسی پر شہر میں رات کے وقت لاٹھی اٹھائی یا شہر کے باہر کسی پر دن میں لاٹھی اٹھائی تو اگر اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان یا قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۱۲ - اگر کسی نے کسی کے مارنے کو شہر میں دن کو لاٹھی اوٹھائی اور اس نے قصداً اس کو مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَإِنْ شَهَرَ عَلَيْهِ عَصًا نَهَارًا فِي الْمِصْرِ فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمْدًا قُتِلَ بِهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ (الكافي)	اگر کسی پر دن کے وقت شہر میں کسی نے لاٹھی اٹھائی اور اس نے لاٹھی اٹھانے والے کو قصداً مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر قصاص واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب نہ ہوگا،

۶۱۳ - اگر کوئی شخص کسی کو ہتھیار سے زخمی کر کے رک گیا اور دوبارہ مارنے کا ارادہ نہ کیا تو اگر اس شخص نے جس کو زخمی کیا گیا ہے اس کو مار ڈالا تو اُسپر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلَى رَجُلٍ سِلَاحًا فَضَرَبَهُ وَانْصَرَفَ ثُمَّ إِنَّ الْمَضْرُوْبَ ضَرَبَ الضَّارِبَ ضَرْبَةً وَقَتَلَهُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ وَهٰذَا إِذَا ضَرَبَهُ الْأَوَّلَ وَكَفَّ عَنِ الضَّرْبِ عَلَى وَجْهِ لَا يُرِيْدُ ضَرْبَهُ ثَانِيًا (الكافي)	اگر کسی نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس کو زخمی کر کے چلتا ہوا اس کے بعد زخمی نے اس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا، بشرطیکہ پہلے زخمی کرنے والے کا ارادہ دوسری بار مارنے کا نہ ہوا

۶۱۴ - اگر کسی دوسرے نے ایسے شخص کو مار ڈالا تو اُسپر قصاص واجب ہوگا،

وَمَنْ شَهَرَ عَلَى غَيْرِهِ سِلَاحًا فِي الْمِصْرِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ قَتَلَهُ الْآخَرُ فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقِصَاصُ مَعْنَاهُ إِذَا ضَرَبَهُ فَانْصَرَفَ (خزانة المفتين)	اگر کسی نے تلوار کھینچکر کسی کو زخمی کیا اور پھر روانہ ہو گیا اس کے بعد دوسرے شخص نے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۶۱۵۔ اگر کسی پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس پاگل کو اس نے مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی، بچے کا بھی یہی حکم ہے،

وَاِنْ شَهَرَ الْمَجْنُوْنُ عَلٰى غَيْرِهٖ سِلَاحًا فَقَتَلَهُ الْمَشْهُوْرُ عَلَيْهِ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ وَعَلٰى هٰذَا الصَّبِيُّ (الہدایہ)

اگر ایک پاگل نے کسی پر ہتھیار اٹھایا اور اس نے قصداً اس پاگل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی اور اور اگر لڑکا ہتھیار اٹھائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے،

۶۱۶۔ اگر کسی نے بانس کے پھلٹے سے کسی کو ذبح کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

وَلَوْ ذَبَحَ بِلِيْطَةِ الْقَصَبِ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ عَمَلَ السِّلَاحِ (الہدایہ)

اگر کسی نے کسی کو بانس کے پھلٹے سے ذبح کیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا کیونکہ بانس کا پھلٹا بمنزلہ ہتھیار کے ہے،

۶۱۷۔ اگر کسی نے سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور وہ اس سے مر گیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

فَصَدَ غَيْرَهٗ وَهُوَ نَائِمٌ فَمَاتَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ (القنیہ)

اگر کسی نے کسی سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی اور اسقدر خون جاری ہوا کہ وہ مر گیا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہوگا

۶۱۸۔ بے بھال کے نیزہ، بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے پیٹ چاک کرنے کا حکم

وَلَوْ طَعَنَ رَجُلٌ رَجُلًا بِرُمْحٍ لَا سِنَانَ فِيْهِ اَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ لَا نَصْلَ فِيْهِ اَوْ شَقَّ بَطْنَهٗ بِعُوْدٍ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ (الخانیہ)

اگر کسی نے بے بھال کے نیزہ یا بے پیکان کے تیر یا لکڑی سے کسی کا پیٹ چاک کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۶۱۹۔ زانی محصن کے حالتِ زنا میں مار ڈالنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ آوازہ دینے پر زنا سے باز نہ آئے،

رَجُلٌ رَای رَجُلًا یَزْنِیْ بِاِمْرَاَتِہٖ اَوْ بِاَمَتِہٖ رَجُلٍ اٰخَرَ وَھُوَ مُحْصِنٌ فَصَاحَ بِہٖ فَلَمْ یَنْتَہِ وَلَمْ یَمْتَنِعْ عَنِ الزِّنَا حَلَّ لَہٗ قَتْلُہٗ فَاِنْ قَتَلَہٗ لَا قِصَاصَ عَلَیْہِ (الھدایہ)	اگر کوئی شخص کسی کو اپنی عورت یا دوسری عصمت کیساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھے اور زانی محصن کو للکارنے سے باز نہ آئے تو اس صورت میں اس کا قتل حلال ہے اور وہ شخص اگر اسکو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا

۶۲۰۔ اگر کوئی کسی کی عورت یا لونڈی سے زنا بالجبر کرنا چاہے تو وہ اس کو مار ڈال سکتا ہے، اور اگر اس کی عورت یا کوئی اس کی قرابتدار عورت زنا پر راضی ہو تو مرد و عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے،

وَاِذَا رَاَی الْاِنْسَانُ رَجُلًا مَعَ اِمْرَاَتِہٖ اَوْ اَمَتِہٖ یُرِیْدُ اَنْ یَّزْنِیَ بِھَا عَلٰی کُرْہٍ مِنْھَا اُبِیْحَ لَہٗ قَتْلُہٗ وَلَوْ رَاٰہُ یَزْنِیْ بِاِمْرَاَتِہٖ اَوْ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْہُ وَقَدْ طَاوَعَتْہُ فِی الْجِمَاعِ فَلَہٗ اَنْ یَّقْتُلَ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَۃَ جَمِیْعًا (الینابیع)	اگر کوئی شخص کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا لونڈی کیساتھ زنا بالجبر کرتا ہے تو اس صورت میں اس کے لیے اسکا مار ڈالنا مباح ہے، اور اگر کسی کو دیکھے کہ اس کی بی بی یا اسکی کسی قرابت دار عورت سے زنا کر رہا ہے اور عورت بھی زنا پر راضی ہے تو وہ مرد اور عورت دونوں کو مار ڈال سکتا ہے،

۶۲۱۔ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی،

لَا یُقْتَلُ الْمَوْلٰی بِقَتْلِ عَبْدِہٖ وَلٰکِنْ یُّعَزَّرُ وَیُمْنَعُ مِنْہُ (الھدایہ)	اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ تعزیر واجب ہوگی اور اس کے قتل سے روکا جائیگا

۶۲۲۔ اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

عَبْدٌ قَتَلَ مَوْلَاہُ عَمَدًا فَلَا رِوَایَۃَ	اگر غلام اپنے آقا کو مار ڈالے تو غلام پر قصاص واجب

بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فِي الْكُتُبِ الظَّاهِرَةِ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْتَلَ (محيط البرہانی)

ہوگا،

۶۲۳۔ کن مواقع پر قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَكُلُّ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ بِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا اِلَّا سِتَّةَ عَشَرَ نَفْسًا اَحَدُهَا اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ فَلَا يُقْتَلُ بِهٖ وَالثَّانِيْ اِذَا قَتَلَ وَلَدُ وَلَدِهٖ وَالثَّالِثُ اِذَا قَتَلَتِ الْمَرْاَةُ وَلَدَهَا وَالرَّابِعُ اِذَا قَتَلَتْ وَلَدَ وَلَدِهَا مِنْ كُلِّ وَجْهٍ وَالْخَامِسُ اِذَا قَتَلَ السَّيِّدُ عَبْدَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُقْتَلُ بِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ يُعَزَّرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَالسَّادِسُ اَنْ يُقْتَلَ الرَّجُلُ عَبْدًا ابْنَهٗ وَبَيْنَ اٰخَرَ فَلَا يُقْتَلُ بِهٖ وَعَلَيْهِ حِصَّةُ الْاٰخَرِ مِنْ قِيْمَتِهٖ وَالسَّابِعُ اِذَا قَتَلَتْ اُمُّ الْوَلَدِ سَيِّدَهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَاِنَّهَا لَا تُقْتَلُ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهَا وَالْاَرْشُ لِاَنَّهٗ لَيْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ يَقْتُلَ وَلَدَهٗ وَلَا وَالِدَتَهٗ وَالثَّامِنُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْمُسْتَاْمِنُ فِيْ دَارِنَا الْاِسْلَامَ فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِمْ

جو شخص کسی کو قصداً مار ڈالے اوس پر قصاص واجب ہوتا ہے، لیکن سولہ جگہ قصاص واجب نہیں ہوتا، ایک یہ کہ اگر باپ لڑکے کو مار ڈالے تو باپ پر قصاص واجب نہیں ہوتا، دوسرے یہ کہ اگر اپنے لڑکے کی اولاد کو کوئی مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، تیسرے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، چوتھے یہ کہ اگر ماں اپنے لڑکے کی اولاد کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا، پانچویں یہ کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوس پر قصاص واجب نہیں ہوتا البتہ تعزیر واجب ہوتی ہے، چھٹے یہ کہ اگر کسی ایسے غلام کو مار ڈالے جس کی ملکیت میں وہ خود شریک ہو تو قاتل پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ اسکی قیمت میں سے اپنے شریک کا حصہ ادا کریگا، ساتویں یہ کہ اگر ام ولد اپنے شوہر کو مار ڈالے اور لڑکا اس کے پیٹ سے موجود ہو تو اس پر قصاص اور دیت واجب

وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوَى اَصْحَابُ
الْاَمَالِيْ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ رح اَنَّ عَلَيْهِ
الْقِصَاصَ كَالذِّمِّيِّ وَالتَّاسِعُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلَ
وَلَا وَارِثَ لِلْمَقْتُوْلِ فَاِنَّهُ لَا يُقْتَلُ بِهٖ
وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ
قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِيْ قَوْلِ لِبَعْضِ الْفُقَهَاءِ
عَلَيْهِ الْقَوَدُ وَالْعَاشِرُ اِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ
رَجُلًا مَعَ صَبِيٍّ وَالْحَادِيْ عَشَرَ اِذَا قَتَلَ
رَجُلٌ مَعَ مَجْنُوْنٍ رَجُلًا الثَّانِيْ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا اَحَدُهُمَا
بِالْعَمْدِ وَالْاٰخَرُ بِالْخَطَاءِ فَاِنَّهُ لَا قِصَاصَ
فِيْ ذٰلِكَ وَالثَّالِثُ عَشَرَ اِذَا وَرِثَ
الْقَاتِلُ شَيْئًا مِنْ نَفْسِهٖ وَالرَّابِعُ عَشَرَ
اِذَا قَتَلَ الصَّبِيُّ اَحَدًا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ
وَالْخَامِسُ عَشَرَ اِذَا عَفٰى بَعْضُ الْوَرَثَةِ
وَالسَّادِسُ عَشَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَكْرِهَ
غُلَامًا اَوِ امْرَاَةً عَلَى الْفَاحِشَةِ عَلَيْهِمَا
اَنْ يَقْتُلَاهُ وَاِنْ قَتَلَاهُ قُدِمَ بِهٖ
اِذَا لَمْ يَسْتَطِيْعَا اِلَّا بِالْقَتْلِ (الهداية)

نہ ہوگی، اٹھریں یہ کہ اگر مسلمان مستامن کو مار ڈالے
تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا، تعزیر واجب ہوگی
اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ اُس پر
قصاص واجب ہوگا، نویں یہ کہ اگر مقتول کا کوئی
وارث نہ ہو تو ایک روایت میں دیت واجب
ہوگی جو بیت المال میں جمع کیجائیگی، اور دوسری
روایت میں اس پر قصاص واجب ہوگا،
دسویں یہ کہ اگر کوئی شخص لڑکے کا شریک ہوکر
کسی کو قتل کر ڈالے تو اس پر قصاص واجب
نہ ہوگا، کیونکہ لڑکے پر قصاص واجب نہیں
ہوتا، اسلئے لڑکے کے شریک پر بھی قصاص واجب
نہ ہوگا، گیارہویں یہ کہ اگر کوئی شخص مجنون کا شریک
ہوکر کسی کو مار ڈالے تو مجنون اور اس کے شریک
پر قصاص واجب نہ ہوگا، بارہویں یہ کہ اگر دو شخص
شریک قتل ہوں لیکن ان میں سے ایک نے
قصداً اور دوسرے نے خطاءً قتل کیا ہے تو اس
صورت میں قصاص واجب نہ ہوگا،، تیرہویں
یہ کہ جس وقت قاتل مقتول کے ورثہ کا وارث ہوگا
قصاص ساقط ہو جائیگا، چودہویں یہ کہ اگر لڑکا

کسی کو مار ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،
پندرہویں یہ کہ اگر مقتول کے ورثاء سے کوئی شخص معاف
کردے تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائے گا،
سولہویں یہ کہ اگر کوئی شخص بجبر لڑکے کے
ساتھ اغلام اور عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہے
اور وہ اس کو مار ڈالیں بشرطیکہ مار ڈالنے کے سوا
کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس صورت میں اس کے
قتل سے قصاص واجب ہوگا،

۶۲۴- اگر ایک آقا کے دو غلاموں میں سے ایک غلام دوسرے غلام کو مار ڈالے تو آقا اس غلام سے قصاص لے سکتا ہے،

رَجُلٌ لَهُ عَبْدَانِ قَتَلَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ عَمْدًا فَلِمَوْلَى اَنْ يَسْتَوْفِيَ الْقِصَاصَ عَلَى الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر ایک شخص کے دو غلام ہوں اور ان میں سے ایک غلام دوسرے کو قصداً مار ڈالے تو آقا دوسرے غلام کو قصاص میں قتل ڈال سکتا ہے،

تیسرا باب

قصاص لینے کے بارے میں

۶۲۵- قصاص میں وراثت جاری ہوتی ہے،

اَلْقِصَاصُ يَسْتَحِقُّهُ الْمَقْتُوْلُ ثُمَّ يَخْلُفُهُ وَارِثُهُ (الہدایہ)

قصاص مقتول کا حق ہے اس کے مرجانے کے بعد یہ حق اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے،

ثُمَّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رح اَلْقِصَاصُ حَقُّ الْوَرَثَةِ اِبْتِدَاءً وَعِنْدَهُمَا حَقُّ الْمَيِّتِ ثُمَّ يَنْتَقِلُ اِلَى الْوَرَثَةِ وَيُقْضٰى دُيُوْنُ الْمَيِّتِ مِنَ الدِّيَةِ وَبَدَلِ الصُّلْحِ (الخلاصہ)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ابتداءً ہی سے قصاص مقتول کے وارثوں کا حق ہوتا ہے اور صاحبین کے نزدیک پہلے قصاص مقتول کا حق ہوتا ہے اس کے بعد اس کے وارثوں میں منتقل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ معاف صلح اور دیت سے مقتول کا قرض ادا کرتے ہیں،

يَسْتَحِقُّ الْقِصَاصَ مَنْ يَسْتَحِقُّ مِيْرَاثَهُ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَدْخُلُ فِيْهِ الزَّوْجُ وَالزَّوْجَةُ وَكَذَا الدِّيَةُ (کافی)

قصاص لینے کا مستحق وہ شخص ہے جو موافق فرائض کے وراثت کا مستحق ہو اس صحت میں میاں اور بی بی بھی قصاص کے مطالبہ کرنے والوں میں شامل ہیں،

۶۲۶۔ مستحقین قصاص کی ترتیب

وَالْاَحَقُّ الْاِبْنُ ثُمَّ اِبْنُهٗ وَاِنْ سَفَلَ ثُمَّ الْاَبُ ثُمَّ اَبُ الْاَبِ وَاِنْ عَلَا ثُمَّ الْاَخُ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ الْاَخُ لِاَبٍ ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ لِاَبٍ وَاُمٍّ ثُمَّ ابْنُ الْاَخِ لِاَبٍ ثُمَّ الْاَعْمَامُ ثُمَّ اَعْمَامُ الْاَبِ ثُمَّ اَعْمَامُ الْجَدِّ عَلَى التَّرْتِيْبِ ثُمَّ الْمُعْتِقُ عَلَى التَّرْتِيْبِ (الھدایہ)

قصاص کا سب سے حق مقتول کا لڑکا ہے اس کے بعد اسکا پوتا اس کے بعد مقتول کا باپ پھر اس کا دادا پھر حقیقی بھائی پھر پدری بھائی پھر حقیقی چچا پھر پدری وجدی چچا ترتیب کے موافق پھر ترتیب کے موافق ان سب کا آزاد کردہ غلام۔

۶۲۷۔ اگر ورثہ میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو ان کا حکم

اِذَا كَانَ الْقِصَاصُ بَيْنَ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ فَلِلْكَبِيْرِ اِسْتِيْفَاءُهٗ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ لَيْسَ لَهٗ ذٰلِكَ اِلَّا اِنْ يَكُوْنَ الشَّرِيْكُ اَبًا لَهٗ فَيَسْتَوْفِيْهِ، (محیط السرخسی)

اگر مقتول کے وارثوں میں بعض نابالغ اور بعض بالغ ہوں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص لینے کا حق بالغ کو حاصل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک باوجود نابالغ ہونے کے بالغ ورثہ کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے البتہ اگر مطالبۂ قصاص میں نابالغ ورثہ کا شریک باپ ہو تو وہ قصاص لے سکتا ہے۔

۶۲۸۔ اگر تمام ورثہ بالغ ہوں تو قصاص لینے کے لیے سب کا اجتماع شرط ہے،

وَلَيْسَ لِبَعْضِ الْوَرَثَةِ اِسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ اِذَا كَانُوْا كِبَارًا حَتّٰى يَجْتَمِعُوْا، (قاضی خاں)

اگر مقتول کے تمام ورثہ بالغ ہوں تو جب تک تمام ورثہ جمع نہ ہوں ان میں سے بعض کو قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۶۲۹۔ اگر تمام ورثہ نابالغ ہوں تو بادشاہ کو قصاص لینے کا حق حاصل ہے

وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ صِغَارًا قِيْلَ الْاِسْتِيْفَاءُ اِلَى السُّلْطَانِ وَقِيْلَ يُنْتَظَرُ اِلٰى بُلُوْغِهِمْ اَوْ بُلُوْغِ اَحَدِهِمْ، (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے تمام ورثہ نابالغ ہوں تو بعضوں کا قول ہے کہ قصاص لینے کا حق بادشاہ کو حاصل ہے، اور بعضوں کا قول ہے کہ بادشاہ کو ان سب کے بلوغ کا یا ان میں سے بعض کے بلوغ کا انتظار کرنا چاہیئے،

۶۳۰- لیکن اس صورت میں بادشاہ دیت لے سکتا ہے معاف نہیں کر سکتا،

فَاِنْ عَفَى السُّلْطَانُ لَا يَصِحُّ عَفْوُهٗ وَاِنْ صَالَحَ يَجُوْزُ عَلَى الدِّيَةِ لَاَنَّ فِيْ هٰذَا مَنْفَعَةً لِلصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوْهِ بِمَنْزِلَةِ الصَّبِيِّ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ (الھدایہ)

اگر بادشاہ قصاص سے معافی دیدے تو جائز نہیں، البتہ اگر دیت پر صلح کرلے تو جائز ہے کیونکہ دیت کے لینے میں لڑکے کا فائدہ ہے اور یہی حکم معتوہ کا بھی ہے،

۶۳۱- قصاص لینے کے لیے وکالت جائز نہیں،

وَلَيْسَ لَهُمْ وَلَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُوَكِّلَ لِاسْتِيْفَاءِ الْقِصَاصِ (قاضی خاں)

مقتول کے کسی وارث کے لیے قصاص لینے کے لیے وکیل مقرر کرنا جائز نہیں ہے،

۶۳۲- اگر مقتول کا وارث بے عقل یا نابالغ ہو تو اسکا باپ قصاص لے سکتا ہے،

اِذَا قُتِلَ وَلِيُّ الْمَعْتُوْهِ وَلَهٗ اَبٌ فَلِاَبِيْهِ اَنْ يَقْتُلَ وَلَهٗ اَنْ يُصَالِحَ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَعْفُوَ وَكَذٰلِكَ اِنْ قُطِعَتْ يَدُ الْمَعْتُوْهِ عَمْدًا اَوْ اَوْصٰى بِمَنْزِلَةِ الْاَبِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَقْتُلُ وَيُخْرِجُ تَحْتَ هٰذَا الْاِطْلَاقِ الصُّلْحَ عَنِ النَّفْسِ

اگر مقتول کا وارث بے عقل اور نابالغ ہو تو اسکا باپ قاتل سے قصاص لے سکتا ہے یا مال لیکر صلح کرسکتا ہے لیکن وہ معاف نہیں کرسکتا اور بچے یا مجنون کے ہاتھ کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا باپ ہاتھ کاٹنے والے سے قصاص لے سکتا ہے اور صلح کرسکتا ہے لیکن معاف نہیں کرسکتا اور وصی بھی اس

وَإِسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ فِي الطَّرَفِ وَالصَّبِيِّ بِمَنْزِلَةِ الْمَعْتُوْهِ وَفِي هٰذَا وَالْقَاضِيْ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ (الهداية)

معاملے میں بمنزلہ باپ کے ہیں لیکن وصی قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا اور جان اور اعضائے جسم کے قصاص میں صلح کرنا جائز ہے،

۶۳۳- لیکن نابالغ لڑکے کا بالغ بھائی قصاص لینے میں اس کا ولی نہیں ہو سکتا،

وَأَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ الْقِصَاصَ إِذَا كَانَ كُلُّهُ لِلصَّغِيْرِ لَيْسَ لِلْأَخِ الْكَبِيْرِ وِلَايَةُ الْإِسْتِيْفَاءِ (المحيط)

اگر نابالغ قصاص کا وارث ہو تو اس کا بڑا بھائی قصاص لینے کا ولی نہیں ہو سکتا،

۶۳۴- لاوارث کا قصاص بادشاہ اور قاضی لے سکتے ہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَا وَلِيَّ لَهٗ فَلِلسُّلْطَانِ أَنْ يَسْتَوْفِيَ الْقِصَاصَ وَكَذٰلِكَ الْقَاضِيْ (الاختيار شرح المختار)

اگر ایک شخص مارڈالا گیا اور کوئی اسکا وارث نہیں تو اس صورت میں بادشاہ اس کے قاتل سے قصاص لے سکتا ہے اور قاضی کو بھی قصاص لینے کا حق ہے،

۶۳۵- غلام کے قصاص کا حق اس کے آقا کو ہے،

إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ عَمْدًا فَالْقِصَاصُ لِسَيِّدِهٖ (محيط سرخسي)

اگر کوئی شخص کسی کے غلام کو مارڈالے تو اس کے آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہے،

۶۳۶- اگر ایک غلام نابالغ اور بالغ کے درمیان مشترک ہو اور وہ مارڈالا جاے تو جبتک نابالغ بالغ نہ ہو جاے بالغ شخص قصاص نہیں لے سکتا،

عَبْدٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ قُتِلَ لَيْسَ لِلْكَبِيْرِ اِسْتِيْفَاءُ الْقِصَاصِ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ الصَّغِيْرُ بِالْإِجَاعِ (یعنی)

جو غلام نابالغ اور بالغ کی مشترک ملک میں ہو اگر وہ قصداً قتل کر دیا جاے تو جبتک نابالغ بالغ نہ ہو جاے بالغ شریک کو قاتل سے قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے،

۶۴۷- مشترک غلام کے قصاص لینے کا حق تمام شرکاء کو ہے،

وَلَوْ كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَفِي كِلَايَةِ الِاسْتِيفَاءِ لَهُمْ جَمِيعًا لَا يَنْفَرِدُ بِهِ أَحَدُهُمْ وَإِنْ عَفَا أَحَدُهُمْ يَنْقَلِبُ حَقُّ الْبَاقِينَ مَالًا إِلَى الْقِيمَةِ كَمَا يَنْقَلِبُ فِي الْحُرِّ إِلَى الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر کوئی غلام چند اشخاص کے درمیان مشترک ہو تو قصاص کا حق تمام شرکاء کو ہے ایک شریک کو نہیں ہے، اسلیے اگر ایک شریک نے معاف کر دیا تو باقی شرکاء کے حق کے عوض اس کی قیمت سے مال واجب ہوگا، جیسا کہ آزاد کے قتل میں دیت واجب ہوتی ہے،

۶۴۸- رہن شدہ غلام کے قتل میں قصاص کے لیے راہن و مرتہن کا مجتمع ہو کر مطالبۂ قصاص کرنا ضروری ہے،

وَإِذَا قُتِلَ عَبْدُ الرَّهْنِ لَمْ يَجِبِ الْقِصَاصُ حَتَّى يَجْتَمِعَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ (الہدایہ)

رہن شدہ غلام اگر قتل کیا جائے تو جب تک راہن و مرتہن مجتمع ہو کر قصاص کا مطالبہ نہ کریں

۶۴۹- لاوارث کا قصاص بادشاہ کو لینا چاہیے،

إِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَيْسَ لَهُ وَلِيٌّ فَلِلسُّلْطَانِ أَنْ يَقْتُلَ الْقَاتِلَ قِصَاصًا لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ السُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ (الہدایہ)

اگر کوئی شخص کسی کو عمداً قتل کرے، اور اسکا کوئی وارث نہ ہو تو بادشاہ کو چاہیے کہ قاتل سے قصاص لے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث بادشاہ ہے،

۶۵۰- لاوارث کا قصاص بادشاہ معاف نہیں کر سکتا،

وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْفُوَ لِأَنَّ حَقَّ الْقِصَاصِ لَيْسَ يَثْبُتُ لِلسُّلْطَانِ إِنَّمَا يَثْبُتُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يُمْكِنُهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا عَلَى اسْتِيفَاءِ هَذَا الْقِصَاصِ فَقَامَ الْإِمَامُ

لیکن بادشاہ کو اس کے قصاص کے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے کیونکہ لاوارث کا قصاص مسلمانوں کا حق ہے اور بادشاہ ان سب کا نائب ہے،

مَقَامَهُمْ وَنَابَ عَنْهُمْ فَلَوْ عَفَى يَكُوْنُ ذٰلِكَ تَرْكَ حَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ (الهداية)

۶۴۱- قصاص صرف ہتھیار سے لیا جا سکتا ہے۔

لَا يُسْتَوْفَى الْقِصَاصُ إِلَّا بِالسَّيْفِ وَنَحْوِهٖ (الكافي)

قصاص تلوار وغیرہ سے لینا ضروری ہے اور ہتھیار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینا جائز نہیں،

حَتّٰى اَنَّ مَنْ حَرَّقَ رَجُلًا بِالنَّارِ اَوْ غَرَّقَهٗ بِالْمَاءِ تُضْرَبُ عُلَاوَتُهٗ بِالسَّيْفِ وَكَذٰلِكَ إِذَا قَطَعَ طَرَفَ إِنْسَانٍ وَمَاتَ يُجْزَرُ قَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ وَلَا يُقْطَعُ طَرَفُهٗ وَكَذٰلِكَ إِذَا شَجَّهٗ هَاشِمَةً وَمَاتَ يُضْرَبُ عُلَاوَتُهٗ بِالسَّيْفِ (محيط سرخسي)

چنانچہ اگر کسی نے کسی کو جلا دیا یا پانی میں ڈبو دیا تو اس صورت میں قاتل کی گردن مارنی چاہیئے اور یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ کسی کے ہاتھ پاؤں کو کاٹ ڈالا اور وہ شخص مر گیا تو تلوار سے قاتل کی گردن مارنی چاہیئے، اور اسکا عضو نہیں کاٹنا چاہیئے اور یہی حکم چہرہ کر نیزے کے زخم کا بھی ہے جو موجب ہلاکت ہو یعنی قاتل کی گردن ہی

۶۴۲- اگر مقتول کا صرف ایک وارث ہو تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بغیر قاتل سے قصاص لے سکتا ہے

وَإِذَا قُتِلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَلَهٗ وَلِيٌّ وَاحِدٌ فَلَهٗ اَنْ يَقْتُلَهٗ قِصَاصًا قَضَى الْقَاضِيْ بِهٖ اَوْ لَمْ يَقْضِ وَيَقْتُلُهٗ بِالسَّيْفِ وَيُجْزُّ رَقَبَتَهٗ وَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَهٗ بِغَيْرِ السَّيْفِ مُنِعَ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ يُعَزَّرُ إِلَّا اَنَّهٗ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ وَيَصِيْرُ مُسْتَوْفِيًا حَقَّهٗ بِاَيِّ طَرِيْقٍ قَتَلَهٗ (محيط)

اگر کوئی شخص قصداً قتل کر دیا جائے اور اس کا صرف ایک وارث ہے تو اسکو یہ حق حاصل ہو کہ قاتل کو قصاصاً قتل کرے خواہ قاضی نے قصاص لینے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور اس کو چاہیئے کہ قاتل کو تلوار سے قتل کرے اور اسکی گردن مارے اور اگر وہ ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز سے اسکو قتل کرنا چاہے تو اس کو روک دینا چاہیئے، اور اگر اس نے اس چیز سے قتل کر دیا تو اس پر تعزیر واجب ہوگی لیکن تاوان واجب نہ ہوگا

۶۴۳۔ اس صورت میں وہ دوسرے کو بھی علانیہ قاتل کے قتل کرنے کا حکم دے سکتا ہے

سَوَاءٌ قَتَلَهُ بِالْعَصَا أَوْ بِالْحَجَرِ أَوْ سَاقَ	خواہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا یا پتھر سے یا جانور سے روندکر یا
عَلَيْهِ دَابَّةً أَوْ حَفَرَ بِئْرًا فَأَلْقَاهُ	یا کنویں میں ڈال دیا یا قتل کی صورتوں میں سے جس
فِيهَا أَوْ بِأَيِّ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْقَتْلِ وَلَهُ	طریقہ سے بھی قتل کیا غرض اس کو حق حاصل ہے کہ قاتل کو
أَنْ يَقْتُلَ بِنَفْسِهِ أَوْ يَأْمُرَ غَيْرَهُ بِالْقَتْلِ وَ	خود قتل کرے یا کسی دوسرے کو قاتل سے قصاص لینے
إِذَا قَتَلَهُ غَيْرُهُ بِأَمْرِهِ صَارَ مُسْتَوْفِيًا	کا حکم دے اور جب دوسرے نے قاتل کو اس کے حکم سے
وَلَا ضَمَانَ عَلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ لٰهذَا إِذَا	قتل کر دیا تو مقتول کے وارث نے اپنا حق پا لیا لیکن یہ
قَتَلَ وَالْأَمْرُ ظَاهِرٌ إِمَّا إِذَا قَتَلَ فَقَالَ	اس وقت جب اس کا حکم علانیہ ہوا اور اگر قاتل کو مقتول
الْوَلِيُّ كُنْتُ أَمَرْتُهُ فَإِنَّهُ لَا يُصَدَّقُ	کے وارث کے علاوہ کسی اور نے قتل کر دیا اس کے بعد مقتول
فِي ذٰلِكَ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْقَاتِلِ	کے وارث نے کہا کہ میں نے اسکو حکم دیا تھا تو اسکا قول
(الخلاصة)	مقبول نہ ہوگا اور جس نے قاتل کو مار ڈالا اس پر قصاص واجب ہوگا

۶۴۴۔ اگر دو گواہ عادل کسی کے قتل کی گواہی دیں تو قاضی کے فیصلہ سے پہلے قاتل سے قصاص نہیں لیا جا سکتا،

فِي الْمُرَاجِيَةِ عَدْلَانِ شَهِدَا عِنْدَ	اگر دو گواہ عادل کسی کے یہاں گواہی دیں اور کہیں کہ
الرَّجُلِ أَنَّ هٰذَا قَتَلَ أَبَاكَ لَمْ يَسَعْهُ	فلاں شخص نے تمہارے باپ کو مار ڈالا ہے تو جبتک
قَتْلُهُ مَا لَمْ يَقْضِ الْقَاضِي بِشَهَادَتِهِمَا	قاضی ان کی شہادت پر فیصلہ نہ کر دے وہ قاتل سے
(خزانة الروايه)	قصاص نہیں لے سکتا،

۶۴۵۔ لیکن اگر مدعا علیہ نے قتل کا اقرار کیا تو مقتول کا وارث بغیر قاضی کے فیصلہ کے اس سے قصاص لے سکتا ہے،

وَفَرَّقَ بَيْنَ الْاِقْرَارِ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ
فَاِنَّهُ لَوْ شَهِدَ عِنْدَ عَدْلَانِ
اَنَّ فُلَانًا قَتَلَ اَبَاكَ عَمْدًا وَالْاِبْنُ
عَرَفَهُمَا بِالْعَدَالَةِ لَا يَسَعُ لِلْاِبْنِ
قَتْلُهُ مَا لَمْ يَشْهَدَ اِبْنَاكَ عِنْدَ
الْقَاضِيْ وَيُقْضَى الْقَاضِيْ بِشَهَادَتِهِمَا
وَفِي الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ يَسَعُهُ اَنْ
يَقْتُلَ،

(الهدایہ)

اگر دو گواہ عادل کسی کے پاس شہادت
دیں کہ فلاں شخص نے تمہارے باپ کو قتل کر دیا
ہے اور مقتول کا لڑکا گو گواہوں کی عدالت
سے واقف ہو لیکن اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے
کہ مدعا علیہ کو قتل کرے جبتک کہ قاضی ان کی
شہادتوں کو قبول نہ کرے لیکن مدعا علیہ کے
اقرار کی صورت میں مقتول کے لڑکے کو یہ
حق حاصل ہے کہ مدعا علیہ سے جس نے اس کے
باپ کے قتل کا اقرار کیا ہے قصاص لے،

چوتھا باب

شہادتِ قتل کے بیان میں

۶۴۶۔ اگر دو شخص یا ایک شخص قتل کی شہادت دیں تو قاتل کو زیرِ حراست کر لیا جاوے گا تاکہ گواہوں سے جرح کیجاوے۔

اِنْ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ بِالْعَمْدِ حُبِسَ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْهُمَا فَاِنْ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَاحِدٌ عَدْلٌ حَبَسَهٗ اَيْضًا اَيَّامًا فَاِنْ جَاءَ شَاهِدٌ اٰخَرُ قُتِلَ وَاِلَّا خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ اَلْعَمْدُ فِيْ ذٰلِكَ وَالْخَطَاءُ وَشِبْهُ الْعَمْدِ سَوَاءٌ۔

(المبسوط)

اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو قصداً قتل کیا ہے تو قاتل کو قید کر لیا جائیگا تاکہ گواہوں سے زمانہ اور جگہ وغیرہ کا سوال کیا جائے اگر ایک گواہ عادل بھی قتل عمد کی شہادت دے تو قاتل کو چند روز کے لیے قید کر لیا جائے گا، پس اگر دوسرے گواہ نے بھی گواہی دیدی تو قتل ثابت ہو جائیگا ورنہ مدعا علیہ چھوڑ دیا جائیگا اور اس میں قتل عمد، قتل خطاء، قتل شبہ عمد سب برابر ہیں،

۶۴۷۔ اگر گواہ قتل خطاء کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک قاتل کو زیرِ حراست کر لیا جائیگا،

وَلَوْ شَهِدُوْا بِالْقَتْلِ خَطَاءً اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُحْبَسُ وَ يُؤَدِّيْ مَالَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُحْبَسُ وَهُوَ اِخْتِيَارُ صَدْرِ الشَّهِيْدِ حِسَامُ الدِّيْنِ (المحیط البرہانی)

اگر گواہ قتل خطاء کی شہادت دیں تو بعضوں کے نزدیک مدعا علیہ کا قتل کرنا واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں،

۶۴۸۔ اگر دو شخص گواہی دیں کہ فلاں شخص نے تلوار سے کسی کو زخمی کیا اور وہ اس زخم سے مرگیا تو زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ ضَرَبَ رَجُلًا بِالسَّيْفِ فَلَمْ يَزَلْ صَاحِبُ فِرَاشٍ حَتّٰى مَاتَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (المبسوط)

اگر دو مرد کسی کے متعلق شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار ماری اور وہ شخص زخمی ہوکر بیمار رہا یہاں تک کہ مرگیا تو اس صورت میں زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا،

۶۴۹۔ اگر زخمی بیمار ہوکر مرگیا تو اس کی موت کا سبب زخموں کو قرار دیا جائے گا،

اَلْجُرْحُ اِذَا لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ فِرَاشٍ يُحَالُ بِهٖ اِلَى الْجُرْحِ (الاشباہ والنظائر)

اگر زخمی بیمار ہوکر مرگیا تو اس کی موت زخموں کی طرف منسوب ہوگی،

۶۵۰۔ اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی نہیں چاہیئے کہ اس زخم سے مرا یا نہیں،

وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْقَاضِيْ اَنْ يَسْئَلَ الشُّهُوْدَ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ اَمْ لَا فِي الْعَمْدِ وَلَا فِي الْخَطَاءِ وَلٰكِنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنَّهٗ مَاتَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَبْطُلْ شَهَادَتُهُمْ

اور قاضی کو گواہوں سے یہ پوچھنا بھی مناسب نہیں کہ زخمی اس زخم سے مرا یا نہیں قتل عمد ہو یا قتل خطاء اور اگر گواہوں نے خود گواہی دی کہ اسی زخم سے مرا تو ان کی شہادت باطل نہ ہوگی اور اگر وہ عادل ہونگے تو ان کی

وَجَازَتْ إِذَا كَانُوا عُدُولًا ۔ گواہی جائز ہوگی،

(المبسوط)

۶۵۱ - اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار سے ایک آدمی کو مار ڈالا تو اس کا شمار قتل عمد میں ہوگا،

وَإِذَا شَهِدُوا أَنَّهُ ضَرَبَ بِالسَّيْفِ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى ذَلِكَ فَهَذَا عَمْدٌ إِلَّا أَنْ يُقَاضِيَ إِنْ سَأَلَهُمَا الْعَمْدَ ذَلِكَ فَوْقَ أَوْ تَحْتَ (المبسوط)

اگر گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے تلوار کر ایک شخص کو مار ڈالا اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تو یہ قتل عمد ہے، البتہ اگر قاضی گواہوں سے یہ پوچھے کہ قاتل نے عمداً تلوار ماری تو یہ اور بھی قابل اعتماد ہوگا،

لِأَنَّ صُورَةَ الْعَمْدِ هَذَا أَنْ يَقْصِدَ الرَّجُلُ غَيْرَهُ بِسِلَاحٍ وَيَضْرِبَهُ حَتَّى مَاتَ وَهَذَا لِأَنَّ الْعَمْدَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْخَطَإِ بِالنِّيَّةِ وَالنِّيَّةُ عَمَلُ الْقَلْبِ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا إِلَّا اللهُ تَعَالَى وَإِنَّمَا يَطَّلِعُ الْعِبَادُ عَلَى الصُّورَةِ وَالظَّاهِرِ وَصُورَةُ الْعَمْدِ ظَاهِرٌ مَا ذَكَرْنَا (المحیط البرہانی)

درحقیقت قتل عمد اور قتل خطا میں کوئی فرق نہیں ہے صرف قاتل کے دلی ارادہ سے فرق ہوسکتا ہے، جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، آدمی صرف ظاہر سے واقف ہوسکتا ہے اور بظاہر قتل عمد کی صورت یہی ہے کہ کسی کو ہتھیار سے مار ڈالے،

۶۵۲ - اگر گواہ شہادت دیں کہ قاتل نے کسی کو نیزہ یا تیر سے مار ڈالا تو یہ قتل عمد ہوگا،

وَكَذَلِكَ إِنْ شَهِدُوا أَنَّهُ طَعَنَهُ بِرُمْحٍ أَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ أَوْ نَشَّابَةٍ فَهَذَا كُلُّهُ عَمْدٌ ۔ (المبسوط)

اسی طرح اگر گواہ گواہی دیں کہ قاتل نے نیزہ یا تیر سے مار ڈالا ہے تو یہ سب قتل عمد ہے،

۶۵۳- اگر گواہ قتل خطاء کی گواہی دیں تو وہ مقبول ہوگی

وَإِنْ قَالَا قَتَلَهُ بِالسَّيْفِ خَطَأً يُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَيُقْضَى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ (المحیط)

اگر دو مرد ایک شخص کی نسبت شہادت دیں کہ اس نے ایک شخص کو تلوار سے مار ڈالا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دیا جائیگا،

۶۵۴- اگر گواہ قتل عمد و قتل خطاء سے لاعلمی ظاہر کریں تو ان کی گواہی قبول کر لیجاسے گی اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی،

وَإِنْ قَالَا لَا نَدْرِي قَتَلَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً فَإِنَّهُ تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَيُقْضَى بِالدِّيَةِ فِي مَالِ الْقَاتِلِ (المحیط)

اگر گواہ کہیں کہ ہم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے عمداً قتل کیا یا خطأً تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی،

۶۵۵- اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

إِذَا شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ قَتَلَهُ عَمْدًا وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ قَتَلَهُ خَطَأً لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا (الذخیرہ)

اگر ایک گواہ قتل عمد کی اور دوسرا قتل خطاء کی گواہی دے تو دونوں کی گواہی قبول نہ کیجاسے گی،

۶۵۶- اگر ایک گواہ قتل خطاء کی شہادت اور دوسرا قتل خطاء کے اقرار کی شہادت دے تو کسی کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَإِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ عَلَى رَجُلٍ بِالْقَتْلِ خَطَأً وَشَهِدَ الْآخَرُ عَلَى إِقْرَارِ الْقَاتِلِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا بَاطِلٌ (المبسوط)

اگر ایک گواہ نے کسی کے متعلق قتل خطاء کی اور دوسرے گواہ نے اس کے قتل خطاء کے اقرار کی گواہی دی تو یہ شہادت مقبول نہ ہوگی،

۶۵۷- اگر گواہ مقتول کے بدن میں موقع زخم میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَاِنْ اخْتَلَفَا فِیْ مَوْضِعِ الْجِرَاحَةِ مِنْ بَدَنِهٖ فَالشَّهَادَةُ بَاطِلَةٌ (المبسوط)

اگر گواہ مقتول کے بدن میں زخم کی جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۵۸۔ اگر گواہ قتل کے وقت اور جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

وَكَذٰلِكَ لَوْ شَهِدَا عَلَى الْقَتْلِ وَاخْتَلَفَا فِی الْوَقْتِ اَوِ الْمَكَانِ فَاِنَّ الشَّهَادَةَ لَا تُقْبَلُ (المبسوط)

اسی طرح اگر دو گواہوں نے گواہی دی اور قتل کے وقت یا جگہ میں اختلاف کیا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

اِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ اَنَّهٗ قَتَلَ زَيْدًا يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ وَشَهِدَ اٰخَرَانِ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْكُوْفَةِ وَاجْتَمَعُوْا عِنْدَ الْحَاكِمِ لَمْ تُقْبَلِ الشَّهَادَتَانِ فَاِنْ سَبَقَتْ اَحَدُهُمَا وَقُضِیَ بِهَا ثُمَّ حَضَرَتِ الْاُخْرٰی لَمْ يُقْبَلْ (الہدایہ)

اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں شخص نے زید کو فلاں روز مکہ میں مار ڈالا اور دوسرے گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے زید کو اسی روز کوفہ میں مارا تو ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اگر قاضی نے پہلے گواہوں کی شہادت کے مطابق فیصلہ کر دیا اس کے بعد دوسرے گواہوں نے حاضر ہو کر گواہی دی تو انکی گواہی مقبول نہ ہوگی

۶۵۹۔ اگر آلۂ قتل میں گواہوں کا اختلاف ہو تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی

وَاِنْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسَّيْفِ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالْحَجَرِ حَتّٰی اخْتَلَفَا الْاٰلَةَ لَا تُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ وَاِنْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسَّيْفِ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالسِّكِّيْنِ اَوْ شَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَهٗ بِالْحَجَرِ وَشَهِدَ

اگر گواہوں نے آلۂ قتل میں اختلاف کیا یعنی ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے تلوار سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے چھری سے قتل کیا یا ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے پتھر سے قتل کیا اور دوسرے گواہ نے

الآخر بالعصا لا تقبل، (المحیط)

گواہی دی کہ اس نے لاٹھی سے قتل کیا تو اس صورت میں ان سب کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۶۰۔ اگر ایک گواہ آلۂ قتل سے لاعلمی ظاہر کرے تو شہادت مقبول نہ ہوگی۔

ذکر ابن سماعۃ فی نوادرہ عن محمدؒ وان شهد احدهما انه قتله بالسيف او بعصا وشهد الآخر انه قتله ولا ادري بما ذا قتله لا تقبل هذه الشهادة، (المحیط)

اور امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک گواہ نے کسی کی نسبت یہ گواہی دی کہ اس نے کسی کو تلوار یا لاٹھی سے مار ڈالا اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ اس نے قتل تو کیا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس ہتھیار سے قتل کیا تو ایسی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۶۱۔ اگر دونوں گواہ آلۂ قتل سے لاعلمی ظاہر کریں تو استحساناً شہادت مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائے گی،

واذا شهد انه قتله وقال لا ادري بما ذا قتله فالقياس ان لا تقبل هذه الشهادة وفي الاستحسان تقبل وتقضى بالدية في ماله ولا يقضى بالقصاص (المحیط)

اگر دو گواہوں نے کسی کی نسبت گواہی دی کہ اس نے قتل کیا لیکن میں نہیں جانتا کہ کس آلہ سے قتل کیا تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ ان کی گواہی مقبول نہ ہو لیکن استحساناً ان کی گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال سے دیت دلوائی جائیگی اور قاتل کے قصاص کا حکم نہ دیا جائیگا،

۶۶۲۔ اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کرنے کا اقرار کیا اور دوسرے نے چھری سے قتل کرنے کی شہادت دی اور مدعی نے کہا کہ قاتل نے دونوں اقرار کئے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل کیا ہے تو گواہی مقبول ہوگی،

ولو شهد احدهما انه اقر انه قتله عمدا بالسيف وشهد الآخر انه قتله

اگر ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل عمد کا اقرار کیا ہے اور دوسرے گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے

عَمْدًا بِالسِّلَاحَيْنِ وَقَالَ الْمُدَّعِيْ أَقَرَّ بِمَا قَالَا إِلَّا أَنَّهُ مَا قَتَلَهُ إِلَّا طَعْنًا بِالرُّمْحِ جَازَتِ الشَّهَادَةُ وَيُقْتَصُّ مِنَ الْقَاتِلِ (المحیط)

چھری سے قتل عمد کا اقرار کیا ہے اور مدعی کہتا ہے کہ قاتل نے دونوں اقرار کئے ہیں لیکن اس نے نیزہ سے قتل کیا ہے تو اس صورت میں گواہی جائز ہے اور قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۶۶۳۔ اگر گواہ قاتل کے اقرار کے وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی شہادت قبول کر لیجائیگی

لَوْ شَهِدَ أَعْلَى إِقْرَارِ الْقَاتِلِ فِي وَقْتَيْنِ أَوْ مَكَانَيْنِ جَازَتْ (السراجیہ)

اگر دو گواہ قاتل کے اقرار کی گواہی دیں لیکن اقرار کے وقت یا جگہ میں اختلاف کریں تو ان کی گواہی مقبول ہوگی،

۶۶۴۔ اگر دو گواہ گواہی دیں کہ مقتول کو دو شخصوں نے قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن ہم نہیں جانتے کہ کس نے تلوار سے اور کس نے لاٹھی سے قتل کیا تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَلَوْ شَهِدَا عَلَى رَجُلَيْنِ أَنَّهُمَا قَتَلَا رَجُلًا أَحَدُهُمَا بِالسَّيْفِ وَالْآخَرُ بِعَصًا وَلَا يَدْرِيَانِ أَيَّهُمَا صَاحِبُ الْعَصَا لَمْ يَجُزْ شَهَادَتُهُمَا، (شرح المبسوط)

اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ مقتول کو دو شخصوں نے قتل کیا ایک نے تلوار سے اور دوسرے نے لاٹھی سے لیکن ہم نہیں جانتے کہ ان میں کس نے تلوار سے مارا اور کس نے لاٹھی سے مارا تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۶۵۔ اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ دو شخصوں نے فلاں کی دو انگلیاں کاٹیں لیکن ہم کو یہ معلوم نہیں کہ کس نے کونسی انگلی کاٹی تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَكَذٰلِكَ لَوْ شَهِدَا عَلَى رَجُلَيْنِ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ بِقَطْعِ إِصْبَعٍ وَعَلَى آخَرَ بِقَطْعِ آخَرَ مِنْ تِلْكَ الْيَدِ وَلَا يُمَيِّزَانِ قَاطِعَ

اسی طرح اگر دو شخصوں نے دو شخصوں کے متعلق شہادت دی کہ انھوں نے ایک شخص کی دو انگلیاں کاٹ ڈالیں لیکن ہم یہ تفریق نہیں کر سکتے کہ کس انگلی کو کس نے

هٰذِهِ الْاٰيَةِ مِنْ قَاطِعِ اِصْبَعِ الْاٰخَرِ کاٹا تو اُن کی گواہی قبول نہیں کیجائے گی،

(شرح المبسوط)

۶۶۶- اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلان شخص نے زخمی کیا ہے، پھر اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے یہ گواہی دلوائی کہ دوسرے شخص نے زخمی کیا تھا تو ان گواہوں کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ جُرِحَ فَقَالَ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ ثُمَّ مَاتَ فَاَقَامَ وَارِثُهُ الْبَيِّنَةَ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ اَنَّهُ قَتَلَهُ لَمْ تُقْبَلْ بَيِّنَتُهُ ،

اگر ایک شخص زخمی ہوا اور اس نے کہا کہ مجھکو فلاں شخص نے زخمی کیا ہے لیکن زخمی کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ نے گواہ پیش کئے اور انھوں نے کہا کہ کسی دوسرے شخص نے انکو زخمی کیا تو اس صورت میں ان کے گواہوں کی گواہی مقبول نہ ہوگی

(الظہیریۃ)

۶۶۷- اگر مقتول کے دو لڑکے ہیں، ایک حاضر ہے اور دوسرا غائب ہے اور حاضر نے اپنے باپ کے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کر لیجائے گی اور غائب لڑکے کے آنے تک قاتل کو قید رکھا جائیگا، پھر غائب کے واپس آنے پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس کو شہادت دلوانی ہوگی اور صاحبین کے نزدیک دوبارہ شہادت ضروری نہیں،

وَمَنْ قُتِلَ وَلَهُ ابْنَانِ حَاضِرٌ وَغَائِبٌ فَاَقَامَ الْحَاضِرُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْقَتْلِ قُبِلَتِ الْبَيِّنَةُ وَلَمْ يُقْتَلْ لٰكِنْ حُبِسَ الْقَاتِلُ فَاِذَا قَدِمَ الْاَخُ الْغَائِبُ كُلِّفَ اَنْ يُعِيْدَ الْبَيِّنَةَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَقَالَا لَا يُعِيْدُ (الکافی)

اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اپنے ورثہ میں دو لڑکے چھوڑے لیکن ایک ان میں سے حاضر ہے اور دوسرا غیر حاضر اور جو لڑکا حاضر تھا اس نے اپنے باپ کے قتل پر گواہ پیش کئے تو اس کے گواہوں کی شہادت قبول کر لیجائیگی لیکن غیر حاضر لڑکے کے آنے تک قاتل قتل نہ کیا جائیگا بلکہ قید رکھا جائیگا اور جب غیر حاضر لڑکا حاضر ہو تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک

۶۶۸- اگر مقتول کے ورثہ نے دو شخصوں پر جنمیں ایک غیر حاضر ہے قتل کا دعوی کیا اور دونوں کو شہادت سے ثابت کیا تو جو مدعا علیہ غیر حاضر ہے اوس کے مقابل میں شہادت قبول نہ کیجائیگی،

وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الْأَصْلِ إِذَا حَضَرَ الْوَرَثَةُ جَمِيعًا فَادَّعَوْا دَمَ أَبِيهِمْ عَلَى رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ حَاضِرٌ وَأَقَامُوا الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا بِالْقَتْلِ عَمْدًا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْحَاضِرِ وَيُقْضَى عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ وَلَا تُقْبَلُ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْغَائِبِ وَلَا يُقْضَى عَلَى الْغَائِبِ بِالْقِصَاصِ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْغَائِبُ وَأَنْكَرَ الْقَتْلَ يَحْتَاجُ الْوَرَثَةُ إِلَى إِعَادَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَى الْغَائِبِ (المحیط البرہانی)

امام محمد سے منقول ہے کہ جب مقتول کے تمام ورثہ جمع ہوکر اپنے مورث کے خون کا دعوی دو شخصوں پر کریں جنمیں ایک غائب اور دوسرا غیر حاضر ہو اور دونوں مدعا علیہ پر قتل عمد کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں اسی مدعا علیہ کے مقابل میں گواہ مقبول ہونگے جو حاضر ہے، اور دوسرے مدعا علیہ کے حاضر ہونے سے پہلے ہی اس سے قصاص لے لیا جاے گا، لیکن غیر حاضر مدعا علیہ کے مقابلہ میں گواہ مقبول نہ ہونگے اور اوسپر قصاص کا حکم نہ کیا جائیگا کیونکہ اگر وہ حاضر ہوکر قتل کا انکار کرے تو مقتول کے ورثہ کیلئے یہ ضروری ہے

۶۶۹- اگر مقتول کے بھائی نے قتل کا دعوی کیا اور اس مضمون کے گواہ پیش کئے کہ مقتول کا کوئی دوسرا وارث نہیں، لیکن قاتل کہتا ہے کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو قاضی کو قصاص میں تاخیر اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرنی چاہیئے،

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلَ غَيْرَهُ عَمْدًا فَجَاءَ أَخُوهُ يَطْلُبُ دَمَهُ وَأَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّهُ وَارِثُهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ أَوْ أَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا فَإِنَّ

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کردیا اور مقتول کے بھائی نے دعوی کیا اور اوسپر گواہ پیش کئے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے لیکن قاتل نے کہا کہ مقتول کے ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں قاضی کو چاہیئے کہ قصاص کے

اَلْقَاضِیْ لَا یَمْکُنُ الْاِخَاحُ مِنِ اسْتِیْفَاءِ الْقِصَاصِ بَلْ یَتَاَنّٰی فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یَظْهَرَ صِدْقُ مَا قَالَهُ الْقَاتِلُ، (المحیط البرہانی)

حکم میں تاخیر کرے اور قاتل کے قول کی تحقیقات کرے،

۶۷۰۔ اگر دو شخصوں نے گواہی دی کہ فلاں نے فلاں کو خطاءً مار ڈالا اور اس کے عاقلہ سے دیت لے لیگئی اس کے بعد وہ زندہ حاضر ہوا تو عاقلہ اس کے ولی یا گواہوں سے دیت واپس لے سکتے ہیں،

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِقَتْلِهٖ خَطَاءً وَحَکَمَ بِالدِّیَةِ فَجَاءَ الْمَشْهُوْدُ بِقَتْلِهٖ حَیًّا فَلِلْعَاقِلَةِ اَنْ یُّضَمِّنُوا الْوَلِیَّ اَوِ الشُّهُوْدَ ثُمَّ یَرْجِعُوْنَ اِلَی الْوَلِیِّ وَاِنْ کَانَ عَمْدًا قُتِلَ بِهٖ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا فَلِلْوَرَثَةِ بَیْنَ تَضْمِیْنِ الْوَلِیِّ الدِّیَةَ اَوِ الشُّهُوْدِ فَاِنْ ضَمَّنُوا الشُّهُوْدَ لَمْ یَرْجِعُوْا عَلَی الْوَلِیِّ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَعِنْدَهُمَا یَرْجِعُوْنَ عَلَی الْوَلِیِّ کَمَا فِی الْخَطَاءِ (الکافی)

اگر دو شخصوں نے ایک شخص کے متعلق شہادت دی کہ اس نے ایک شخص کو خطاءً مار ڈالا اور قاتل کے عاقلہ پر دیت کا حکم دے دیا گیا پھر گواہوں نے جس کے قتل پر گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو اس کے عاقلہ دیت اس کے ولی سے یا گواہوں سے واپس لے سکتے ہیں پھر گواہ اس کے ولی سے دیت کی رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں اور اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل مار ڈالا گیا اس کے بعد جس شخص کے قتل ہونے کی گواہی دی تھی وہ زندہ حاضر ہو گیا تو صاحبین کے نزدیک اسکا حکم بھی خطاء کا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ورثہ کو اختیار ہے کہ ولی سے تاوان لیں یا گواہوں سے لیں اور اگر گواہوں سے تاوان لیں گے تو وہ ولی سے

۶۷۱۔ اگر گواہوں نے قاتل کے اقرار کی گواہی دی پھر اس نے جس کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ واپس آیا تو اس صورت میں گواہوں پر تاوان نہیں ہے صرف ولی پر ہے،

وَلَوْ کَانَتِ الشَّهَادَةُ فِی الْخَطَاءِ اَوْ فِی الْعَمْدِ

اگر گواہوں نے یہ گواہی دی کہ قاتل نے قتل عمداً یا قتل خطاء

عَلٰی اِقْرَارِہٖ لِلْقَاتِلِ ثُمَّ جَاءَ حَیًّا فَلَا ضَمَانَ عَلَی الشُّھُوْدِ وَاِنَّمَا الضَّمَانُ عَلَی الْوَلِیِّ فِی الْفَصْلَیْنِ جَمِیْعًا، (المحیط)

کا اقرار کیا ہو اُسکے بعد اس نے جس شخص کے قتل کا اقرار کیا تھا وہ زندہ حاضر ہوا تو اس صورت میں تاوان ولی پر عائد ہوگا گواہوں پر عائد نہ ہوگا چاہے قتل عمد کا اقرار ہو یا قتل خطاء کا،

۶۷۲۔ اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو ان سے دیت لیجائے گی،

اِذَا شَھِدَا بِقِصَاصٍ ثُمَّ رَجَعَا بَعْدَ الْقَتْلِ ضَمَّنَا الدِّیَۃَ وَلَا یُقْتَصُّ، (المضمرات)

اگر گواہوں نے قتل عمد کی گواہی دی اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا پھر وہ گواہی سے پھر گئے تو اس صورت میں گواہوں پر دیت واجب ہوگی، قصاص واجب نہ ہوگا،

۶۷۳۔ قتل خطاء کی گواہی سے پھرنے کا بھی یہی حکم ہے،

وَلَوْ شَھِدَا اَنَّہٗ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً ثُمَّ رَجَعَا ضَمَّنَا الدِّیَۃَ وَتَکُوْنُ فِیْ مَالِھِمَا وَکَذَا اِذَا شَھِدَا اَنَّہٗ قَطَعَ یَدَ فُلَانٍ خَطَاءً وَقَضَی الْقَاضِیْ ثُمَّ رَجَعَا ضَمَّنَا الدِّیَۃَ۔ (البدائع)

اگر گواہوں نے قتل خطاء کی گواہی دی پھر اس سے پھر گئے تو ان کے مال سے ان پر دیت واجب ہوگی اور یہی حکم غلطی سے اعضاء جسم کے نقصان پہنچانے کا بھی ہے،

۶۷۴۔ اگر ایک شخص مارڈالا گیا اور دو لڑکے چھوڑے، اور بڑے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مارا ہے اور چھوٹے لڑکے نے شہادت سے ثابت کیا کہ کسی دوسرے نے اس کے باپ کو مارا ہے، تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت لیگا اور چھوٹا لڑکا اس جنی شخص سے نصف دیت لیگا، لیکن صاحبین کے نزدیک اگر بڑے لڑکے کے گواہوں نے قتل خطاء کی شہادت دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو سرے سے قصاص ہی واجب نہ ہوگا

وَمَنْ قُتِلَ وَلَهُ ابْنَانِ اَقَامَ الْاَكْبَرُ عَلَى الْاَصْغَرِ اَنَّهُ قَتَلَ الْاَبَ وَاَقَامَ الْاَصْغَرُ عَلَى الْاَجْنَبِيِّ اَنَّهُ قَتَلَهُ قُضِيَ لِلْاَكْبَرِ عَلَى الْاَصْغَرِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَلِلْاَصْغَرِ عَلَى الْاَجْنَبِيِّ بِنِصْفِهَا وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَعِنْدَهُمَا يُقْضٰى بِبَيِّنَةِ الْاَكْبَرِ وَيُقْضٰى عَلَى الْاَصْغَرِ بِالدِّيَةِ اِنْ كَانَ خَطَاءً وَبِالْقِصَاصِ اِنْ كَانَ عَمْدًا وَلَوْ اَقَامَ كُلٌّ بَيِّنَةً قُضِيَ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلٰى صَاحِبِهِ بِنِصْفِ الدِّيَةِ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِبَيِّنَةِ الْاَكْبَرِ لِاَنَّهَا اَكْثَرُ عَدَدًا وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِبَيِّنَةِ الْاَصْغَرِ لِاَنَّهَا اَكْثَرُ عَدَالَةً وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُمَا (الکافی)

ایک شخص مارڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے جنمیں سے بڑے لڑکے نے شہادت پیش کی کہ چھوٹے لڑکے نے اس کے باپ کو مارڈالا ہے اور چھوٹے لڑکے نے ایک اجنبی شخص کے متعلق شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے، اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے سے نصف دیت پائیگا اور چھوٹا لڑکا نصف دیت اس اجنبی شخص سے لے گا، لیکن صاحبین کے نزدیک بڑے لڑکے کے گواہوں کے مطابق فیصلہ ہوگا یعنی اگر انھوں نے قتل خطا کی گواہی دی ہو تو چھوٹے لڑکے پر دیت واجب ہوگی، اور اگر قتل عمد کی گواہی دی ہے تو چھوٹے لڑکے پر قصاص واجب ہوگا اگر دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف شہادت پیش کی تو ہر ایک پر نصف دیت واجب ہوگی جو ایک دوسرے کو ملیگی

۶۷۵ - اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے شہادت پیش کی کہ فلاں نے اس کے باپ کو مار ڈالا ہے اور دوسرے لڑکے نے اس کے ساتھ قتل میں ایک اور شخص کو شریک کرلیا اور اس پر گواہ پیش کئے تو اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ قُتِلَ وَتَرَكَ اِبْنَيْنِ وَاَقَامَ اَحَدُهُمَا بَيِّنَةً عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ قَتَلَ اَبَاهُ عَمْدًا وَاَقَامَ الْاٰخَرُ بَيِّنَةً عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰخَرَ

اگر ایک شخص مارڈالا گیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک نے گواہ پیش کئے کہ اس نے اس کے باپ کو قصداً مارڈالا ہے، اور دوسرے لڑکے

أَنْصَافُ الدِّيَةِ عَلَى الَّذِي أَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ (خزانۃ المفتین)

اس شخص اور نیز دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کیے کہ ان دونوں نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا ہے تو اس صورت میں کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ پہلے لڑکے کو اس شخص سے نصف دیت دلوائی جائیگی جس کے متعلق اس نے گواہ پیش کئے ہیں،

۶۷۶۔ اگر مقتول نے دو لڑکے چھوڑے اور ایک نے ایک شخص کی نسبت گواہ پیش کئے کہ اوس نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا اور دوسرے نے دوسرے شخص کی نسبت گواہ پیش کئے کہ اس نے اس کے باپ کو خطأً مار ڈالا تو کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا صرف دیت واجب ہوگی،

قَالَ مُحَمَّدٌ فِي الزِّيَادَاتِ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ فَأَقَامَ أَحَدُ الْ ابْنَيْنِ بَيِّنَةً أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَبَاهُ عَمْدًا وَأَقَامَ الْ ابْنُ الْآخَرِ بَيِّنَةً عَلَى رَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ قَتَلَ أَبَاهُ خَطَأً فَلَا قِصَاصَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلِمُدَّعِي الْعَمْدِ نِصْفُ الدِّيَةِ فِي مَالِ مَنْ أَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ وَلِمُدَّعِي الْخَطَأِ عَلَى عَاقِلَةِ مَنْ أَقَامَ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ نِصْفُ الدِّيَةِ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ (المحیط)

امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص مرگیا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے ان میں سے ایک لڑکے نے شہادت پیش کی کہ فلاں شخص نے اس کے باپ کو قصداً مار ڈالا اور دوسرے لڑکے نے دوسرے شخص کی نسبت شہادت پیش کی کہ اس نے اس کے باپ کو غلطی سے مار ڈالا تو اس صورت میں کسی مدعا علیہ پر قصاص واجب ہوگا البتہ جس لڑکے نے کہ قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے اس کے مدعا علیہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جائیگی اور جس لڑکے نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا ہو اس کے مدعا علیہ کے عاقلہ سے اس کو تین سال میں نصف دیت دلوائی جائے گی،

۶۷۷۔ اگر ایک شخص ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑ کر مرگیا اور ان میں ہر ایک نے دوسرے کی نسبت اس کے خون کا دعویٰ کیا تو بھائی کے گواہ غیر معتبر ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کا اعتبار کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ہر ایک نے دوسرے پر باپ کے قتل کا دعویٰ کیا اور مقتول کے بھائی نے ایک کے دعویٰ کی تصدیق کی تو اس کی تصدیق ناقابل اعتبار ہوگی،

وَلَوْ تَرَكَ ابْنًا وَاَخًا وَّادَّعٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ نَفَتْ بَيِّنَةُ الْاَخِ وَقُضِيَ عَلَيْهِ وَلَوْ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ وَصَدَّقَ الْاَخُ اَحَدَهُمَا لَمْ يُلْتَفَتْ اِلَيْهِ (الکافی)

اگر ایک شخص مرگیا اور اس نے ایک لڑکا اور ایک بھائی چھوڑا اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے پر اس کے خون کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں بھائی کے گواہ لغو ہونگے اور لڑکے کے گواہوں کے مطابق اس کے بھائی پر اسکا خون ثابت کیا جائیگا، اور اگر اس نے دو لڑکے چھوڑے اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کے خلاف اسکے قتل کی شہادت پیش کی اور مقتول کے بھائی نے ان میں سے دوسرے کے دعویٰ کی تصدیق کی تو اس کی شہادت پیش کی اور مقتول کے بھائی نے ان میں

۶۷۸۔ اگر کسی نے اپنے باپ کے دعوائے قتل عمد میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کئے، تو جب تک اس کا بھائی حاضر نہ ہو جائے قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا، اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دوبارہ گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہوگا،

وَلَوْ اَقَامَ شَخْصٌ حُجَّةً بِقَتْلِ اَبِيْهِ عَمْدًا مَعَ غَيْبَةِ اَخِيْهِ لَا تُقْبَلُ اَيْ لَا يُقْتَلُ الْحَاضِرُ الْقَاتِلُ قِصَاصًا فَاِنْ حَضَرَ اَخُوْهُ الْغَائِبُ يُعِيْدُهَا اَيْ يَحْتَاجُ اِلٰى اِعَادَةِ

اگر کسی نے اپنے باپ کے قتل عمد کے دعوی میں اپنے بھائی کی غیبت میں گواہ پیش کئے تو جب تک اسکا بھائی حاضر نہ ہوگا قاتل سے قصاص نہیں لیا جائیگا اور اس کے بھائی کے حاضر ہونے کے بعد امام ابوحنیفہ کے نزدیک گواہوں کا دوبارہ پیش کرنا

البيّنة على القتل ليقتلا القاتل وهذا عند ابي حنيفة رح خلافا لهما وفي القتل الخطاء والدّين لا ان لا يحتاج الى اعادة البيّنة بالاجماع -

ضروری ہوگا، لیکن صاحبین کے نزدیک دوبارہ گواہوں کا پیش کرنا ضروری نہیں ہوا اور دوسرے مقدمات میں بالاتفاق گواہوں کا دوبارہ پیش کرنا ضروری نہیں ہے،

(منح الغفار)

۷۶۷- اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے باہم ایک دوسرے پر اپنے باپ کے قتل عمد کا دعویٰ کیا پھر مقتول کے بھائی نے شہادت پیش کی کہ ان دونوں لڑکوں نے مقتول کو قتل کیا تو صاحبین کے نزدیک اس کے گواہوں کی شہادت مقبول ہوگی،

فان اقام الاخ البيّنة على الابنين انهما قتلا ابعد ان اقام كلّ واحد من الابنين البيّنة على صاحبه انّه هو القاتل فعلى قول ابي يوسف ومحمد البيّنة بيّنة الاخ ويكون الميراث له ويقتل الابنان ان كان القتل عمدا وان كان خطاء فعلى عاقلتيهما الدّية

(المحيط)

اور اگر مقتول کے دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کے قتل کرنے پر باہم ایک دوسرے کے خلاف گواہ پیش کئے اس کے بعد مقتول کے بھائی نے گواہ پیش کئے کہ ان دونوں لڑکوں نے اپنے باپ کو قتل کیا ہے تو اس صورت میں صاحبین کے قول کے موافق مقتول کے بھائی کے گواہ مقبول ہیں اور مقتول کی وراثت اس کے بھائی کو ملیگی اور مقتول کے لڑکوں پر قصاص واجب ہوگا قتل عمد کی صورت میں اور قتل خطاء میں اُنکے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

ولم يذكر قول ابي حنيفة في هذه المسئلة وينبغي ان لا تقبل شهادة الاخ عنده ويكون الميراث بين الابنين

اور امام ابوحنیفہ سے اس مسئلہ میں کوئی روایت نہیں لیکن ان کے نزدیک مقتول کے بھائی کے گواہ مقبول نہیں ہونے چاہئیں اور مقتول کی وراثت اس کے لڑکوں

وَيَجِبُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ نِصْفُ الدِّيَةِ (المحيط)

کو ملے گی اور لڑکوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے نصف دیت ملے گی،

۶۸۰۔ اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں نے میرے مورث کو گہرے زخم لگائے اور وہ اس سے مر گیا اور گواہوں نے بھی زخم کی شہادت دی البتہ انھوں نے بیان کیا کہ وہ اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی شہادت قبول کر لیجائے گی،

رَجُلٌ ادَّعَى عَلَى رَجُلٍ اَنَّهُ شَجَّ وَلِيَّهُ مُوضِحَةً وَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ بِالْمُوضِحَةِ وَالْبُرْءِ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا وَتُقْضٰى بِالْقِصَاصِ فِي الْمُوضِحَةِ وَكَذٰلِكَ اِذَا شَهِدَ اَحَدُهُمَا بِالسِّرَايَةِ وَالْاٰخَرُ بِالْبُرْءِ تُقْبَلُ عَلَى الشَّجَّةِ لِاتِّفَاقِ الْكُلِّ عَلَيْهَا حَتّٰى لَوْ اَدَّعَى الْمُدَّعِي الْبُرْءَ بَطَلَتِ الشَّهَادَةُ الَّتِي شَهِدَ بِالسِّرَايَةِ،

اگر کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرے ولی کو گہرے زخم لگائے جس سے وہ مر گیا اور گواہوں نے پیش کئے جنھوں نے گہرے زخم کی تو شہادت دی لیکن یہ بیان کیا کہ مدعی اچھا ہو گیا تو زخم کے متعلق ان کی گواہی مقبول ہوگی اور مدعا علیہ سے زخم کا قصاص لیا جائیگا اسی طرح اگر ایک گواہ نے زخم کے سرایت کرنے کی شہادت دی اور دوسرے گواہ نے زخم کے اچھے ہونے کی شہادت دی تو زخم کے سرایت کرنے کی گواہی باطل ہو جائیگی،

(الزيادات)

وَلَوْ كَانَتِ الشَّجَّةُ شَيْئًا دُوْنَ الْمُوضِحَةِ لَا يَحْتَمِلُهَا الْعَاقِلَةُ اِلَّا بِاتِّصَالِ السِّرَايَةِ نَحْوَ الشَّحَّاقِ وَمَا اَشْبَهَهُ فَاَدَّعَى الْوَلِيُّ اَنَّهُ مَاتَ عَنْهَا وَلِيَ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا كَمَا ادَّعَى

اور اگر زخم موضحہ سے کم درجے کا ہو اور عاقلہ پر اسکی دیت صرف اس وقت واجب ہو جب وہ گوشت اور ہڈی کے درمیان کے چمڑے تک سرایت کر جائے اور مدعی نے دعویٰ کیا کہ مقتول اس سے مرگیا اور مجھکو زخم لگانے والے کے عاقلہ سے دیت ملنی چاہیے اور اس نے

الْمُدَّعِيْ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهٗ بَرِیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ قُبِلَتِ الشَّهَادَةُ عَلَى الشَّجَّةِ وَقُضِيَ بِاَرْشِهَا فِيْ مَالِ الْجَانِيْ، (الوجیز)

اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کئے جنہیں ایک گواہ نے مدعی کے دعویٰ کے موافق گواہی دی اور دوسرے گواہ نے تہائی دی کہ وہ اس زخم سے اچھا ہو گیا تو محض زخم کے متعلق گواہوں کی گواہی مقبول ہوگی اور زخم کی دیت مدعا علیہ کے مال سے

۶۸۱- اگر مدعی نے دو شخصوں پر دعویٰ قتل کیا اور کچھ گواہوں نے ایک شخص پر اور کچھ گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی شہادت دی تو سب کی گواہی باطل ہوگی،

وَاِنْ شَهِدُوْا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ وَشَهِدَ الْاٰخَرُوْنَ عَلَى الْاٰخَرِ بِقَتْلِهٖ وَقَالَ الْوَلِيُّ قَتَلَهُمَا جَمِيْعًا بَطَلَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ، (الہدایہ)

اگر کچھ گواہوں نے ایک شخص پر قتل کی گواہی دی اور دوسرے گواہوں نے دوسرے شخص پر قتل کی گواہی دی اور مدعی نے دونوں شخصوں پر قتل کا دعویٰ کیا تو تمام گواہوں کی گواہی باطل ہو جائے گی،

۶۸۲- اگر قتل کے گواہ دن اور جگہ کی تعیین کرتے ہیں اور مدعا علیہ گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس روز اس جگہ موجود نہ تھا تو اس کے گواہ مقبول نہ ہونگے،

شَاهِدَانِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِقَوْلٍ اَوْ بِفِعْلٍ يُلْزِمُهٗ بِذٰلِكَ اِجَارَةٌ اَوْ كِتَابَةٌ اَوْ بَيْعٌ اَوْ قِصَاصٌ اَوْ مَالٌ اَوْ طَلَاقٌ اَوْ عَتَاقٌ فِيْ مَوْضِعٍ وَصَفَاهُ اَوْ فِيْ يَوْمٍ سَمَّيَاهُ فَاَقَامَ الْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ بَيِّنَةً عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَوْ لَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَصَفَاهُ لَمْ

اگر دو گواہ قتل کی گواہی دیں اور دن اور جگہ کی تعیین کریں لیکن مدعا علیہ اس مضمون کے گواہ پیش کرتا ہے کہ وہ اس دن اس جگہ موجود نہ تھا تو مدعا علیہ کے گواہوں کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

تُقْبَلُ مِنْهُ الْبَيِّنَةُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ (المحیط)

۶۸۳۔ اگر مدعا علیہ کے گواہ گواہی دیں کہ وہ اس دن دوسری جگہ تھا تب بھی ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی

وَكَذَا لَوْ اَقَامَ الْمُشْهُوْدُ عَلَيْهِ شَاهِدَيْنِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَكَانٍ كَذَا ذَكَرَ مَكَانًا اٰخَرَ سِوَى الْمَكَانِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْاَوَّلَانِ لَا تُقْبَلُ

(الذخیرہ)

نیز اگر مدعا علیہ کے گواہ گواہی دیں کہ اس روز مدعا علیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۶۸۴۔ البتہ اگر عام طور پر لوگ گواہی دیں کہ اس روز مدعا علیہ دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی

اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ الْعَامَّةُ وَيَشْهَدُ بِذٰلِكَ فَيُقْضٰى بِشَهَادَتِهِمْ (الذخیرہ)

البتہ اگر عامہ خلائق گواہی دیں کہ مدعا علیہ اس روز دوسری جگہ تھا تو ان کی گواہی مقبول ہوگی،

پانچواں باب

قاتل کے اقرار اور مدعی کی تصدیق و تکذیب کے بیان میں

۶۸۵۔ اگر دو شخصوں نے اقرار کیا کہ ہم نے فلاں شخص کو مارڈالا تو مقتول کا وارث دعویٰ کرنے کے بعد دونوں سے قصاص لے سکتا ہے،

وَاِذَا اَقَرَّ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَّهٗ قَتَلَ فُلَانًا وَقَالَ الْوَلِيُّ قَتَلْتُمَا جَمِيْعًا قَلَهٗ اَنْ يَقْتُلَهُمَا ، (الہدایہ)	اگر دو شخصوں نے کسی کے قتل کا اقرار اس طرح کیا کہ ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو مارڈالا ہے اور مقتول کے وارث نے دونوں پر قتل کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں اسکو دونوں کے قتل کرنے کا حق حاصل ہے

۶۸۶۔ لیکن اگر مقتول کا وارث صرف ایک شخص کو قاتل کہتا ہے تو وہ صرف اسی سے قصاص لے سکتا ہے،

وَلَوْ قَالَ لِاَحَدِهِمَا اَنْتَ قَتَلْتَهٗ كَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَهٗ (المبسوط)	اگر مقتول کے وارث نے ایک شخص سے کہا کہ تو نے اسکو قتل کیا ہے تو وہ صرف اسی شخص سے قصاص لے سکتا ہے

۶۸۷۔ اگر قاتل قتل عمد کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے ورثہ قتل خطاء کے مدعی ہیں تو ان کو کچھ نہ ملیگا،

وَلَوْ أَقَرَّ الْقَاتِلُ بِالْعَمْدِ وَادَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيلِ الْخَطَأَ لَا شَيْءَ لِوَرَثَةِ الْمَقْتُولِ۔ (فتاوی قاضی خاں)

اگر قاتل نے قتل عمد کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا تو مقتول کے ورثہ کو کچھ نہ ملے گا،

۶۸۸۔ لیکن اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعا علیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

فَلَوْ صَدَّقَ الْقَاتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّكَ قَتَلْتَهُ عَمْدًا فَلَهُ الدِّيَةُ عَلَى الْقَاتِلِ (المحیط)

اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطاء کے دعویٰ کے بعد مدعا علیہ کی تصدیق کی اور قتل عمد کا دعویٰ کیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

۶۸۹۔ اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتے ہیں تو قاتل پر دیت واجب ہوگی،

وَإِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ أَنَّهُ قَتَلَ خَطَأً وَادَّعَى وَلِيُّ الْعَمْدِ فَلَهُ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ اسْتِحْسَانًا (المبسوط)

اگر قاتل قتل خطاء کا اقرار کرتا ہے اور مقتول کا وارث قتل عمد کا دعویٰ کرتا ہے تو قاتل پر استحساناً دیت واجب ہوگی،

۶۹۰۔ اگر ایک شخص نے کسی کے قتل کا اقرار کیا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کر کے اس سے قصاص لیا پھر دوسرے شخص نے اس کے مورث کے قتل کا اقرار کیا تو اس صورت میں وہ اس کو بھی قتل کر سکتا ہے،

وَفِي نَوَادِرِ بِشْرٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَجُلٌ قَالَ لِآخَرَ أَنَا قَتَلْتُ ذٰلِكَ عَمْدًا فَصَدَّقَهُ وَقَتَلَهُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ وَقَالَ أَنَا قَتَلْتُهُ عَمْدًا

امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً مارڈالا اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اور اس کو قتل کیا اس کے بعد

فَلَهُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلَوْ اَنَّ الْاَوَّلَ حِيْنَ مَا قَالَ
قَالَ لَهُ اَنْتَ قَتَلْتَهُ عَمْدًا وَحْدَكَ وَقَتَلَهُ
ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ وَقَالَ بَلْ اَنَا قَتَلْتُهُ وَحْدِیْ
وَصَدَّقَهُ الْوَلِیُّ فَعَلَیْهِ دِیَةُ الَّذِیْ
قَتَلَهُ وَلَهُ عَلَی الْاٰخِرِ الدِّیَةُ

دوسرے شخص نے اقرار کیا کہ میں نے تیرے مورث کو قصداً مارڈالا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس کو قتل کرسکتا ہے لیکن اگر مقتول کے وارث نے پہلے شخص کے اقرار کے وقت کہا کہ تو نے تنہا میرے مورث کو قتل کیا ہے اور اسکو قتل کردیا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے تنہا تیرے مورث کو قتل کیا ہے اور مقتول کے وارث نے اس کی تصدیق کی اس صورت میں مقتول کے وارث پر اسکی دیت واجب ہوگی اور وہ اپنے مورث کے خون کے عوض دوسرے شخص سے دیت لیگا،

(المحیط)

۶۹۱- اگر ایک شخص نے دو آدمیوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے اس کی تصدیق کی اور دوسرے نے خطاء لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو دونوں پر دیت واجب ہوگی،

وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِی الزِّیَادَاتِ رَجُلٌ اَدَّعٰی عَلٰی
رَجُلَیْنِ اَنَّهُمَا قَتَلَا وَلَدَهُ عَمْدًا وَجَدِیْدَةً
وَلَهُ عَلَیْهِمَا الْقِصَاصُ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
صَدَقْتَ وَقَالَ الْاٰخَرُ صَدَقْتَ اَنَا خَطَاءً
بِالْعَصَا فَاِنَّهُ یُقْضٰی لِوَلِیِّ الْقَتْلِ عَلَیْهِمَا
بِالدِّیَةِ فِیْ مَالِهِمَا فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَ
هٰذَا الَّذِیْ ذَکَرَهَا اِسْتِحْسَانًا وَاِذَا ادَّعَی
الْوَلِیُّ الْخَطَاءَ فِیْ هٰذِهِ الصُّوَرِ فَاَقَرَّ

امام محمد سے منقول ہے کہ اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کرکے قصاص کا مطالبہ کیا اور ان میں سے ایک نے مدعی کی تصدیق کی اور دوسرے نے غلطی سے لاٹھی مارنے کا اقرار کیا تو اس صورت میں استحساناً دونوں مدعا علیہ پر ان کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا اور دونوں مدعا علیہ نے قتل عمد کا اقرار کیا تو اس صورت میں دونوں مدعا علیہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر مدعی نے قتل خطاء کا دعویٰ کیا

بِالْعَمْدِ لَا يُقْضٰى بِشَيْءٍ وَاِذَا ادَّعَى الْوَلِيُّ خَطَاءً فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَاَقَرَّ بِالْخَطَاءِ لَمَا ادَّعٰى يَجِبُ الدِّيَةُ وَلَوْ ادَّعٰى بِالْخَطَاءِ عَلَيْهِمَا فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِالْعَمْدِ وَالْاٰخَرُ بِالْخَطَاءِ فَالْجَوَابُ فِيْهِ وَالْجَوَابُ فِيْهِمَا اِذَا اَقَرَّ بِالْخَطَاءِ سَوَاءٌ

اور دونوں مدعا علیہ نے اس کے دعوی کے موافق قتل خطا کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مدعی نے قتل خطا کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اور دوسرے نے قتل خطا کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

(المحیط)

۶۹۲- اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطا کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلَيْنِ عَمْدًا فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِالْخَطَاءِ وَالْاٰخَرُ بِالْعَمْدِ فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمَا

(خزانۃ المفتیین)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل خطا کا اور دوسرے نے قتل عمد کا اقرار کیا تو دونوں مدعا علیہما پر دیت واجب ہوگی،

۶۹۳- اس صورت میں اگر ایک مدعا علیہ نے انکار کر دیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو وہ اقرار کنندہ سے قصاص لے سکتا ہے،

وَلَوْ اَقَرَّ اَحَدُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا اَنَّهُ قَتَلَهُ وَحْدَهُ عَمْدًا وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ الْقَتْلَ وَلَا بَيِّنَةَ لِلْمُدَّعِيْ كَانَ لِلْمُدَّعِيْ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ

(المحیط)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرا انکار کر گیا اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اس صورت میں مدعی اقرار کرنے والے کو قتل کر سکتا ہے،

۶۹۴- اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل خطا کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے انکار کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ ادَّعَى الْعَمْدَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا قَتَلْنَا عَمْدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا قَتَلْتُ خَطَأً فَعَلَى الْمُقِرِّ نِصْفُ الدِّيَةِ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ شَيْءٌ

(شرح الزیادات)

اور اگر مدعی نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعوی کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے نے بالکل انکار کر دیا تو اس صورت میں وہ شخص قتل کیا جائیگا جس نے اقرار کیا ہے اور اگر مدعی نے خطار کا دعویٰ کیا تو دونوں مدعا علیہما پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۵- اگر ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے قتل عمد کا اقرار کیا اور دوسرے کے متعلق دو گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے تنہا قتل کیا ہے تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

رَجُلٌ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنَّهُمَا قَتَلَا وَلِيَّهُ عَمْدًا بِحَدِيْدَةٍ فَاَقَرَّ اَحَدُهُمَا بِقَتْلِهِ وَحْدَهُ عَمْدًا وَشَهِدَ شَاهِدَانِ عَلَى الْاٰخَرِ اَنَّهُ قَتَلَهُ عَمْدًا وَحْدَهُ لَا تُقْبَلُ الشَّهَادَةُ وَلَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ وَاِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَعَلَى الْمُقِرِّ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَشْهُوْدِ عَلَيْهِ

(شرح الزیادات العتابی)

ایک شخص نے دو شخصوں پر قتل عمد کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ایک نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً قتل کیا ہے اور دوسرے پر دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس نے تنہا قصداً قتل کیا ہے اس صورت میں گواہی مقبول نہ ہوگی اور اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا اور قتل خطاء کی صورت میں اس پر نصف دیت واجب ہوگی اور دوسرے مدعا علیہ پر جس کے متعلق گواہوں نے گواہی دی ہے کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۶- اگر ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ قصداً کسی کے مورث کو قتل کیا اور اس کے ہمراہی نے قتل خطار کا اقرار کیا اور جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس کے مقتول کے وارث نے کہا کہ تو نے عمداً اس کو تنہا قتل کیا تو وہ اس سے قصاص لے سکتا ہے،

لَوْ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اَنَا قَتَلْتُ وَلَدَكَ وَلِيْدَ عَمْدًا وَقَالَ فُلَانٌ قَتَلْنَاهُ خَطَاءً وَقَالَ الْوَلِيُّ لِلْمُقِرِّ بِالْعَمْدِ اَنْتَ قَتَلْتَهُ وَحْدَكَ عَمْدًا فَاِنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ عَمْدًا وَاِنْ اَدَّعَى الْوَلِيُّ الْخَطَاءَ فِيْ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَجِبُ شَيْءٌ۔

(المحیط)

اگر ایک شخص نے کسی سے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہمراہ تمہارے مورث کو قصداً قتل کیا ہے اور اس کے ہمراہی نے کہا کہ ہم نے خطأً قتل کیا ہے اور جس شخص نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اس سے مقتول کے وارث نے کہا کہ تو نے اس کو عمداً تنہا قتل کیا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے قتل عمد کا اقرار کیا تھا اور اگر مقتول کے وارث نے قتل خطأ کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۷۹۷۔ ایک شخص دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا اور اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً داہنا ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے مرگیا، لیکن جس شخص پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا اور دوسرا شخص منکر ہوگیا تو مقتول کا وارث اس شخص سے قصاص لے سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے،

رَجُلٌ قُتِلَ مَقْطُوْعَ الْيَدَيْنِ اَدَّعَى وَلِيُّهُ اَنَّ فُلَانًا قَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَمْدًا وَفُلَانًا قَطَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَقَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِقَطْعِ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَنَا قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَمَاتَ مِنْهُ خَاصَّةً وَاَنْكَرَ الْاٰخَرُ كَانَ لَهُ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ۔

(المحیط)

ایک شخص کے دونوں ہاتھ کاٹ لیے گئے جس سے وہ مرگیا اس کے وارث نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے قصداً اس کا داہنا ہاتھ کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے مرگیا لیکن جس شخص پر بائیں ہاتھ کے کاٹے جانے کا دعویٰ ہے اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور وہ اسی زخم سے مرگیا اور دوسرے مدعا علیہ نے انکار کیا تو اس صورت میں مقتول کا وارث اس شخص کو قتل

کرسکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے،

۶۹۸- اور اگر وارثِ مقتول نے کہا کہ فلاں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا اور داہنے ہاتھ کے کاٹنے والے کو میں نہیں جانتا لیکن دونوں ہاتھ قصداً کاٹے گئے اور وہ ان کے کاٹنے سے مرگیا اور جس پر بائیں ہاتھ کاٹنے کا الزام ہے اس نے اقرار کیا کہ اس نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا، اور وہ اس کے کاٹنے سے مرگیا تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَإِنْ قَالَ الْوَلِيُّ قَطَعَ فُلَانٌ يَدَاهُ الْيُسْرَى عَمْدًا وَلَا أَدْرِي مَنْ قَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَّا أَنَّهُمَا قُطِعَتْ عَمْدًا وَمَاتَ مِنَ الْقَطْعَيْنِ وَقَالَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ يَقْطَعُ الْيَدَ الْيُسْرَى أَنَا قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَمْدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا خَاصَّةً لَا شَيْءَ عَلَى الْمُقِرِّ،

(المحیط)

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے داہنے ہاتھ کو کس نے کاٹا لیکن اس کے دونوں ہاتھ قصداً کاٹ ڈالے گئے اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے اور جس مدعا علیہ پر اس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعویٰ کیا تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹا ہے اور وہ اسی ہاتھ کے کاٹنے سے ہلاک ہوا ہے تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۶۹۹- اگر وارث مقتول نے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں کے کاٹنے والے کے نام بتائے اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا الزام تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے قصداً بایاں ہاتھ کاٹا لیکن دائیں ہاتھ کے کاٹنے والے کے نام سے لاعلمی ظاہر کی لیکن یہ بتایا کہ وہ بھی قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا تو جس نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا اقرار کیا ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس پر نصف دیت واجب ہوگی،

وَلَئِنْ قَالَ الَّذِي قَطَعَ فُلَانٌ يَدَهُ الْيُمْنَى

اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ فلاں شخص نے قصداً

عَمْدًا وَفُلَانٌ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَقَالَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرٰى قَطَعْتُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَمْدًا وَلَا أَدْرِي مَنْ قَطَعَ الْيُمْنٰى إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ الْيُمْنٰى قُطِعَتْ عَمْدًا وَمَاتَ مِنْهُمَا فَلِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ الْقَوَدُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ اسْتِحْسَانًا وَالْقِيَاسُ أَنْ لَا يَلْزَمَهُ شَيْءٌ مِنَ الدِّيَةِ (المحیط)

اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں شخص نے قصداً اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا اور جس مدعا علیہ پر بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا دعوے تھا اس نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے بائیں ہاتھ کو قصداً کاٹ ڈالا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ اس کا دایاں ہاتھ بھی قصداً کاٹا گیا اور وہ دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا اس صورت میں جس مدعا علیہ نے بائیں ہاتھ کے کاٹنے کا اقرار کیا ہے اس پر قصاص واجب ہوگا البتہ استحساناً اس پر نصف دیت واجب ہوگی اور قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ اس پر کچھ واجب نہ ہو۔

۷۰۰۔ اگر ایک مدعا علیہ نے کہا کہ میں نے قصداً اسکا دایاں ہاتھ اور فلاں نے قصداً اس کا پانوں کاٹ ڈالا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے کاٹنے سے مرگیا، لیکن وارث مقتول کہتا ہے کہ تم نے تنہا اسکا ہاتھ پانوں کاٹا اور دوسرا شخص اوس کی شرکت کا انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اقرار کرنے والے کو قتل کر سکتا ہے،

وَلَوْ قَالَ أَحَدُهُمَا قَطَعْتُ يَدَهُ أَنَا عَمْدًا وَفُلَانٌ قَطَعَ رِجْلَهُ عَمْدًا وَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْوَلِيُّ لَا بَلْ أَنْتَ قَطَعْتَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ عَمْدًا فَأَنْكَرَ الْآخَرُ الشَّرِكَةَ كَانَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَقْتُلَهُ وَإِنْ قَالَ الْوَلِيُّ

اگر ایک مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ میں نے اس کے داہنے ہاتھ کو قصداً کاٹا اور فلاں شخص نے قصداً اس کا پانوں کاٹا اور وہ ہاتھ پانوں دونوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوا لیکن وارث مقتول کہتا ہے کہ تم نے تنہا اس کے ہاتھ پانوں کاٹے اور دوسرا

بَلْ اَنْتَ قَطَعْتَ يَدَهٗ عَمْدًا وَلَا اَدْرِىْ
مَنْ قَطَعَ رِجْلَهٗ لَا يُقْتَلُ اِلَّا اِذَا اَقَرَّ لَهٗ
اَوْ بِهَا وَبِاَنْ قَالَ تَذَكَّرْتُ اَنَّ فُلَانًا
قَطَعَ رِجْلَهٗ عَمْدًا كَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَ الْمُقِرَّ
وَيَكُوْنُ هٰذَا عَفْوًا حَتّٰى لَوْ قَضَى الْقَاضِىْ
بِبُطْلَانِ حَقِّهٖ حِيْنَئِذٍ ثُمَّ تَذَكَّرَهٗ
لَا يَعُوْدُ حَقُّهٗ،

(شرح الزیادات العتابی)

شخص اوس کی شرکت سے انکار کرتا ہے تو اس صورت میں مقتول کا وارث اوس شخص کو قتل کر سکتا ہے، جس نے اقرار کیا ہے اور اگر مقتول کے وارث نے کہا کہ تم نے قصدًا اس کا ہاتھ کاٹا لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کس نے اس کا پاؤں کاٹا تو مدعا علیہ پر قصاص واجب نہ ہوگا، البتہ اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے وہ یہ کہے کہ مجھکو یاد آگیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو قصدًا کاٹا تو اس صورت میں وہ اس مدعا علیہ کو قتل کر سکتا ہے جس نے اقرار کیا ہے، لیکن اگر مقتول کے وارث نے ابہام کو باقی رکھا اور قاضی کے فیصلہ سے اس کا حق باطل ہوگیا، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ فلاں شخص نے اس کے پانوں کو کاٹا ہے تو پھر دوبارہ اس کا حق عود نہ کریگا،

چھٹا باب

مصالحت، معافی اور اونکی شہادت کے بیان میں

۱۰۱۔ قتل عمد میں اگر قاتل اور ورثۂ مقتول میں صلح ہو جاوے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور قاتل کو مال دینا پڑتا ہے،

إِذَا اصْطَلَحَ الْقَاتِلُ وَأَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ	اگر قتل عمد میں قاتل اور مقتول کے ورثہ کے درمیان
عَلَى مَالٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ وَوَجَبَ	مال پر صلح ہو جاوے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور
الْمَالُ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيرًا إِنْ لَمْ	قاتل پر مال واجب ہوتا ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اور اگر کسی
يَكُنْ وَاحِدًا كَالْأَوْلَادِ مُؤَجَّلًا فَهُوَ حَالٌّ	میعاد کی شرط نہ ہو تو اس صورت میں قاتل کو مال
(الہدایہ)	فی الفور ادا کرنا چاہیئے،

۱۰۲۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر صلح کر لی تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا اور بقیہ ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق دیت ملے گی،

إِنْ صَالَحَ أَحَدُ الشُّرَكَاءِ مِنْ نَصِيبِهِ	اگر مقتول کے ایک وارث نے قاتل سے مال پر
عَلَى عِوَضٍ أَوْ عَفَى سَقَطَ حَقُّ الْبَاقِينَ	صلح کر لی یا معاف کر دیا تو قاتل سے قصاص

عَنِ الْقِصَاصِ وَكَانَ لَهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا يَجِبُ لِلْعَافِي شَيْءٌ مِنَ الْمَالِ (الكافي)

ساقط ہو جائیگا اور باقی ورثہ کو ان کے حصے کے مطابق قاتل سے دیت ملے گی، اور معاف کرنیوالے کو کچھ نہ ملیگا،

۷۰۳۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں اور ایک نے پورے خون کے عوض پچاس ہزار درہم پر صلح کرلی تو یہ صلح جائز ہوگی اور اس کا حصہ پچیس ہزار ہوگا اور دوسرے وارث کو آدھی دیت ملیگی

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا وَلَهُ وَلِيَّانِ فَصَالَحَ أَحَدُهُمَا الْقَاتِلَ عَنْ جَمِيعِ الدَّمِ عَلَى خَمْسِينَ أَلْفًا جَازَ الصُّلْحُ فِي نَصِيبِهِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَلِلْآخَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةُ آلَافٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ الصُّلْحَ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ بَاطِلٌ وَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ خَمْسَةُ آلَافٍ وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ أَوْلَى، (الظهيرية)

اگر کسی نے کسی کو قصداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں، ایک نے ان میں سے قاتل سے پچاس ہزار درہم پر پورے خون کے عوض صلح کرلی اس صورت میں روایت مشہورہ کے مطابق صلح جائز ہے، اور اسکا حصہ پچیس ہزار درہم ہوگا اور دوسرے وارث کو نصف دیت ملیگی لیکن بعضوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ ایسی قوم پر جو دیت سے زیادہ ہو صلح جائز نہیں ہے اس لیے مقتول کے دونوں ورثہ میں سے ہر ایک کو پانچہزار درہم ملے گا،

۷۰۴۔ اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اس کا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے، لیکن اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس صلح میں اختلاف ہے،

لِلْأَبِ أَنْ يُصْلِحَ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ وَاخْتُلِفَ الرِّوَايَاتُ فِي الصُّلْحِ عَنِ النَّفْسِ (قاضي خان)

اگر نابالغ لڑکا کسی عضو کے قصاص کا مالک ہو تو اسکا باپ مجرم سے مال لیکر صلح کرسکتا ہے اور اگر وہ جان کے قصاص کا مالک ہو تو اس کی جانب سے باپ کے صلح کرنے میں روایات کا اختلاف ہے،

۷۰۵۔ قتل خطا کی صورت میں اگر ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح قبل فیصلہ قاضی کے ہو اور میعاد مشروط نہ ہو تو یہ رقم تین سال میں دینی پڑے گی،

وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَقَالَ صَالَحْتُ عَلَى أَلْفِ دِينَارٍ أَوْ عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَلَمْ يُسَمِّ لِذَلِكَ أَجَلًا فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِي وَقَبْلَ تَرَاضِيهِمَا عَلَى نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الدِّيَةِ فَإِنَّهُ يَكُونُ مُؤَجَّلًا

اور اگر قتل خطا ہو اور ہزار دینار یا دس ہزار درم پر صلح ہو اور میعاد مشروط نہ ہو اور صلح قاضی کے حکم سے پہلے ہو تو اس صورت میں یہ رقم تین سال میں دینی پڑے گی،

( )

۷۰۶۔ قتل خطا میں صلح کے اقسام اور ان کے احکام

ثُمَّ الصُّلْحُ فِي فَصْلِ الْخَطَاءِ إِنْ كَانَ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِنَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الدِّيَةِ أَوْ بَعْدَ تَرَاضِيهِمَا عَلَى ذَلِكَ فَإِنْ وَقَعَ عَلَى النَّوْعِ الَّذِي وَقَعَ الْقَضَاءُ بِهِ أَوْ وَقَعَ التَّرَاضِي عَلَيْهِ وَكَانَ الصُّلْحُ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوزُ وَإِنْ وَقَعَ عَلَى أَقَلَّ مِمَّا وَقَعَ بِهِ الْقَضَاءُ فَإِنَّهُ يَجُوزُ نَسِيئَةً كَانَ أَوْ يَدًا بِيَدٍ وَإِنْ اصْطَلَحَا عَلَى خِلَافِ جِنْسِ الْمَقْضِيِّ بِهِ وَقَدْ صَالَحَهُ عَلَى أَكْثَرَ مِمَّا قُضِيَ بِهِ فَإِنَّهُ يَجُوزُ إِذَا كَانَ الْمَقْضِيُّ

قتل خطا میں صلح کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ قاضی کے فیصلہ کے بعد ہوگی یا اس سے پہلے ہوگی اور جو صلح قاضی کے فیصلہ کے بعد ہو اس کی چار صورتیں ہیں، ایک یہ کہ قاضی نے دیت کے انواع میں سے کسی جنس کے لینے کا حکم دیا اس کے بعد اگر اسی جنس پر شرعی دیت سے زیادہ پر صلح کرے تو وہ کسی طرح جائز نہ ہوگی، دوسرے یہ کہ قاضی نے جس چیز کا حکم دیا ہو اس سے کم پر صلح کرنا بہر صورت جائز ہے، تیسرے یہ کہ اگر اس چیز پر صلح کرے جو اس جنس کے خلاف ہو جس کا قاضی نے حکم دیا ہو تو اگر مال اس سے زیادہ ہو تو نقد پر صلح جائز ہوگی، اور قرض پر جائز نہ ہوگی جو تہائی

بِهٖ دَرَاهِمَ وَقَدْ اِصْطَلَحَا عَلٰى دَنَانِيْرَ اَكْثَرَ
مِنْهُ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ
كَانَ الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ فَرَسًا اَوْ حِمَارًا اَوْ عَبْدًا
اِنْ كَانَ دَيْنًا فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا
يَجُوْزُ وَاِنْ لَمْ يَقْبِضْ فِي الْمَجْلِسِ وَاِنْ كَانَ
صَالَحَهٗ عَلٰى اَقَلَّ مِنَ الْمَقْضِيِّ بِهٖ اِنْ كَانَ
الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَنَانِيْرَ وَالْاٰخَرُ دَرَاهِمَ فَاِنَّهٗ
لَا يَجُوْزُ نَسِيْئَةً وَيَجُوْزُ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ
كَانَ الْمَقْضِيُّ بِهٖ دَرَاهِمَ وَالْمُصَالَحُ عَلَيْهِ
عَرْضًا مِنَ الْعُرُوْضِ اِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا
يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ بِعَيْنِهٖ يَجُوْزُ سَوَاءٌ قَبَضَ
فِي الْمَجْلِسِ اَوْ لَمْ يَقْبِضْ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا
اِذَا اِصْطَلَحَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ فَاَمَّا
اِذَا اِصْطَلَحَا قَبْلَ الْقَضَاءِ وَالرِّضَاءِ اِنِ
اِصْطَلَحَا عَلٰى مَالٍ فُرِضَ فِي الدِّيَةِ اِنْ كَانَ
الْمُصَالَحُ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ فَاِنَّهٗ لَا
يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ
الصُّلْحُ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ
اَوْ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ اَلْفِ دِيْنَارٍ اَوْ عَلٰى اَقَلَّ

یہ کہ جس چیز پر صلح ہو وہ اس جنس کے خلاف اور اس
سے کم ہو جسکا قاضی نے حکم دیا ہو تو اس صورت میں
نقد پر صلح کرنا جائز ہے اور قرض پر صلح کرنا جائز نہیں
ہے، اور اگر قاضی کے فیصلہ سے پہلے انواع دیت میں
سے کسی نوع پر صلح کرے تو دیت شرعیہ سے زیادہ
پر صلح کرنا جائز نہیں اور اس سے کم پر خواہ نقد ہو
یا ادھار جائز ہے اور اگر دیت شرعیہ کے خلاف
کسی جنس پر صلح ہو تو نقد کی صورت میں جائز ہے،
ادھار کی صورت میں جائز نہیں،

مِنْ مِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ نَسِيْئَةً كَانَ اَوْ يَدًا بِيَدٍ وَاِنْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلٰى جِنْسٍ اٰخَرَ اَمْ يُقْرَضْ فِى الدِّيَةِ فَاِنْ كَانَ نَسِيْئَةً لَا يَجُوْزُ وَاِنْ كَانَ عَيْنًا جَازَ (المحیط)

۷۰۷۔ اگر قاتل ایک آزاد اور ایک غلام ہو اور آزاد اور غلام کے آقا کسی کے ذریعہ سے مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کرائیں، تو نصف آزاد کے ذمہ اور نصف غلام کے آقا کے ذمہ واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ الْقَاتِلُ حُرًّا اَوْ عَبْدًا فَاَمَرَ الْحُرُّ وَمَوْلَى الْعَبْدِ رَجُلًا بِاَنْ يُصَالِحَ عَنْهُمَا عَلٰى اَلْفٍ فَفَعَلَ بِاَلْفٍ عَلَى الْحُرِّ وَعَلَى الْمَوْلٰى نِصْفَانِ (الهدایه)

اگر دو شخصوں نے جنہیں ایک آزاد اور دوسرا غلام تھا کسی کو قتل کر دیا اور آزاد شخص اور غلام کے آقا نے ایک شخص کو اجازت دی کہ مقتول کے ورثہ سے ہزار درم پر صلح کریں اور اس نے مقتول کے ورثہ کو اس پر راضی کر لیا تو اس صورت میں نصف رقم آزاد کے ذمہ اور نصف آقا کے ذمہ حصہ مساوی واجب ہوگی،

۷۰۸۔ ایک شخص نے کسی کو عمداً اکھول دینے والے زخم لگائے اور مجروح نے دو ہزار درم پر اس زخم اور اس کے نتائج کے بدلے صلح کر لی پھر دوسرے نے اس کو زخم خطأً لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مر گیا تو دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچ ہزار درم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچ ہزار درم واپس لے گا،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً عَمْدًا اَوْ صَالَحَهٗ

ایک شخص نے کسی کو قصداً اکھول دینے والا زخم لگایا،

مِنْهُمَا وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُمَا عَلَى عَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَبَضَهَا ثُمَّ شَجَّهُ آخَرُ خَطَأً وَمَاتَ مِنْهُمَا فَعَلَى الثَّانِي خَمْسَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ عَلَى عَاقِلَتِهِ وَيَرْجِعُ الْأَوَّلُ فِي مَالِ الْمَقْتُولِ بِخَمْسَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ

(المحیط)

اور مجروح نے زخم لگانے والے سے دس ہزار درہم لیکر اسکی صلح کرلی، اس کے بعد دوسرے شخص نے اوس کو خطأً زخم لگایا اور زخمی دونوں زخموں سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے کے عاقلہ پر پانچہزار درہم واجب ہونگے اور پہلا زخم لگانے والا مقتول کے مال سے پانچہزار درہم واپس لیگا،

۷۰۹۔ اس صورت میں اگر دوسرے شخص نے بھی قصداً زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے مرگیا تو دوسرے زخم لگانے والے سے قصاص لیا جائیگا اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہوجائیگا،

رَجُلٌ شَجَّ مُوضِحَةً عَمْدًا وَصَالَحَهُ الْمَشْجُوجُ مِنَ الْمُوضِحَةِ وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا عَلَى مَالٍ مُسَمًّى وَقَبَضَهُ ثُمَّ شَجَّهُ رَجُلٌ آخَرُ مُوضِحَةً عَمْدًا وَمَاتَ مِنَ الْمُوضِحَتَيْنِ فَعَلَى الْآخِرِ الْقِصَاصُ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْأَوَّلِ وَكَذَلِكَ لَوْ كَانَ الْقَتْلُ مَعَ الْأَوَّلِ بَعْدَ مَا شَجَّهُ الْآخِرُ،

(خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کو کھول دینے والا زخم قصداً لگایا اور زخمی نے زخم لگانے والے سے زخم اور زخم سے پیدا ہونے والے نتائج کے بدلے مال لیکر صلح کرلی، اس کے بعد دوسرے نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح دونوں زخموں سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا، اور پہلا زخم لگانے والا بالکل بری ہوجائے گا، اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جبکہ مجروح پہلے زخم لگانے والے سے دوسرے زخم کے بعد صلح کرلے،

۱۱۰- جان یا اعضاے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے عمداً ہو یا خطاً صلح جائز ہے، لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے،

يَجُوزُ الصُّلْحُ عَنْ جِنَايَةِ الْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ فِي النَّفْسِ وَمَادُونَهَا إِلَّا أَنَّهُ لَوْ صَالَحَ فِي الْعَمْدِ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ جَازَ، (الاختیار شرح المختار)

جان یا اعضاے بدن کے نقصان پہنچانے میں چاہے قصداً ہو یا خطاً صلح جائز ہے لیکن قصداً نقصان پہنچانے میں دیت سے زیادہ پر بھی صلح جائز ہے،

۱۱۱- صلح سے جو مال واجب ہوتا ہے وہ مجرم کو دینا پڑتا ہے اس کے عاقلہ کو دینا نہیں پڑتا

وَيَكُونُ الْمَالُ حَالًّا عَلَى الْجَانِي فِي مَالِهِ دُونَ الْعَاقِلَةِ (الہدایہ)

اور جس چیز پر صلح ہوتی ہے وہ مجرم کے مال سے دینی پڑتی ہے اس کے عاقلہ کے مال سے دینی نہیں پڑتی

۱۱۲- جنایتِ خطاء میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں

وَفِي الْخَطَاءِ لَوْ صَالَحَ عَلَى أَكْثَرَ مِنَ الدِّيَةِ لَا يَجُوزُ (الاختیار شرح المختار)

اور جنایتِ خطاء میں دیت سے زیادہ پر صلح کرنا جائز نہیں ہے،

۱۱۳- بشرطیکہ دیت مقررہ سے زائد ہو اگر دیت شرعیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر صلح کریں تو اس میں دیت سے زیادہ پر صلح کیا جا سکتی ہے بشرطیکہ فی الفور ادا کیا جاے،

هٰذَا إِذَا صَالَحَ عَلَى أَحَدِ مَقَادِيرِ الدِّيَةِ أَمَّا إِذَا صَالَحَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ جَازَتِ الزِّيَادَةُ إِلَّا أَنَّهُ يُشْتَرَطُ الْقَبْضُ فِي الْمَجْلِسِ (السراج الوہاج)

لیکن یہ اس وقت ہے کہ دیت مقررہ سے زیادہ پر صلح کریں اور اگر کسی دوسری چیز پر جو دیت شرعیہ کے علاوہ ہو صلح کریں تو دیت سے زیادہ پر صلح جائز ہے بشرطیکہ فوراً ادا کیا جاے،

۱۱۴- اگر جنایت بالقصد میں شراب پر صلح کریں، تو کچھ دینا نہ پڑیگا،

وَلَوْ صَالَحَ عَنْ دَمِ الْعَمْدِ عَلَى خَمْرٍ لَا يَجِبُ شَيْءٌ (الکافی)

اور اگر قتل عمد میں شراب پر صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑے گا،

۷۱۵- لیکن جنایتِ خطاء میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِي الْخَطَاءِ يَجِبُ الدِّيَةُ (الاختیار شرح المختار)

اور جنایتِ خطاء میں شراب پر صلح کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے،

۷۱۶- اعضا کے بالقصد نقصان پہنچانے میں اگر اس چیز پر جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور صلح کریں تو کچھ دینا نہ پڑیگا اور معافی صحیح ہو گی،

لَوْ صَالَحَ عَنْ قَطْعِ الْيَدِ عَمْدًا عَلَى خَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ لَا يَجِبُ شَيْءٌ لِأَنَّ التَّسْمِيَةَ وَلَكِنْ يَصِحُّ الْعَفْوُ وَلَا يَرْجِعُ الْمَقْطُوعَةُ يَدُهُ عَلَى الْقَاطِعِ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ الْقَطْعُ خَطَاءً وَبَاقِي الْمَسْئَلَةِ عَلَى حَالِهَا لِلْمَقْطُوعَةِ يَدُهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْقَاطِعِ بِالدِّيَةِ وَلَوْ وَقَعَ الصُّلْحُ عَلَى حُرٍّ فَهُوَ أَوْ مَالٍ وَقَعَ عَلَى خَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ يَرْسَوَاءٌ (المحیط)

اگر بالقصد عضو کے نقصان پہنچانے میں ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو مثلاً شراب اور سور تو مجرم کو کچھ دینا نہ پڑے گا اور معافی صحیح ہو گی اور جنایت خطاء میں اگر ایسی چیز پر صلح کریں جو مال نہ ہو تو صلح جائز نہیں اور مدعی کو دیت کے دعوی کا اختیار باقی رہتا ہے اور اگر آزاد آدمی کے لینے پر صلح کریں تو یہ بھی اسی قسم کی صلح ہے جو ایسی چیز پر کیجاتی ہے جو مال نہ ہو،

۷۱۷- خون کو خون کے بدلے میں معاف کر دینا جائز ہے

وَلَوْ صَالَحَهُ بِعَفْوٍ عَنْ دَمٍ عَلَى عَفْوٍ عَنْ دَمٍ آخَرَ جَازَ كَالْخُلْعِ۔ (الاختیار شرح المختار)

اور اگر باہم اس طور پر صلح کیجائے کہ ایک خون کو دوسرے خون کے عوض معاف کر دیا جائے تو جائز ہے،

۱۸۔ اگر مقتول کے ورثہ نے جبراً مال پر صلح کی اور قاتل نے اس کو قبول کر لیا تو اس کو کچھ دینا نہ پڑیگا، اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ اَکْرَہَ الْقَاتِلَ عَلَی الصُّلْحِ عَنْ دَمِ الْعَمَدِ عَلٰی مَالٍ فَقَبِلَ لَمْ یَلْزَمْہُ الْمَالُ وَیَبْطُلُ الْقِصَاصُ (التاتارخانیہ)

اگر مقتول کے ورثہ نے قتل عمد میں قاتل پر جبر کرکے مال پر صلح کی اور قاتل نے اسکو قبول کر لیا تو اس کو مال دینا نہ پڑیگا، اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

۱۹۔ معاف کرنا قصاص سے بہتر ہے،

عَفْوُ الْوَلِیِّ عَنِ الْقَاتِلِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِصَاصِ (الاشباہ والنظائر)

ورثہ کا قاتل کو معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے

۲۰۔ تمام یا بعض ورثہ کے معاف کر دینے سے قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعا علیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا،

اَلْعَفْوُ مِنَ الْقِصَاصِ مَنْدُوْبٌ وَلَوْ عَفَی الْکُلُّ اَوِ الْبَعْضُ بَرِیَٔ عَنِ الْقِصَاصِ وَالدِّیَۃِ وَلَا یَبْرَءُ عَنْ ظُلْمِہٖ (السراجیہ)

معاف کرنا قصاص لینے سے بہتر ہے اور اگر مقتول کے تمام ورثہ یا بعض ورثہ معاف کر دیں تو قصاص اور دیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن مدعا علیہ ظلم سے بری نہیں ہوتا،

عَفْوُ الْوَلِیِّ یُوْجِبُ بَرَاءَۃَ الْقَاتِلِ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَبْرَءُ عَنْ قَتْلِہٖ (الاشباہ والنظائر)

مقتول کے ورثہ کے معاف کر دینے سے قاتل کی برأت دنیا میں ہو جاتی ہے، لیکن وہ قتل سے بری الذمہ نہیں ہوتا،

۲۱۔ زخمی اور اس کے وارث زخمی کے مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں،

یَصِحُّ عَفْوُ الْمَجْرُوْحِ وَالْوَارِثِ قَبْلَ مَوْتِہٖ لِاِنْتِفَاءِ السَّبَبِ (الاشباہ والنظائر)

زخمی اور اس کے وارث مرنے سے پہلے معاف کر سکتے ہیں،

۷۲۲۔ اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کر دیا پھر اس زخم سے مر گیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر ان کو مع ان کے نتائج کے معاف کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ عَفَا عَنِ الشَّجَّةِ اَوِ الْقَطْعِ ثُمَّ سَرَى اِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ ضَمِنَ دِيَةَ النَّفْسِ بِخِلَافِ مَا اِذَا عَفَا عَنِ الْجِنَايَةِ اَوِ الْقَطْعِ وَمَا يَحْدُثُ عَنْهُ ۔ (السراجیہ)

اگر زخمی نے زخم یا کاٹنے کو معاف کر دیا اور زخم کے اثر سے مر گیا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر زخم یا کاٹنے کو مع ان سے پیدا ہونے والے نتائج کے معاف کر دیا تو کچھ واجب نہ ہوگا،

۷۲۳۔ مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں ایک معاف کر دے تو دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ملے گی،

اِذَا كَانَ الْقِصَاصُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَعَفَا اَحَدُهُمَا فَلِلْاٰخَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ فِيْ مَالِ الْقَاتِلِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ ۔ (الکافی)

اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک قاتل کو معاف کر دے تو اس سے قصاص ساقط ہو جائے گا اور دوسرے وارث کو تین سال میں نصف دیت ادا کریگا،

۷۲۴۔ اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی اوسکی طرف سے معاف نہیں کر سکتے،

لَوْ عَفَا الْوَلِيُّ وَالْوَصِيُّ عَنْ دَمِ الصَّغِيْرِ لَمْ يَجُزْ (محیط السرخسی)

اگر مقتول کا وارث نابالغ ہو تو اس کے ولی اور وصی کو اسکی طرف سے معاف کرنے کا حق حاصل نہیں ہے،

۷۲۵۔ وصی کی مصالحت جائز ہے، لیکن معافی اور قصاص لینا جائز نہیں،

وَالْوَصِيُّ يُصَالِحُ فَقَطْ يَعْنِيْ لَيْسَ لَهُ الْعَفْوُ وَلَا الْعَفْوُ (منح الغفار)

اگر وصی صلح کرے تو جائز ہے لیکن اسکو معاف کرنے یا قصاص لینے کا حق حاصل نہیں ہے،

۷۲۶۔ اگر مجروح کے ہلاک ہونے سے پہلے اس کا ولی معاف کر دے تو استحساناً جائز ہے

لَوْ عَفَا الْوَلِيُّ قَبْلَ مَوْتِ الْمَجْرُوحِ جَازَ اسْتِحْسَانًا وَيُقْبَلُ قِيَاسًا وَلَوْ قَطَعَ الْوَلِيُّ يَدَ الْقَاتِلِ ثُمَّ عَفَا عَنْهُ ضَمَّنَ دِيَةَ يَدِهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ خِلَافًا لَهُمَا۔

(محیط سرخسی)

اگر زخمی کا ولی اسکے مرنے سے پہلے معاف کرنے تو استحساناً جائز ہے اور قیاس کے موافق زخم لگانے والے پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس کے بعد اپنے مورث کا خون معاف کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک قاتل کے ہاتھ کی دیت اُسپر واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک اُسپر کچھ واجب نہ ہوگا،

۷۲۷۔ اگر دو شخصوں کا قاتل ایک ہو اور ہر مقتول کے وارث ہوں اور ایک مقتول کا وارث معاف کر دے تو دوسرے مقتول کا وارث اس سے قصاص لے سکتا ہے،

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ رَجُلَيْنِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَلِيٌّ فَعَفَى وَلِيُّ أَحَدِ الْمَقْتُولَيْنِ مِنَ الْقَاتِلِ فَلِوَلِيِّ الْآخَرِ أَنْ يَقْتُلَهُ۔

(السراج الوہاج)

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا اور دونوں مقتول کے وارث ہیں اور ایک مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا تو دوسرے مقتول کے وارث کی درخواست پر قاتل قتل کیا جائے گا،

۷۲۸۔ اگر اس صورت میں دونوں مقتول کا وارث ایک ہو اور وہ ایک مقتول کے خون کو معاف کر دے تو وہ دوسرے مقتول کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ وَلِيُّهُمَا وَاحِدٌ فَعَفَى الْوَلِيُّ عَنِ الْقِصَاصِ فِي أَحَدِهِمَا لَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے دو آدمیوں کو قتل کیا اور دونوں مقتول کا وارث ایک شخص ہے اور اس نے ایک مقتول کا خون معاف کر دیا تو وہ دوسرے مقتول کے خون کے عوض قاتل سے قصاص نہیں لے سکتا،

۲۹۔ ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قصاص لینے کا حکم دیا گیا، اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے قتل کرنے کا حکم دیا پھر کسی کی درخواست پر مقتول کے وارث نے اسکو معاف کر دیا، لیکن جس شخص کو اس کے قتل کا حکم دیا گیا تھا، اس کو معافی سے واقفیت نہ تھی، اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں اس پر قاتل کے خون کی دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول کے وارث سے اس دیت کو لیکر دیگا،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا أُقْتُصَّ لِوَلِيِّهِ بِالْقِصَاصِ عَلَى الْقَاتِلِ فَأَمَرَ الْوَلِيُّ رَجُلًا أَنْ يَقْتُلَهُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا طَلَبَ مِنَ الْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ عَنِ الْقَاتِلِ فَعَفَا عَنْهُ فَقَتَلَهُ الْمَأْمُورُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَيَرْجِعُ بِذَلِكَ عَلَى الْآمِرِ (الفطيرة)

ایک شخص قصداً مار ڈالا گیا اور اس کے وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا حکم دیا گیا اور اس نے ایک شخص کو قاتل کے مار ڈالنے کا حکم دیا اس کے بعد کسی نے معافی کی درخواست کی اور اس نے اپنے مورث کے خون کو معاف کر دیا، لیکن جو شخص قتل پر مامور ہوا تھا اس کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مقتول کے وارث نے قاتل کو معاف کر دیا ہے، اس لیے اس نے اس کو قتل کر دیا، اس صورت میں شخص مامور پر دیت واجب ہوگی اور وہ قتل کے حکم دینے والے یعنی مقتول کے وارث سے دیت لے گا،

۳۰۔ اگر مقتول کے ایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرے وارث نے جان بوجھکر کہ قاتل کا قتل اب اسپر حرام ہے اسکو قتل کر دیا تو اس پر قصاص واجب ہوگا اور اپنے حق کی نصف دیت قاتل کے مال سے لے گا، اور اگر اس کے قتل کو حرام نہ جانا تو چاہے ایک وارث کی معافی سے واقف ہو یا نہ ہو اس کو دیت دینا پڑے گی،

وَلَوْ عَفَا اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ وَعَلِمَ الْاٰخَرُ اَنَّ الْقَتْلَ حَرَامٌ عَلَيْهِ فَقَتَلَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ وَلَهٗ نِصْفُ الدِّيَةِ فِيْ مَالِ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْحُرْمَةِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ عَالِمًا بِالْعَفْوِ اَوْ لَمْ يَعْلَمْ،

(المحیط سرخسی)

اگر ایک وارث نے اپنے مورث کا خون معاف کر دیا اور دوسرا وارث جانتا ہے کہ اگر اب میں اسکو قتل کرونگا تو یہ مجھ پر حرام ہے لیکن باوجود اس کے اس نے قاتل کو مار ڈالا تو اس صورت میں اس پر قصاص واجب ہوگا اور اپنے مورث کے خون کے عوض اپنے حق کی نصف دیت وہ قاتل کے مال سے لے گا، لیکن اگر اس نے قتل کو حرام نہ جانا اور قاتل کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی چاہے وہ ایک وارث کے معاف کرنے سے واقف ہو یا نہ ہو،

۳۱ - اگر دو شخصوں نے ایک شخص کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

لَوْ قَتَلَ رَجُلَانِ رَجُلًا فَعَفَى الْوَلِيُّ عَنْ اَحَدِهِمَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَ الْاٰخَرَ (قاضیخاں)

اگر دو شخصوں نے کسی کو مار ڈالا اور مقتول کے ورثہ نے ایک قاتل کو معاف کر دیا تو وہ دوسرے قاتل سے قصاص لے سکتے ہیں،

۳۲ - ورثہ مقتول اگر بجز قصاص کو معاف کر دیں تو جائز ہے اور جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا اَكْرَهَ عَلَى الْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ فَعَفَى فَالْعَفْوُ جَائِزٌ وَلَا يَضْمَنُ الْمُكْرِهُ لِوَلِيِّ الْقِصَاصِ شَيْئًا (المحیط)

اگر مقتول کے ورثہ پر جبر قصاص کو معاف کر دیں تو معافی جائز ہے اور ان کے لیے جبر کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۷۳۳۔ ایک شخص نے ایک شخص کو کھولنے والا زخم قصداً لگایا اور مجروح نے زخم اور زخم کے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دوسرے نے اس کو اسی قسم کا زخم لگایا اور مجروح نے اس کو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں کے اثر سے مر گیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً عَمْدًا فَعَفٰى لَهٗ عَنْهَا وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا ثُمَّ شَجَّهٗ اٰخَرُ عَمْدًا فَلَمْ يَعْفُ عَنْهَا فَعَلَى الْجَانِي الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِيْهَا وَلَمْ يَجُزْ لَهُ الْعَفْوُ

(المحیط)

ایک شخص نے کسی کو قصداً کھول دینے والا زخم لگایا اور زخمی نے اس کو زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج سے معاف کر دیا اس کے بعد دوسرے شخص نے اس کو قصداً اسی قسم کا زخم لگایا اور زخمی نے اسکو معاف نہیں کیا اور وہ دونوں زخموں سے ہلاک ہو گیا اس صورت میں دوسرے زخم لگانے والے پر تین سال میں دیت کاملہ واجب ہوگی اور اس کے حق میں معافی نہ ہوگی اور اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۳۴۔ اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا، پھر دونوں زخموں کے اثر سے مر گیا تو اگر زخم کا ثبوت زخمی کرنے والے کے اقرار سے ہوگا تو معافی جائز نہ ہوگی اور اس پر دیت واجب ہوگی اور اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو معافی صحیح ہوگی اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہو جائے گی اور اگر دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہونگے تو زخمی کرنے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَتَيْنِ ثُمَّ عَفَى الْمَشْجُوْجُ عَنْ اَحَدِ الْمُوْضِحَتَيْنِ وَمَاتَ مِنْهُمَا ثُمَّ مَاتَ مِنْهُمَا قَالَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ بِاِقْرَارِ مِنَ الشَّاجِّ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْعَفْوُ لِاَنَّهٗ وَصِيَّةٌ لِلْقَاتِلِ وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِبَيِّنَةٍ فَهُوَ وَصِيَّةٌ لِلْعَاقِلَةِ فَيَجُوْزُ وَيَرْتَفِعُ عَنْهُمْ نِصْفُ الدِّيَةِ اِنْ كَانَ يَخْرُجُ ذٰلِكَ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَانَتْ شَجَّتَانِ عَمْدًا وَالْمَسْئَلَةُ بِحَالِهَا مَاتَ ثُمَّ عَلَى الْجَانِيْ لِاَنَّ الْعَفْوَ عَنْ اَحَدِ مَا عَفَوْ عَنْهُمَا

(الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کو دو کھول دینے والے زخم لگائے اور زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج کو معاف کر دیا پھر دونوں زخموں سے زخمی مر گیا تو اگر زخم کا ثبوت زخم لگانے والے کے اقرار سے ہوگا تو زخم لگانے والے پر دیت واجب ہوگی اور معافی جائز نہ ہوگی کیونکہ یہ وصیت قاتل کے لیے ہوگی اور وہ صحیح نہیں ہے، اگر زخموں کا ثبوت گواہوں سے ہوگا تو یہ وصیت عاقلہ کے لیے ہوگی اور اس صورت میں معافی صحیح ہوگی اور عاقلہ سے نصف دیت ساقط ہو جائے گی بشرطیکہ اس کی مقدار مقتول کے مال کا ثلث ہو اور اگر صورت مذکورہ میں دونوں زخم قصداً لگائے گئے ہوں تو زخم لگانے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، کیونکہ ایک زخم کی معافی دوسرے زخم کی معافی بھی ہوگی،

۷۳۵۔ معافی کی مختلف قسمیں اور اس کے مختلف احکام،

اَلْعَفْوُ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْعَمْدِ اَوْ عَنِ الْخَطَاءِ وَكُلُّ وَجْهٍ لَا يَخْلُوْ اِمَّا اِنْ كَانَ عَنِ الْجِنَايَةِ اَوْ عَنِ الشَّجَّةِ

معافی کی صرف دو صورتیں ہیں کیونکہ وہ قصداً جرم سے ہوگی یا خطاءً اور ان دونوں کی دو قسمیں ہیں، ایک تو یہ کہ زخم اور زخم کے پیدا ہونے والے

وَمَا يَحْدُثُ مِنْهَا أَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا يَحْدُثُ
مِنْهُ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ أَوْ عَنِ الْقَطْعِ وَحْدَهَا
فَإِنْ كَانَتِ الْجِنَايَةُ عَمْدًا ثُمَّ قَالَ الْمَقْطُوعُ
لِلْقَاطِعِ عَفَوْتُ عَنِ الْجِنَايَةِ أَوْ عَنِ
الْقَطْعِ أَوْ مَا يَحْدُثُ مِنْهُ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ بَرِئَ عَنِ الْقَطْعِ وَمَا
يَحْدُثُ مِنْهُ وَعَنِ الشَّجَّةِ وَالسِّرَايَةِ وَلَوْ
قَالَ عَفَوْتُ عَنِ الْقَطْعِ أَوْ عَنِ الشَّجَّةِ لَا
يَكُونُ عَفْوًا عَنِ السِّرَايَةِ وَلَوْ مَاتَ
يَجِبُ الْقِصَاصُ قِيَاسًا وَالدِّيَةُ اِسْتِحْسَانًا
عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا يَبْرَأُ عَنِ
السِّرَايَةِ فَأَمَّا إِذَا كَانَ خَطَأً فَعَفَى عَنِ
الْقَطْعِ أَوِ الشَّجَّةِ ثُمَّ سَرَى وَمَاتَ كَانَ
عَلَى هٰذَا الْخِلَافِ وَإِنْ عَفَى عَنِ الْقَطْعِ
وَمَا يَحْدُثُ مِنْهُ أَوْ عَنِ الْجِنَايَةِ صَحَّ الْعَفْوُ
عَنِ الْكُلِّ إِلَّا أَنَّ فِي الْعَمْدِ يُعْتَبَرُ الدِّيَةُ
مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَفِي الْخَطَأِ مِنَ الثُّلُثِ
وَيَكُونُ وَصِيَّةً لِلْعَاقِلَةِ،

(محیط سرخسی)

نتیجہ سے معاف کردے مثلاً جنایت، یا زخم، یا کاٹنے
کو یا ان کے نتیجہ کے معاف کردے، دوسرے یہ
کہ صرف زخم کو معاف کرے مثلاً زخم یا کاٹنے کو
معاف کرے تو اگر جرم قصداً ہوا اور زخمی نے کہا میں نے
جرم کو معاف کردیا یا یہ کہ کاٹنے کو یا اس کے نتیجہ کے
معاف کردیا یا یہ کہ میں نے زخم کو یا اس کے نتیجہ
کے معاف کردیا اس صورت میں زخم لگانے والے
پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کے ذمہ سے
کاٹنے، زخم لگانے اور اس کے نتیجہ کا جرم ساقط
ہوجائیگا اور اگر زخمی نے کہا کہ میں نے کاٹنے یا
یا زخم کو معاف کردیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ
کے نزدیک زخم کا اثر معاف نہ ہوگا اور اگر زخمی
اس سے مرجائے گا تو قیاس کے موافق اس پر
قصاص واجب ہوگا، اور استحسان کے موافق
دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک
زخم کا اثر بھی معاف ہوجائیگا اور زخم لگانے
والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر جرم
غلطی سے ہوا اور کاٹنے یا زخم کو معاف کردے
تو امام ابوحنیفہ اور صاحبین میں بھی اختلاف

ہے، اور اگر کاٹنے اور اس کے نتیجہ کو معاف کر دے تو معافی تمام علماء کے نزدیک صحیح ہوگی، البتہ عمد کی صورت میں تمام دیت معاف ہو جائے گی اور خطا کی صورت میں جس کی دیت عاقلہ پر ہوگی، ثلث مال میں وصیت جائز ہوگی اور یہ وصیت زخم لگانے والے کے عاقلہ پر ہوگی،

۷۳۶۔ اگر مقتول کے دو وارث ہیں جن میں ایک حاضر اور ایک غائب ہے اور حاضر وارث نے دعوی کیا کہ غائب نے معاف کر دیا اس لیے میرا حق مال کی صورت میں بدل گیا لیکن قاتل نے انکار کر دیا اور مدعی نے گواہوں سے اپنا دعوی ثابت کیا تو اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ ہوگا،

وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ عَمْدًا وَلَهٗ وَلِيَّانِ فَغَابَ اَحَدُهُمَا فَادَّعَى الْحَاضِرُ عَلَى الْقَاتِلِ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَا مِنْ نَصِيْبِهٖ وَانْقَلَبَ نَصِيْبِيْ مَالًا وَاَنْكَرَ الْقَاتِلُ فَاَقَامَ الْمُدَّعِيْ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ يُقْبَلُ وَيُقْضٰى بِهَا فِيْ حَقِّ الْحَاضِرِ وَالْغَائِبِ،

(فصول العادی)

اگر ایک شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا اور مقتول کے دو وارث ہیں، ایک ان میں سے حاضر اور دوسرا غائب ہے اور وارث حاضر نے دعوی کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا اس لیے میرا حصہ مال چاہیئے، لیکن قاتل نے اس کا انکار کیا اور مدعی نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ اس صورت میں حاضر اور غائب دونوں کے حق میں فیصلہ کرنا چاہیئے،

۷۳۷۔ اس صورت میں اگر قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے اور اس کو شہادت سے ثابت کیا تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی،

وَاِذَا كَانَ لِلدَّمِ وَلِيَّانِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ فَادَّعَى الْقَاتِلُ اَنَّ الْغَائِبَ عَفَى عَنْهُ وَاَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى ذٰلِكَ قُبِلَتْ وَاُجِيْزَ الْعَفْوُ عَنِ الْغَائِبِ وَاِذَا قُضِيَ بِالْعَفْوِ ثُمَّ حَضَرَ الْغَائِبُ لَمْ يُعَدِ الْبَيِّنَةَ عَلَيْهِ وَاِذَا رَدَّ عَلٰى عَفْوِ الْغَائِبِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ الْحَاضِرَ فَاِنَّهُ يُؤَخَّرُ حَتّٰى يَقْدَمَ الْغَائِبُ وَيَحْلِفُ فَاِذَا قَدِمَ وَحَلَفَ اُقْتُصَّ مِنْهُ (المبسوط)

اگر مقتول کے دو وارثوں میں سے ایک حاضر اور دوسرا غائب ہے اور قاتل نے دعویٰ کیا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا اور اسپر گواہ پیش کئے، تو اس کے گواہ مقبول ہونگے اور معافی جائز ہوگی، اور جب معافی کا حکم کر دیا جائے پھر وارث غائب حاضر ہو تو قاتل دوبارہ گواہ نہ پیش کریگا اور جب قاتل نے کہا کہ وارث غائب نے معاف کر دیا ہے لیکن اسکا کوئی گواہ نہیں ہے البتہ وہ انکار کی صورت میں وارث غائب سے حلف کی درخواست کرتا ہے تو اس صورت میں اسوقت تک توقف کیا جائیگا، جب تک وارث غائب حاضر ہو کر قسم کھائے، اور جب اس نے حاضر ہو کر قسم کھالی تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا،

۷۳۸۔ اگر ایک شخص قتل کیا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ صرف وہی مقتول کا وارث ہے، دوسرا کوئی وارث نہیں ہے، اور قاتل نے شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے، تو قاضی کو فیصلہ میں توقف کرنا چاہیئے،

رَجُلٌ قُتِلَ عَمْدًا فَاَقَامَ اَخُ الْمَقْتُوْلِ بَيِّنَةً عَلٰى اَنَّهُ وَارِثُهُ وَلَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ وَ

ایک شخص مار ڈالا گیا اور اس کے بھائی نے شہادت سے ثابت کیا کہ وہ مقتول کا وارث ہے اور

أَقَامَ الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّهُ لَا إِبْنَ
فَإِنَّ الْقَاضِيَ لَا يَقْضِي
بِبَيِّنَةِ الْأَخِ وَيَنَاشِي فِي ذَلِكَ وَإِنْ أَقَامَ
الْقَاتِلُ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّ لَهُ ابْنًا وَرِثَهُ قَدْ
صَالَحَهُ عَلَى الدِّيَةِ وَقَبَضَهَا مِنْهُ أَوْ أَقَامَ
بَيِّنَةً أَنَّ الِابْنَ قَدْ عَفَى عَنْهُ قُبِلَتْ بَيِّنَةُ
الْقَاتِلِ فَإِنْ جَاءَ الِابْنُ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَنْكَرَ
الْعَفْوَ وَالصُّلْحَ كُلِّفَ الْقَاتِلُ أَنْ يُعِيدَ الْبَيِّنَةَ
عَلَى الِابْنِ وَلَا يُقْضَى عَلَى الْبَيِّنَةِ الَّتِي أَقَامَهَا
الْقَاتِلُ عَلَى الْأَخِ وَلَوْ كَانَ لِلْمَقْتُولِ
إِخْوَانِ وَأَقَامَ الْقَاتِلُ الْبَيِّنَةَ عَلَى
أَحَدِهِمَا أَنَّ الْأَخَ الْغَائِبَ صَالَحَهُ
عَلَى خَمْسَةِ آلَافٍ جَازَ ذَلِكَ فَإِنْ
حَضَرَ الْغَائِبُ وَأَنْكَرَ الصُّلْحَ لَا يُكَلَّفُ
الْقَاتِلُ بِإِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ وَإِذَا لَمْ
يُقِمِ الْقَاتِلُ إِعَادَةَ الْبَيِّنَةِ هُمَا
يَكُونُ لِلْحَاضِرِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا شَيْءَ
لِلْغَائِبِ ، (قاضی خاں)

اس کے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے اور قاتل نے
شہادت سے ثابت کیا کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا
ہے تو قاضی کو چاہیئے کہ توقف کرے اور مقتول کے
بھائی کے گواہوں کے بیان کے موجب قاتل کے
متعلق فیصلہ نہ کرے اور اگر قاتل نے یہ شہادت
پیش کی کہ مقتول کا وارث اس کا لڑکا ہے اور
اس نے صلح کر لی ہے اور دیت لے لی ہے یا معاف
کر دیا ہے پیش کیا تو اس صورت میں بھی قاتل کے
گواہ مقبول ہونگے اور جب مقتول کا لڑکا حاضر ہوا اور
صلح یا معافی کا انکار کرے تو قاتل کو چاہیئے کہ
مقتول کے لڑکے کے سامنے دوبارہ گواہ پیش کرے اور جن
گواہوں نے مقتول کے بھائی کے سامنے شہادت دی ہے
ان کے بیان پر فیصلہ نہ ہوگا اور مقتول کے وارث اس کے
دو بھائی ہوں اور ان میں سے ایک غائب اور ایک حاضر ہوا
قاتل اس پر گواہ پیش کرے کہ غائب بھائی نے صلح کر لی ہے
تو قاتل کے گواہ مقبول ہونگے اور جب غائب بھائی
حاضر ہوا اور صلح کا انکار کرے تو قاتل کو دوبارہ گواہ پیش
کرنا نہ ہوگا اور غائب بھائی کا حق قاتل کے ذمہ سے
ساقط ہو جائیگا اور جو نصف دیت حاضر بھائی کا حق ہے وہ قاتل

۷۳۹۔ اس صورت میں اگر قاتل نے کہا کہ غائب کی معافی پر میرے گواہ ہیں لیکن وہ دوسرے شہر میں ہیں تو قاضی تین دن یا مناسب مدت تک قصاص لینے میں توقف کریگا،

وَلَوْ قَالَ الْقَاتِلُ لِيْ بَيِّنَةٌ حَاضِرَةٌ فِي الْمِصْرِ عَلَى عَفْوِ الْغَائِبِ فَاِنَّهُ يُؤَجِّلُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَسْتَوْفِي مِنْهُ الْقِصَاصَ لِلْحَالِ هٰكَذَا ذَكَرَ شَيْخُ الْاِسْلَامِ فِي شَرْحِهٖ وَذَكَرَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ فِي شَرْحِهٖ اَنَّ الْقَاضِيَ يُؤَجِّلُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَيْسَ بِلَازِمٍ فَاِنْ قَالَ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ اَوْ قَالَ مِنَ الْاِبْتِدَاءِ شُهُوْدِيْ غُيَّبٌ فَالْقِيَاسُ اَنْ يَسْتَوْفِيَ مِنْهُ الْقِصَاصَ وَلَا يُؤَخِّرُ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ لَا يَسْتَوْفِيْ مِنْهُ الْقِصَاصَ اِلَّا اَنْ يَقَعَ فِيْ عِلْمِ الْقَاضِيْ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ بَيِّنَةٌ لَاَقَامَهَا۔ (المحیط)

اور اگر قاتل نے کہا کہ میں غائب کی معافی پر گواہ رکھتا ہوں لیکن میرے گواہ دوسری جگہ ہیں اس صورت میں شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ تین روز تک توقف کیا جائیگا اور شمس الائمہ فرماتے ہیں کہ قاضی بقدر مناسب تاخیر کریگا اور اگر دریافت کے بعد قاتل نے کہا کہ میرے گواہ مفقود الخبر ہیں یا ابتدا ہی سے کہا کہ میرے گواہ غائب ہیں تو اس صورت میں قیاس کے موافق کوئی وجہ تاخیر نہیں ہے اور قاتل سے قصاص لیا جائیگا لیکن استحسان کے موافق اس وقت قصاص لیا جائیگا جب قاضی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اگر قاتل کے پاس گواہ ہوتے تو وہ ان کو حاضر کرتا۔

۷۴۰۔ اگر مقتول کے دو وارث ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ صورتیں ہیں اور پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی،

إِثْنَانِ شَهِدَ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اَنَّهٗ عَفٰى وَهُوَ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اِنْ صَدَّقَهٗ صَاحِبُهٗ وَالْقَاتِلُ جَمِيْعًا اَوْ كَذَّبَاهُ اَوْ كَذَّبَهٗ صَاحِبُهٗ وَصَدَّقَهُ الْقَاتِلُ اَوْ عَلٰى عَكْسِهٖ اَوْ سَكَتَا جَمِيْعًا فَالْعَفْوُ وَاقِعٌ فِى الْفُصُوْلِ كُلِّهَا (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے وارث دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک وارث دوسرے وارث کے متعلق شہادت دے کہ اس نے قاتل کو معاف کر دیا ہے تو اس کی پانچ قسمیں ہیں ایک یہ کہ دوسرا وارث اور قاتل دونوں معافی کی تصدیق کریں دوسرے یہ کہ دونوں تکذیب کریں تیسرے یہ کہ دوسرا وارث تکذیب کرے اور قاتل اس کی تصدیق کرے چوتھے یہ کہ قاتل تکذیب کرے اور دوسرا وارث اس کی تصدیق کرے پانچویں یہ کہ دونوں سکوت کریں اور ان پانچوں صورتوں میں معافی صحیح ہوگی اور قصاص ساقط ہو جائیگا،

۷۴۱۔ اگر مقتول کے ورثہ کے متعلق دو وارث معافی کی گواہی دیں تو جب وہ دیت میں سے اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں ان کی گواہی مقبول ہے۔

وَلَوْ شَهِدَا عَلٰى بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ عَفٰى مِنْ حِصَّتِهٖ مِنَ الدِّيَةِ فِى الْقَتْلِ الْخَطَاءِ فَشَهَادَتُهُمَا جَائِزَةٌ اِذَا لَمْ يَقْبِضِ الشَّاهِدَانِ نَصِيْبَهُمَا مِنَ الدِّيَةِ (محیط سرخسی)

اگر مقتول کے دو وارث اس کے کسی وارث کے متعلق معافی کی گواہی دیں تو جب وہ گواہ اپنا حصہ نہ لے چکے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے،

۷۴۲۔ قتل عمد میں اگر گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں تو انپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں اور قاتل انکار کر جائے تو اس زیادتی کا تاوان ان کو دینا ہوگا،

وَلَوْ شَهِدَ اَنَّهٗ صَالَحَهٗ عَنْ دَمِهٖ عَلٰى اَلْفٍ
ثُمَّ رَجَعَا لَمْ يُضَمَّنَا شَيْئًا وَلَوْ شَهِدَا
اَنَّهٗ صَالَحَهٗ عَلٰى عِشْرِيْنَ اَلْفٍ وَالْقَاتِلُ
يَجْحَدُ ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمَّنَا اَفْضَلَ
عَلَى الدِّيَةِ هٰذَا فِيْ مَا دُوْنَ النَّفْسِ

(المبسوط)

اگر قتل عمد میں گواہ دیت سے کم پر صلح کی گواہی دے کر پھر جائیں تو گواہوں پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ ان کی گواہی سے کوئی نقصان واقع نہیں ہوا اور اگر دیت سے زیادہ پر صلح کی گواہی دیکر پھر جائیں، اور قاتل انکار کرے تو جو رقم دیت سے زیادہ ہوگی اس کا تاوان ان پر عائد ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب جرم کا ارتکاب اعضاے بدن کے متعلق ہو،

۷۴۳۔ جس جرم میں مالی تاوان عائد ہوتا ہے اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی شہادت دے کر فیصلہ کے بعد اس سے رجوع کر جائیں تو گواہوں پر دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهٗ
عَفٰى عَنْ دَمِ خَطَاءٍ اَوْ جِرَاحَةِ خَطَاءٍ اَوْ
عَمْدٍ فِيْمَا اَرْشٌ وَقَضَى الْقَاضِيْ بِذٰلِكَ
ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا ضَمَّنَا الدِّيَةَ
وَاَرْشَ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَيَكُوْنُ الدِّيَةُ
عَلَيْهِمَا فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَمَا بَلَغَ مِنَ اَرْشِ
الْجِرَاحَةِ تَمَّمَا بِهٖ فَصَاعِدًا اِلٰى ثَلٰثِ
الدِّيَةِ فِيْ سِنَةٍ وَمَا زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ

جس جرم میں مال واجب ہوتا ہے جیسے قتل خطاء، یا جراحت خطاء یا جراحت عمد کہ یہ سب موجب تاوان ہوتے ہیں، اس کے متعلق اگر گواہ معافی کی گواہی دیں اور فیصلہ کے بعد اس سے پھر جائیں تو گواہوں پر اوس کی دیت یا اس کا تاوان عائد ہوگا، اگر پوری دیت ہوگی تو تین سال میں دینی ہوگی اور پانچسو درم سے تہائی دیت تک ایک سال

فِيْ سَنَةٍ أُخْرٰى وَمَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسِمِأَةٍ ضَمَّنَاهُ حَالًّا وَإِنْ كَانَتِ الدِّيَةُ قَدْ وَجَبَتْ حَالًّا وَلَمْ يُؤَدِّ حَمَلَهُ مِنْهَا شَيْءٌ وَشَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُ أَبْرَءَ مِنْهَا وَقُضِيَ بِالْبَرَاءَةِ ثُمَّ رَجَعَا ضَمَّنَّا ذٰلِكَ حَالًّا.

میں اور دو ثلث تک دو سال میں اور اگر پانچسو درم سے کم ہوگا، تو وہ فوراً ادا کرینگے اور جو رقم مجرم پر فی الفور عائد ہوئی ہے، اگر گواہ یہ گواہی دیں کہ وہ اس سے بری کر دیا گیا ہے، پھر اپنی گواہی سے پھر جائیں تو اس کا تاوان گواہوں پر فوراً عائد ہوگا۔

(الحاوی)

ساتواں باب

اعضا کے قصاص کے بیان میں،

۷۴۴۔ اعضا میں شبہ عمد نہیں ہے،

لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ شِبْهُ الْعَمَدِ إِنَّمَا هُوَ عَمَدٌ أَوْ خَطَأٌ (قدوری)

اعضا میں شبہ عمد نہیں ہوتا اس میں یا تو عمد ہے یا خطا،

۷۴۵۔ اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے،

يُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ فِي الْبَدَلِ فَلَا يُقْطَعُ الْيُمْنٰى بِالْيُسْرٰى وَلَا الْيُسْرٰى بِالْيُمْنٰى وَلَا الصَّحِيحَةُ بِالشَّلَّاءِ وَلَا يَدُ الْمَرْأَةِ بِيَدِ الرَّجُلِ وَلَا يَدُ الرَّجُلِ بِيَدِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُقْطَعُ يَدُ الْحُرِّ بِيَدِ الْعَبْدِ وَلَا يَدُ الْعَبْدِ بِيَدِ الْحُرِّ فَإِنَّمَا الْوَاجِبُ فِي يَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِيمَتِهِ وَالْقِيمَةُ مُخْتَلِفَةٌ (قاضی خان)

اعضا کے قصاص میں مساوات شرط ہے اسلیے بائیں ہاتھ کے عوض داہنا ہاتھ اور داہنے ہاتھ کے عوض بایاں ہاتھ اور تندرست ہاتھ کے عوض شل ہاتھ اور مرد کے ہاتھ کے عوض عورت کا ہاتھ اور عورت کے ہاتھ کے عوض مرد کا ہاتھ اور غلام کے ہاتھ کے بدلے آزاد کا ہاتھ اور آزاد کے ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا، نیز غلام کے

ہاتھ کے عوض غلام کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائیگا کیونکہ غلام کے ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کا نصف ہے، لیکن چونکہ غلاموں کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں، اس لیے مساوات باقی نہیں رہتی،

۷۴۶۔ لیکن اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے،

وَفِيمَا يَجِبُ الْقِصَاصُ لَا يُعْتَبَرُ الْمُسَاوَاةُ بَيْنَ الْأَعْضَاءِ فِي الصِّغَرِ وَالْكِبَرِ فَيُقْطَعُ الطَّوِيلُ بِالْقَصِيرِ وَيَدُ الْكَبِيرِ بِيَدِ الصَّغِيرِ (قاضی خاں)

لیکن قصاص میں اعضا کی مقدار میں مساوات شرط نہیں ہے، اس لیے بڑا ہاتھ چھوٹے ہاتھ کے عوض میں اور جوان کا ہاتھ بچے کے ہاتھ کے عوض میں کاٹا جاسے گا،

۷۴۷۔ اگر جوڑ سے کسی کا عضو کاٹا ہے تو اسی جوڑ سے اس کے عوض وہ عضو کاٹا جائے گا اور اگر جوڑ سے نہیں کاٹا ہے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

كُلُّ قَطْعٍ مِنْ مَفْصِلٍ فَفِيهِ الْقِصَاصُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَأَمَّا كُلُّ قَطْعٍ لَا يَكُونُ مِنْ مَفْصِلٍ بَلْ يَكُونُ بِكَسْرِ الْعَظْمِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَنَا، (المبسوط)

اگر جوڑ سے کوئی عضو کاٹا گیا ہے تو قصاص میں مجرم کا بھی وہی جوڑ کاٹا جاسے گا، اگر جوڑ سے نہیں کاٹا گیا ہے، بلکہ ہڈی توڑی گئی ہے تو اس میں قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۴۸۔ چمڑے کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي جِلْدَةِ الرَّأْسِ وَالْبَدَنِ إِذَا قُطِعَ مِنْهَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي لَحْمِ الْفَخِذِ

اگر سر یا بدن کے چمڑے کا کوئی حصہ کاٹ ڈالا جائے یا گال، پیٹھ اور شکم کا گوشت کاٹ دیا جاسے تو

وَالظَّهْرِ وَالْبَطْنِ إِذَا قُطِعَ مِنْهَا شَيْءٌ وَكَذَا فِي الدَّقَنِ، (المحیط)

اس میں قصاص نہیں ہے، یہی حال ٹھڈی کا بھی ہے،

۷۴۹- ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي الْعَظْمِ إِلَّا فِي السِّنِّ (الکافی)

ہڈیوں کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے، البتہ دانتوں کے توڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

۷۵۰- بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ (ذخیرہ)

بدن کے بالوں میں کسی قسم کا قصاص نہیں ہے،

۷۵۱- لات گھونسے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ بِاللَّطْمَةِ وَاللَّكْمَةِ وَالْوَطْاءَةِ وَالدَّقَّةِ (الجوہرۃ النیرہ)

طمانچہ اور گھونسا مارنے اور پاؤں سے روندنے اور کوسنے میں قصاص نہیں ہے،

۷۵۲- بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائیگا

لَا يُقْتَصُّ مِنَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى بِالْيُسْرَى وَلَا مِنَ الْيُسْرَى بِالْيُمْنَى (المحیط)

بائیں آنکھ کے عوض داہنی آنکھ کا اور داہنی آنکھ کے عوض بائیں آنکھ کا قصاص نہیں لیا جائے گا،

۷۵۳- اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر اسطرح مارا کہ روشنی جاتی رہی اور آنکھ باقی رہی تو اسی طرح اس کی آنکھ کی روشنی بھی زائل کر دیجائے گی اور آنکھ باقی رکھی جائیگی،

وَمَنْ ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَذَهَبَ ضَوْءُهَا وَهِيَ بَاقِيَةٌ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ بِأَنْ يُعْمَى هَذِهِ تُقَرَّبُ مِنْهَا مِرْآةٌ مِنْ بَطْحَاءَ عَلَى عَيْنِهِ الْأُخْرَى وَعَلَى وَجْهِهِ قُطْنٌ رَطْبٌ وَيُقَابِلُ عَيْنَهُ

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مارا اور اس کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی لیکن اسکی آنکھ باقی رہگئی تو مجرم سے اس طرح قصاص لینگے کہ ایک آتشی شیشہ کو سورج سے گرم کرینگے اور اس کو مجرم کی آنکھ کے سامنے کرینگے تاکہ اسکی آنکھ کی روشنی بھی جاتی رہے،

بالمرأة فيذهب جفوها (الكافي) اور ڈھیلا کرکے اسکی دوسری آنکھ اوراس کے منہ پر رکھیں گے تاکہ وہ محفوظ رہیں،

۷۵۴۔ مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی، قصاص میں اسکا لحاظ نہیں کیا جائیگا

وإن كان عين القصاص منه أكبر من عين الجاني أو أصغر فهو سواء ويقتص له (المحيط) چاہے مجرم کی آنکھ چھوٹی ہو یا بڑی،

۷۵۵۔ مجرم کی آنکھ میں نور باقی نہ رہنے کی پہچان،

وتكلموا في معرفة ذهاب البصر قال محمد بن مقاتل الرازي تقابل عينه بالشمس فمتى حدة فإن دمعت علم أن الضوء ثاقب وإن لم تدمع علم أن الضوء قد ذهب وذكر الطحاوي أنه يلقى بين يديه حية فإن رهب من الحية علم أنه لم يذهب وقال محمد ينظر إلى البصر وإن لم يعلم ذلك يعتبر فيه الدعوى والإنكار والقول قول الجاني مع يمينه على البتات (الظهيرية) یہ فیصلہ کیونکر کیا جائیگا کہ مجرم کی آنکھ میں نور باقی ہے؟ محمد بن مقاتل رازی کہتے ہیں کہ مجرم سورج کے سامنے آنکھ کھولے اگر اسکی آنکھ سے آنسو نکلیں تو نور باقی ہے ورنہ نور نہیں ہے، اور طحاوی نے بیان کیا ہے کہ سانپ اس کے سامنے پھینکیں اگر وہ اس سے ڈرے تو معلوم ہوگا کہ اسکی آنکھ میں نور ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اسکی آنکھ کو دیکھیں اگر یہ ثابت نہ ہو کہ اسکی آنکھ میں نور ہے یا نہیں، تو مدعی کی طرف سے دعوی کیا جائیگا اگر مجرم انکار کریگا یعنی مدعی اپنے دعوی کو گواہوں سے ثابت کرے گا یا مدعا علیہ انکار پر اس طرح قسم کھائے گا کہ مدعی کی آنکھ درحقیقت بے نور نہیں ہے، نہ اپنے علم کے انکار پر،

۷۵۶۔ اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے،

ذكر الكرخي أنه لا قصاص إذا برزت أو انفقعت (المحيط) اگر آنکھ نکل پڑے یا پھوٹ گئی تو اس میں قصاص نہیں ہے،

۷۵۷۔ اگر آنکھ کا پپوٹا نکل پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٌ لَا قِصَاصَ فِیْ قَلْعِ الْحَدَقَةِ فَاِنْ قَلَعَ حَدَقَةَ اِنْسَانٍ فَقَالَ الْمَقْلُوْعُ حَدَقَتِیْ اَنَا اَرْضٰی بِاَنْ تُخْسَفَ عَیْنُ هٰذَا وَلَا تُقْلَعُ حَدَقَتُهٗ آخُذُ دُوْنَ حَقِّیْ ذَکَرَ فِی الْمُنْتَقٰی قَالَ مُحَمَّدٌ لَیْسَ لَهٗ ذٰلِکَ (المحیط)

امام ابوحنیفہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر پپوٹا نکل پڑے تو اس میں قصاص نہیں ہے اگر کسی نے کسی کا پپوٹا نکال لیا اور مدعی نے کہا کہ میں اس پر راضی ہوں کہ مدعا علیہ کی آنکھ کو بے نور کر دیں اور اسکی آنکھ نہ نکالیں میں اپنے حق سے کم چاہتا ہوں تو یہ جائز نہیں ہے۔

۷۵۸۔ اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ اندھا ہو گیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

وَاِنْ ضَرَبَ عَیْنَ اِنْسَانٍ عَمْدًا فَابْیَضَّتْ بِعَیْنِهٖ لَا یُبْصِرُ بِهَا لَا یَجِبُ الْقِصَاصُ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ وَفِیْ کُلِّ مَوْضِعٍ یَجِبُ الْقِصَاصُ لَا فَرْقَ بَیْنَ مَا حَصَلَ الضَّرْبُ بِالسِّلَاحِ اَوْ شَیْءٍ اٰخَرَ غَیْرِ السِّلَاحِ کَاِصْبَعٍ وَنَحْوِهَا (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر قصداً مار دیا اور وہ سفید ہو گئی اور وہ اندھا ہو گیا تو اس سے قصاص واجب نہ ہوگا اور جہاں کہیں قصاص واجب ہوتا ہے وہاں اس میں کوئی فرق نہیں ہو کہ جرم کا ارتکاب ہتھیار سے کیا گیا ہو یا ہتھیار کے علاوہ کسی دوسری چیز یعنی انگلی وغیرہ سے،

۷۵۹۔ اگر کسی نے کسی کی سفید آنکھ کا نور ضائع کر دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

اِذَا جَنٰی عَلٰی عَیْنٍ فِیْهَا بَیَاضٌ یُبْصِرُ بِهَا وَعَیْنُ الْجَانِیْ اَیْضًا فِیْهَا بَیَاضٌ یُبْصِرُ بِهَا لَا قِصَاصَ بَیْنَهُمَا (المحیط)

اگر کسی کی آنکھ سفید تھی لیکن وہ اس سے دیکھتا تھا اور دوسرے شخص کی آنکھ بھی اسی قسم کی تھی اور ایک نے دوسرے کا نور ضائع کر دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے،

۷۶۰۔ اگر کسی نے کسی کی آنکھ پر مار دیا اور وہ بے نور ہو گئی، پھر بصارت عود کر آئی تو مجرم پر تاوان و قصاص نہیں ہے،

ضَرَبَ عَيْنَ رَجُلٍ فَابْيَضَّتْ مِنْ ضَرْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ وَالْبَصَرُ لَا فَوْقَ عَلَى الصَّوَابِ لٰكِنْ هٰذَا إِذَا عَادَ الْبَصَرُ كَمَا كَانَ اَمَّا إِذَا عَادَ دُوْنَ الْاَوَّلِ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کی آنکھ کو اس طرح مار دیا کہ سفید ہوگئی پھر سفیدی اس کی آنکھ سے زائل ہوگئی اور بصارت اصلی حالت میں عود کر آئی تو مجرم پر تاوان اور قصاص نہیں ہے، اور اگر بصارت اصلی حالت سے کم عود کر آئی تو مجرم پر حکومت عدل ہے،

۷۶۱۔ اگر آنکھ کی پتلی کسی قدر کم سفید ہوئی یا زخم اور ورم پیدا ہوگیا جس سے بصارت کم ہوگئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے،

وَاِنْ ضَرَبَ الْعَيْنَ ضَرْبَةً فَابْيَضَّ بَعْضُ النَّاظِرِ اَوْ صَابَهَا قَرْحٌ اَوْ رِيْحٌ يَسِيْلُ شَيْءٌ مِمَّا هُوَ بِالْعَيْنِ فَنَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قِصَاصٌ اِنَّمَا يَجِبُ فِيْهِ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی کے مارنے سے کسی کی آنکھ کی پتلی کسی قدر سفید ہوگئی یا آنکھ میں زخم یا ریح یا ورم پیدا ہوگیا جس سے بینائی کم ہوگئی تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور حکومت عدل واجب ہوتی ہے،

۷۶۲۔ ایک شخص نے جس کی داہنی آنکھ سفید تھی ایک شخص کی داہنی آنکھ کو جو صحیح تھی اندھا کر دیا، پھر اس کی آنکھ کی سفیدی جاتی رہی تو وہ مجرم کی داہنی آنکھ سے قصاص لے سکتا ہے،

فِيْ نَوَادِرِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ اِذَا كَانَ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى بَيْضَاءَ وَجَنٰى عَلٰى اِنْسَانٍ فِيْ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى فَذَهَبَ عَيْنُهُ ثُمَّ ذَهَبَ الْبَيَاضُ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ اَنْ يَقْتَصَّ عَنْ عَيْنِ الْجَانِيْ (المحیط)

اگر ایک شخص کی داہنی آنکھ سفید ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کر دے پھر اسکی آنکھ کی سفیدی زائل ہوجائے تو مضروب اس سے قصاص لے سکتا ہے،

۷۶۳ ۔ اگر کوئی بینا ہو لیکن اس کی بصارت میں کوئی نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کردے تو اس سے قصاص لیا جائیگا ،

عَنِ الْحَسَنِ اِذَا اَفْقَاءَ عَيْنَ رَجُلٍ وَكَانَتْ عَيْنُهُ حَوْلَاءَ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِبَصَرِهٖ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا فَقَاءَ هَا اِنْسَانٌ عَمَدًا يُقْتَصُّ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ الْحَوَلُ شَدِيْدًا يَضُرُّ بَصَرُهٗ فَقَاءَ عَيْنًا لَيْسَ بِهَا حَوَلٌ كَانَ الْجَانِيْ عَلَيْهِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اِقْتَصَّ وَرَضِيَ بِالنُّقْصَانِ وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فِيْ مَالِهٖ (فتاوی قاضی خاں)

اگر کوئی شخص احول ہو لیکن اس کی بینائی میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور وہ کسی کی آنکھ کو اندھا کرے تو مجرم پر قصاص ہے اور اگر اس کی بصارت میں نقصان ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہوگی ، اور اگر کوئی شخص صحیح و سالم ہو اور اس کی آنکھ کو ایسا شخص اندھا کرے جو خود احول ہو تو مضروب کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو مجرم کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے نصف دیت لے ،

۷۶۴ ۔ اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کردے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہے تو مضروب کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا دیت لیلے اور اگر اس کی آنکھ بالکل بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے ،

وَاِذَا كَانَتِ الْعَيْنُ الْيُمْنٰى بَيْضَاءَ فَاَذْهَبَ الْعَيْنَ الْيُمْنٰى مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ فَالْمَفْقُوْءُ تُهْمَتُهٗ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ عَيْنَهُ النَّاقِصَةَ اِذَا كَانَ يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ بِاَنْ يُبْصِرَ شَيْئًا قَلِيْلًا وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ دِيَةَ عَيْنِهٖ وَاِذَا كَانَتْ مُظْلِمَةً بَيْضَاءَ لَا يُبْصِرُ شَيْئًا اَصْلًا لَا قِصَاصَ

اگر کسی کی داہنی آنکھ سفید اور ناقص ہو اور وہ کسی کی داہنی آنکھ کو جو صحیح ہو اندھا کرے تو اگر مجرم کی آنکھ میں کچھ نور ہو تو مضروب کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسکی ناقص آنکھ سے قصاص لے یا اس سے اپنی آنکھ کی دیت لیلے اور اگر مجرم کی آنکھ بالکل سفید اور بے نور ہو تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر مدعی نے ابھی کوئی صورت اختیار

فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَخْتَرْ شَيْئًا حَتَّى فَقَأَ رَجُلٌ عَيْنَ الْبَاقِي فَقَدْ بَطَلَ حَقُّ الْأَوَّلِ فِي عَيْنِهِ،

نہیں کی تھی کہ دوسرے نے مجرم کی وہی آنکھ اندھی کردی تو مدعی اوّل کا حق ساقط ہو جائیگا،

(خزانۃ المفتین)

۷۶۵۔ اگر کسی نے کسی کی داہنی آنکھ اندھی کردی اور اس کی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہے لیکن بائیں آنکھ اندھی ہے تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جائیگا،

رَجُلٌ أَذْهَبَ الْعَيْنَ الْيُمْنَى مِنْ رَجُلٍ وَلِلْمُذْهَبِ الْبَاقِي ذَاهِبَةٌ وَلِلْمُذْهَبِ مِنْهُ صَحِيحَةٌ يُقْتَصُّ لَهُ مِنْ عَيْنِهِ الْيُمْنَى وَتُتْرَكُ الْعَيْنُ عَلَى عَيْنِهِ،

اگر ایک شخص کسی کی داہنی آنکھ کو اندھا کردے اور مجرم کی بائیں آنکھ اندھی ہو اور اسکی داہنی آنکھ صحیح وسالم ہو تو اس کی داہنی آنکھ سے قصاص لیا جاے گا گو وہ دونوں آنکھوں کا اندھا ہو جاے،

(الظہیریہ)

۷۶۶۔ اگر کوئی شخص کسی کی کان اوکھیڑ لے تو اس پر تاوان مالی عائد ہوگا،

وَإِنْ جَذَبَ أُذُنَهُ وَانْتَزَعَ مِنْهَا شَحْمَةً لَا قِصَاصَ فِيهِ وَعَلَيْهِ الْأَرْشُ فِي مَالِهِ

اگر کوئی شخص کسی کا کان اس طرح مڑوڑے کہ کان کی لو نکل آئے تو مجرم پر قصاص نہیں ہے اور اس کے مال سے تاوان دلایا جائیگا،

(محیط سرخسی)

۷۶۷۔ کان کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوگا،

وَإِذَا قَطَعَ الْأُذُنَ كُلَّهَا عَمْدًا فَفِيهِ الْقِصَاصُ وَإِنْ قَطَعَ بَعْضَهَا فَفِيهِ الْقِصَاصُ إِذَا كَانَ يُسْتَطَاعُ وَيُعْرَفُ هٰذَا لَفْظُ الْكَرْخِيِّ وَكَانَ ابْنُ يُوسُفَ يَقُولُ لِلْأُذُنِ مَفَاصِلُ فَإِذَا قُطِعَ مِنْهَا شَيْءٌ وَعُلِمَ أَنَّ الْقَطْعَ مِنَ الْمَفْصِلِ

اگر کوئی شخص قصداً کسی کے پورے کان کو کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر تھوڑا سا کان کاٹ لے تو اس میں بھی قصاص ہے بشرطیکہ وہ مقدار معلوم ہو سکے جو کٹے ہوئے کان کی مقدار کے برابر ہو اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ کان کے جوڑ ہیں اگر تھوڑا سا کان کاٹا جاے اور یہ معلوم ہو سکے کہ جوڑ سے کاٹا

اُقْتُصَّ مِنْهُ (النہایہ) گیا ہے تو کاٹنے والے پر قصاص ہے،

۷۶۸- اگر مجرم کا کان اس شخص سے چھوٹا ہو جس کا کان کاٹا گیا ہے تو اس کو اختیار ہے چاہے مجرم کا کان کاٹے یا اس سے اپنے کان کی دیت لے،

وَفِي الْاَجْنَاسِ اِذَا كَانَ اُذُنُ الْقَاطِعِ صَغِيْرَ الْخِلْقَةِ وَاُذُنُ الْمَقْطُوْعِ كَبِيْرَةَ الْخِلْقَةِ كَانَ الْمَقْطُوْعُ عَةُ اُذُنَهُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ ضَمَّنَ نِصْفَ الدِّيَةِ وَاِنْ شَاءَ قَطَعَهَا عَلٰى صِغَرِهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَتْ خَرْقَاءَ مَشْقُوْقَةً فَاِنْ كَانَتِ النَّاقِصَةُ هِيَ الَّتِيْ قُطِعَتْ كَانَ لَهُ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ،

اگر خلقۃً مجرم کے کان چھوٹے ہوں اور جس شخص کا کان کاٹا گیا ہو اس کے کان بڑے ہوں تو اسکو اختیار رہے جاہے مجرم سے اپنے کان کی دیت لے یا اس کے چھوٹے کان کو کاٹے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب مجرم کے کان چھوٹے ہوئے ہوں اور اگر جس شخص کا کان کاٹا گیا ہو اس کا کان ناقص ہو تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہوگی،

(الذخیرہ)

۷۶۹- اگر کوئی شخص جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص نہیں ہے،

وَلَا اَنْفَ اِذَا قُطِعَ مِنْ اَصْلِهٖ فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ لِاَنَّهُ عَظْمٌ لَيْسَ بِمَفْصِلٍ، (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے جڑ سے کسی کی ناک کاٹ ڈالی تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے کیونکہ ناک ہڈی ہے جوڑ نہیں ہے،

۷۷۰- اگر کوئی شخص کسی کی ناک کی نوک کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص ہے،

وَاِذَا قَطَعَ كُلَّ الْمَارِنِ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِذَا قَطَعَ بَعْضَهُ لَا يَجِبُ وَاِذَا قَطَعَ بَعْضَ قَصَبَةِ الْاَنْفِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ بِالْاِتِّفَاقِ لِاَنَّهُ عَظْمٌ (الذخیرہ)

اگر کوئی شخص کسی کی ناک کے پورے نوک کو قصداً کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب ہوگا، اور اگر ناک کی تھوڑی سی ہڈی کاٹ ڈالے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے کیونکہ وہ ہڈی ہے،

۷۱۔ نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے،

وَقِيلَ فِي أَرْنَبَةِ الْأَنْفِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ (خزانۃ المفتین) اور نتھنوں کے کاٹنے میں حکومت عدل ہے،

۷۲۔ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں کوئی نقص ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہے اسکو اختیار ہے، چاہے اس کی ناقص ناک کاٹ لے یا اپنی ناک کی دیت لے،

إِذَا كَانَ قَاطِعُ الْأَنْفِ أَخْشَمَ (لَا يَجِدُ الرِّيحَ) أَوْ أَخْرَمَ الْأَنْفِ أَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ نُقْصَانٌ مِنْ شَيْءٍ أَصَابَهُ خُيِّرَ الْمَقْطُوعُ أَنْفُهُ بَيْنَ قَطْعِ أَنْفِ الْقَاطِعِ وَبَيْنَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ دِيَةَ أَنْفِهِ (الظہیریہ)

اگر ناک کاٹنے والا اخشم ہو یعنی اسکو کسی چیز کی بو نہ معلوم ہوتی ہو یا اوسکی ناک ٹیڑھی ہو یا اسکی ناک کو کوئی دوسرا نقصان پہنچا ہو اس صورت میں جسکی ناک کاٹی گئی ہے اس کو اختیار ہو چاہے اس کی ناقص ناک کاٹ لے چاہے اس سے اپنی ناک کی دیت لے،

۷۳۔ اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو اس صورت میں بھی اسی قسم کا اختیار ہے

إِذَا كَانَ أَنْفُ الْقَاطِعِ أَصْغَرَ كَانَ لِلْمَقْطُوعِ أَنْفُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَطَعَ أَنْفَهُ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ أَرْشَهُ (المحیط)

اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہو تو جس شخص کی ناک کاٹی گئی ہے اسکو اختیار ہے چاہے اسکی ناک کاٹے چاہے اپنی ناک کی دیت لے،

۷۴۔ پورے ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہے،

ذَكَرَ الطَّحَاوِيُّ فِي شَرْحِهِ رِوَايَةً عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ إِذَا قَطَعَ شَفَةَ رَجُلٍ السُّفْلَى أَوِ الْعُلْيَا إِنْ كَانَ يُسْتَطَاعُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ الْعُلْيَا

ہونٹھ کے کاٹنے میں قصاص ہے اوپر کا ہونٹھ اوپر کے ہونٹھ اور نیچے کا ہونٹھ نیچے کے ہونٹھ کے عوض کاٹا جائیگا، لیکن اگر پورا ہونٹھ کاٹا گیا ہے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر ہونٹھ کا تھوڑا سا حصہ کاٹا گیا ہے تو

بِالْعُلْيَا وَالسُّفْلٰى بِالسُّفْلٰى وَفِي الْقُدُورِيِّ قصاص واجب نہ ہوگا،
إِذَا قَطَعَ كُلَّ الشَّفَةِ يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ
قَطَعَ بَعْضَهُ لَا يَجِبُ (المحیط)

۷۷۵- زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

لَا قِصَاصَ فِي قَطْعِ اللِّسَانِ عَمْدًا سَوَاءٌ زبان کے کاٹنے میں قصاص نہیں ہے چاہے تمام
قَطَعَ الْبَعْضَ أَوِ الْكُلَّ (الظہیریہ) زبان کاٹی جائے یا اس کا تھوڑا سا حصہ،

۷۷۶- دانت اوکھاڑنے میں قصاص ہے،

وَفِي السِّنِّ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ سِنُّ دانت اوکھیڑنے سے قصاص واجب ہوتا ہے گو مجرم
مَنْ يُقْتَصُّ مِنْهُ أَكْبَرَ مِنَ الْآخَرِ (الہدایہ) کے دانت اسکے دانت سے بڑے ہوں،

۷۷۷- جو دانت اوکھاڑ گیا ہے اس کے بدلے میں اس دانت سے قصاص لیا جائیگا،

وَلَا يُؤْخَذُ الْيُمْنٰى بِالْيُسْرٰى وَالْيُسْرٰى داہنے دانت سے بائیں دانت کے عوض یا بائیں دانت
بِالْيُمْنٰى يُؤْخَذُ الثَّنِيَّةُ بِالثَّنِيَّةِ وَالنَّابُ سے داہنے دانت کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا، آگے
بِالنَّابِ وَالضِّرْسُ بِالضِّرْسِ لَا يُؤْخَذُ کے دانت کے عوض آگے کے دانت سے، داڑھ کے
الْأَعْلٰى بِالْأَسْفَلِ وَلَا الْأَسْفَلُ بِالْأَعْلٰى عوض داڑھ سے قصاص لیا جائیگا اور اوپر کے دانت سے نیچے کے دانت
(الجوہرۃ النیرہ) کے عوض اور نیچے کے دانت سے اوپر کے دانت کا عوض قصاص لیا جائیگا،

۷۷۸- لیکن مجرم کا دانت نہیں اوکھیڑا جائے گا بلکہ ریتی سے ریتا جائیگا،

وَإِنْ قَلَعَ أَوْ قَلَعَ مِنْهُ لَكِنْ يُؤْخَذُ بِالْمِبْرَدِ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا ہو تو اس کے عوض مجرم کا
وَمِنْهُ إِلٰى أَنْ يَنْتَهِيَ اللَّحْمَ وَيَسْقُطَ مَا دانت نہیں اوکھیڑینگے بلکہ اس کے دانت کو ریتی سے ریتینگے یہاں تک
سَوَاهُ (فتاوی صغیری) کہ اسکے گوشت تک پہنچ جائے اور جو کچھ باقی رہگیا ہو وہ گر جائے

۷۷۹۔ اگر کسی نے کسی کا دانت مار کر توڑ ڈالا تو قصاص لینے میں اسقدر تاخیر کرنی چاہیے کہ دانت کی جگہ اچھی ہو جائے،

وَاِنْ ضَرَبَ سِنَّ رَجُلٍ فَقَطَعَتْ يَنْتَظِرُ حَتّٰى يَبْرَءُ مَوْضِعُ السِّنِّ وَلَا يَنْتَظِرُ حَوْلًا اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ الْجَرْدِ وَالصَّحِيْحُ هُوَ الْاَوَّلُ لِاَنَّ نَبَاتَ سِنِّ الْبَالِغِ نَادِرٌ (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ دانت گر پڑا تو قصاص لینے میں اس قدر انتظار کرنا چاہیے کہ اسکے دانت کی جگہ اچھی ہو جائے لیکن ایک سال تک انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بلوغ کے بعد بہت کم دانت نکلتے ہیں اور یہی حکم صحیح ہے اور بعض روایتوں میں ہے کہ ایک سال تک انتظار کرنا چاہیے،

۷۸۰۔ لیکن اگر کسی نے لڑکے کا دانت اکھیڑا ہے تو قصاص لینے میں ایک سال کا انتظار کرنا چاہیے،

وَاِذَا نَزَعَ سِنَّ صَبِيٍّ يَنْتَظِرُ حَوْلًا (السراجیہ)

اگر کسی نے لڑکے کا دانت اکھیڑا ہے تو قصاص لینے میں ایک سال کا انتظار کرنا چاہیے،

۷۸۱۔ اور مناسب یہ ہے کہ مجرم سے ضمانت لیجائے پھر اگر بچے کا ویسا ہی دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے،

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَاْخُذَ لَهٗ مِنَ الْجَانِيْ ضَمِيْنًا فَاِنْ نَبَتَتْ مَكَانَهَا كَمَا كَانَتْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ لَمْ يَنْبُتْ سِنُّ الصَّبِيِّ حَتّٰى مَاتَ قَبْلَ تَمَامِ الْحَوْلِ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِيْ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الغیر)

اور مناسب یہ ہے کہ مجرم سے ضامن لیا جائے پھر اگر اس کے دانت پہلے دانت کی طرح نکل آئے تو مجرم پر قصاص اور دیت نہیں ہے اور اگر اسکے دانت نہیں نکلے اور ابھی ایک سال نہیں گذرا تھا کہ وہ لڑکا مر گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مجرم پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل ہے،

۷۸۲۔ اگر مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا گیا پھر وہ دانت نکل آیا تو دوبارہ وہ اکھیڑا نہیں جائیگا

إِذَا قَلَعَ الرَّجُلُ ثَنِيَّةَ رَجُلٍ عَمْدًا فَاقْتَصَّ لَهُ مِنْ ثَنِيَّةِ الْقَالِعِ ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ لِلْمُقْتَصِّ لَهُ أَنْ يَقْلَعَ تِلْكَ الثَّنِيَّةَ الَّتِي نَبَتَتْ لِلْقَالِعِ ثَانِيًا

(المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس کے عوض مجرم کا دانت اوکھیڑ ڈالا گیا پھر اسکا دانت نکل آیا تو وہ دوسرے مرتبہ اوکھیڑا نہ جائے گا،

۷۸۳۔ اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا پھر بقیہ دانت گر پڑا تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَإِذَا كَسَرَ سِنَّ رَجُلٍ بَعْضَهَا وَسَقَطَ مَا بَقِيَ لَا قِصَاصَ فِي الْمَشْهُورِ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا دانت خود بخود گر پڑا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

۷۸۴۔ اگر کسی نے اپنے دانت کے بدلے مجرم کا دانت اوکھیڑ لیا، پھر اس کا دانت نکل آیا تو وہ مجرم کے دانت کی دیت پانسو درم ادا کریگا۔

وَلَوْ نَزَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ الْمُنْتَزِعُ مِنْهُ سِنَّ النَّازِعِ قِصَاصًا ثُمَّ نَبَتَتْ سِنُّ الْأَوَّلِ كَانَ عَلَى النَّازِعِ الثَّانِي أَرْشُ سِنِّ النَّازِعِ الْأَوَّلِ خَمْسُمِائَةٍ وَلَوْ نَبَتَتْ سِنُّهُ مُعْوَجًّا كَانَ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَلَوْ نَبَتَ نِصْفُ السِّنِّ كَانَ عَلَيْهِ نِصْفُ الْأَرْشِ، (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور اس نے قصاص میں مجرم کا دانت اکھیڑ لیا پھر مدعی کا دانت نکل آیا تو اسکو چاہئے کہ مدعا علیہ کے دانت کی دیت پانسو درم ادا کرے اور اگر مدعی کا دانت ٹیڑھا نکلا تو وہ مجرم کو دیت دیدے اور اس سے حکومت عدل لے اور اگر مدعی کا دانت آدھا نکلا تو آدھی دیت مجرم کو دے،

۷۸۵۔ اگر کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ دیا اور بقیہ دانت سیاہ یا سرخ یا سبز ہو گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں بلکہ دیت ہے،

وَلَوْ كَسَرَ بَعْضَهَا نَاسِيًا دَتِ الْبَاقِيَةُ أَوْ احْمَرَّتْ أَوِ اخْضَرَّتْ أَوِ دَخَلَهَا عَيْبٌ بِنَحْوِ مِنَ الْوُجُوهِ بِالْكَسْرِ لَا قِصَاصَ يَجِبُ الدِّيَةُ (الخلاصة)

اگر کسی نے کسی کا تھوڑا سا دانت توڑ ڈالا اور بقیہ ٹوٹا ہوا دانت سیاہ، یا سرخ یا سبز ہو گیا یا اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کو کوئی دوسرا عیب لاحق ہو گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہو گی،

۷۸۶۔ اگر کسی کا نصف یا ثلث یا ربع دانت ہموار طور پر توڑ دیا گیا تو قصاص ورنہ دیت لیجائے گی،

إِنْ كَسَرَ نِصْفَ سِنِّهِ أَوْ ثُلُثَهَا أَوْ رُبُعَهَا كَسْرًا مُسْتَوِيًا يُسْتَطَاعُ مِثْلُهَا انْقَصَّ اقْتُصَّ بِمِبْرَدٍ وَإِنْ كَانَ كَسْرًا مُثَلَّثًا لَيْسَ بِمُسْتَوٍ بِحَيْثُ لَا يُسْتَطَاعُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَعَلَيْهِ أَرْشٌ. (الظهيرية)

اگر کسی کا آدھا یا تہائی یا چوتھائی دانت ہموار طور پر کاٹ دیا گیا تو قصاص لینگے اور اسی قدر مجرم کا دانت ریتی سے ریت دینگے اور اگر دانت مثلث اور ناہموار طور پر ٹوٹا اس طور پر کہ اس طرح قصاص نہیں لے سکتے تو مجرم پر دیت واجب ہو گی،

۷۸۷۔ قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت کی چھوٹائی اور بڑائی کا لحاظ نہیں ہے، بلکہ جتنا دانت مدعی کا ٹوٹا ہے اتنا ہی دانت مدعا علیہ کا توڑا جائیگا،

وَالْقِصَاصُ فِي السِّنِّ لَا يَكُونُ عَلَى اعْتِبَارِ قَدْرِ سِنِّ الْكَاسِرِ وَالْمَكْسُورِ صِغَرًا وَكِبَرًا بَلْ عَلَى قَدْرِ مَا كَسَرَتْ مِنَ السِّنِّ إِنْ نِصْفًا أَوْ ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا فَكَذَا لَكَ (الذخيرة)

اور دانت کے قصاص میں مدعی اور مدعا علیہ کے دانت کی چھوٹائی اور بڑائی معتبر نہیں ہے، بلکہ بقدر دانت کے توڑا جائیگا، مثلاً نصف دانت توڑا ہے تو مجرم کا نصف دانت تراشینگے اور اگر تہائی یا چوتھائی دانت ٹوٹا ہے تو مجرم کا اسی قدر دانت تراشینگے،

۷۸۸۔ اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہے تو ایک سال تک انتظار کریں گے اگر اس مدت میں کوئی تغیر نہ ہوا تو مجرم کا اتنا ہی دانت ریتی سے تراشیں گے،

وَفِي الْمُنْتَقَى إِذَا كَسَرَ مِنْ سِنِّ رَجُلٍ طَائِفَةً مِنْهَا انْتَظَرَ بِهَا حَوْلًا فَإِذَا تَمَّ الْحَوْلُ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ يُبْرَدُ بِالْمِبْرَدِ (المحیط)

اگر تھوڑا سا دانت ٹوٹا ہے تو ایک سال تک انتظار کریں گے اگر ایک سال میں دانت میں تغیر نہ ہو تو مجرم کا اسی قدر دانت ریتی سے تراشینگے،

۷۸۹۔ اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا اور وہ ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر ایک سال میں دانت نہیں گرا تو قصاص اور دیت نہیں ہے، اور اگر اسی مار کے صدمے سے سال کے درمیان میں دانت گر گیا تو عمد کی صورت میں قصاص اور خطاء کی صورت میں دیت ہے،

وَإِذَا ضَرَبَ سِنَّ إِنْسَانٍ وَتَحَرَّكَ بِسَبَبِ ضَرْبِهِ وَذُكِرَ فِي الْأَصْلِ أَنَّهُ يَنْتَظِرُ بِهَا حَوْلًا سَوَاءٌ كَانَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ بَالِغًا أَوْ صَبِيًّا ثُمَّ إِذَا وَجَبَ الْاِسْتِيفَاءُ حَتَّى لَا فَإِنْ لَمْ يَسْقُطْ فَلَا شَيْءَ عَلَى الضَّارِبِ وَإِنْ سَقَطَ السِّنُّ فِي السَّنَةِ مِنْ تِلْكَ الضَّرْبَةِ فَإِنْ كَانَ عَمْدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً يَجِبُ الدِّيَةُ۔

(المحیط)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو مار دیا اور اس کے مارنے سے اسکا دانت ہل گیا تو چاہے وہ لڑکا ہو یا بالغ ایک سال تک انتظار کریں گے اگر ایک سال میں اسکا دانت نہیں گرا تو مارنے والے پر قصاص اور دیت نہیں ہے، اور اگر ایک سال کے درمیان میں اسکا دانت اسی ضرب کے صدمے سے گر پڑا تو اگر مار بالقصد ہوگی تو مجرم پر قصاص ہے، اور اگر خطاء ہوگی تو دیت ہے،

۹۰ ۷۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور پھر اس کا نصف دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، البتہ آدھے دانت کی دیت ہے،

رَوٰی حَسَنُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا نَزَعَ الرَّجُلُ سِنَّ رَجُلٍ فَنَبَتَ نِصْفُہَا فَعَلَیْہِ نِصْفُ اَرْشِہِمَا وَلَا قِصَاصَ فِیْ ذَالِکَ (المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا پھر اس کا آدھا دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں ہے، اور اس پر آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۱ ۷۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے مجرم کا وہی دانت اوکھیڑ ڈالے یا اس سے اپنے دانت کی دیت لے،

اِذَا نَزَعَ سِنَّ رَجُلٍ وَسِنُّ الْجَانِیْ سَوْدَاءُ اَوْ صَفْرَاءُ اَوْ حَمْرَاءُ اَوْ خَضْرَاءُ خُیِّرَ الْمَجْنِیُّ عَلَیْہِ اِنْ شَاءَ نَزَعَہَا بِنُقْصَانِہَا وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَہٗ اَرْشَ سِنِّہٖ خَمْسَمِائَۃٍ وَاِنْ کَانَ الْعَیْبُ فِیْ سِنِّ الْمَجْنِیِّ عَلَیْہِ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ (الظہیریہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھیڑ لیا اور مجرم کا وہ دانت عیب دار سیاہ، یا زرد، یا سرخ، یا سبز ہے تو مدعی کو اختیار ہے چاہے قصاص میں مجرم کا وہی عیب دار دانت اکھاڑ لے یا مدعی سے پانچسو درم لیلے اور اگر مدعی کے دانت میں کوئی عیب ہو تو اس صورت میں حکومت عدل ہے،

۹۲ ۷۔ اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ ڈالا اور مجرم کے منہ میں دانت نہیں، پھر اس کے منہ میں وہ دانت نکل آیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَلَعَ رَجُلٌ ثَنِیَّۃَ رَجُلٍ وَثَنِیَّۃُ الْقَالِعِ مَقْلُوْعَۃٌ فَنَبَتَتْ ثَنِیَّتُہٗ بَعْدَ الْقَلْعِ فَلَا قِصَاصَ فِیْہِ وَلِلْمَقْلُوْعَۃِ ثَنِیَّتُہٗ اَرْشُہَا (المحیط)

اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھیڑ لیا اور مجرم کے منہ میں وہ دانت نہیں تھا پھر وہ دانت نکل آیا تو بہر حال قصاص نہیں البتہ مدعی کو دیت ملے گی،

۷۹۳۔ اگر کسی نے کسی کا زائد دانت اوکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا

وَلَا قِصَاصَ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ وَإِنَّمَا يَجِبُ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی کے منہ میں زائد دانت ہو اور کسی نے اس کا وہی زائد دانت اوکھیڑ لیا تو مجرم پر قصاص نہیں بلکہ حکومت عدل ہوگی

۷۹۴۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ دانت سے کاٹا اور اس نے ہاتھ چھڑانے کے لیے ہاتھ کو جھٹکا دیا جس سے اس کا دانت ٹوٹ گیا تو اس پر کوئی قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ صَاحِبُ الْيَدِ يَدَهُ وَقَلَعَ سِنَّ الْعَاضِّ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی شخص کے ہاتھ کو دانت سے کاٹا اور اس شخص نے اپنے ہاتھ کو چھڑایا جس سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس شخص پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۷۹۵۔ اگر کسی کے طمانچہ سے کسی کا دانت ٹوٹ گیا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ ضَرَبَ لَطْمَةً فَسَقَطَ سِنٌّ مِنْهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ (الھدایہ)

اگر کسی نے کسی کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے اس کا دانت گر پڑا تو مجرم پر دانت کا قصاص واجب ہوگا،

۷۹۶۔ اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو گو اس کا ہاتھ مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن وہ اس کے عوض کاٹا جائے گا،

وَمَنْ قَطَعَ يَدَ غَيْرِهِ مِنَ الْمَفْصِلِ عَمْدًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَلَوْ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْ يَدِ الْمَقْطُوعِ وَهٰذَا إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ الْبُرْءِ وَكَانَ الْقِصَاصُ قَبْلَ الْبُرْءِ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو قصداً جوڑ سے کاٹ دیا تو کاٹنے والے کا ہاتھ گو مدعی کے ہاتھ سے بڑا ہو لیکن قصاص میں کاٹا جائیگا البتہ قصاص اس وقت واجب ہوگا جب مدعی کا زخم اچھا ہو جائیگا،

۷۹۷۔ یہی حکم انگلی کے قصاص کا بھی ہے،

كَذَا فِي الْأَصَابِعِ الْقِصَاصُ إِذَا قُطِعَتْ

یہی حکم انگلی کے قصاص کا بھی ہے بشرطیکہ جوڑ سے کاٹی

مِنْ مَفَاصِلِهَا وَلَا قِصَاصَ فِيهَا إِذَا كَانَتِ الْقَطْعُ بِهَا مِنَ الْمَفْصِلِ (خزانۃ المفتیین)

جائے لیکن اگر مدعی کی انگلی جوڑ سے نہیں کاٹی گئی ہو تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۸۔ اگر کسی کا ہاتھ نصف کلائی سے یا کسی کا پاؤں نصف پنڈلی سے کاٹا گیا تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ قَطَعَ رِجْلَ يَدَ رَجُلٍ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ أَوْ رِجْلَهُ مِنْ نِصْفِ السَّاقِ عَمَدًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْقِصَاصُ (المحیط)

اگر کسی کا ہاتھ قصداً نصف کلائی سے یا کسی کا پاؤں قصداً نصف پنڈلی سے کاٹا گیا ہو تو کاٹنے والے پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۷۹۹۔ مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہ کاٹی جائیگی،

لَا يُقْطَعُ السَّبَّابَةُ الْيُمْنٰى إِلَّا بِالسَّبَّابَةِ الْيُمْنٰى وَلَا السَّبَّابَةُ الْيُسْرٰى إِلَّا بِالْيُسْرٰى فَكَذَا لَا يُقْطَعُ الْإِبْهَامُ بِالسَّبَّابَةِ وَلَا السَّبَّابَةُ بِالْوُسْطٰى وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْأَعْضَاءِ إِلَّا بِمِثْلِهِ مِنَ الْقَاطِعِ، (الذخیرہ)

مدعی کی داہنی انگلی کے عوض مجرم کی بائیں انگلی نہیں کاٹی جائیگی قصاص مجرم کی اسی انگلی سے لیا جائیگا جو انگلی مدعی کی اس نے کاٹی ہو، دوسرے انگلی پر قصاص نہیں ہے، حاصل یہ کہ اعضاء کے قصاص میں مجرم سے اسی عضو کا مواخذہ ہوگا جو عضو مدعی کا کاٹا گیا ہے،

۸۰۰۔ اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص نہیں ہے،

مَقْطُوعَةُ الْإِبْهَامِ مِنْ يَدِهَا الْيُمْنٰى إِذَا قَطَعَ مِثْلَهُ لَا قِصَاصَ بَيْنَهُمَا وَكَذَا مَقْطُوعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى إِذَا قَطَعَ سَاعِدَ مِثْلِهِ لَا قِصَاصَ (محیط برہانی)

اگر کسی کے کوئی انگلی یا ہاتھ نہ ہو اور وہ کسی کی وہی انگلی یا وہی بات کاٹ ڈالے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

۸۰۱۔ پانوں کے بدلے ہاتھ یا ہاتھ کی انگلی کے بجائے پانوں کی انگلی نہیں کاٹی جائیگی

وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ بِالرِّجْلِ وَلَا اِصْبَعٌ مِنْ يَدٍ بِاِصْبَعٍ مِنْ رِجْلٍ، (المبسوط)

پانوں کے بدلے ہاتھ اور ہاتھ کی انگلی پانوں کی انگلی کے عوض کاٹی نہیں جاسے گی،

۸۰۲۔ اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب ہوگا بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

اِذَا قَطَعَ رَجُلَانِ يَدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَلَا قِصَاصَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ (الهداية)

اگر دو شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالیں تو دونوں پر قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ ان پر نصف دیت واجب ہوگی،

۸۰۳۔ صحیح ہاتھ اس شخص کے ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا جس کی انگلیاں کم ہوں،

لَا تُقْطَعُ الْيَدُ الصَّحِيحَةُ بِنَاقِصَةِ الْاَصَابِعِ (محیط سرخسی)

جو ہاتھ صحیح ہو وہ اس ہاتھ کے عوض نہ کاٹا جائیگا، جس کی انگلی کم ہو،

۸۰۴۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں ایسا زخم ہو جس سے مٹھی باندھنے میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان نہ ہو تو یہ قصاص کے لیے مانع نہیں ہے،

وَاِنْ كَانَ جِرَاحَةٌ لَا يُوجِبُ نُقْصَانَ دِيَةٍ يَدٍ بِاَنْ كَانَ نُقْصَانًا لَا يُوهِنُ فِي الْبَطْشِ فَاِنَّهُ لَا يَمْنَعُ وُجُوبَ الْقِصَاصِ وَيَجْعَلُ وُجُودَ هٰذَا الْعَيْبِ وَعَدَمَهُ بِمَنْزِلَةٍ وَاِنْ كَانَ نُقْصَانًا يُوهِنُ فِي الْبَطْشِ حَتّٰى يَجِبَ بِقَطْعِهِ

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اگر اس کے ہاتھ میں زخم ہو اور وہ زخم مٹھی باندھنے اور ہاتھ کے دوسرے افعال میں خلل انداز نہ ہو اور اس سے دیت کا نقصان بھی نہ ہو تو وہ مانع قصاص نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے زخم کا وجود اور عدم برابر ہے لیکن اگر زخم سے ہاتھ کے کاموں کا نقصان ہو تو ہاتھ کاٹنے والے

حُكُومَةُ عَدْلٍ لِأَنَّ نِصْفَ الدِّيَةِ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْيَدِ الشَّلَّاءِ (المحیط)

پر قصاص نہیں ہے اور اس کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۰۵۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے ہاتھ کے کام میں خلل نہ واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص ہے،

وَلَوْ قَطَعَ الْكَفَّ وَفِيهِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ تُوزَنُ مَعَ الْكَفِّ فَلَا قِصَاصَ فِيهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تُوزَنُ مَعَ الْكَفِّ يَجِبُ الْقِصَاصُ (محیط سرخسی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور اس سے کام میں خلل واقع ہوتا ہو تو ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص نہیں ہے لیکن اگر کام میں کوئی خلل واقع ہوتا ہو تو قصاص واجب ہوگا،

۸۰۶۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو گو اس کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو لیکن وہ قصاص میں کاٹی نہ جاوے گی،

وَإِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ إِصْبَعًا زَائِدَةً فَلَا قِصَاصَ فِيهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ أَوْ لَمْ تَكُنْ (محیط برہانی)

اگر کسی کے ہاتھ میں زائد انگلی ہو اور کسی نے وہ زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے گو کاٹنے والے کے ہاتھ میں زائد انگلی موجود ہو،

۸۰۷۔ اگر کسی کے ہاتھ کا قصاص میں کاٹا جانا واجب ہو گیا پھر بسبب مرض کے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا یا کسی نے ظلماً اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے،

وَإِذَا قُطِعَ يَدُ رَجُلٍ عَمْدًا حَتَّى وَجَبَ الْقِصَاصُ فَقَطَعَ يَدَ الْقَاطِعِ بِآكِلَةٍ أَوْ ظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ بَطَلَ الْقِصَاصُ وَلَا يُنْقَلُ إِلَى الْأَرْشِ وَلَوْ قُطِعَ يَدُ الْقَاطِعِ بِقِصَاصٍ لِرَجُلٍ آخَرَ

اگر کسی کے ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے کسی کے ہاتھ پر قصاص واجب ہو گیا لیکن اسکا ہاتھ بسبب مرض کے کٹ گیا یا اس کے ہاتھ کو بطریق ظلم کے کسی نے کاٹ ڈالا تو اس سے قصاص اور دیت ساقط ہو جائینگے، لیکن اگر مجرم کا ہاتھ

أَوْ فِي سَرِقَةٍ كَانَ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ أَرْشُ يَدِ صَاحِبِ الْقِصَاصِ الْأَوَّلِ، (قاضیخان)

دوسرے ہاتھ کے قصاص میں یا چوری کیوجہ سے کاٹ لیا گیا تو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت اوس پر واجب ہوگی،

۸۰۸۔ جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل یا عیب دار ہو تو اس کو اختیار ہی جاہے اسکا وہی عیب دار ہاتھ کاٹ لے یا اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

إِذَا كَانَتْ يَدُ الْمَقْطُوعِ صَحِيحَةً وَيَدُ الْقَاطِعِ شَلَّاءَ أَوْ نَاقِصَةَ الْأَصَابِعِ فَالْمَقْطُوعُ يَدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ قَطَعَ الْيَدَ الْمَعِيبَةَ وَلَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهَا وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْأَرْشَ كَامِلًا (الکافی)

جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر اس کا ہاتھ صحیح اور ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ شل ہو یا اسکی انگلی میں کوئی نقص ہو تو اس کو اختیار ہی جاہے تو اس کے عیب دار ہاتھ کو کاٹ لے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد کوئی تاوان اوسپر نہ ہوگا اور چاہا تو اس سے اپنے ہاتھ کی دیت لے لے،

۸۰۹۔ لیکن یہ اختیار اس وقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ اس کے لیے کارآمد ہو اور اگر کارآمد نہ ہو تو وہ محل قصاص نہیں بلکہ اوسپر دیت عائد ہوگی،

وَكَانَ الصَّدْرُ الشَّهِيدُ بُرْهَانُ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا يَثْبُتُ الْخِيَارُ لِلْمَقْطُوعِ فِي هٰذِهِ الصُّوَرِ إِذَا كَانَتِ الشَّلَّاءُ مِمَّا يُنْتَفَعُ بِهَا مَعَ ذٰلِكَ وَأَمَّا إِذَا كَانَتْ غَيْرَ مُنْتَفَعٍ بِهَا فَهِيَ لَيْسَتْ بِمَحَلِّ الْقِصَاصِ فَلَا خِيَارَ لِلْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ بَلْ لَهُ دِيَةٌ صَحِيحَةٌ كَمَا لَوْ لَمْ يَكُنْ لِلْقَاطِعِ تِلْكَ الْيَدِ أَصْلًا وَبِهِ يُفْتَى (المحیط)

لیکن جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے اس کو یہ اختیار اسوقت ہے جب ہاتھ کاٹنے والے کو اسکا ناقص ہاتھ سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو لیکن اگر اس کو اس کے ہاتھ سے کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو تو وہ محل قصاص نہ ہوگا کیونکہ غیر مفید ہاتھ عدم کا حکم رکھتا ہے اور اس صورت میں اسکو اختیار نہ ہوگا اور اس کے ہاتھ کی دیت ہاتھ کاٹنے والے پر عائد ہوگی،

۸۱۰- اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہے، ابھی اس نے قصاص یا دیت میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی نے ہاتھ کاٹنے والے کے ہاتھ کو ظلماً کاٹ لیا تو اس صورت میں اوسکا حق باطل ہو جائیگا،

وَلَوْ ذَهَبَتِ الْعَيْنُ قَبْلَ اخْتِيَارِ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ أَوْ قُطِعَتْ ظُلْمًا بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَايِخِ وَإِذَا قُطِعَتْ يَدُ رَجُلٍ عَلَيْهِ مِنْ قَوَدٍ أَوْ سَرَقَةٍ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَرْشُ الْيَدِ الْمَقْطُوعَةِ، (الكافي)

اگر ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ عیب دار ہو اور جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا ہو اوسنے ابھی قصاص یا دیت کو اختیار نہیں کیا تھا کہ اسی حالت میں ہاتھ کاٹنے والے کے عیب دار ہاتھ کو کسی نے ظلم سے کاٹ لیا تو اس صورت میں اوسکا حق باطل ہو جائیگا لیکن اگر اوسکا عیب دار ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کیوجہ سے کاٹا گیا تو اس صورت میں اوسکے ہاتھ کی دیت اس پر واجب ہوگی،

۸۱۱- اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اس کی انگلی جیسی صرف ایک ہی انگلی ہے تو اس کی ایک انگلی کاٹی جاے گی، اور ایک انگلی کی دیت لیجاے گی،

وَإِذَا قَطَعَ لَهُ إِصْبَعَيْنِ وَلَيْسَ لِلْقَاطِعِ إِلَّا إِصْبَعٌ وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ يَقْطَعُهَا وَيَأْخُذُ أَرْشَ الْأُخْرَى (الجوهرة النيرة)

اگر کسی نے کسی کی دو انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے ہاتھ میں اسکے مثل صرف ایک انگلی ہو تو اس صورت میں ہاتھ کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی کاٹی جائیگی اور ایک انگلی کی دیت لیجائیگی،

۸۱۲- اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے داہنا ہاتھ نہیں ہے تو اس سے داہنے ہاتھ کی دیت لیجاے گی،

وَلَوْ قَطَعَ يَمِينَ رَجُلٍ وَلَا يَمِينَ لِلْقَاطِعِ فَحَقُّ الْمَقْطُوعَةِ يَدُهُ فِي الْأَرْشِ فِي الْحَالِ (خزانة المفتيين)

اگر کوئی شخص کسی کے داہنے ہاتھ کو کاٹ لے اور اس کے داہنا ہاتھ نہ ہو تو اس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کے بدلے اس پر دیت واجب ہوگی،

۸۱۳- اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ لیا، پھر دوسرے کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور یہ دونوں قصاص لینا چاہتے ہیں، تو پہلے اس کا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا، پھر کہنی والے کو اختیار ہوگا چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

وَلَوْ قَطَعَ كَفَّ رَجُلٍ مِنْ مَفْصِلٍ ثُمَّ قَطَعَ يَدَ آخَرَ مِنَ الْمِرْفَقِ ثُمَّ اجْتَمَعَا فَإِنَّ الْكَفَّ تُقْطَعُ بِصَاحِبِ الْكَفِّ ثُمَّ يُخَيَّرُ صَاحِبُ الْمِرْفَقِ فَإِنْ شَاءَ قَطَعَ مَا بَقِيَ لِحَقِّهِ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْأَرْشَ (شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کلائی سے کاٹ ڈالا پھر اسی نے دوسرے شخص کا ہاتھ کہنی سے کاٹا اور دونوں بالاتفاق قصاص لینا چاہتے ہیں تو اس صورت میں پہلے اسکا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائیگا اس کے بعد کہنی والے کو اختیار ہوگا چاہے اس کے بقیہ ہاتھ کو کاٹ لے یا اس سے دیت لے،

۸۱۴- اگر کسی نے ایک شخص کا داہنا ہاتھ، پھر دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے،

لَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ الْيُمْنَى وَالْيُسْرَى مِنْ آخَرَ قُطِعَتْ يَدَاهُ بِهِمَا وَكَذَلِكَ إِنْ قَطَعَهُمَا مِنْ وَاحِدٍ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا داہنا ہاتھ اور دوسرے کا بایاں ہاتھ کاٹ لیا تو اس صورت میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب وہ کسی کے دونوں ہاتھ کو کاٹ ڈالے یعنی قصاص میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹے جائینگے،

۸۱۵- اگر کسی نے دو شخصوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لے کر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

وَلَوْ قَطَعَ رَجُلٌ يُمْنَى رَجُلَيْنِ قُطِعَتْ يَمِينُهُ بِهِمَا وَغَرِمَ دِيَةً وَاحِدَةً بَيْنَهُمَا (المبسوط)

اگر کوئی شخص دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس صورت میں اسکا داہنا ہاتھ کاٹ لیا جائیگا اور ایک ہاتھ کی دیت لیکر دونوں پر تقسیم کر دیجائے گی،

۸۱۶ - اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اچھے ہونے سے پہلے جوڑ سے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا تو قصاص میں اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا،

وَلَوْ قَطَعَ اَصَابِعَ رَجُلٍ عَمْدًا ثُمَّ قَطَعَ كَفَّهُ عَنِ الْمَفْصَلِ قَبْلَ الْبُرْءِ يُقْطَعُ يَدُ الْقَاطِعِ دُوْنَ اَصَابِعِهِ۔ (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اس کے بعد اس کے ہاتھ کو جوڑ سے اسکی صحت پانے سے پہلے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اسکا ہاتھ کاٹ لیا جاے گا اور انگلی کا قصاص ساقط ہو جائیگا،

۸۱۷ - لیکن اس صورت میں اگر صحت کے بعد ہاتھ کاٹا ہو تو انگلی کا قصاص واجب ہو گا اور باقی ہاتھ میں حکومت عدل ہو گی،

وَاِنْ تَخَلَّلَ بَيْنَهُمَا بُرْءٌ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاَصَابِعِ وَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ فِي الْكَفِّ (المحیط)

اگر انگلی کاٹنے کے بعد صحت ہو گئی اس کے بعد اس نے ہاتھ کو کاٹا تو اس صورت میں انگلی کا قصاص واجب ہو گا اور بقیہ ہاتھ میں حکومت عدل ہو گی،

۸۱۸ - اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی پھر اس کے اثر سے اس کے پاس کی انگلی بھی گر گئی، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت دینی پڑے گی،

فِي نَوَادِرِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ اِنْ قَطَعَ اِصْبَعَ اِنْسَانٍ فَسَقَطَ اِصْبَعٌ اُخْرٰى بِجَنْبِهَا عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يَجِبُ دِيَةُ اِصْبَعَيْنِ

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی بھی زخم کے اثر یا ورم سے گر پڑی تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہ لیا جائیگا بلکہ دونوں انگلی کی دیت واجب ہو گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک پہلی انگلی کے عوض میں قصاص لیا جاے گا اور دوسری انگلی کے عوض دیت لیجائیگی

وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْاِصْبَعِ الْاُوْلٰى وَالدِّيَةُ فِي الْاِصْبَعِ الثَّانِيَةِ

وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا (الذخيرہ)

اور امام محمد کے نزدیک دونوں انگلی کے عوض قصاص لیا جاے گا،

۸۱۹۔ اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہوگیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَطَعَ إِصْبَعَ رَجُلٍ عَمْدًا فَشَلَّتِ الْكَفُّ فَلَا قِصَاصَ فِي الْإِصْبَعِ وَفِي الْيَدِ دِيَةٌ فِي قَوْلِ أَصْحَابِنَا جَمِيعًا (الذخيرہ)

اگر کسی نے قصداً کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کا ہاتھ شل ہوگیا تو اس صورت میں انگلی کے عوض قصاص نہیں ہے بلکہ ہاتھ کی دیت واجب ہوگی،

۸۲۰۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہوگئی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ قَطَعَ إِصْبَعًا فَشَلَّتْ بِجَنْبِهَا أُخْرَى قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ دِيَةُ الْإِصْبَعَيْنِ وَقَالَا يُقْتَصُّ مِنَ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ أَرْشُهَا (الظهيريہ)

اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور اس کے پاس کی دوسری انگلی شل ہوگئی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کسی انگلی کا قصاص نہیں لیا جائیگا اور دونوں انگلیوں کی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک پہلی انگلی کا قصاص لیا جائیگا اور دوسری انگلی کی دیت دلوائی جائیگی،

۸۲۱۔ اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص نہیں ہے

وَإِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ مِنْ يَدِ رَجُلٍ إِصْبَعًا زَائِدَةً فَلَا قِصَاصَ فِيهِ سَوَاءٌ كَانَ لِلْقَاطِعِ إِصْبَعٌ زَائِدَةٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ، (محيط البرهانی)

اگر کسی نے کسی کی زائد انگلی کاٹ ڈالی تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا چاہے اس کے زائد انگلی ہو یا نہ ہو،

۸۲۲۔ اگر کسی نے کسی کی ایک انگلی قصداً کاٹی لیکن چھری دوسری انگلی پر بھی چل گئی اور وہ کٹ گئی، تو پہلی انگلی کا قصاص اور دوسری انگلی کی دیت لیجائے گی،

إِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ اِصْبَعَ إِنْسَانٍ عَمْدًا فَاقْتَصَّ لِلْأَوَّلِ إِلَى الْإِصْبَعِ الْآخَرِ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْإِصْبَعِ الْأَوَّلِ وَالدِّيَةُ فِي الْإِصْبَعِ الثَّانِيَةِ بِلَا خِلَافٍ (المحيط)

اگر کسی نے قصداً کسی کی ایک انگلی کاٹ ڈالی اور دوسری انگلی پر بھی چھری چل گئی اور اس نے اس کو کاٹ دیا تو اس صورت میں پہلی انگلی کے لئے قصاص اور دوسری انگلی کے لیے دیت ہے،

۸۲۳۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے عوض اسکا ہاتھ کاٹا گیا، پھر پہلا زخمی اس زخم کے اثر سے مرگیا تو دوسرے کو اس کے قصاص میں قتل کیا جائیگا، اور اگر ہاتھ کاٹنے سے دوسرا مر گیا تو پہلے زخمی کے عاقلہ پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی قصاص عائد نہ ہوگا،

لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فَاقْتُصَّ لَهُ فَمَاتَ الْمَقْطُوعُ لَهُ أَوَّلًا قُتِلَ الْمَقْطُوعُ الثَّانِي بِهِ وَهُوَ الْقَاطِعُ أَوَّلًا قِصَاصًا وَلَوْ مَاتَ الْمُقْتَصُّ وَهُوَ الْمَقْطُوعُ قِصَاصًا مِنَ الْقَطْعِ فَدِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمُقْتَصِّ لَهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، (التبيين)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور اس کا ہاتھ قصاص میں کاٹ لیا گیا پھر پہلا زخمی اسی زخم سے مرگیا تو اس صورت میں دوسرا شخص جس کا ہاتھ قصاص میں کاٹا گیا ہے، قصاصاً قتل کیا جائے گا، اور اگر دوسرا شخص ہاتھ کاٹنے کے زخم سے ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے زخمی کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۸۲۴۔ اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ لیا پھر دوسرے نے اس کا بقیہ حصہ کاٹ لیا اور وہ اس زخم سے ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں دوسرا شخص یعنی جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے، قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے شخص کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائیگا،

لَوْ قَطَعَ اِصْبَعَهٗ اَوْ يَدَهٗ ثُمَّ قَطَعَ الْاٰخِرُ مَا بَقِيَ مِنَ الْيَدِ فَمَاتَ كَانَ الْقِصَاصُ عَلَى الثَّانِيْ فِي النَّفْسِ دُوْنَ الْاَوَّلِ وَ تُقْطَعُ اِصْبَعُ الْاَوَّلِ اَوْ يَدُهٗ ۔ (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر دوسرے نے اسکے بقیہ ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور وہ اس زخم سے مر گیا تو اس صورت میں جس نے بقیہ ہاتھ کاٹا ہے وہ قصاصاً قتل کیا جائیگا اور پہلے انگلی یا ہاتھ کاٹنے والے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جاے گا،

۸۲۵۔ اگر کسی نے کسی کا ہات کاٹ ڈالا پھر اس کے بعد اس کو قتل کر دیا تو مجرم پر دونوں جرموں کا مواخذہ ہو گا،

مَنْ قَطَعَ يَدَهٗ فَقَتَلَهٗ اُخِذَ بِهِمَا سَوَاءٌ كَانَ عَمَدَيْنِ اَوْ خَطَاَيْنِ اَوْ مُخْتَلِفَيْنِ تَخَلَّلَ بُرْءٌ اَوْ لَا اِلَّا فِيْ خَطَاَيْنِ لَمْ يَتَخَلَّلْ بُرْءٌ فَيَجِبُ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ فَاِنْ كَانَتِ الْاُوْلٰى خَطَاءً يَجِبُ دِيَةُ الْيَدِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَقُتِلَ قِصَاصًا وَاِنْ كَانَتِ الثَّانِيَةُ خَطَاءً فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ فِي الْيَدِ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِي النَّفْسِ،

(شرح المبسوط)

اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر پھر اس کو قتل کر دیا تو اسپر دونوں جرموں کا مواخذہ ہو گا چاہے دونوں جرم قصداً ہوں یا دونوں خطاً ہوں یا ان میں سے ایک عمداً ہو اور دوسرا خطاً عمد میں قصاص اور خطا میں اوس کے عاقلہ پر دیت واجب ہو گی چاہے پہلا زخم اچھا ہوا ہو یا نہ ہوا ہو البتہ جس صورت میں دونوں جرم خطا واقع ہوے ہونگے اور پہلا زخم اچھا نہ ہوا ہو گا تو اس صورت میں ایک دیت واجب ہو گی،

۸۲۶۔ اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے اور وہ ایک جنس سے تھے یعنی دونوں بالقصد یا بالخطاء تھے تو دونوں ایک جرم خیال کئے جائیں گے، اور اگر دونوں مختلف جنس کے ہوئے یعنی ایک بالعمد اور دوسرا بالخطاء تو اگر پہلے سے صحت واقع ہو گئی ہو تو ہر ایک کو مستقل جرم خیال کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنٰى جِنَايَتَيْنِ عَلٰى شَخْصٍ وَاحِدٍ فَاِنِ اتَّحَدَ جِنْسًا بِاَنْ كَانَ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً وَمَاتَ اِعْتَبَرْنَا وَاحِدَةً وَاِنْ تَخَلَّلَ الْبُرْءُ وَاخْتَلَفَا بِاَنْ كَانَ اَحَدُهُمَا عَمَدًا وَالْاٰخَرُ خَطَاءً وَ الْجَانِيْ وَاحِدٌ اَوْ اِثْنَانِ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ حُكْمُ نَفْسِهٖ (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کے بدن پر دو جرم کئے تو اگر دونوں جرم ایک جنس سے ہوں یعنی دونوں بالقصد ہوں یا دونوں بالخطاء ہوں، اور وہ شخص ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں دونوں جرموں کا حکم ایک ہوگا اور اگر دونوں جرم مختلف جنس سے ہوں یعنی ایک ان میں سے بالقصد ہو اور دوسرا بالخطاء تو اگر ایک ان میں سے پہلے زخم کے اچھے ہونے کے بعد واقع ہو تو اس صورت میں ہر ایک کے لیے وہی حکم ہوگا جو اس جرم کا ہے چاہے دونوں جرم ایک شخص سے واقع ہوں یا دو شخص سے۔

۸۲۷۔ اگر کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹ کر اس کے اچھے ہونے سے پہلے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام چاہے تو پہلے اس کا ہاتھ کاٹے پھر اس کو قتل کرے اور چاہے تو بغیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کر دے لیکن صاحبین کے نزدیک وہ اس کو صرف قتل کر سکتا ہے۔

وَاِنْ كَانَ قَطَعَ يَدَهٗ عَمَدًا ثُمَّ قَتَلَهٗ عَمَدًا قِيْلَ اِنْ شَاءَ اَقَادَ بِالْيَدِ ثُمَّ بِالنَّفْسِ وَاِنْ شَاءَ اَقَادَ بِالنَّفْسِ وَقِيْلَ اِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهٗ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهٗ

اگر کسی نے قصداً کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ہاتھ کے اچھے ہونے سے پہلے اس کو قصداً قتل کر دیا تو اس صورت میں امام اگر چاہے تو پہلے اسکے ہاتھ کو قطع کرے پھر اس کو قتل کرے اور اگر چاہے

وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَالَا یُقْتَلُ وَکَالَا یُقْطَعُ (الہدایہ)

تو اس کو غیر ہاتھ کاٹے ہوئے قتل کرے لیکن صاحبین کے نزدیک صرف اس کو قتل کیا جائیگا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا

۸۲۸- عمداً پورے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص ہے، اور تھوڑے سے حشفہ کے کاٹنے میں قصاص نہیں

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشَفَةَ کُلَّهَا عَمْدًا فَفِیْهِ الْقِصَاصُ وَاِنْ قَطَعَ بَعْضَهَا فَلَا قِصَاصَ (المحیط)

اگر قصداً پورا حشفہ کاٹ لیا جاے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر تھوڑا سا حشفہ کاٹ لیا جائے تو قصاص واجب نہ ہوگا

۸۲۹- اگر اعضاے تناسل کا تھوڑا سا حصہ یا تمام اعضاے تناسل کو کسی نے کاٹ لیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ قَطَعَ بَعْضَ الذَّکَرِ فَلَا قِصَاصَ وَلَوْ قَطَعَ کُلَّ الذَّکَرِ ذَکَرَ فِی الْاَصْلِ اَنَّهٗ لَا قِصَاصَ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ اَنَّ فِیْهِ الْقِصَاصَ وَهُوَ الصَّحِیْحُ (ظاہر الروایۃ المصنفات)

اگر کسی نے عضوِ تناسل کا تھوڑا سا حصہ کاٹ لیا تو اس پر قصاص نہیں ہے اور اگر پورا عضوِ تناسل کاٹ لیا تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے اور یہی صحیح ہے اور امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ پورے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے

۸۳۰- خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے میں حکومتِ عدل ہے،

وَاَمَّا فِیْ ذَکَرِ الْخَصِیِّ وَالْعِنِّیْنِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ وَفِیْ ذَکَرِ الْمَوْلُوْدِ اِنْ تَحَرَّکَ یَجِبُ الْقِصَاصُ اِنْ کَانَ عَمْدًا وَالدِّیَةُ اِنْ کَانَ خَطَاءً وَاِنْ لَمْ یَتَحَرَّکْ کَانَتْ فِیْهِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

خواجہ سرا اور عنین کے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی اور لڑکے کا عضوِ تناسل اگر حرکت کرتا ہو اور قصداً کاٹا گیا ہو تو قصاص واجب ہوگا اور اگر خطاءً کاٹا گیا ہو تو دیت واجب ہوگی، لیکن اگر حرکت نہیں کرتا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۳۱- فوطہ کے کاٹنے کے متعلق ظاہر الروایہ کی کتابوں سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس میں قصاص ہے،

وَلَمْ يُوجَدْ فِي الْكُتُبِ الظَّاهِرَةِ اَنَّهٗ هَلْ يَجِبُ فِي قَطْعِ الْاُنْثَيَيْنِ الْقِصَاصُ حَالَةَ الْعَمَدِ (الظہیریہ)

ظاہر الروایہ کتابوں میں یہ لکھا ہوا نہیں ہے کہ قصداً فوطہ کے کاٹنے سے قصاص واجب ہوتا ہے،

۸۳۲- اگر پانوں کے جوڑ یا سرین کے جوڑ سے کسی کا پانوں کاٹا جاے تو قصاص ہو ورنہ نہیں

وَفِي الرِّجْلِ فِي الْعَمَدِ الْقِصَاصُ اِذَا قُطِعَ مِنْ مَفْصِلِ الْقَدَمِ اَوْ مِنْ مَفْصِلِ الْوَرِكِ بِخِلَافِ مَا اِذَا قُطِعَ مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ وَكَذٰلِكَ الْحُكْمُ فِي اَصَابِعِ الرِّجْلِ اِنْ قُطِعَتْ مِنَ الْمَفْصِلِ عَمَدًا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَاِنْ قُطِعَتْ مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ لَا يَجِبُ (المحیط)

اگر کوئی شخص کسی کے پاؤں کو قدم کے جوڑ سے یا سرین کے جوڑ سے کاٹ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور اگر جوڑ سے نہ کاٹے تو قصاص واجب ہوگا، یہی حکم پانوں کی انگلی کے کاٹنے کا بھی ہے یعنی اگر جوڑ سے کاٹے تو قصاص ہے ورنہ نہیں،

۸۳۳- ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے میں قصاص نہیں ہے،

وَلَوْ قَطَعَ اَظْفَارَ الْيَدَيْنِ اَوِ الرِّجْلَيْنِ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ رح اَنَّهٗ لَا قِصَاصَ فِيْهِ وَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (قاضی خاں)

ہاتھ پانوں کے ناخن کاٹنے میں قصاص نہیں ہے اور اس میں حکومتِ عدل واجب ہوگی،

آٹھواں باب

دیتوں کے بیان میں

۸۳۴- دیت اور ارش میں فرق

اَلدِّیَۃُ اَلْمَالُ الَّذِیْ ھُوَ بَدَلُ النَّفْسِ وَالْاَرْشُ اِسْمٌ لِلْوَاجِبِ بِالْجِنَایَۃِ عَلٰی مَادُوْنَ النَّفْسِ (الکافی)

دیت وہ مال ہے جو جان کے بدلے واجب ہوتا ہے اور ارش اس مال کو کہتے ہیں جو اعضاء کے نقصان پہنچانے کے عوض واجب ہوتا ہے،

۸۳۵- دیت کس چیز سے ادا کیجاتی ہے،

وَکُلُّ دِیَۃٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ یُقْضٰی مِنْ ثَلٰثَۃِ اَشْیَاءَ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ (شرح الطحاوی)

اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت اونٹ، دینار اور درہم سے ادا کیجاتی ہے،

۸۳۶- دیت کی تعداد

قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ مِنَ الْاِبِلِ مِأَۃٌ وَمِنَ الْعَیْنِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَمِنَ الْوَرِقِ عَشَرَۃُ

دیت کامل سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہے اور قاتل کو اختیار ہے کہ ان تینوں قسموں میں سے جونسی

اَلْاٰفِ وَلِلْقَاتِلِ الْخِيَارُ يُؤَدِّي اَيَّ نَوْعٍ — تم چاہے ادا کرے،

شَاءَ (محیط سرخسی)

وَقَالَا مِنَ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَمِنَ — اور صاحبین کے نزدیک دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں
الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَمِنَ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ — یا دو سو حلے بھی دیت ہوتے ہیں اور ہر حلہ دو کپڑوں
كُلُّ حُلَّةٍ ثَوْبَانِ (الہدایہ) — کو کہتے ہیں ایک تہ بند اور ایک چادر،

۸۳۷ - اگر قاتل دیت میں بکریاں دینا چاہے تو ہر ایک کی قیمت پانچ درم ہونی چاہئے،

وَاَمَّا الْغَنَمُ فَيَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قِيْمَةُ كُلِّ — اگر قاتل بکریوں کا دینا منظور کرے تو ہر ایک بکری کی
خَمْسَةُ دَرَاهِمَ (جامع الرموز) — قیمت پانچ درم ہونی چاہئے،

۸۳۸ - دیت میں کیسے اونٹ دینے چاہئیں اور کیونکر دینے چاہئیں،

ثُمَّ لَا يَجِبُ اِبِلٌ كُلُّهَا مِنْ سِنٍّ وَاحِدٍ — اور جب قاتل اونٹوں کا ادا کرنا منظور کرے تو تمام اونٹوں
بَلْ مِنْ اَسْنَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي الْخَطَاِ الْمَحْضِ — کو ایک سن کا نہیں ہونا چاہئے بلکہ مختلف سن کے ہونے چاہئیں
يَجِبُ الْمِائَةُ اَخْمَاسًا عِشْرُوْنَ اِبْنَةُ — اور قتل خطا میں جب سو اونٹ ادا کیے جائیں تو ان کے
مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ اِبْنُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ — پانچ حصے کرنے چاہئیں، بنی اونٹنیاں ایک سال
اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَعِشْرُوْنَ — کی بیس نر اونٹ ایک سال کے اور بیس اونٹنیاں دو سال
جَذَعَةٌ وَفِي شِبْهِ الْعَمْدِ يَجِبُ الْمِائَةُ — کی اور تیس اونٹنیاں تین سال کی اور بیس اونٹنیاں
اَرْبَاعًا عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ — چار سال کی اور شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوتی ہے یعنی اس کے
خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ اِبْنَةُ مَخَاضٍ وَخَمْسَةٌ — چار حصے کرتے ہیں پچیس اونٹنیاں ایک سال کی پچیس
وَعِشْرُوْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ — اونٹنیاں دو سال کی پچیس اونٹنیاں تین سال کی اور
حِقَّةٌ وَخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةٌ (محیط) — پچیس اونٹنیاں چار سال کی،

۸۳۹۔ اگر قاتل حلے یا گائے دینا چاہے تو ان کی قیمت کیا ہونی چاہئے،

وَقَالَ اَقْضِیْ عَلٰی اَھْلِ الْحُلَلِ بِمِائَتَیْ حُلَّۃٍ كُلُّ حُلَّۃٍ قِیْمَتُھَا خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا وَعَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ بِمِائَۃِ بَقَرَۃٍ قِیْمَتُہٗ كُلُّ بَقَرَۃٍ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا (محیط البرہانی)

اگر قاتل حلہ دینا منظور کرے تو ہر حلے کی قیمت پچاس درم ہونی چاہئے، اور اگر گائے دینا منظور کرے تو ہر گائے کی قیمت پچاس درم ہونی چاہیے،

۸۴۰۔ کن کن صورتوں میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

ثُمَّ الدِّیَۃُ یَجِبُ فِیْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَمَا یَجْرِیْ مَجْرَاہُ وَفِیْ شِبْہِ الْعَمْدِ وَفِی الْقَتْلِ بِسَبَبٍ وَفِیْ قَتْلِ الصَّبِیِّ وَالْمَجْنُوْنِ وَھٰذِہِ الدِّیَاتُ كُلُّھَا عَلَی الْعَاقِلَۃِ (الجوہرۃ النیرہ)

قتل خطاء، قتل قائمقام خطاء، قتل شبہ عمد قتل بالسبب اور لڑکے اور مجنون کے قتل میں قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے،

۸۴۱۔ قتل عمد میں لڑکے سے قصاص نہیں لیا جاتا اس کے مال سے دیت لیجاتی ہے

لَا قِصَاصَ فِیْمَا بَیْنَ الصَّبِیَّانِ وَعَمْدُ الصَّبِیِّ وَخَطَاءُہٗ سَوَاءٌ عِنْدَنَا حَتّٰی یَجِبُ الدِّیَۃُ فِیْ حَالَیْنِ وَیَكُوْنُ ذٰلِكَ فِیْ مَالِہٖ فِیْ فَصْلِ الْعَمْدِ وَفِی الزِّیَادَاتِ اَنَّ الدِّیَۃَ فِیْ فَصْلِ الْعَمْدِ یَجِبُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ اَیْضًا (محیط البرہانی)

قتل عمد میں بچوں پر قصاص واجب نہیں ہوتا اور اس کے قتل عمد اور قتل خطاء کا حکم یکساں ہے البتہ قتل عمد میں دیت اس کے مال سے واجب ہوتی ہے لیکن امام محمد فرماتے ہیں کہ قتل عمد کی صورت میں بھی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے،

۸۴۲۔ اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہو جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوتی ہے۔

وَكُلُّ عَمْدٍ سَقَطَ الْقِصَاصُ فِيهِ بِشُبْهَةٍ فَالدِّيَةُ فِي مَالِ الْقَاتِلِ وَكُلُّ أَرْشٍ وَجَبَ بِالصُّلْحِ فَهُوَ فِي مَالِ الْقَاتِلِ غَيْرَ أَنَّ الْأَوَّلَ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ وَالثَّانِيَ يَجِبُ حَالًّا (الهداية)

اگر قتل عمد میں بوجہ شبہ کے قصاص ساقط ہو جائے تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی اور جو مال بوجہ صلح کے واجب ہو وہ قاتل کے مال سے سردست ادا کیا جائے گا،

۸۴۳- کن صورتوں میں قاتل پر اور کن صورتوں میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے

اَلْعَمْدُ الْمَحْضُ إِذَا وَجَبَ الدِّيَةُ يَجِبُ فِي مَالِهِ فِي النَّفْسِ وَفِيمَا دُونَ النَّفْسِ فِي الْخَطَاءِ فِيهِمَا عَلَى الْعَاقِلَةِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي النَّفْسِ يُوجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَفِيمَا دُونَ النَّفْسِ يَجِبُ عَلَى الْجَانِي وَإِنْ بَلَغَ دِيَةً تَامَّةً، (الخلاصة)

عمد کی صورت میں چاہے کسی کو قتل کرے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچائے دیت مجرم کے مال پر واجب ہوتی ہے، اور خطاء کی صورت میں دونوں حالتوں میں مجرم کے عاقلہ پر واجب ہوتی ہے، اور شبہ عمد میں اگر قتل ذات کا ہو تو مجرم کے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے اور اگر اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے تو دیت مجرم پر واجب ہوتی ہے گو دیت کاملہ ہو،

۸۴۴- کونسی دیت تین سال میں اور کونسی سردست ادا کیجاتی ہے،

وَكُلُّ دِيَةٍ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْقَتْلِ فِي خَطَاءٍ أَوْ شِبْهِ عَمْدٍ أَوْ عَمْدٍ دَخَلَهُ الشُّبْهَةُ فَهُوَ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ الثُّلُثُ وَكَذَا مَنْ أَقَرَّ بِقَتْلِ خَطَاءٍ كَانَتِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ فِي ثَلٰثِ سِنِينَ وَلَوْ صَالَحَ مِنَ الْجِنَايَةِ عَلَى مَالٍ فَهُوَ فِي مَالِ الْجَانِي

قتل خطاء، قتل شبہ عمد اور قتل عمد کی دیت جس شبہ سے قصاص ساقط ہو جائے جس شخص پر واجب ہوتی ہے اس سے تین سال میں لیجاتی ہے اسی طرح جس صورت میں قاتل نے قتل خطاء کا اقرار کیا ہے اس سے دیت تین سال میں لیتے ہیں اور قاتل پر جو مال بوجہ صلح کے واجب ہوتا ہے اگر مدت کی شرط نہ ہو تو اس کو

حَالًّا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْاَجَلُ (الزیلعی) فوراً ادا کرنا چاہیے،

۸۴۵۔ دیت کے ادا کرنے کی مختلف مدتیں،

وَاِذَا كَانَ الْوَاجِبُ بِالْفِعْلِ ثُلُثَ دِيَةِ النَّفْسِ اَوْ اَقَلَّ كَانَ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَمَا زَادَ عَلَى الثُّلُثِ اِلٰى تَمَامِ الثُّلُثَيْنِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى تَمَامِ الدِّيَةِ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ (الہدایہ)

اگر ثلث دیت یا اس سے کم واجب ہو تو ایک سال میں لینگے اور اگر اس سے زیادہ واجب ہو تو دو ثلث تک کی زیادتی کو دوسرے سال لیں گے، اور اگر دو ثلث سے زیادہ ہو تو پوری دیت تک کی زیادتی کو تیسرے سال لیں گے،

۸۴۶۔ قتل خطاء کا اقرار کرکے اگر کسی نے چند سال کے بعد رجوع کیا تو دیت قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دلوائی جائیگی،

وَمَنْ اَقَرَّ بِالْقَتْلِ خَطَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ اِلَى الْقَاضِي اِلَّا بَعْدَ سِنِيْنَ يُقْضٰى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ فِيْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ مِنْ يَوْمِ يُقْضٰى (الکافی)

اگر کوئی شخص قتل خطاء کا اقرار کرنے پھر چند سال کے بعد قاضی کے پاس رجوع کر جاے تو قاتل کے مال سے تین سال میں قاضی کے فیصلہ کے دن سے دیت دلوائی جاے گی،

۸۴۷۔ بالغ اور نابالغ کی جان کی دیت میں کوئی فرق نہیں،

اَلصَّبِيُّ كَالْبَالِغِ فِيْ دِيَةِ النَّفْسِ (محیط البرہانی)

لڑکے اور بالغ دونوں کی جان کی دیت برابر ہے،

۸۴۸۔ مسلم، ذمی، اور مستامن کی دیت برابر ہے،

دِيَةُ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّيِّ وَالْمُسْتَاْمِنِ سَوَاءٌ (الکافی)

مسلمان، ذمی اور مستامن سب کی دیت برابر ہے،

۸۴۹۔ عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوتی ہے،

دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي نَفْسِهَا وَمَادُونَهَا نِصْفُ دِيَةِ الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةً لَيْسَ بِهَا أَرْشٌ مُقَدَّرٌ وَالْوَاجِبُ فِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ اِخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيهِ قِيلَ يُسْتَوِي الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِيهِ وَقِيلَ يُنَصَّفُ

(محیط سرخسی)

عورت کی جان اور اعضاء کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہوتی ہے اور جس جرم کا تاوان مقرر نہیں ہے اور اس میں حکومت عدل لازم آتی ہے اس میں عورت کے باب میں اختلاف ہے، بعضوں کا قول ہے کہ حکومت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور بعضوں کے نزدیک جو کچھ مرد کے لیے واجب ہوتا ہے، اس کا نصف عورت کے لئے واجب ہوتا ہے،

۸۵۰- عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ

وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْمِيرَاثِ فَقَدْ اُقِيمَ كُلُّ اِمْرَأَةٍ مَقَامَ نِصْفِ رَجُلٍ فِي الْمِيرَاثِ وَالشَّهَادَةِ فَكَذَا فِي الدِّيَةِ

(المحیط البرہانی)

عورت کی دیت کے نصف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت میراث اور شہادت میں بمنزلہ نصف مرد کے ہے، اس لیے دیت کے بارے میں بھی مرد کا نصف ہوگی،

۸۵۱- کن جرائم میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ أَرْشٌ مَعْلُومٌ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الھدایہ)

جس چیز کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حکومت عدل واجب ہوتی ہے،

۸۵۲- حکومت عدل کی تعریف

وَاخْتَلَفُوا فِي تَفْسِيرِ حُكُومَةِ الْعَدْلِ فَقَالَ الطَّحَاوِيُّ السَّبِيلُ إِلَى ذٰلِكَ أَنْ يُقَوَّمَ لَوْ كَانَ مَمْلُوكًا بِدُونِ هٰذَا الْأَثَرِ وَيُقَوَّمَ مَعَ هٰذَا الْأَثَرِ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى

حکومت عدل کے معنی یہ ہیں کہ مدعی کو اس عیب کے بغیر جو اس کو لاحق ہوا ہو غلام فرض کرکے اس کی قیمت تجویز کریں پھر اس عیب کیساتھ اسکی قیمت تجویز کریں، جو کچھ پہلی قیمت سے کم ہو وہی اس کے حق میں حکومت عدل

تَفَاوُتِ مَابَيْنَ الْقِيْمَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ نِصْفُ ہوگی،
عُشْرِ الدِّيَةِ وَاِنْ كَانَ بِقَدْرِ رُبُعِ الْعُشْرِ
يَجِبُ رُبُعُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى،

(الکافی)

۵۳۸- اعضاء کے نقصان پہنچانے میں دیت کاملہ کے واجب ہونے کا قاعدہ کلیہ

وَالْاَصْلُ فِي الْاَطْرَافِ اِذَا فَاتَ جِنْسُ جرائم متعلقہ اعضا کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر کسی
مَنْفَعَةٍ عَلَى الْكَمَالِ اَوْ زَالَ جَمَالٌ مَقْصُوْدٌ پورا فائدہ زائل ہوجائے یا جو مکمل حسن انسان میں
فِي الْاٰدَمِيِّ عَلَى الْكَمَالِ يَجِبُ كُلُّ الدِّيَةِ مقصود ہے وہ زائل ہوجائے تو دیت کاملہ واجب
(الکافی) ہوتی ہے،

۵۳۹- اگر مقتول کی وراثت کی وجہ سے باپ مع اپنے چھوٹے بچے کی دیت کے لینے میں شریک ہو تو وہ پوری دیت لے سکتا ہے،

اِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَاِنْ كَانَ الشَّرِيْكُ اگر کوئی شخص مقتول کی وراثت کی وجہ سے دیت
الْكَبِيْرُ اَبًا كَانَ لَهٗ اَنْ يَسْتَوْفِيَ فِيْ جَمِيْعِ الدِّيَةِ کے لینے میں اپنے نابالغ بچے کیساتھ شریک ہو تو
حِصَّةَ نَفْسِهٖ بِحُكْمِ الْمِلْكِ وَحِصَّةَ الصَّغِيْرِ وہ پوری دیت لے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے حصے
بِحُكْمِ الْوِلَايَةِ وَاِنْ كَانَ الشَّرِيْكُ الْكَبِيْرُ کا مالک ہے اور اپنے نابالغ بچے کا ولی ہے اور اگر بالغ
اَخًا اَوْ عَمًّا وَلَمْ يَكُنْ وَصِيًّا لِلصَّغِيْرِ لَمْ يَسْتَوْفِ فِيْ شخص نابالغ کا اس طرح شریک ہو کہ وہ نابالغ کا
حِصَّةَ نَفْسِهٖ وَلَا يَسْتَوْفِيْ فِيْ حِصَّةِ الصَّغِيْرِ بھائی یا چچا ہو اور وہ نابالغ کا وصی نہ ہو تو بالغ
(المحیط) کو مقتول کی دیت میں سے بقدر اپنے حصے کے لے لینا چاہیئے لیکن اسکو نابالغ کے حصہ لینے کا حق نہیں ہے

۸۵۵ - اگر کوئی شخص کسی کا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بالغ ہو یا نابالغ بال مونڈ ڈالے اور پھر اس کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اسپر دیت کاملہ واجب ہوگی ،

إِذَا حَلَقَ شَعْرَ رَأْسِ إِنْسَانٍ وَلَمْ يَنْبُتْ	اگر کوئی شخص کسی کے سر کے بال کو مونڈ ڈالے اور پھر اس کے
يَجِبُ فِيهِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ الرَّجُلُ فِيهِ وَالْمَرْأَةُ	سر کے بال نہ نکلیں تو بال کے عوض اسپر دیت کاملہ واجب
وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ فِيهِ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ	ہوگی چاہے وہ مرد ہو یا عورت نابالغ ہو یا بالغ البتہ
لَا يُخَاطَبُ بِالدِّيَةِ حَالَ الْحَلْقِ بَلْ	سر مونڈنے کے وقت دیت کا حکم نہ دیا جائیگا بلکہ ایک
يُؤَجَّلُ سَنَةً فَإِنْ أَجَلَ سَنَةٌ وَمَاتَ	سال تک تاخیر کیجائیگی اور اگر وہ شخص جسکا بال مونڈا
الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ فِي السَّنَةِ وَالشَّعْرُ لَمْ	گیا ہو اسی سال مرگیا اور اس کے سر کے بال نہ نکلے
يَنْبُتْ بَعْدُ لَا شَيْءَ عَلَى الْجَانِي فِي قَوْلِ	تو مجرم پر امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق کوئی تاوان
أَبِي حَنِيفَةَ وَفِي قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ يَجِبُ	عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کی رائے کے موافق حکومت
حُكُومَةُ الْعَدْلِ (الذخیرہ)	عدل واجب ہوگی،

۸۵۶ - سینہ اور کلائی وغیرہ کے بال مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

لَا يَلْزَمُ شَيْءٌ بِقَطْعِ شَعْرِ الصَّدْرِ وَالسَّاعِدِ	سینہ، کلائی اور پنڈلی کے بال سے حسن کو کوئی تعلق
وَالسَّاقَيْنِ (جامع الرموز)	نہیں ہے اس لیے اسکے مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا

۸۵۷ - اگر کوئی شخص کسی کے ابرو کو مونڈ دے اور وہ پھر نہ نکلیں تو اس میں دیت واجب ہوگی ،

وَفِي الْحَاجِبَيْنِ إِذَا حَلَقَهُمَا عَلَى وَجْهٍ	اگر کسی نے کسی کے ابرو مونڈ ڈالے یا اوکھاڑ ڈالے
أَفْسَدَ الْمَنْبَتَ أَوْ نَتَفَ فَأَفْسَدَ الْمَنْبَتَ	اور پھر وہ نہ نکلے تو دونوں ابروؤں میں دیت کاملہ
يَجِبُ فِيهِمَا الدِّيَةُ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ	ایک ابرو میں نصف دیت واجب ہوگی ،

(المبسوط)

۵۸ ۸- پلکوں کی دیت

وَفِي كُلِّ اَلشَّفَتَيْنِ مِنَ الْاَهْدَابِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي اَحَدِهِمَا رُبُعُ الدِّيَةِ الْكَامِلَةِ (المحیط)

ایک آنکھ کے اوپر اور نیچے کی پلکوں کی دیت سو دیت کاملہ کی آدھی اور صرف ایک پلک کی دیت دیت کاملہ کی چوتھائی ہے،

۵۹ ۸- داڑھی مونڈ ڈالنے کی دیت

وَاِذَا حَلَقَ لِحْيَةَ رَجُلٍ وَلَمْ يَنْبُتْ مَكَانَهَا اُخْرٰى فَفِيْهَا كَمَالُ الدِّيَةِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور پھر اسکی داڑھی نہ نکلی تو دیت کاملہ واجب ہوگی،

۶۰ ۸- سر کے بال اور داڑھی مونڈنے میں عمد و خطا برابر ہیں

وَيَسْتَوِي الْعَمْدُ وَالْخَطَاءُ فِي حَلْقِ شَعْرِ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ (الکافی)

داڑھی اور سر کے بال مونڈنے میں عمد اور خطا دونوں برابر ہیں یعنی دونوں صورتوں میں دیت واجب ہوگی،

۶۱ ۸- آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہوگی

وَلَوْ حَلَقَ نِصْفَ اللِّحْيَةِ يَجِبُ نِصْفُ الدِّيَةِ اِذَا عُلِمَ اَنَّهُ نِصْفٌ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ الْفَائِتَ كَمْ هُوَ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (الخلاصۃ)

آدھی داڑھی کے مونڈنے سے آدھی دیت واجب ہوگی بشرطیکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ آدھی ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس قدر داڑھی ضائع ہوئی ہے تو حکومت عدل واجب ہوگی،

۶۲ ۸- آدھی داڑھی سے کم مونڈنے میں حکومت عدل ہے

اَلْوَاجِبُ فِي بَعْضِ اللِّحْيَةِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ اِذَا كَانَ دُوْنَ النِّصْفِ اِمَّا اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَالْوَاجِبُ نِصْفُ الدِّيَةِ (منح الغفار)

آدھی داڑھی سے کم میں حکومت عدل ہے اور آدھی داڑھی میں آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

۶۳۸۔ بعضوں کے نزدیک تھوڑی سے داڑھی مونڈنے کی دیت پوری داڑھی کے تناسب سے واجب ہوگی،

فِیْ فَتَاوَی الْفَضْلِیْ اِذَا اَتْلَفَ بَعْضَ لِحْیَۃِ رَجُلٍ تُقَسَّمُ الدِّیَۃُ عَلٰی مَا ذَھَبَ وَعَلٰی مَا بَقِیَ فَیَجِبُ عَلَی الْجَانِیْ بِحِسَابِ ذَالِكَ

(الخلاصہ)

تھوڑی سی داڑھی کے متعلق بعض فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ پوری داڑھی کی دیت کا لحاظ کرکے جس قدر داڑھی کا نقصان ہوا ہو اسی قدر دیت دلوائیں گے،

۶۳۹۔ اگر پوری اور خوبصورتی پیدا کرنے والی داڑھی نہ ہو تو اس کے مونڈنے سے دیت واجب نہ ہوگی،

وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرِ الْھِنْدُوَانِیْ اَنَّ اللِّحْیَۃَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ اِنْ کَانَتْ وَافِرَۃً فَفِیْہِ دِیَۃٌ کَامِلَۃٌ وَاِنْ کَانَتْ طَاقَاتٍ لَا یَتَجَمَّلُ بِھَا فَلَہٗ شَیْءٌ فِیْہِ وَکَذٰلِكَ فِیْ لِحْیَۃِ الْمَرْاَۃِ وَاِنْ کَانَتْ لِحْیَۃٌ یَقَعُ بِھَا الْجَمَالُ فِی الْجُمْلَۃِ فَفِیْہِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ

(قاضی خان)

اور فقہاء کا قول ہے کہ اگر داڑھی پوری ہو اور اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو پوری دایت واجب ہوگی اور اگر داڑھی پوری نہ ہو اور اس سے حسن نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے کچھ تاوان عائد نہ ہوگا، اور یہی حکم اس داڑھی کا بھی ہے جو بعض عورتوں کو نکل آتی ہے کہ اس کے مونڈنے سے کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا اور اگر داڑھی زیادہ نہ ہو لیکن فی الجملہ اس سے حسن پیدا ہوتا ہو تو اس کے مونڈنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۶۴۰۔ داڑھی مونڈنے کے بعد تھوڑی سی داڑھی نکل آئی اور تھوڑی سی نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِنْ حَلَقَ لِحْیَۃَ اِنْسَانٍ فَنَبَتَ بَعْضُھَا

اگر کسی نے کسی کی داڑھی مونڈ ڈالی اور تھوڑی سی داڑھی

دُوْنَ الْبَعْضِ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ ، (قاضی خاں)

نکل آئی اور تھوڑی سی نہیں نکلی تو اس میں بھی حکومت عدل واجب ہوگی ،

۸۶۶ - مونڈنے کے بعد اگر داڑھی سفید نکلی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے .

وَاِذَا نَبَتَ مَكَانَهُ اَبْيَضُ لَمْ يُذْكَرْ هٰذَا فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ غَيْرِ رِوَايَةِ الْاُصُوْلِ وَقَالَ عَلٰى قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا فَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ فِيْهِمَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اگر مونڈنے کے بعد داڑھی سفید نکلی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آزاد کے لیے کچھ نہیں اور غلام کے لیے حکومت عدل ہے لیکن صاحبین کے نزدیک دونوں کے لیے حکومتِ عدل ہے ،

۸۶۷ - کوسیج کی داڑھی کی دیت -

وَتَكَلَّمُوْا فِي لِحْيَةِ الْكُوْسَجِ وَالْاَصَحُّ فِيْ ذٰلِكَ مَا فَصَّلَهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْهِنْدُوَانِيُّ اِنْ كَانَتِ النَّابِتُ عَلٰى ذَقْنِهٖ شَعَرَاتٌ مَعْدُوْدَةٌ فَلَيْسَ فِيْ حَلْقِ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ عَلَى الذَّقَنِ وَالْخَدِّ جَمِيْعًا وَلٰكِنَّهٗ غَيْرُ مُتَّصِلٍ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ كَانَتْ مُتَّصِلَةً فَفِيْهِ كَمَالُ الدِّيَةِ فَاِنْ نَبَتَتْ حَتّٰى اسْتَوٰى كَمَا كَانَ لَا يَجِبُ

کوسیج کی داڑھی میں یعنی جس شخص کی داڑھی ناقص ہو اختلاف ہوا لیکن صحیح یہ ہوکہ اگر اس کی ٹھوڑی پر چند گنتی کے بال ہوں تو ان کے مونڈنے سے دیت واجب نہیں ہوتی اگر بہت بال ہوں لیکن باہم ملے ہوئے نہ ہوں تو حکومت عدل واجب ہوگی اگر ملے ہوئے ہوں تو پوری دیت واجب ہوگی اور اگر پہلے ہی کی طرح اس کے بال نکل آئیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دیجائے گی ،

فِيْهِ شَيْنٌ وَلِلَّتَهُ يُوَدَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ (المبسوط)

۶۸ ۸۔ اگر اس طرح مونچھ مونڈ دی جائے کہ دوبارہ نہ نکلے تو حکومت عدل واجب ہوگی

وَاِذَا حَلَقَ الشَّارِبَ فَلَمْ يَنْبُتْ يَجِبُ حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کی مونچھ مونڈ ڈالی اور پھر اسکی مونچھ نہ نکلی تو حکومت عدل واجب ہوگی،

۶۹ ۸۔ اگر کسی نے کسی کے سر کا بال مونڈ دیا اور دوبارہ وہ نہ نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر کے بال کم تھے تو اس کے خیال میں جسقدر بال تھے اس کی دیت واجب ہوگی

ذَكَرَ الْبَقَّارُ وَفِيْ لَوْ حَلَقَ رَاْسَ رَجُلٍ فَقَالَ كَانَ اَصْلَعَ فَلَمْ يَنْبُتْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّيَةِ بِقَدْرِ مَا زَعَمَ الْجَانِيْ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ رَاْسِهٖ مِنَ الشَّعْرِ وَكَذَا اللِّحْيَةُ لَوْ حَلَقَهَا وَقَالَ كَانَ لَوْ سَبَحَ لَمْ يَكُنْ فِيْ عَارِضِهٖ شَعْرٌ وَكَذٰلِكَ فِي الْحَاجِبَيْنِ وَالْاَشْفَارِ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهٗ مَعَ يَمِيْنِهٖ اِلَّا اَنْ يُقِيْمَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ اِنْ كَانَ صَحِيْحًا، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے کسی کا بال مونڈ دیا اور پھر اس کے سر کا بال نہیں نکلا لیکن مجرم کہتا ہے کہ وہ گنجہ تھا یعنی اس کے سر پر بال کم تھے تو جس قدر بال اس کے خیال میں تھے اتنی ہی دیت واجب ہوگی، یہی حکم داڑھی مونڈنے کا بھی اس صورت میں ہے جب مجرم کہے کہ وہ کوسج تھا اور ابرو اور پلکوں کے متعلق بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ مجرم ان کے بال کا انکار کرے، البتہ مجرم پر قسم واجب ہوگی، لیکن جس شخص کے ساتھ یہ جرائم کئے گئے ہیں اگر وہ اپنی صحت پر گواہ پیش کرے تو مجرم پر قسم واجب نہ ہوگی،

۷۰ ۸۔ لیکن مونڈنے کے بعد اگر بال نکل آئے تو مجرم کو صرف تعزیری سزا دیجائیگی،

وَهٰذَا كُلُّهَا اِذَا فَسَدَ الْمَنْبَتُ فَاِنْ نَبَتَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ كَمَا كَانَ لَا يَجِبُ شَيْءٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ اَثَرُ الْجِنَايَةِ وَيُؤَدَّبُ عَلٰى اِرْتِكَابِهٖ

بالوں میں دیت یا حکومت عدل اس وقت ہے جب دوبارہ بال نہ نکلیں اور اگر پہلے کی طرح بال نکل آئے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا البتہ مجرم کو تعزیری سزا دیجائیگی

مَا لَا يَحِلُّ (الہدایہ)

۸۷۱۔ اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا تو دیت واجب ہو گی،

وَإِذَا ضَرَبَ أُذُنَ إِنْسَانٍ حَتّٰى ذَهَبَ سَمْعُهُ يَجِبُ الدِّيَةُ (الهداية)

اگر کسی نے کسی کے کان پر مار دیا اور وہ بہرا ہو گیا اور اسکی قوتِ سماعت زائل ہو گئی تو اُسپر دیت واجب ہو گی،

۸۷۲۔ خطاءً دونوں کانوں کے کاٹنے سے پوری اور ایک کان کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوتی ہے،

وَفِي أُذُنَيْنِ الشَّاخِصَتَيْنِ فِي الْخَطَاءِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَإِذَا يَبِسَتِ الْأُذُنُ وَانْخَسَفَتْ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحيط)

اگر کسی نے کسی کے دونوں کان خطاءً کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک کان کے لیے آدھی دیت واجب ہو گی اور اگر کسی کا کان خشک اور ناقص ہو جائے تو اسمیں حکومتِ عدل واجب ہو گی،

۸۷۳۔ دونوں آنکھوں کے پھوڑنے سے پوری دیت اور ایک آنکھ کے پھوڑنے سے آدھی دیت واجب ہو گی،

وَفِي الْعَيْنَيْنِ إِذَا فَقَئَهُمَا خَطَاءً كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَكَذٰلِكَ إِذَا لَمْ تُفْقَأْ وَلٰكِنَّهَا انْخَسَفَتْ أَوْ ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ يَجِبُ كَمَالُ الدِّيَةِ وَنِصْفُ الدِّيَةِ فِي أَحَدِهِمَا وَفِي عَيْنِ الْأَعْوَرِ نِصْفُ الدِّيَةِ (الهداية)

اگر کوئی شخص خطاءً کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ ڈالے یا ناقص کر دے یا اسکا نور ضائع کر دے لیکن آنکھ باقی رہے تو پوری دیت واجب ہو گی اور ایک آنکھ کیلئے آدھی دیت واجب ہو گی اور کانے آدمی کی آنکھ کے لیے بھی آدھی دیت ہو گی،

۸۷۴۔ جس شخص کے مژگان نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے میں حکومتِ عدل ہے

وَفِیْ قَطْعِ الْجَفْنِ الَّتِیْ لَا شُعُوْرَ عَلَیْهَا حُکُوْمَةُ عَدْلٍ وَاِنْ کَانَ الْجَانِیْ عَلَی الْاَهْدَابِ وَاحِدًا وَعَلَی الْجَفْنِ وَاحِدًا کَانَ عَلَی الَّذِیْ جَنٰی عَلَی الْاَهْدَابِ تَمَامُ الدِّیَةِ وَعَلَی الَّذِیْ جَنٰی عَلَی الْجَفْنِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

جس شخص کے پلکیں نہ ہوں اس کے پپوٹے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ایک شخص پلکوں کے نقصان پہنچانے کا مجرم ہو اور دوسرا پپوٹوں کے کاٹنے کا مجرم ہو تو جس نے پلکوں کو نقصان پہنچایا ہے اُس پر پوری دیت واجب ہوگی اور جس نے پپوٹوں کو نقصان پہنچایا ہے اس پر حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۷۵- پلکوں سمیت پپوٹے کے کاٹنے سے ایک ہی دیت واجب ہوگی

وَلَوْ قَطَعَ الْجَفْنَ بِاَهْدَابِهٖ فَفِیْهِ دِیَةٌ وَاحِدَةٌ۔ (الخلاصہ)

اگر کسی نے پپوٹوں کو پلکوں کیساتھ کاٹ ڈالا تو ایک ہی دیت واجب ہوگی،

۸۷۶- پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِیْ قَطْعِ الْاَنْفِ دِیَةُ النَّفْسِ فَکَذَا اِذَا قَطَعَ الْمَارِنَ وَهِیَ مَا لَانَ مِنَ الْاَنْفِ وَاِنْ قَطَعَ نِصْفَ قَصَبَةِ الْاَنْفِ لَا قِصَاصَ فِیْهِ وَفِیْهِ دِیَةُ النَّفْسِ (قاضی خان)

پوری ناک کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور یہی حکم آدھی ناک کے کاٹنے کا بھی ہے لیکن مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا اور ناک کے سرے کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

۸۷۷- ایسے شخص کی ناک کاٹنے سے جو ناک سے سانس نہیں لیتا حکومت عدل واجب ہوگی

اِذَا جَنٰی عَلَیْهِ فَصَارَ لَا یَتَنَفَّسُ مِنْ اَنْفِهٖ وَلٰکِنْ یَتَنَفَّسُ مِنْ فَمِهٖ فَعَلَیْهِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)

اگر کسی نے ایسے شخص کی ناک کاٹی جو ناک سے سانس نہیں لیتا بلکہ منہ سے لیتا ہے تو اس صورت میں حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۷۸- ناک کے توڑنے سے بھی حکومتِ عدل واجب ہوگی،

إِذَا كَسَرَ أَنْفَ إِنْسَانٍ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الظہیریۃ)

ناک کے توڑنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۸۷۹ ہونٹ کی دیت

وَفِي الشَّفَتَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الْعُلْيَاءُ وَالسُّفْلَى فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ (المحیط)

دونوں ہونٹوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک ہونٹ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی اوپر اور نیچے کے ہونٹ دیت میں برابر ہیں،

۸۸۰ دانتوں کی دیت

وَيَجِبُ فِي كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ دِيَةٍ وَ يَسْتَوِي فِي ذَلِكَ الْأَنْيَابُ وَالثَّنَايَا وَالرَّبَاعِيَةُ وَالنَّوَاجِذُ وَالطَّوَاحِنُ (المبسوط)

ہر دانت کے توڑنے سے عشرِ دیت کا آدھا واجب ہوگا اور سب دانت اس حکم میں برابر ہیں،

۸۸۱ اعضاے انسانی میں صرف دانتوں کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہے،

وَلَيْسَ فِي الْآدَمِيِّ شَيْءٌ مِنَ الْأَعْضَاءِ يَزْدَادُ أَرْشُهُ عَلَى دِيَةِ النَّفْسِ إِلَّا الْأَسْنَانُ (خزانۃ المفتین)

آدمی کے جسم میں دانت کے سوا کوئی عضو ایسا نہیں جس کی دیت جان کی دیت سے زیادہ ہو،

حَتَّى لَوْ كَانَتْ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَإِنْ كَانَتْ ثَلَاثِينَ فَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا (الظہیریۃ)

کیونکہ اگر اٹھائیس دانت ہوں تو ان کی دیت ۱۴ ہزار درم ہوگی اور اگر تیس دانت ہوں تو ان کی دیت پندرہ ہزار درم ہوگی،

۸۸۲۔ دانت توڑنے کے بعد اگر پھر دانت نکل آئیں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہوجائے گی،

وَمَنْ قَلَعَ سِنَّ رَجُلٍ فَنَبَتَتْ مَكَانَهَا أُخْرٰى سَقَطَ الْأَرْشُ هٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَ قَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الْأَرْشُ كَمَلَ (الجوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کے دانت اکھاڑ ڈالے اور پھر اس کے دانت نکل آئے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت ساقط ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک مجرم پر دیت واجب ہوگی،

۸۸۳- لیکن اگر سیاہ دانت نکلے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

وَإِنْ نَبَتَتِ الْأُخْرٰى سَوْدَاءَ بَقِيَ الْأَرْشُ عَلٰى حَالِهِ (المحیط)

اور اگر سیاہ دانت نکلے تو مجرم کے ذمہ دیت باقی رہے گی،

۸۸۴ اگر کسی نے کسی کے دانت پر مارا دیا اور وہ ہل گئے تو دیت لینے میں تاخیر کیجائیگی، یعنی اگر دانت سبز اور سرخ ہو گئے تو دیت واجب ہوگی اور اگر زرد ہو گئے تو کچھ واجب نہ ہوگا

لَوْ ضَرَبَ سِنَّ إِنْسَانٍ فَتَحَرَّكَ فَأُجِّلَ فَإِنِ اخْضَرَّ أَوِ احْمَرَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ خَمْسُمِائَةٍ وَإِنِ اصْفَرَّ اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنِ اسْوَدَّ يَجِبُ دِيَةُ السِّنِّ إِذَا فَاتَتْ مَنْفَعَةُ الْمَضْغِ وَإِنْ لَمْ يَفُتْ إِلَّا أَنَّهُ مِنَ الْأَسْنَانِ الَّتِي يُرٰى حَتَّى فَاتَ جَمَالُهُ فَكَذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَفِيهِ رِوَايَتَانِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يَجِبُ شَيْءٌ۔ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی کے دانتوں کو مار دیا اور وہ ہل گئے، تو دیت لینے میں تاخیر کیجائے گی، اگر اس کے دانت سبز یا سرخ ہو گئے تو دیت واجب ہوگی اور اگر زرد ہو گئے تو دیت واجب نہ ہوگی اور اگر سیاہ ہو گئے تو دیکھیں گے اگر چبانے کا فائدہ جاتا رہا تو دیت واجب ہوگی اور اگر چبانے کی قوت باقی رہی تو دیکھیں گے کہ اس کے دانت ویسے ہی ہیں جیسے لوگوں کو نظر آتے ہیں لیکن اس کا حسن زائل ہو گیا ہے تو اس صورت میں بھی دیت واجب ہوگی اور اگر ویسے نہیں ہیں تو کچھ واجب نہ ہوگا،

۸۸۵- اگر کسی نے کسی کا دانت اوکھاڑ لیا اور اس نے پھر دانت کو اس کی جگہ رکھدیا اور اسکے دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہو گی،

وَلَوْ قَلَعَ سِنَّ غَيْرِهٖ فَرَدَّهَا صَاحِبُهَا مَكَانَهَا وَنَبَتَ عَلَيْهِ اللَّحْمُ فَعَلَى الْقَالِعِ كَمَالُ الْأَرْشِ (الكافي)

اگر کسی نے کسی کے دانت کو اوکھاڑ ڈالا اور اس نے اپنے دانت کو اسکی جگہ رکھدیا اور اس دانت پر گوشت نکل آیا تو مجرم پر دانت کی دیت واجب ہو گی،

۸۸۶- زبان کی دیت،

وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَكَذَا فِي قَطْعِ بَعْضِ اللِّسَانِ إِذَا امْتَنَعَ عَنِ الْكَلَامِ بِالدِّيَةِ وَلَوْ قَدَرَ عَلَى الْكَلَامِ بِبَعْضِ الْحُرُوفِ قِيلَ يُقَسَّمُ عَلَى عَدَدِ الْحُرُوفِ وَقِيلَ عَلَى عَدَدِ حُرُوفٍ يَتَعَلَّقُ بِاللِّسَانِ وَقِيلَ إِنْ قَدَرَ عَلَى أَدَاءِ أَكْثَرِ الْحُرُوفِ يَجِبُ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ عَجَزَ عَنْ أَدَاءِ الْأَكْثَرِ يَجِبُ كُلُّ الدِّيَةِ (الكافي)

زبان کے کاٹنے میں پوری دیت ہے اور اگر تھوڑی سی زبان کوئی کاٹ لے تو جس صورت میں کہ وہ بات چیت کرنے سے معذور ہو جاوے پوری دیت ہے اور اگر بعض حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو اس صورت میں اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ دیت حروف پر تقسیم کیجاوے گی اور بعضوں کے نزدیک ان حروف پر تقسیم کیجاوے گی جنکا ادا کرنا زبان سے تعلق رکھتا ہے، اور جس قدر حروف کا ادا کرنا فوت ہوا ہے اسکی دیت ادا کیجاوے گی اور بعضوں کے نزدیک اگر اکثر حروف کے ادا کرنے پر قادر ہو تو حکومت عدل واجب ہو گی اگر اگر اکثر حروف کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو دیت کاملہ واجب ہو گی

۸۸۷- لڑکے کی زبان کی دیت،

لَوْ قَطَعَ لِسَانَ صَبِيٍّ إِنِ اسْتَمَرَّ يَجِبُ

اگر کسی نے لڑکے کی زبان کاٹ ڈالی تو اگر وہ

حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ وَاِنْ كَلَّمَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ

(شرح جامع الصغیر)

بات نہیں کرتا تھا تو حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر بات کرتا تھا تو دیت واجب ہوگی،

۸۸۸- گونگے آدمی کی زبان کی دیت

وَفِیْ لِسَانِ الْاَخْرَسِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ

(المحیط)

اور گونگے آدمی کی زبان کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۸۹- کلہ کی دیت

وَفِی اللَّحْيَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِیْ اَحَدِهِمَا نِصْفُهَا (المحیط)

دونوں کلوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک کلہ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۸۹۰- ہاتھوں کی دیت

وَفِی الْيَدَيْنِ اِذَا قُطِعَتْ خَطَاءً كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِیْ اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَا يُفَضَّلُ الْيَمِيْنُ عَلَى الشِّمَالِ وَالْاِنْسَانُ الْيَمِيْنُ اَكْثَرُ بَطْشًا مِنَ الشِّمَالِ

(الذخیرہ)

اگر کوئی شخص کسی کے دونوں ہاتھوں کو غلطی سے کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی اور ایک ہاتھ کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی لیکن داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کوئی فضیلت نہیں ہے گو پکڑنے کی قوت داہنے ہاتھ میں زیادہ ہے،

۸۹۱- انگلیوں کی دیت

وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَالْاَصَابِعُ كُلُّهَا سَوَاءٌ وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ فِيْهَا ثَلٰثُ مَفَاصِلَ فَفِیْ اَحَدِهَا ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت، دیت کا دسواں حصہ ہے، اور تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں اور جس انگلی کے تین جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کاٹنے سے انگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور

وَمَا فِيهَا مَفْصَلَانِ فَفِي اَحَدِهِمَا نِصْفُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ (الہدایہ)

جس انگلی میں دو جوڑ ہیں اس کے ایک جوڑ کے کاٹنے سے انگلی کی آدھی دیت واجب ہوگی،

۸۹۲- زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الجوہرۃ النیرہ)

زائد انگلی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۳- شل ہاتھ کے کاٹنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

شل ہاتھ کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۴- کسی کے ہاتھ شل کرنے کی دیت

وَاِذَا ضَرَبَ رَجُلٌ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ فَشَلَّتِ الْيَدُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ (حقائق التبیین)

اگر کسی نے کسی کے ہاتھ پر مارا جس کے صدمہ سے وہ شل ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی،

۸۹۵- اوپر کے جوڑ سے اگر کسی نے کسی کی انگلی کاٹ لی اور اس کے اثر سے باقی انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہوگیا تو اوپر کے جوڑ کی دیت واجب ہوگی اور باقی نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِنْ قَطَعَ اِصْبَعَ رَجُلٍ مِنَ الْمَفْصِلِ الْاَعْلٰى فَشَلَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْاِصْبَعِ وَالْيَدِ كُلُّهَا لَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَيَنْبَغِي اَنْ يَجِبَ الدِّيَةُ فِي الْمَفْصِلِ الْاَعْلٰى وَفِيمَا بَقِيَ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَكَذَا فِي الزَّنْدِ اِذَا كَسَرَ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (الذخیرہ)

اگر کسی نے اوپر کے جوڑ سے کسی کی انگلی کاٹ ڈالی اور بقیہ انگلیاں یا پورا ہاتھ شل ہوگیا تو مجرم پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ اوپر کے جوڑ کی دیت اور بقیہ نقصان کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی اسی طرح کلائی کے توڑنے سے بھی حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۶- آدمی کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی دیت،

وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ مِنْ نِصْفِ السَّاعِدِ دِيَةُ الْيَدِ وَحُكُومَةُ عَدْلٍ فِيمَا بَيْنَ الْكَفِّ إِلَى السَّاعِدِ وَإِنْ كَانَ إِلَى الْمِرْفَقِ كَانَ فِي الذِّرَاعِ بَعْدَ دِيَةِ الْيَدِ حُكُومَةُ عَدْلٍ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا أَقْوَلُ أَبِي حَنِيفَةَ (المبسوط)

نصف کلائی سے ہاتھ کاٹنے کی صورت میں ہاتھ کی دیت واجب ہوگی اور ہتھیلی سے کلائی تک کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ہاتھ کہنی سے کاٹ ڈالا جائے تو ہاتھ کی دیت دینی ہوگی اور جو کچھ مذکور ہوا جو کچھ اس سے زائد ہوگا اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۷- انگلی کے سرے اور ناخن کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْأَنْمَلَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَالظُّفْرُ إِذَا نَبَتَ كَمَا كَانَ لَا شَيْءَ فِيهِ كَمَا فِي غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ نَبَتَ عَلَى عَيْبٍ فَحُكُومَةٌ دُونَ الْأَوَّلِ (خزانة المفتين)

انگلی کے سرے کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر ناخن کاٹ لیے جائیں اور پھر دوبارہ ویسے ہی ناخن نکل آئیں تو کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور اگر دوبارہ نہ نکلیں تو حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر عیب دار نکلیں تب بھی حکومت عدل واجب ہوگی لیکن پہلے سے کم،

۸۹۸- پسلی اور سینے کی ہڈی کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الضِّلْعِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي التَّرْقُوَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخيرة)

پسلی اور سینے کی ہڈی کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

۸۹۹- مرد کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي

مرد کی دونوں پستان کے کاٹنے سے حکومت عدل

حُلمتیہ حُکُومَۃٌ مَادُوْنَ الْاَوَّلِ ۔ واجب ہوگی اور عورت کے دونوں سر پستان کے کاٹنے میں بھی حکومت عدل ہو لیکن پہلے سے کم۔

(الظہیریہ)

۹۰۰- مرد کے ایک پستان کے کاٹنے سے اسکا آدھا واجب ہوگا،

وَفِیْ اِحْدٰی ثَدْیَی الرَّجُلِ نِصْفُ ذٰلِکَ مرد کی ایک پستان کے کاٹنے سے اس کا نصف واجب ہوگا،

(المحیط)

۹۰۱- عورت کی پستان کی دیت

وَفِیْ ثَدْیَیِ الْمَرْاَۃِ الدِّیَۃُ وَکَذَا فِیْ حُلْمَتَیْ ثَدْیَیْھَا وَحُدَّھَا وَفِیْ اَحَدِھَا وَحْدَھَا وَفِیْ اَحَدِھَا نِصْفُ الدِّیَۃِ وَلَمْ یُوْجَدْ فِی الْکُتُبِ الظَّاھِرَۃِ وُجُوْبُ الْقِصَاصِ فِیْ ثَدْیَیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا قُطِعَتْ عَمْدًا وَالصَّغِیْرَۃُ وَالْکَبِیْرَۃُ فِیْ ذٰلِکَ سَوَاءٌ

عورت کی دونوں چھاتیوں کے کاٹنے سے دیت واجب ہوگی اور عورت کی دونوں چھاتیوں کی نوک کے کاٹنے سے بھی دیت واجب ہوگی اور ایک چھاتی کی دیت آدھی ہوگی، چھاتیوں کے کاٹنے سے قصاص واجب نہیں ہوتا، اور چھوٹی اور بڑی چھاتیوں کا حکم ایک ہے،

(الظہیریہ)

۹۰۲- اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر اس طرح مار دیا کہ قوت جماع زائل ہوگئی، یا وہ کبڑا ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی،

وَاِنْ ضَرَبَ عَلَی الظَّھْرِ فَفَاتَ مَنْفَعَۃُ الْجِمَاعِ اَوْ صَارَ اَحْدَبَ یَجِبُ دِیَۃُ النَّفْسِ اگر کسی نے کسی کی پیٹھ پر مار دیا جس سے جماع کا فائدہ جاتا رہا یا وہ کبڑا ہوگیا تو پوری دیت واجب ہوگی

(قاضی خاں)

۹۰۳- لیکن اگر ایسا نہ ہوا بلکہ صرف زخم باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَاِذَا لَمْ يُحِدَّ بِهٖ وَلَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْجِمَاعِ فَاِنْ بَقِيَ لِلْجِرَاحَةِ اَثَرٌ فَفِيْهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اور اگر یہ مار مانع جماع نہ ہوئی اور وہ کپڑا نہ ہوا اور زخم کا اثر باقی رہ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۹۰۴- اگر زخم کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب ہوگا

وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَيْءَ وَقَالَا اُجْرَةُ الطَّبِيْبِ. (خزانۃ المفتین)

اور اگر مار کا نشان بھی باقی نہ رہا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک طبیب کی فیس دینی پڑے گی،

۹۰۵- اگر کسی نے عورت کا سینہ توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہو گیا تو دیت واجب ہوگی

وَصَدْرُ الْمَرْاَةِ اِذَا انْكَسَرَ وَانْقَطَعَ الْمَاءُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (الذخیرہ)

اگر کسی نے عورت کے سینے کو توڑ دیا اور منی کا پیدا ہونا بند ہو گیا تو دیت واجب ہوگی،

۹۰۶- عضوِ تناسل کی دیت،

وَفِي الذَّكَرِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَفِيْ ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ عِنْدَنَا سَوَاءٌ كَانَ يَتَحَرَّكُ اَوْ لَا يَتَحَرَّكُ بِقَدْرِ الْخَصِيِّ عَلَى الْوَطْءِ اَوْ لَا يَقْدِرُ وَهُوَ الْحُكْمُ فِيْ ذَكَرِ الْعِنِّيْنِ (الذخیرہ)

عضوِ تناسل کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی اور خصی کے عضوِ تناسل کے کاٹنے سے حکومتِ عدل واجب ہوگی چاہے اس کے عضو میں حرکت ہو یا نہ ہو وہ جماع پر قادر ہو یا نہ ہو اور یہی حکم عنین کے عضو کے کاٹنے کا بھی ہے،

۹۰۷- سر ذکر کے کاٹنے سے پوری دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ الْحَشَفَةَ يَجِبُ كَمَالُ الدِّيَةِ (المحیط)

سر ذکر کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۸- خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی،

وَفِی الْاُنْثَیَیْنِ کَمَالُ الدِّیَۃِ (المحیط) خصیہ کے کاٹنے سے بھی پوری دیت واجب ہوگی

۹۰۹- عضوِ تناسل اور خصیہ کو یکے بعد دیگرے کاٹنے کی دیت،

وَاِذَا قَطَعَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ مِنَ الرَّجُلِ الصَّحِیْحِ خَطَاءً اِنْ بَدَءَ بِقَطْعِ الذَّکَرِ فَفِیْہِ دِیَتَانِ وَاِنْ بَدَءَ بِالْاُنْثَیَیْنِ ثُمَّ بِالذَّکَرِ فَفِی الْاُنْثَیَیْنِ الدِّیَۃُ کَامِلَۃً وَفِی الذَّکَرِ حُکُوْمَۃُ عَدْلٍ وَاِنْ قَطَعَہُمَا مِنْ جَانِبٍ اَوْ جَانِبَیْنِ مَعًا فَعَلَیْہِ دِیَتَانِ (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے عضوِ تناسل اور خصیہ کو غلطی سے کاٹ ڈالا تو اگر پہلے عضوِ تناسل کو کاٹا پھر خصیہ کو تو اس پر دو دیت واجب ہوگی اور اگر پہلے خصیہ کو کاٹا پھر عضوِ تناسل کو تو اس صورت میں خصیہ کے لیے دیت واجب ہوگی اور عضوِ تناسل کے لیے حکومتِ عدل اور اگر دونوں کو ایک ساتھ کاٹا تو اس صورت میں بھی دو دیت واجب ہوگی

۹۱۰- ایک خصیہ کے کاٹنے سے اگر منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا اور مجرم اس کا اقرار بھی کرتا ہو تو دیت واجب ہوگی،

لَوْ قَطَعَ اَحَدَ اُنْثَیَیْہِ فَانْقَطَعَ مَاءُہٗ فَفِیْہِ الدِّیَۃُ وَلَا یُعْلَمُ ذٰلِکَ اِلَّا بِاَنْ یُقِرَّ الْجَانِیْ بِہٖ (خزانۃ المفتیین)

ایک خصیہ کے کاٹنے سے بشرطیکہ منی کا پیدا ہونا بند ہوگیا ہو اور مجرم اس کا اقرار کرے دیت واجب ہوگی

۹۱۱- خطاءً سرین کے کاٹنے کی دیت

وَفِی الْاَلْیَیْنِ اِذَا قُطِعَتَا خَطَاءً کَمَالُ الدِّیَۃِ وَفِیْ اَحَدِہِمَا نِصْفُ الدِّیَۃِ، (المحیط)

اور غلطی سے دونوں سرینوں کے کاٹنے سے پوری دیت اور ایک سرین کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۱۲- پیٹ چاک کرنے کی دیت،

وَلَوْ طَعَنَ بَطْنَهُ بِرُمْحٍ فَصَارَ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے پیٹ پر نیزہ مارا اور اسوجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۳- اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اسوجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ طَعَنَ بِرُمْحٍ اَوْ غَيْرِهٖ فِي الدُّبُرِ فَلَا يَسْتَمْسِكُ الطَّعَامُ فِيْ جَوْفِهٖ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ كَامِلَةٌ وَكَذٰلِكَ لَوْ ضَرَبَهُ فَشَلَّ بَوْلُهٗ وَلَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (فتاوی قاضی خان)

اگر کسی نے کسی کی مقعد میں نیزہ مارا اور اس وجہ سے اس کے پیٹ میں کھانا نہیں ٹھہرتا تو پوری دیت واجب ہوگی، اور اس صورت میں بھی یہی حکم ہے جب ضرب سے اس کا بول سلس ہو جائے یعنی پوری دیت واجب ہوگی،

۹۱۴- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور اس کو سلس البول ہو گیا تو دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ (الخلاصۃ)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ سلس البول ہو گئی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۵- اگر کسی نے عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور قابل جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی،

وَاِذَا قَطَعَ فَرْجَ امْرَاَةٍ وَصَارَتْ بِحَالٍ لَا يُسْتَطَاعُ وَقَاعُهَا فَفِيْهِ الدِّيَةُ، (خزانۃ المفتیین)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کاٹ ڈالی اور وہ قابل جماع نہ رہی تو دیت واجب ہوگی،

۹۱۶- اگر کسی نے کسی عورت کو اس طرح مارا کہ وہ مستحاضہ ہو گئی تو ایکسال تک انتظار کیا جائیگا، اگر اس مدت میں اصلی حالت پر آگئی تو دیت واجب نہ ہوگی،

وَاِذَا ضَرَبَتْ اِمْرَاَةٌ فَصَارَتْ مُسْتَحَاضَةً يُنْتَظَرُ حَوْلًا فَاِنْ بَرَاَتْ وَاِلَّا يُقْضٰى بِالدِّيَةِ وَفِيْ مَسْئَلَةِ سَلَسِ الْبَوْلِ يَجِبُ اَنْ يُنْتَظَرَ حَوْلًا اَيْضًا بِخِلَافِ مَسْئَلَةِ الطَّعْنِ فِي الْبَطْنِ (المحيط)

اگر کسی نے کسی عورت کو مار دیا اور وہ مستحاضہ ہوگئی تو ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اگر اس مدت میں اپنی اصلی حالت پر آگئی تو کچھ واجب نہ ہوگا ورنہ دیت واجب ہوگی مسئلہ سلس البول میں بھی ایک سال تک انتظار کیا جائیگا اور پیٹ پر کسی طرح نیزہ مارنے کی صورت میں کہ کھانا ٹھہر سکے انتظار نہیں ہے،

۹۱۷ - اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو اس طرح وسیع کر دیا کہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتی تو دیت واجب ہوگی،

فِي الْمُتَفَرِّقَاتِ وَاِنْ اَفْضٰى اِمْرَاَتَهٗ فَلَا يَسْتَمْسِكُ الْبَوْلُ فِيْهَا الدِّيَةُ وَاِنْ كَانَتْ تَسْتَمْسِكُ فِيْهَا جَائِفَةٌ يَجِبُ فِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے کسی عورت کی شرمگاہ کو وسیع کر دیا اور اسکے وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتی تو دیت واجب ہوگی اور اگر پیشاب کو ضبط کر سکتی ہو تو حکم یہ ہے کہ جائفہ کا ہے جسمیں ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۱۸ - اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا اور اس سے سلس البول پیدا ہو گیا تو دیت واجب ہوگی

وَاِذَا ضَرَبَ اِنْسَانًا عَلٰى عَجُزِهٖ فَسَلَسَ بَوْلُهٗ وَصَارَ لَا يَسْتَمْسِكُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ،

اگر کسی نے کسی کے سرین پر مار دیا جس سے سلس البول پیدا ہوگیا اور وہ پیشاب کو ضبط نہیں کر سکتا تو دیت واجب ہوگی

۹۱۹ - نابالغ عورت کیساتھ جو قابل جماع نہیں اگر کسی نے مباشرت کی اور وہ ہلاک ہوگئی تو اس کی دیت کی دو صورتیں ہیں،

رَجُلٌ جَامَعَ صَغِيْرَةً لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَمَاتَتْ اِنْ كَانَتْ اَجْنَبِيَّةً يَجِبُ الدِّيَةُ

اگر ایک مرد نے ایک نابالغ عورت کیساتھ جو قابل جماع نہیں مباشرت کی اور وہ ہلاک ہوگئی تو عورت اگر

عَلَى الْعَاقِلَةِ وَإِنْ كَانَتْ مَنْكُوحَةً فَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَالْمَهْرُ عَلَى الزَّوْجِ (الخلاصہ)

غیر ہو یعنی اسکی بی بی نہیں ہے تو مرد کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر اسکی منکوحہ ہو تو دیت اسکے عاقلہ پر اور مہر شوہر پر واجب ہوگا

۹۲۰- اگر کسی کے ڈھکیلنے سے ایک عورت کی بکارت زائل ہوگئی تو اس کا مثل واجب ہوگا،

إِذَا وَقَعَ أَجْنَبِيَّةٌ فَسَقَطَتْ وَذَهَبَ عُذْرُهَا فَعَلَى الدَّافِعِ مِثْلُهَا وَالتَّعْزِيرُ

اگر کسی مرد نے کسی غیر کی عورت کو ڈھکیل دیا اور وہ گر پڑی اور اسکی بکارت زائل ہوگئی تو اسپر اسکا مثل واجب ہوگا اور اسکو تعزیر بھی دیجائیگی،

۹۲۱- خطاءً پاؤں کے کاٹنے کی دیت

وَفِي الرِّجْلَيْنِ كَمَالُ الدِّيَةِ فِي الْخَطَاءِ وَفِي أَحَدِهَا النِّصْفُ (المحیط)

خطاءً دونوں پاؤں کے کاٹنے سے دیت کامل واجب ہوگی اور ایک پاؤں کے کاٹنے سے آدھی دیت واجب ہوگی،

۹۲۲- نصف پنڈلی سے پاؤں کاٹنے کا حکم

وَإِذَا قَطَعَ الرِّجْلَ خَطَاءً مِنْ نِصْفِ السَّاقِ يَجِبُ الدِّيَةُ لِاحْتِمَالِ الْقَدَمِ وَحُكُومَةُ الْعَدْلِ فِي مَا وَرَاءِ الْقَدَمِ، (الذخیرہ)

اگر کسی نے کسی کے پاؤں کو خطاءً نصف پنڈلی سے کاٹ ڈالا تو اس صورت میں اسپر پاؤں کی دیت واجب ہوگی اور پاؤں سے زیادہ جو کچھ کاٹا ہے اس کے لیے حکومت عدل واجب ہوگی،

۹۲۳- ناقص اور کج پاؤں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي قَطْعِ الرِّجْلِ الْعَرْجَاءِ حُكُومَةُ عَدْلٍ

ناقص اور کج پاؤں کے کاٹنے سے حکومت عدل واجب ہوگی

۹۲۴- اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور پھر وہ اچھی ہوگئی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وَإِنْ كَسَرَ فَخِذَهُ وَبَرَأَتْ وَاسْتَقَامَتْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَفِي قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ حُكُومَةُ عَدْلٍ

اگر کسی نے کسی کی ران توڑ ڈالی اور اسکی ران پھر صحیح ہوگئی اور وہ شخص اٹھنے لگا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حکومت عدل واجب ہوگی،

۹۲۵- جو لڑکا اٹھ بیٹھ نہیں سکتا اس کے ہاتھ پانوں کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي يَدِ الصَّغِيرِ وَرِجْلِهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ إِذَا لَمْ يَنْبَشِ وَلَمْ يَقْعُدْ وَلَمْ يُجَرَّ كُسِرَا أَمَّا إِذَا كَانَ يُجَرُّ كُسِرَا فَفِيهِمَا الدِّيَةُ كَامِلَةٌ (السراج الوہاج)

چھوٹا بچہ اگر اٹھ نہیں سکتا، حرکت نہیں کر سکتا اور ہاتھ پانوں کو جنبش نہیں دے سکتا تو اس کے ہاتھ پانوں کے توڑنے سے حکومت عدل واجب ہوگی اور اگر حرکت کر سکتا ہے تو دیت واجب ہوگی،

۹۲۶- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور اس نے نوے کوڑوں کی مار سے صحت پائی اور دس کوڑوں کی مار سے مر گیا تو مجرم پر نوے کوڑوں کی دیت واجب نہ ہوگی صرف ایک دیت واجب ہوگی

وَمَنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَبَرِئَ مِنْ تِسْعِينَ وَمَاتَ مِنْ عَشَرَةٍ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ بِضَرْبِ تِسْعِينَ شَيْءٌ (الکافی)

اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور وہ نوے کوڑوں کی مار سے اچھا ہو گیا اور دس کوڑوں کی مار سے مر گیا تو اس صورت میں مجرم پر ایک دیت واجب ہوگی اور نوے کوڑوں کے عوض کچھ واجب نہ ہوگا،

۹۲۷- اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم مندمل ہو گئے لیکن ان کا اثر باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

إِنْ ضَرَبَ رَجُلًا مِائَةَ سَوْطٍ فَجَرَحَتْهُ فَبَرِئَ مِنْهَا وَبَقِيَ لَهُ أَثَرٌ يَجِبُ حُكُومَةُ الْعَدْلِ لِبَقَاءِ الْأَثَرِ، (الکافی)

اگر کسی نے کسی کو سو کوڑے مارے اور زخم بھر گئے لیکن ان کا نشان باقی رہا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

نواں باب
زخموں کے بیان میں

۹۲۸۔ شجہ اور جراحت میں فرق

يَخُصُّ الشَّجَّةَ بِمَا يَكُونُ بِالْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَالشَّجَّةُ لُغَةً وَمَا يَكُونُ بِغَيْرِهِمَا فَجِرَاحَةٌ (منح الغفار)

جو زخم کہ چہرے اور سر پر لگے اس کو شجہ اور جو باقی بدن پر لگے اس کو جراحت کہتے ہیں،

۹۲۹۔ شجہ کی قسمیں

اَلشِّجَاجُ عَشَرَةٌ اَلْحَارِصَةُ وَهِيَ الَّتِي تَحْرِصُ الْجِلْدَ اَيْ تَخْدِشُهُ وَالْمُتَلَاحِمَةُ الدَّامِعَةُ وَهِيَ الَّتِي تُظْهِرُ الدَّمَ وَلَا تُسِيلُهُ كَالدَّمْعِ وَالدَّامِيَةُ وَهِيَ الَّتِي تُسِيلُ الدَّمَ وَالْبَاضِعَةُ وَهِيَ الَّتِي تُبْضِعُ الْجِلْدَ اَيْ تَقْطَعُهُ وَالْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَاْخُذُ فِي اللَّحْمِ وَالسِّمْحَاقُ وَهِيَ الَّتِي تَصِلُ اِلَى السِّمْحَاقِ وَهِيَ جِلْدَةٌ رَقِيقَةٌ بَيْنَ اللَّحْمِ وَعَظْمِ الرَّاْسِ وَالْمُوضِحَةُ

شجہ دس ہیں، ایک حارصہ، دوسرا دامعہ، تیسرا دامیہ چوتھا باضعہ، پانچواں متلاحمہ، چھٹا سمحاق، ساتواں موضحہ آٹھواں ہاشمہ، نواں منقلہ، دسواں آمہ، حارصہ وہ ہے جس سے صرف خراش آجائے لیکن خون نہ نکلے دامعہ وہ ہے جسمیں خون نکلے لیکن بہے نہیں، دامیہ وہ ہے جسمیں خون بہنے لگے، باضعہ وہ ہے جسمیں چمڑا کٹ جائے، متلاحمہ وہ ہے جو چمڑے کو کاٹ کر گوشت تک پہنچ جائے، سمحاق وہ ہے جو گوشت سے گذر کر سمحاق تک پہنچ جائے یعنی اس باریک چمڑے تک

وَهِيَ الَّتِي تُوضِحُ الْعَظْمَ اَيْ تُبَيِّنُهُ وَالْهَاشِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَكْسِرُ الْعَظْمَ وَالْمُنَقِّلَةُ وَهِيَ الَّتِي تُنَقِّلُ الْعَظْمَ بَعْدَ الْكَسْرِ اَيْ تُحَوِّلُهُ وَالْآمَّةُ وَهِيَ الَّتِي تَصِلُ اِلٰى اُمِّ الرَّاْسِ وَهُوَ الَّذِي فِيْهِ الدِّمَاغُ (الہدایہ)

جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہے، موضحہ وہ ہے جو ہڈی کو ظاہر کردے، ہاشمہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ دے، منقلہ وہ ہے جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے سرکا دے، آمہ وہ ہے جو دماغ تک پہنچ جائے، ام دماغ وہ جھلی ہے جس کے اندر دماغ رہتا ہے،

۹۳۰- جائفہ

ثُمَّ الْجَائِفَةُ وَهِيَ الَّتِي تَخْرُقُ الْجِلْدَ وَتَصِلُ اِلَى الدِّمَاغِ وَلَمْ يَذْكُرْهَا مُحَمَّدٌ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ لَا يَعِيْشُ مِنْهَا (محیط سرخسی)

جائفہ وہ ہے جو چمڑے سے گذر کر دماغ تک پہنچ جائے لیکن اس کو امام محمدؒ نے شجہ کے اقسام میں شمار نہیں کیا کیونکہ انسان دماغ کے جائفہ سے زندہ نہیں رہتا،

۹۳۱- شجہ کی جگہ

مَوْضِعُ الشَّجَّةِ الرَّاْسُ وَالْوَجْهُ اِلَى الذَّقَنِ وَتَحْتَ الذَّقَنِ لَيْسَ بِمَوْضِعِ الشَّجَّةِ (خزانۃ المفتین)

شجہ کی جگہ سر اور چہرہ ہے ٹھوڑی تک، اور ٹھوڑی سے نیچے شجہ کی جگہ نہیں ہے،

۹۳۲- آمہ

وَلَا يَكُوْنُ الْاٰمَّةُ اِلَّا فِي الرَّاْسِ اَوْ فِي الْوَجْهِ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْلُصُ مِنْهُ اِلَى الدِّمَاغِ (المحیط)

آمہ سر اور چہرے کے ساتھ مخصوص ہے جو دماغ تک پہنچے،

۹۳۳- اچھے ہونے کی صورت میں شجہ کا تاوان

وَفِي هٰذِهِ كُلِّهَا اِذَا بَرَءَ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا اَثَرٌ

اور شجہ جب اچھا ہوگیا اور اسکا کوئی نشان باقی نہ رہا تو

لَا يَجِبُ شَيْءٌ إِلَّا عِنْدَ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُ قَالَ يَجِبُ مِقْدَارُ مَا أَنْفَقَ إِلَى أَنْ يَبْرَءَ (الذخیرہ)

امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی تاوان واجب نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک زخمی پر جس قدر خرچ ہوا ہوگا وہ زخم لگانے والے کو دینا پڑیگا،

۹۳۴- موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص ہے

وَفِي الْمُوضِحَةِ الْقِصَاصُ إِنْ كَانَ عَمَدًا (التبیین)

موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے،

۹۳۵- موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں قصاص نہیں ہے،

وَلَا قِصَاصَ فِي غَيْرِ الْمُوضِحَةِ ذَكَرَهُ مُحَمَّدٌ فِي الْأَصْلِ وَهُوَ الْأَصَحُّ (التبیین)

موضحہ کے علاوہ شجہ کے دوسرے اقسام میں امام محمد کے قول کے موافق قصاص نہیں ہے،

۹۳۶- جو شجہ موضحہ سے زیادہ ہو اس میں بالاتفاق قصاص نہیں ہے

وَمَا فَوْقَ الشِّجَاجِ لَا قِصَاصَ فِيهِ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ عَمَدًا كَالْهَاشِمَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ (جوہرۃ نیرہ)

اور جو شجہ موضحہ سے زائد ہو گو وہ عمداً ہو لیکن اس میں بالاتفاق قصاص نہیں،

۹۳۷- اگر موضحہ سے کم ہو اور خطأً ہو تو اس میں حکومتِ عدل ہے،

وَفِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ مِنَ الشِّجَاجِ الثَّلَاثَةِ إِذَا كَانَتْ خَطَأً حُكُومَةُ عَدْلٍ (المحیط)

اور جو شجہ موضحہ سے کم ہو اور خطأً ہو اس میں حکومتِ عدل ہے،

۹۳۸- شجہ کے جن اقسام میں قصاص نہیں ان میں عمداً اور خطأً کا حکم یکساں ہے،

وَفِي كُلِّ مَا ذُكِرَ مِنَ الشِّجَاجِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ فَحُكْمُهَا عَمَدًا وَحُكْمُ الْخَطَأِ

شجہ کے جن اقسام میں قصاص واجب نہیں ہوتا ان میں عمد و خطأ کا حکم یکساں ہے یعنی جو کچھ قصد کی صورت

سَوَاءٌ يَجِبُ فِيهِمَا إِذَا كَانَتْ عَمْدًا مَا يَجِبُ فِيهِمَا إِذَا كَانَتْ خَطَأً (المحیط)

میں واجب ہوتا ہے وہی خطاء کی صورت میں واجب ہوتا ہے،

۹۳۹ - شجہ کے مختلف اقسام کی دیت

وَفِي الْمُوضِحَةِ إِنْ كَانَتْ خَطَأً نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْهَاشِمَةِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي الْآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِنْ نَفَذَتْ فِيهِمَا جَائِفَتَانِ فَفِيهِمَا ثُلُثَا الدِّيَةِ (الهدایہ)

شجہ موضحہ میں اگر خطاءً ہو تو عشر دیت کا نصف اور ہاشمہ میں عشر دیت اور منقلہ میں عشر اور نصف عشر دیت اور آمہ میں ثلث دیت واجب ہوگی اور اگر نفوذ کرکے جائفہ ہو جائے تو ثلث دیت واجب ہوگی،

۹۴۰ - شجہ منقلہ میں صحت یاب ہونے کے بعد اگر زخم کا نشان باقی رہے تو دیت ساقط نہ ہوگی،

شَجَّ رَجُلًا مُنَقِّلَةً فَبَرَأَ وَبَقِيَ شَيْءٌ مِنْ أَثَرِهَا بَعْدَ الْبُرْءِ وَإِنْ قَلَّ فَعَلَيْهِ أَرْشُ الْمُنَقِّلَةِ لِأَنَّ الْأَرْشَ إِذَا وَجَبَ لَا يَسْقُطُ إِلَّا إِذَا زَالَ وَجُرْحُهُ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ (المحیط)

اگر کسی نے کسی کو شجہ منقلہ لگایا اور وہ اچھا ہو گیا لیکن اچھے ہونے کے بعد تھوڑا سا زخم کا نشان باقی رہ گیا تو زخم لگانے والے پر منقلہ کی دیت واجب ہوگی کیونکہ جبتک ہر حیثیت سے زخم کا اثر زائل نہ ہو جائے اسکی دیت ساقط نہیں ہوتی،

۹۴۱ - شجہ موضحہ کے قصاص لینے کا طریقہ،

وَقِصَاصُ الشَّجَّةِ يَسْتَوْفَى عَلَى مَسَاحَةِ الشَّجَّةِ فِي طُولِهَا وَعَرْضِهَا فَإِذَا كَانَتْ فِي مُقَدَّمِ الرَّأْسِ أَوْ فِي مُؤَخَّرِهِ أَوْ فِي

شجہ کا قصاص اسی جگہ جہاں شجہ وسط یا پہلو سے سر میں لگایا گیا ہے شجہ کے مقدار کے طول و عرض کے موافق لیا جاوے گا،

وَسْطِهِ أَوْ جَنْبِهِ فَعَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فِي
الشِّجَاجِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِالرَّأْسِ (الدر)

۹۴۲- اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگا ہے اور اس قدر زخم، زخم لگانے والے کی پیشانی پر نہیں لگایا جا سکتا تو وہ یا تو اپنے زخم کے طول کے برابر پیشانی کے جس مقام پر چاہے قصاصاً زخم لگا سکتا ہے یا اپنے زخم کی دیت لے سکتا ہے،

وَلَوْ شَجَّهُ مُوضِحَةً فَأَخَذَتْ مَا بَيْنَ قَرْنَيِ
الْمَشْجُوجِ وَهِيَ (أَيْ أَخَذَتْ مَا بَيْنَ قَرْنَيِ
الشَّاجِّ خَيَّرَ الْمَشْجُوجُ) إِنْ شَاءَ اقْتَصَّ
وَبَدَأَ مِنْ أَيِّ جَانِبٍ شَاءَ حَتَّى يَبْلُغَ
مِقْدَارَ طُولِ الْأُولَى إِلَى حَيْثُ يَبْلُغُ
ثُمَّ يَكِفُّ وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْأَرْشَ وَإِنْ
كَانَتْ أَخَذَتْ مَا بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّاجِّ
وَلَا يُزَادُ (الدر)

اگر مجروح کی پوری پیشانی پر زخم لگ گیا اور اس قدر زخم، زخم لگانے والے کی پوری پیشانی پر نہیں لگایا جا سکتا تو مجروح کو اختیار ہے وہ چاہے تو اپنے زخم کے طول کے برابر اس جگہ کے جس طرف سے چاہے قصاص لے لے یا اپنے زخم کی دیت لے لے اگر مجروح کا وہ زخم، زخم لگانے والے کی پیشانی سے زیادہ ہو تب بھی مجروح کو اختیار ہے چاہے اپنے زخم کی دیت لیلے یا زخم لگانیوالے کی پیشانی کے بقدر قصاص

۹۴۳- اگر کسی نے کسی کے ابرو پر زخم لگایا اور اس کے بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہوگی اور زخم کی دیت بھی اسی میں شامل ہو جائے گی،

وَلَوْ شَجَّ رَجُلًا فِي حَاجِبِهِ مُوضِحَةً
خَطَأً وَسَقَطَ الشَّعْرُ وَلَمْ يَنْبُتْ كَانَ
عَلَيْهِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَدَخَلَ الْأَرْشُ
فِي الْمُوضِحَةِ فِي ذٰلِكَ (سراج الوہاج)

اگر کسی نے کسی کے ابرو پر خطأً زخم لگایا اور اس کے بال گر پڑے اور دوبارہ نہ نکلے، تو اس پر ابرو کے عوض نصف دیت واجب ہوگی اور زخم کی دیت مجروح کے ابرو کی دیت میں شامل ہو جائے گی،

۹۴۴- اگر زخم لگنے سے کسی کی قوتِ سماعت، بصارت و قوتِ کلام زائل ہوگئی، تو اس کی دیت زخم کی دیت کے ساتھ واجب ہوگی،

وَاِنْ ذَهَبَ سَمْعُهُ اَوْ بَصَرُهُ اَوْ كَلَامُهُ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْمُوضِحَةِ مَعَ الدِّيَةِ قَالَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ اَنَّ الشَّجَّةَ يَدْخُلُ فِيْ دِيَةِ السَّمْعِ وَالْكَلَامِ وَلَا يَدْخُلُ فِيْ دِيَةِ الْبَصَرِ (الہدایہ)

اگر زخم کے پہنچنے سے قوتِ سماعت، یا قوتِ بصارت یا قوتِ کلام زائل ہوگئی تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس کی دیت زخم کی دیت کے ساتھ واجب ہوگی اور امام ابویوسف کے نزدیک زخم کی دیت سماعت اور کلام کی دیت کو بھی شامل ہوجائے گی لیکن بصارت کی دیت زخم

۹۴۵- اگر کسی نے کسی کو زخم لگایا اور اس کی عقل زائل ہوگئی یا اس کے سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو زخم کی دیت بھی شامل دیت ہوجائے گی،

وَمَنْ شَجَّ رَجُلًا مُوْضِحَةً فَذَهَبَ عَقْلُهُ اَوْ شَعْرُ جَمِيْعِ رَاْسِهٖ فَلَمْ يَنْبُتْ دَخَلَ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِي الدِّيَةِ وَلَمْ يَدْخُلْ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ فِيْ غَيْرِ هٰذَيْنِ وَاِنْ تَنَاثَرَ بَعْضُ الشَّعْرِ اَوْ شَيْءٌ يَسِيْرٌ مِنْهُ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْمُوْضِحَةِ وَدَخَلَ فِيْهِ الشَّعْرُ وَهٰذَا اِذَا لَمْ يَنْبُتْ شَعْرُ رَاْسِهٖ اَمَّا اِذَا نَبَتَ وَرَجَعَ كَمَا كَانَ لَا يَلْزَمُهٗ شَيْءٌ (جوہرۃ النیرہ)

اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی یا سر کے تمام بال گر پڑے اور پھر نہ نکلے تو موضحہ کی دیت بھی دیت میں شامل ہوجائیگی لیکن دوسری دیتوں میں شامل نہ ہوگی، لیکن اگر تھوڑے سے سر کے بال نکل آئے تو موضحہ کی دیت واجب ہوگی اور بال کا نقصان اس میں داخل نہ ہوگا، اور اگر سر کے بال بدستور نکل آئے تو کچھ تاوان واجب نہ ہوگا،

۹۴۶- اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا اور اس سے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہوگئیں، تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی،

وَمَنْ شَجَّ رَجُلًا مُوضِحَةً عَمْدًا فَذَهَبَ عَيْنَاهُ فَلَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَيَجِبُ الدِّيَةُ فِيهِمَا وَقَالَا فِي الْمُوضِحَةِ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ فِي الْبَصَرِ وَرَوَى ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْمُوضِحَةِ وَالْعَيْنَيْنِ (الكافي)

اگر کسی نے کسی کو شجہ موضحہ لگایا اور اس سے اسکی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں آنکھوں کا قصاص نہیں لیا جائیگا بلکہ دونوں کی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک موضحہ کا قصاص لیا جائیگا اور آنکھ کی دیت لیجاے گی، اور امام محمد سے ایک روایت ہے کہ دونوں کا قصاص لیا جائیگا،

۹۴۷ گنجے کے موضحہ کی دیت اس شخص کے موضحہ سے کم ہوگی جو گنجہ نہیں ہے،

مُوضِحَةُ الْأَصْلَعِ أَنْقَصُ مِنْ مُوضِحَةِ غَيْرِهِ فَكَانَ الْأَرْشُ أَنْقَصَ أَيْضًا وَفِي الْهَاشِمَةِ يَسْتَوِي يَانِ (واقعات الناطفی)

گنجے کا موضحہ اس شخص کے موضحہ سے کم درجہ رکھتا ہے جو گنجہ نہیں ہے اس لیے اسکی دیت بھی اس سے کم ہوگی لیکن دونوں کا ہاشمہ برابر درجہ رکھتا ہے،

۹۴۸ - اگر بوجہ پیری کے کسی کے سر میں بال نہیں ہیں اور کسی نے اس کو شجہ موضحہ لگایا تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا، دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ أَصْلَعُ ذَهَبَ شَعْرُهُ مِنْ كِبَرِهِ فَشَجَّهُ مُوضِحَةً لِسَانٌ مُتَعَمِّدًا قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُقْتَصُّ وَعَلَيْهِ الْأَرْشُ وَإِنْ قَالَ الشَّاجُّ رَضِيتُ أَنْ يُقْتَصَّ مِنِّي لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ وَالشَّاجُّ وَإِنْ كَانَ أَيْضًا أَصْلَعَ فَعَلَيْهِ الْقِصَاصُ، (محیط سرخسی)

اگر کسی نے ایسے شخص کو شجہ موضحہ لگایا جس کے سر میں بڑھاپے کی وجہ سے بال نہیں ہیں تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی اور اگر زخم لگانے والا قصاص دینے پر راضی ہو تب بھی جائز نہیں ہے اور اگر زخم لگانے والا بھی گنجہ ہو تو اسپر قصاص واجب ہوگا،

۹۴۹ - سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہیں ان میں حکومت عدل واجب ہوگی،

وَالْجِرَاحَاتُ الَّتِي هِيَ فِي غَيْرِ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ إِذَا وَضَحَتِ الْعَظْمَ أَوْ كَسَرَتْهُ وَإِنْ بَقِيَ لَهَا أَثَرٌ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ لَهَا أَثَرٌ فَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدٍ يَلْزَمُهُ قِيمَتُهُ مَا يُنْفَقُ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ يَبْرَأَ (محیط السرخسی)

سر اور چہرے کے علاوہ جو زخم ہوں ان میں حکومت عدل واجب ہوگی چاہے ہڈی نکل آئے یا ٹوٹ جائے لیکن یہ اس صورت میں جبکہ زخم کا نشان باقی ہے اور اگر زخم کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور امام محمد کے نزدیک صحتیاب ہونے

۹۵۰ - جائفہ کی تعریف

وَالْجَائِفَةُ مَا تَصِلُ إِلَى الْجَوْفِ مِنَ الْبَطْنِ أَوِ الظَّهْرِ أَوِ الصَّدْرِ أَوْ مَا يَتَوَصَّلُ مِنَ الرَّقَبَةِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي إِذَا وَصَلَ إِلَيْهِ الشَّرَابُ كَانَ مُقَطِّرًا فَذَلِكَ كُلُّهُ جَائِفَةٌ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِجَائِفَةٍ وَلَا تَكُونُ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْفَخِذِ وَالْفَمِ وَالرَّأْسِ جَائِفَةٌ وَإِنْ كَانَتْ جِرَاحَةٌ بَيْنَ الْأُنْثَيَيْنِ وَالذَّكَرِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْجَوْفِ فَهِيَ جَائِفَةٌ

(السراج الوہاج)

جائفہ اس زخم کو کہتے ہیں جو جوف بدن تک پہنچ جائے مثلاً پیٹ، پیٹھ، سینہ اور گردن اور اگر جوف بدن تک نہ پہنچے تو وہ جائفہ نہیں ہے اور جو زخم ہاتھ پاؤں، ران، منہ اور سر میں لگے وہ بھی جائفہ نہیں ہے اور اگر زخم خصیہ اور عضو تناسل سے جوف بدن میں پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے

۹۵۱- اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

رَجُلٌ طَعَنَ رَجُلاً فِي أُذُنِهِ فَخَرَجَ مِنَ الْأُخْرٰى قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ طَعَنَ فِي فِيهِ فَخَرَجَ مِنْ دِمَاغِهِ حَتّٰى نَفَذَتْ مِنَ الْفَمِ إِلَى الدِّمَاغِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَمِنَ الدِّمَاغِ إِذَا نَفَذَتْ إِلَى الْفَوْقِ فَفِيهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَلَوْ رَمٰى فِي الرُّمْحِ أَوِ السَّهْمِ فِي عَيْنِهِ وَأَنْفَذَهَا فِي قَفَاهُ فَفِي عَيْنِهِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْبَاقِي حُكُومَةُ عَدْلٍ وَإِنْ أَصَابَ الدِّمَاغَ وَنَفَذَتْ فَعَلَيْهِ فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَمِنْهَا إِلَى مَا اتَّصَلَ الدِّمَاغَ حُكُومَةُ عَدْلٍ وَفِي الدِّمَاغِ حَتّٰى نَفَذَتْ إِلَى الْفَوْقِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

اگر کسی نے کسی کے کان میں نیزہ مارا اور وہ دوسرے کان سے نکل گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی اور اگر اس کے منہ میں نیزہ مارا اور وہ اسکے دماغ سے باہر نکل گیا، تو منہ کے لیے دماغ تک حکومتِ عدل اور دماغ سے اوپر تک کے لیے ثلث دیت واجب ہوگی اور اگر اس کی آنکھ میں نیزہ مارا اور گردن کے راستہ سے نکل گیا تو آنکھ کے لیے نصف دیت اور آنکھ سے دماغ تک پہنچنے کے لیے حکومتِ عدل اور دماغ سے اوپر تک جہاں تک وہ نفوذ کر گیا ہے، ثلث دیت واجب ہوگی،

(محیط سرخسی)

۹۵۲- زخموں میں صرف جائفہ کی دیت مقرر ہے،

وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحَاتِ أَرْشٌ مُقَدَّرٌ إِلَّا فِي الْجَائِفَةِ وَلَا يُقْتَصُّ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ الْبُرْءِ وَكَذٰلِكَ لَا يُحْكَمُ بِأَرْشِهَا قَبْلَ الْبُرْءِ (محیط البرہانی)

جائفہ کے سوا کسی زخم کے لیے، دیت مقرر نہیں ہے اور مجرم پر کسی زخم کا قصاص مجروح کے اچھے ہونے سے پہلے واجب نہ ہوگا اور اس کے اچھے ہونے سے پہلے مجرم کو دیت کا حکم بھی نہ دیا جائے گا،

دسواں باب

جرم کے حکم دینے اور بچوں اور جنین کے بیان میں

۹۵۳ اگر کسی نے کسی کو اپنے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی،

رَجُلٌ اَمَرَ غَيْرًا بِاَنْ يَقْتُلَهُ فَقَتَلَهُ بِسَيْفٍ فَلَا قِصَاصَ فِيْهِ وَلَا يَلْزَمُهُ الدِّيَةُ فِيْ اَصَحِّ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَلَوْ اَمَرَهُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ اَوْ يَفْقَاءَ عَيْنَهُ فَفَعَلَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِي الْوَجْهَيْنِ (نظيره)

اگر کسی نے کسی کو حکم دیا کہ مجھکو مار ڈال اور اس نے اسکو تلوار سے مار ڈالا تو اس صورت میں قاتل پر قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی اور یہی حکم اعضا کے کاٹنے کا بھی ہے، یعنی اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ کو کاٹ ڈالے یا کسی کی آنکھ کو اس کی اجازت سے اندھا کر دے تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا۔

۹۵۴ - اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے لڑکے کو مار ڈالا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا

رَجُلٌ قَالَ لِآخَرَ اُقْتُلْ اِبْنِيْ اَوْ اقْطَعْ يَدَ اِبْنِيْ وَهُوَ صَغِيْرٌ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَسْتَحْسِنُ فِيْ

اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے لڑکے کو مار ڈال یا میرے لڑکے کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس کا لڑکا نابالغ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں

ذٰلِكَ وَاَغْرَمَهُ الدِّيَةَ (واقعات الحسامیہ) کہ استحساناً اس سے دیت لیجاے گی،

۹۵۵- اگر کسی نے کسی کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور وہ اس کا وارث تھا تو قاتل سے استحساناً دیت لیجاے گی،

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ اَخِیْ فَقَتَلَهٗ وَلَا اِمَ وَارِثُهٗ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ اَسْتَحْسِنُ اَنْ اٰخُذَ الدِّیَةَ اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے بھائی کو مار ڈال اور وہ اس بھائی کا وارث ہو اور اس شخص نے اس کو مار ڈالا تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ قاتل سے استحساناً دیت لیجاے گی

مِنَ الْقَاتِلِ وَلَوْ اَمَرَهٗ اَنْ یَّشُجَّهٗ فَشَجَّهٗ فَعَلَیْهِ الدِّیَةُ، اور اگر اس نے کہا کہ میرے بھائی کے سر اور چہرے پر زخم لگا دے اس نے اس کے بھائی کو زخمی کر دیا تو اوسپر کوئی تاوان عائد نہوگا اور اگر وہ

(النظیریہ) مر گیا تو اس پر دیت واجب ہوگی

۹۵۶- اگر کسی کے حکم سے کسی نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی

وَلَوْ قَالَ الرَّجُلُ اُقْتُلْ اَبِیْ فَقَتَلَهٗ فَعَلَی الْقَاتِلِ الدِّیَةُ لِاَبِیْهِ وَلَوْ قَالَ لِرَجُلٍ اِقْطَعْ یَدَ اَبِیْ فَقَطَعَهٗ فَعَلَیْهِ الْقِصَاصُ (واقعات الحسامیہ) اگر کسی نے کسی کو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کے باپ کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور اگر اس نے کہا کہ میرے باپ کے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۹۵۷- اگر کسی نے کسی کے حکم سے اس کے غلام کو مار ڈالا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہوگا

وَلَوْ قَالَ اُقْتُلْ عَبْدِیْ اَوْ اِقْطَعْ یَدَهٗ فَفَعَلَ فَلَا ضَمَانَ عَلَیْهِ، (واقعات حسامی) اگر کسی نے کسی سے کہا کہ میرے غلام کو مار ڈال یا اسکے ہاتھ کو کاٹ ڈال اور اس نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی تو اسپر کوئی تاوان عائد نہوگا،

۹۵۸- اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر دیا، تو قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ اَمَرَ صَبِیٌّ صَبِیًّا بِقَتْلِ اِنْسَانٍ فَقَتَلَهٗ اگر ایک لڑکے نے ایک لڑکے کے حکم سے کسی کو قتل کر دیا تو

وَجَبَ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلِ وَلَا يَرْجِعُ قاتل کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور وہ لوگ اس
عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلٰى عَاقِلَةِ الْاٰمِرِ (هٰذَا مُلَخَّصٌ) لڑکے کے عاقلہ سے جسنے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا کوئی مؤاخذہ نہیں کرسکتے

۹۵۹- اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالہ کردے یا تاوان لے، اور تاوان اور غلام کی قیمت میں جو کم ہو وہ حکم دینے والے کے عاقلہ سے لے لے،

وَاِنْ كَانَ الْمَاْمُوْرُ عَبْدًا اَوْ صَغِيْرًا اگر کسی نے کسی کے غلام کو کسی کے قتل کرنیکا حکم دیا اور اس نے
اَوْ كَبِيْرًا يُخَيَّرُ مَوْلَاهُ بَيْنَ الدَّفْعِ وَالْفِدَاءِ اسکو قتل کردیا تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے
وَاَيَّامَا اخْتَارَ يَرْجِعُ بِالْاَقَلِّ عَلَى الْاٰمِرِ حوالہ کردے یا تاوان لے اور قیمت اور تاوان میں جو کم ہو وہ حکم
(شرح الزیادات) دینے والے کے عاقلہ سے لے لے

۹۶۰- اگر کسی کے کہنے سے کسی کے غلام نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس شخص کو غلام کی قیمت دینی ہوگی،

رَجُلٌ قَالَ لِعَبْدِ الْغَيْرِ اُقْتُلْ نَفْسَكَ فَقَتَلَ اگر کسی نے کسیکے غلام کو کہا کہ اپنے آپکو مار ڈال اور اُسنے اپنے آپ کو ہلاک
نَفْسَهٗ فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهٗ (محیط البرہانی) کردیا تو اس صورت میں اس شخص پر اس غلام کی قیمت واجب ہوگی

۹۶۱- اگر کسی کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کردیا تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ اَمَرَ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهٗ كَانَتِ اگر کسی نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا
الدِّيَةُ عَلَى الْاٰمِرِ (خزانۃ المفتیین) تو حکم دینے والے کے عاقلہ پر اسکی دیت واجب ہوگی،

۹۶۲- اگر ایک بالغ شخص نے ایک بالغ شخص کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا تو اس کا تاوان قاتل پر عائد ہوگا،

وَلَوْ اَمَرَ بَالِغٌ بَالِغًا بِاِتْلَافِ اِنْسَانٍ فَاَتْلَفَهُ كَانَ ضَمَانُهُ عَلَى الْقَاتِلِ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْاٰمِرِ، (قاضی خاں)

اگر ایک بالغ نے ایک بالغ کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور اس نے اسکو مار ڈالا تو اسکا تاوان قاتل پر عائد ہوگا حکم دینے والے پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۳- ایک لڑکا باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں اس لڑکے کی دیت اسپر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا،

صَبِيٌّ فِيْ يَدِ اَبِيْهِ فَجَذَبَهُ اِنْسَانٌ مِنْ يَدِ اَبِيْهِ وَالْاَبُ مُمْسِكٌ حَتّٰى مَاتَ فَدِيَةُ الصَّبِيِّ عَلَى الْجَاذِبِ وَيَرِثُ مِنْهُ الْاَبُ وَلَوْ جَذَبَا حَتّٰى مَاتَ فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمَا وَلَا يَرِثُ الْاَبُ (الواقعات الحسامیہ)

ایک لڑکا اپنے باپ کے ہاتھ میں تھا اور اس کو کسی نے اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں لڑکے کی دیت اس شخص پر واجب ہوگی اور اسکا باپ اسکا وارث ہوگا اور اگر اس لڑکے کو اس کے باپ اور اس شخص دونوں نے کھینچا اور وہ لڑکا اس کشمکش میں مر گیا تو اس صورت میں دونوں پر دیت واجب ہوگی اور اس کا باپ اسکا وارث نہ ہوگا،

۹۶۴- ایک ماں نے اپنے شیر خوار بچے کو اس کے باپ کے حوالہ کیا اور خود چلی گئی، بچہ دوسری عورت کا دودھ پیتا ہے لیکن باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ بھوک سے مر گیا تو باپ پر گناہ، کفارہ اور توبہ واجب ہوگی،

اَلْاُمُّ اِذَا تَرَكَتِ الصَّبِيَّ عِنْدَ الْاَبِ وَذَهَبَتْ وَالصَّبِيُّ يَقْبَلُ ثَدْيَ غَيْرِهَا فَلَمْ يَاْخُذِ الْاَبُ لِلصَّبِيِّ ظِئْرًا حَتّٰى مَاتَ جُوْعًا فَالْاَبُ اٰثِمٌ وَعَلَيْهِ لِلْاُمِّ الدِّيَةُ وَالتَّوْبَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يَقْبَلُ ثَدْيَ

اگر ماں لڑکے کو اس کے باپ کے سپرد کر کے چلی گئی اور لڑکا دوسری عورت کا دودھ قبول کرتا ہے لیکن اس کے باپ نے اس کے لیے دایہ مقرر نہیں کی اور وہ لڑکا بھوک سے مر گیا تو اس کے باپ پر گناہ، کفارہ اور توبہ واجب ہوگی اور اگر لڑکا دوسری عورت کا دودھ پینا قبول نہیں کرتا

غَيْرُهَا وَهِيَ تَعْلَمُ بِذٰلِكَ فَالْاِثْمُ عَلَيْهَا وَهِيَ اور اس کی مان اس کی عادت سے واقف ہو تو گناہ
الَّتِي ضَيَّعَتْهُ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (المحیط) اور کفارہ اس کی مان پر ہوگا،

۹۶۵- اگر کسی نے لڑکے کو غصب کر لیا اور اس کو خطرے میں ڈال دیا اور وہ مر گیا تو غاصب پر اس کی دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ غَصَبَ صَبِيًّا وَقَذَفَ بِهِ إِلَى الْمَهَالِكِ فَهَلَكَ كَانَ عَلَيْهِ دِيَةٌ إِنْ كَانَ حُرًّا، (قاضی خاں) اگر کسی نے کسی لڑکے کو غصب کر کے خطرے میں ڈال دیا اور وہ لڑکا مر گیا تو اگر لڑکا آزاد ہوگا تو غاصب پر اسکی دیت واجب ہوگی،

۹۶۶- اگر مغصوب لڑکے کو کسی اور نے قتل کر دیا تو اس کا باپ اگر چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اگر چاہے تو غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے،

وَلَوْ قَتَلَهُ أَجْنَبِيٌّ فِي يَدِهِ كَانَ لِلْأَبِ بِالْخِيَارِ فَإِنْ قَتَلَ الْقَاتِلَ بَرِئَ الْغَاصِبُ وَعَاقِلَتُهُ وَإِنْ ضَمَّنَ عَاقِلَةَ الْغَاصِبِ الدِّيَةَ رَجَعُوا بِهَا فِي مَالِ الْقَاتِلِ، (محیط البرہانی) اگر مغصوب لڑکے کو کسی دوسرے نے قتل کر دیا تو اس کے باپ کو اختیار ہے چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اس صورت میں غاصب بری الذمہ ہو جائیگا اور اگر چاہے تو غاصب کے عاقلہ سے تاوان لے لے اور اس صورت میں غاصب کے عاقلہ نے جو کچھ دیا ہے اسکو قاتل سے لے سکتے ہیں

۹۶۷- حجام، فصاد اور ختنے کرنے سے جو زخم ہو جاتا ہے اگر اس کے سرایت کرنے سے کوئی مر گیا بشرطیکہ یہ چیزیں ولی کی اجازت سے ہوں تو ان لوگوں پر کوئی تاوان عائد نہیں ہوتا۔

اَلْحَجَّامُ وَالْفَصَّادُ وَالْخَتَّانُ إِذَا فَصَدَ أَوْ بَزَغَ أَوْ خَتَنَ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ اگر حجام نے کسی کو ولی کی اجازت سے پچھنا لگایا یا فصد نے فصد کھولی یا بزاغ ختنہ یا ختنہ کرنے والے نے ختنہ

فَسَرَىٰ إِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ لَمْ يُضْمَنْ

(السراجیہ)

کیا اور زخم سرایت کر گیا اور وہ شخص ہلاک ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلْبَزَّاغُ اَوِ الْفَصَّادُ اَوِ الْحَجَّامُ اِذَا بَزَغَ اَوْ فَصَدَ اَوْ حَجَمَ وَكَانَ بِاِذْنِ الْمَوْلٰى فِي الْعَبْدِ اَوْ بِاِذْنِ الْوَلِيِّ فِي الصَّبِيِّ وَسَرَىٰ اِلَى النَّفْسِ وَمَاتَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِمْ وَكَذٰلِكَ الْخِتَانُ فِي هٰذَا فَهٰؤُلَاءِ لَا يُضْمَنُوْنَ لِلسِّرَايَةِ بِلَا خِلَافٍ

(المحیط)

اگر ولی کی اجازت سے کسی لڑکے کو یا آقا کی اجازت سے کسی غلام کو حجام، فصاد، بزاغ اور ختان نے پچھنا لگایا یا فصد کھولی یا داغا یا ختنہ کیا اور ان کا زخم سرایت کر کے موجب ہلاکت ہو گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۸- اگر کسی نے بادشاہ کے جبر سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو بادشاہ سے اس کا قصاص لیا جائیگا

اِذَا اَكْرَهَ السُّلْطَانُ رَجُلًا بِالْقَتْلِ عَلٰى اَنْ يَقْطَعَ يَدَ نَفْسِهٖ وَسِعَهٗ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهٗ اِنْ شَاءَ فَاِنْ قَطَعَ يَدَهٗ فَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُكْرِهِ فِيْ ذٰلِكَ فَعَلَى الْمُكْرِهِ الْقَوَدُ وَلَوْ اَكْرَهَهٗ بِالْقَتْلِ عَلٰى اَنْ يَقْتُلَ نَفْسَهٗ لَمْ يَسَعْهُ اَنْ يَقْتُلَ نَفْسَهٗ وَلَوْ قَتَلَ نَفْسَهٗ لَمْ يَشْتَهِ عَلَى الْمُكْرِهِ (المحیط)

اگر سلطان کسی سے جبراً کہے کہ تو اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالونگا تو اگر اس شخص نے اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا تو بادشاہ پر تاوان واجب ہوگا اور اگر بادشاہ کسی کو مجبور کرے کہ تو اپنے آپکو مار ڈال اور اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا تو بادشاہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۶۹- اگر کسی نے کسی کے جبر کرنے سے کسی کو مار ڈالا یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا،

وَاِنْ اَكْرَهَ بِقَتْلٍ اَوْ اِتْلَافِ عُضْوٍ فَفَعَلَ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رح يُصَحُّ الْاِكْرَاهُ فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْمُكْرِهِ دُوْنَ الْمَاْمُوْرِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح يُصَحُّ الْاِكْرَاهُ وَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ عَلٰى اَحَدٍ وَكَانَ عَلَى الْاٰمِرِ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال اور اس نے ایسا کر دیا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جبر کرنے والے پر قصاص واجب ہوگا مجرم پر واجب نہ ہوگا لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا البتہ جبر کرنے والے پر دیت واجب ہوگی جو تین سال میں ادا کیجائے گی،

۹۷۰- اگر کسی نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو اس پر دیت واجب ہوگی،

لَا يَجِبُ عَلَى الْمُكْرَهِ دِيَةُ الْمُكْرِهِ عَلَى الْقَتْلِ اِذَا قَتَلَهُ لِاَنَّهُ اٰثَرَ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهٖ، (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک شخص کسی سے کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھکو مار ڈالونگا اور اس نے اپنی جان کے خوف سے اس کو مار ڈالا تو قاتل پر دیت واجب نہ ہوگی،

۹۷۱- اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے جان سے مار ڈالونگا اور اس نے اس کو مار ڈالا تو بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہوگی،

وَلَوْ اَكْرَهَ السُّلْطَانُ رَجُلًا عَلٰى قَتْلِ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ وَاَوْعَدَهٗ بِقَتْلِهٖ فَالْقِصَاصُ عَلَى السُّلْطَانِ وَالتَّعْزِيْرُ عَلَى الْقَاتِلِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح (قاضی خاں)

اگر بادشاہ کسی پر جبر کرے اور کہے کہ فلاں شخص کو مار ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص اور قاتل پر تعزیر واجب ہوگی،

۹۷۲- اگر بادشاہ نے کسی سے کہا کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالونگا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا یا دیوانہ پر حد جاری ہوگی

وَلَوْ قَالَ السُّلْطَانُ لِرَجُلٍ اِقْطَعْ يَدَ فُلَانٍ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ وَسِعَهُ اَنْ يَقْطَعَ يَدَ فُلَانٍ وَاِذَا قَطَعَ كَانَ الْقِصَاصُ عَلَى الْاٰمِرِ فِي قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (المحیط)

اگر بادشاہ کسی سے کہے کہ فلاں شخص کے ہاتھ کو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اور اس نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا تو اس صورت میں بادشاہ پر قصاص واجب ہوگا،

۹۷۳- باپ اگر اپنے لڑکے کو تادیباً یا وصی یتیم کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا،

اَلْاَبُ اِذَا ضَرَبَ الْاِبْنَ فِيْ اَدَبٍ وَالْوَصِيُّ ضَرَبَ الْيَتِيْمَ فَمَاتَ يُضْمَنُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِنْ ضَرَبَهُ الْمُعَلِّمُ اِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا لَا ضَمَانَ عَلَى اَحَدٍ وَضَرَبَ زَوْجَةً فِيْ اَدَبٍ فَمَاتَتْ ضَمَّنَ وَعَلَى الْاَبِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ وَعَلَى الْمُؤَدِّبِ الْكَفَّارَةُ دُوْنَ الدِّيَةِ وَعَلَى الزَّوْجِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا

(الواقعات الحسامی)

باپ نے اگر اپنے لڑکے کو تادیباً یا وصی نے یتیم کو تادیباً مارا اور وہ مرگیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک تاوان عائد ہوگا، اگر معلم لڑکے کو باپ کی اجازت کے بغیر مارے یا شوہر اپنی بیوی کو تادیباً مارے اور وہ ہلاک ہوجائے تو باپ پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا اور مؤدب پر کفارہ ہے دیت نہیں اور شوہر پر کفارہ اور دیت دونوں واجب ہوگا،

۹۷۴- اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان واجب ہوگا،

اَلْوَالِدَةُ اِذَا ضَرَبَتْ وَلَدَهَا الصَّغِيْرَ لِلتَّاْدِيْبِ فَلَا شَكَّ اَنَّهَا تُضْمَنُ عَلَى

اگر ماں اپنے لڑکے کو تادیباً مارے اور وہ مرجائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ماں پر تاوان عائد ہوگا،

قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِیْهِ الْمَشَائِخُ عَلٰی قَوْلِهِمَا بَعْضُهُمْ قَالُوْا لَا یُضْمَنُ وَبَعْضُهُمْ قَالُوْا هِیَ ضَامِنَةٌ (المحیط)

اور صاحبین کے قول میں مشائخ کا اختلاف ہے بعضوں کا قول ہے کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک تاوان ہے،

۹۷۵- اگر معلم نے لڑکے کو اس قدر مارا جس قدر تعلیم کے لیے معمولاً مارتے ہیں تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلْاَبُ وَالْوَصِیُّ اِذَا سَلَّمَ الصَّغِیْرَ اِلَی الْمُعَلِّمِ لِیُعَلِّمَهُ الْقُرْاٰنَ اَوْ عَمَلًا اٰخَرَ فَضَرَبَهُ الْمُعَلِّمُ لِلتَّعْلِیْمِ اِنْ ضَرَبَهُ بِاِذْنِ الْاَبِ حَیْثُ یَضْرِبُ مِثْلُ مَا یُضْرَبُ لِلتَّعْلِیْمِ فَلَا ضَمَانَ لَا عَلَی الْمُعَلِّمِ وَلَا عَلَی الْاَبِ وَالْوَصِیِّ، (محیط البرہانی)

اگر چھوٹے بچے کو باپ یا وصی نے تعلیم کیلئے معلم کے حوالے کیا اور معلم نے اس کو اس قدر زدوکوب کی جسقدر لوگ تعلیم کیلئے زدوکوب کرتے ہیں تو اس کا تاوان کسی پر واجب نہ ہوگا،

۹۷۶- اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر اس کا تاوان واجب ہوگا،

وَاِنْ ضَرَبَهُ حَیْثُ لَا یُضْرَبُ اَوْ فَوْقَ مَا یُضْرَبُ لِلتَّعْلِیْمِ فَالْمُتْلِفُ ضَامِنٌ (محیط البرہانی)

اگر معمول سے زیادہ زدوکوب کی تو معلم پر تاوان عائد ہوگا،

۹۷۷- باپ نے اگر لڑکے کو تادیباً معمول سے زیادہ مارا تو اس پر دیت و کفارہ واجب ہوگا

اَلْاَبُ اِذَا ضَرَبَ ابْنَهُ الصَّغِیْرَ تَادِیْبًا فَعَطَبَ مِنْ ذٰلِكَ یُنْظَرُ اِنْ ضَرَبَهُ بِحَیْثُ لَا یُضْرَبُ لِلتَّادِیْبِ اَوْ حَیْثُ یُضْرَبُ وَلٰكِنْ فَوْقَ مَا یُضْرَبُ لِلتَّادِیْبِ فَاِنَّهُ یُضْمَنُ

باپ نے اگر لڑکے کو ادب دینے کے لیے معمول سے زیادہ زدوکوب کیا اور وہ مرگیا تو اس پر دیت اور کفارہ واجب ہوگا،

الدِّيَةُ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (محیط البرہانی)

۹۷۸- اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا،

إِذَا ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَةٍ حَامِلٍ مُسْلِمَةٍ أَوْ كَافِرَةٍ فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا حُرًّا ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى فَعَلَى عَاقِلَتِهِ الْغُرَّةُ وَهِيَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ قِيمَتُهُ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَيَكُونُ مَوْرُوثًا عَنِ الْوَلَدِ وَلَوْ كَانَ الضَّارِبُ وَارِثًا لِلْمَيِّتِ وَكَانَ فِيهِ (السراجیہ)

اگر کسی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر خواہ وہ مسلمان ہو یا کافرہ مارا اور اس کے پیٹ سے مردہ بچہ گر پڑا اور بچہ خواہ مرد ہو یا عورت لیکن آزاد تھا تو اس صورت میں مارنے والے کے عاقلہ پر غرہ واجب ہوگا یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی یا ایک گھوڑا جسکی قیمت پانچسو درہم ہوگی اور وہ غرہ بچے کے وارثوں کو ملے گا اور وہ اسکی وراثت ہوگا اور اگر مارنے والا بچے کا وارث ہوگا تو اس کو بچے کی وراثت نہ ملیگی اور اس قسم کے

۹۷۹- اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا،

وَإِنْ أَلْقَتْ مَيِّتَيْنِ فَغُرَّتَانِ (ذخیرۃ الفقہاء) اور اگر دو مردہ بچے گر پڑے تو دو غرہ واجب ہوگا،

۹۸۰- جس بچے کے ناخن اور بال نہیں - نکلے ہیں اسکا حکم صحیح بچے کا ہے،

وَالْجَنِينُ الَّذِي قَدْ اسْتَبَانَ بَعْضُ خَلْقِهِ كَالظُّفُرِ وَالشَّعْرِ بِمَنْزِلَةِ الْجَنِينِ التَّامِّ فِي جَمِيعِ الْأَحْكَامِ (الکافی)

جس بچے کے بعض اجزاء مثلاً ناخن اور بال کا نکلنا باقی ہو اس کا حکم صحیح الخلقۃ بچے کا ہے،

۹۸۱- اگر بچہ پیٹ سے زندہ نکلا پھر مرگیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا،

وَإِنْ خَرَجَ الْجَنِينُ بَعْدَ الضَّرْبَةِ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ وَالْكَفَّارَةُ (قدوری)

اگر بچہ مارنے کے بعد زندہ نکلا پھر مرگیا تو مارنے والے پر دیت کاملہ اور کفارہ واجب ہوگا،

۹۸۲- اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اس کی ماں بھی مر گئی تو اس صورت میں جنین کے عوض غرہ اور ماں کے قتل کے عوض دیت واجب ہوگی،

اِنْ اَلْقَتْ مَيِّتًا ثُمَّ مَاتَتِ الْاُمُّ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ بِقَتْلِ الْاُمِّ وَغُرَّةٌ بِاِلْقَائِهَا وَاِنْ مَاتَتِ الْاُمُّ مِنَ الضَّرْبَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْجَنِيْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ فَعَلَيْهِ دِيَةٌ فِي الْاُمِّ وَدِيَةٌ فِي الْجَنِيْنِ وَاِنْ كَانَتْ ثُمَّ اَلْقَتْ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ دِيَةٌ فِي الْاُمِّ وَلَا شَيْءَ فِي الْجَنِيْنِ (الهدایہ)

اگر بچہ مردہ نکلا اور اس سے اسکی ماں بھی مر گئی تو اس صورت میں بچے کے عوض غرہ اور اسکی ماں کے قتل کے عوض مارنے والے پر دیت واجب ہوگی اور اگر مار سے اسکی ماں مر گئی پھر بچہ زندہ نکلا اور پھر مر گیا تو اس صورت میں مارنے والے پر بچے اور ماں دونوں کی دیت واجب ہوگی اور اگر ماں مر گئی پھر بچہ مردہ نکلا تو اس صورت میں مارنے والے پر ماں کی دیت واجب ہوگی اور بچے کے عوض کچھ واجب نہ ہوگا،

۹۸۳- اگر ایک بچہ مردہ اور ایک بچہ زندہ نکلا اور پھر وہ مر گیا تو مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہوگی،

رَجُلٌ ضَرَبَ بَطْنَ اِمْرَاَةٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنًا اَحَدُهُمَا مَيِّتٌ وَالْاٰخَرُ حَيٌّ فَمَاتَ الْحَيُّ بَعْدَ الْاِنْفِصَالِ مِنْ ذٰلِكَ الضَّرْبِ عَلَى الْفَوْرِ فِي الْمَيِّتِ مِنْهُمَا الْغُرَّةُ وَفِي الْحَيِّ الدِّيَةُ كَامِلَةً (الظہیریہ)

اگر ایک بچہ مردہ اور دوسرا زندہ نکلا پھر زندہ بچہ بھی اسی ضرب سے مر گیا تو اس صورت میں مارنے والے پر مردہ بچے کے عوض غرہ اور زندہ بچے کے عوض دیت کاملہ واجب ہوگی،

۹۸۴- اگر کسی نے ایک لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ سے بچہ گر پڑا تو اگر وہ آزاد ہوگا تو اس پر غرہ واجب ہوگا اور اگر غلام ہوگا تو اسی شکل کے زندہ بچے کی قیمت تجویز کریں گے پھر اگر وہ مرد ہوگا تو اس کے نصف عشر اور اگر عورت ہوگا تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہوگا،

إِذَا ضَرَبَ بَطْنَ أَمَةٍ وَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا وَكَانَ الْأُمُّ حَيَّةً يُنْظَرُ إِنْ كَانَ هٰذَا الْحَمْلُ حُرًّا بِأَنْ كَانَ الْحَمْلُ مِنْ مَوْلَى يَجِبُ الْعُشْرُ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى وَإِنْ كَانَ الْجَنِينُ رَقِيقًا ذُكِرَ فِي ظَاهِرِ رِوَايَةِ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَى الْفُصَّةِ وَاللَّوْنِ الَّتِي الْفُصَّةُ لَوْ كَانَ حَيًّا ثُمَّ إِذَا ظَهَرَ قِيمَتُهُ يُنْظَرُ إِنْ كَانَ ذَكَرًا يَجِبُ عَلَيْهِ نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ وَإِنْ كَانَ أُنْثَى يَجِبُ عَلَيْهِ عُشْرُ قِيمَتِهَا وَلَوْ ضَاعَ الْجَنِينُ بَعْدَ مَا قُوِّمَ وَلَمْ يُمْكِنْ تَقْوِيمُهُ بِاعْتِبَارِ لَوْنِهِ وَقَعَ الْخِلَافُ فِي قِيمَتِهِ بَيْنَ الضَّارِبِ وَمَوْلَى الْأَمَةِ

اگر کسی نے کسی لونڈی کے پیٹ پر مارا اور اس کے پیٹ مردہ بچہ گر پڑا اور اسکی ماں زندہ ہے تو اگر بچہ آزاد ہوگا یعنی حمل آقا سے ہوگا تو مارنے والے پر عشر واجب ہوگا، خواہ بچہ مرد ہو یا عورت اور اگر بچہ آزاد نہ ہو تو زندہ ہونے کی صورت میں اس کی قیمت اسی رنگ و پ کے مطابق تجویز کریں گے اگر وہ مرد ہوگا تو اس کے عشر کا آدھا اور اگر عورت ہوگا تو اس کا عشر مارنے والے پر واجب ہوگا اور اگر بچہ ضائع ہو جائے اور اس کی قیمت کا تجویز کرنا ممکن نہ ہو اور اسکی قیمت میں مارنے والے اور لونڈی کے آقا کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو اس صورت میں قسم کیساتھ مارنے والے کا قول معتبر ہوگا،

۹۸۵ - اگر ایک لونڈی کے مارنے سے اس کے پیٹ سے بچہ مردہ گر جائے اور وہ خود مر جائے تو اسکی قیمت تین سال میں مارنے والے سے لیجائے گی،

وَفِي الْمُنْتَقَى رُجُلٌ ضَرَبَ بَطْنَ أَمَةٍ وَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْأُمُّ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى الضَّارِبِ قِيمَةُ الْأُمِّ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ

اگر بچے کی ماں لونڈی ہو اور کسی کے مارنے سے اس کے پیٹ کا بچہ گر جائے اور وہ خود بھی مر جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مارنے والے سے اسکی قیمت تین سال میں بجائیگی،

۹۸۶ - لونڈی کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے مال سے بغیر میعاد دیا جائیگا اور آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کا تاوان مارنے والے کے عاقلہ سے ایک سال میں لیا جائیگا،

وَمَا وَجَبَ فِي جَنِينِ الْأَمَةِ فَهُوَ فِي مَالِ الضَّارِبِ يَرِثُهُ وَرَثَةُ حَالًا فِي سَنَةٍ وَلَا شَيْءَ فِيهِ وَمَا وَجَبَ فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ فَهُوَ عَلَى عَاقِلَةِ الضَّارِبِ إِلَى سَنَةٍ (شرح الطحاوی)

جو تاوان لونڈی کے پیٹ کے بچے کے عوض عائد ہوگا وہ مارنے والے کے مال سے فوراً سال بھر کے اندر اندر اس کے وارثوں کو دیا جائیگا اور جو تاوان آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کے عوض لیا جائیگا وہ مارنے والے کے عاقلہ پر ایک سال میں لیا جائیگا،

۹۸۷- اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خود محل ادا یا بچہ اس کے پیٹ سے مردہ نکلا تو اسکے قتل پر تاوان عائد ہوگا،

وَالْمَرْأَةُ إِذَا أَضَرَّتْ بِفِعْلِ نَفْسِهَا أَوْ بِشَرْبِ دَوَاءٍ مُنْتَقِصٍ الْوَلَدَ أَوْ مُسْقِطٍ أَوْ عَالِجَتْ فَرْجَهَا حَتَّى سَقَطَ الْوَلَدُ مَيِّتًا وَجَبَتْ عَاقِلَتُهَا الدِّيَةُ إِنْ فَعَلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ الزَّوْجِ وَإِنْ فَعَلَتْ بِإِذْنِهِ لَا يَجِبُ شَيْءٌ (الکافی)

اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے پیٹ کو ضرر پہنچایا یا دوا سے قصداً اپنا حمل ساقط کر دیا اور بچہ اسکے پیٹ سے مردہ نکلا تو اسکے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے شوہر کی اجازت سے اسقاط حمل کیا تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۸۸- اگر کسی عورت نے بغیر قصد کے گرانے کے سقط حمل دوا کھائی تو اسپر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

إِمْرَأَةٌ شَرِبَتْ دَوَاءً لِتُسْقِطَ بِهِ فَسَقَطَ الْوَلَدُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا (الظہیریہ)

اگر کسی عورت نے بغیر قصد حمل گرانے والی دوا کھالی تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۹۸۹- ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اگر عدت کے زائل کرنے کیلئے حمل گرا دیا تو اسپر غرہ واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا،

فِي فَتَاوَى النَّسَفِيِّ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ خَالَعَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَأَسْقَطَتْ بَعْدَ الْخُلْعِ سَقْطًا فَمَاتَ مِنْ ذَلِكَ السَّقْطِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا غُرَّةٌ لِلزَّوْجِ قَالَ إِنْ كَانَ اسْتَبَانَ بَعْضُ خَلْقِهِ وَجَبَتْ وَإِلَّا فَلَا وَإِنْ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ مَيِّتًا فَعَلَيْهَا الْغُرَّةُ لِلزَّوْجِ وَإِنْ خَرَجَ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ فَعَلَيْهَا الدِّيَةُ لِلزَّوْجِ

اگر ایک عورت نے جس سے خلع کیا گیا ہو اسقاط عدت کیلئے حمل گرا دیا تو اسکا غرہ اس پر واجب ہوگا اور وہ شوہر کا حق ہوگا،

۹۹۰- اگر کسی عاقلہ عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے بچہ کا ہاتھ کٹ گیا اور زندہ پیدا ہوا تو اسکی نصف دیت کے قتل پر عاقلہ واجب ہوگی

ضَرَبَ رَجُلٌ بَطْنَ حَامِلٍ بِسِكِّينٍ فَأَصَابَ يَدَ الْوَلَدِ فِي بَعْضِهَا فَقَطَعَهَا ثُمَّ وَلَدَتْهُ حَيًّا فَنِصْفُ الدِّيَةِ عَلَى عَاقِلَتِهِ لَا الْأُمِّ خَطَأً

اگر کسی شخص نے کسی عورت کے پیٹ پر چھرا مارا اور اس سے اسکے بچے کا ہاتھ کٹ گیا اس کے بعد زندہ پیدا ہوا تو اس صورت میں حکم خطا کا ہوگا اور آدھی دیت اس شخص کے عاقلہ پر واجب ہوگی

گیارہواں باب

دیوار اور کنوئیں وغیرہ کے حوادث کے بیان میں

۹۹۱- اگر کسی نے ابتداءً ہی سے ٹیڑھی دیوار بنائی اور وہ کسی کے اوپر گر پڑی اور وہ مر گیا تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

يَجِبُ اَنْ يُعْلَمَ بِاَنَّ الْحَائِطَ الْمَائِلَ اِنْ بِنَاءُ صَاحِبِهٖ مَائِلًا فِي الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ سَقَطَ عَلٰى اِنْسَانٍ فَقَتَلَهٗ اَوْ تَلِفَ مَالُ اِنْسَانٍ فَاِنَّهٗ يُضْمَنُ سَوَاءٌ تُقُدِّمَ اِلَيْهِ بِالنَّقْضِ اَوْ لَمْ يُتَقَدَّمْ اِلَيْهِ (الذخیرہ)

اگر صاحب خانہ نے شروع ہی سے کج دیوار بنائی اور اس دیوار نے گر کر کسی کو ہلاک کر دیا یا کسی کے مال کو ضائع کر دیا تو اس صورت میں دیوار کے مالک پر تاوان عائد ہوگا، خواہ اس سے دیوار کے منہدم کرنے کی درخواست کی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو،

۹۹۲- کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو خود صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

ثُمَّ مَا تَلِفَ بِهٖ مِنَ النُّفُوْسِ تَتَحَمَّلُهُ الْعَاقِلَةُ وَمَا تَلِفَ بِهٖ مِنَ الْاَمْوَالِ فَضَمَانُهٗ عَلَيْهِ (التبیین)

کج دیوار کے گرنے سے اگر جان کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر مال کا نقصان ہوگا تو صاحب دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

۹۹۳ - بادشاہ اور بادشاہ کے علاوہ دوسرے کے سامنے صاحب دیوار سے مواخذہ کیا جاسکتا ہے،

وَالتَّقَدُّمُ اِلَيْهِ صَحِيْحٌ عِنْدَ السُّلْطَانِ وَ عِنْدَ غَيْرِ السُّلْطَانِ (الکافی)

مالک دیوار سے بادشاہ یا غیر بادشاہ کے حضور مواخذہ کرنا صحیح ہے،

۹۹۴ - مواخذہ کرنے کا طریقہ

وَتَفْسِيْرُ التَّقَدُّمِ اِلَيْهِ اَنْ يَقُوْلَ لِصَاحِبِ الْحَقِّ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اِنَّ حَائِطَكَ مَخُوْفٌ اَوْ يَقُوْلَ لَهُ مَائِلٌ فَانْقُضْهُ حَتّٰى لَا يَسْقُطَ وَلَا يَتْلَفَ شَيْئًا (المحیط)

اور صاحب حق کو مالک دیوار سے اسطرح مواخذہ کرنا چاہیے کہ تمہاری دیوار خطرناک ہے اس کو گرادو کہیں وہ گر نہ پڑے اور کسی کا نقصان نہ کردے،

وَلَوْ قِيْلَ لَهُ اِنَّ حَائِطَكَ مَائِلٌ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَهْدِمَهُ كَانَ ذٰلِكَ مُشْتَرِيًا لَا يَكُوْنُ طَلَبًا (فتاوی قاضی خاں)

اگر صاحب حق کہے کہ تمہاری دیوار کج ہوگئی ہے مناسب یہ ہے کہ تم اس کو منہدم کردو تو یہ قول بمنزلہ مشورہ کے ہوگا، مواخذہ نہ ہوگا،

۹۹۵ - مواخذہ شرط ہے لیکن مواخذہ کے گواہ شرط نہیں ہیں،

وَالشَّرْطُ الطَّلَبُ وَاَمَّا الشُّهَادُ فَلَيْسَ بِشَرْطٍ حَتّٰى لَوْ طَلَبَ بِالتَّفْرِيْغِ مِنْ غَيْرِ اِشْهَادٍ وَلَمْ يُفَرِّغْ مَعَ التَّمَكُّنِ حَتّٰى سَقَطَ وَتَلِفَ بِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ يُعَيِّرُ مَا يُطْلَبُ ضَمِنَ وَفَائِدَةُ الْاِشْهَادِ اِمْكَانُ اِثْبَاتٍ عِنْدَ الْجُحُوْدِ، (الکافی)

مواخذہ شرط ہے اور مواخذہ پر گواہ بنانا شرط نہیں ہے کیونکہ اگر صاحب حق نے مالک دیوار سے درخواست کی کہ اپنی دیوار کو منہدم کردے اور اس کے مالک نے باوجود قدرت کے اس کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان کردیا اور دیوار کے مالک نے صاحب حق کے مطالبہ کا اقرار کیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

البتہ گواہ بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مالک دیوار مواخذہ کا انکار کرے تو اس کو صاحب حق گواہوں کے ذریعہ سے ثابت کر دے،

۹۹۶- مواخذہ کا ثبوت،

وَاِنْ شَهِدَ بِالطَّلَبِ رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ فَثَبَتَ الْمُطَالَبَةُ وَيَثْبُتُ اَيْضًا بِكِتَابِ الْقَاضِيْ (قاضی خاں)

اور مواخذہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے اور نیز قاضی کے خط سے بھی ثابت ہوتا ہے،

۹۹۷- مواخذہ کے صحت کی شرط،

وَيُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ التَّقَدُّمِ وَالطَّلَبِ اَنْ يَكُوْنَ التَّقَدُّمُ اِلٰى مَنْ لَهٗ وَلَايَةُ التَّفْرِيْغِ حَتّٰى لَوْ تَقَدَّمَ اِلٰى مَنْ سَكَنَ الدَّارَ بِاِجَارَةٍ اَوْ اِعَارَةٍ فَلَمْ يَنْقَضِ الْخَائِطُ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى اِنْسَانٍ لَا ضَمَانَ عَلٰى اَحَدٍ (الذخیرہ)

اور مواخذہ کی شرط یہ ہے کہ ایسے شخص سے درخواست کرے جسکو دیوار کے منہدم کرنے کا اختیار حاصل ہو اور کرایہ دار یا ایسے شخص سے جس نے اس کو عاریۃً لیا ہو مواخذہ کرنا صحیح نہیں ہے،

وَيُشْتَرَطُ دَوَامُ تِلْكَ الْوِلَايَةِ اِلٰى وَقْتِ السُّقُوْطِ حَتّٰى لَوْ خَرَجَ عَنْ مِلْكِهٖ بِالْبَيْعِ بَعْدَ الْاِشْهَادِ وَبَرِئَ عَنِ الضَّمَانِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ انہدام کی درخواست ایسے شخص سے کیجاے جو دیوار کے گرنے تک اسکا مالک ہو اگر مواخذہ کے بعد دیوار اس کی ملکیت سے بیع کرنے کیوجہ سے نکل جاے تو تاوان اس سے ساقط ہو جائیگا،

۹۹۸- مکان کی بیع کے بعد جبتک خریدار سے مواخذہ نہ کیا جاے وہ تاوان سے بری ہوگا،

وَلَا ضَمَانَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ فَإِنْ أَشْهَدَ عَلَى الْمُشْتَرِيْ بَعْدَ شِرَائِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ۔ (الکافی)

اور مشتری پر تاوان عائد نہ ہوگا البتہ اگر مشتری سے مکان خریدنے کے بعد مواخذہ کیا گیا پھر دیوار گر پڑی اور کسی کا نقصان ہو گیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا،

۹۹۹- مواخذہ کے بعد تاوان کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس قدر مدت گذر جائے جسمیں دیوار کا انہدام ممکن ہو،

وَيُشْتَرَطُ لِلضَّمَانِ أَنْ يَمْضِيَ مُدَّةٌ يَتَمَكَّنُ فِيهَا مِنَ النَّقْضِ بَعْدَ الْإِشْهَادِ حَتَّى إِذَا أَشْهَدَ عَلَيْهِ فَسَقَطَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ التَّمَكُّنِ مِنْ نَقْضِهِ لَا يُضْمَنُ مَا تَلِفَ فِيهِ (التبیین)

نیز یہ بھی شرط ہے کہ مواخذہ کے بعد اس قدر مدت گذر جائے جسمیں دیوار کا انہدام ممکن ہو کیونکہ اگر مواخذہ کے بعد فوراً دیوار گر پڑی تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۰۰- مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو،

وَيُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ التَّقَدُّمُ وَالطَّلَبُ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ وَالْحَقُّ فِي طَرِيقِ الْعَامَّةِ لِلْعَامَّةِ وَيَكْتَفِي بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنَ الْعَامَّةِ (الذخیرہ)

نیز مواخذہ کے لیے یہ شرط ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہو اور جس شخص کا کوئی حق نہیں ہے اس کا مواخذہ معتبر نہیں ہے اور گذرگاہ عام میں ہر شخص کا حق ہے اور ان میں سے ایک شخص کا مواخذہ کافی ہے،

۱۰۰۱- مواخذہ کے بعد اگر وہ مدت گذر گئی جسمیں کج دیوار کا انہدام ممکن تھا اور وہ دیوار گر پڑے تو صاحب دیوار اس کے نقصان کا ضامن ہوگا،

وَلَزِمَاهُ حَائِطٌ وَطُولِبَ أَنْ يَنْقُضَهُ وَ أَشْهَدَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْقُضْهُ فِي الْمُدَّةِ مَعَ الْإِمْكَانِ فَقَطَعَ ضَمِنَ مَا أَتْلَفَ (مجمع المحرین)

اگر کسی کی دیوار کج ہو اور باوجود مواخذہ کے اس نے اس مدت میں جسمیں دیوار کا انہدام ممکن تھا اسکو منہدم نہیں کرایا اور وہ دیوار گر پڑی تو جو کچھ اس سے نقصان ہوگا اسکا تاوان صاحب دیوار پر عائد ہوگا،

۱۰۰۲ خاص گلی میں مواخذہ کا حق اس گلی کے باشندوں کو حاصل ہے،

فِي السِّكَّةِ الْخَاصَّةِ الْحَقُّ لِصَاحِبِ السِّكَّةِ فَيَكْتَفِي بِطَلَبِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَفِي الدَّارِ يُشْتَرَطُ طَلَبُ الْمَالِكِ أَوِ السَّاكِنِ، (الذخيرة)

خاص گلی میں اس گلی کے باشندوں کو مواخذہ کا حق ہوا اور ان میں سے ایک شخص کا مواخذہ بھی کافی ہے اور مکان میں مواخذہ کا حق یا تو مالک مکان کو ہے یا اس مکان کے رہنے والوں کو،

۱۰۰۳ مواخذہ کے بعد اگر کسی نے کج دیوار نہیں گرائی اور اس کی دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اسپر عاید ہوگا،

رَجُلٌ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ فِي حَائِطٍ مَائِلٍ لَهُ فَلَمْ يَنْقُضْهُ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَائِطِ الْجَارِ دَهْدَمَهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لِحَائِطِ الْجَارِ (المحيط)

اگر کسی نے کج دیوار کا مواخذہ کیا اور مالک دیوار نے دیوار کو منہدم نہیں کیا اور دیوار گر پڑی اور اس دیوار کے گرنے سے ہمسایہ کی دیوار بھی گر پڑی تو ہمسایہ کی دیوار کا تاوان اسپر عاید ہوگا،

۱۰۰۴ البتہ اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے اس کو مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ أَجَّلَهُ رَبُّ الدَّارِ أَوْ أَبْرَأَهُ مِنَ الْمُطَالَبَةِ أَوْ فَعَلَ ذَلِكَ شُكَّانُهَا صَحَّ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِيمَا تَلِفَ بِالْحَائِطِ (الكافي)

اگر گھر کے مالک یا گھر کے رہنے والوں نے مہلت دی یا مواخذہ سے بری کیا تو یہ جائز ہوگا اور مالک دیوار پر نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۰۵ اگر زمانۂ مہلت کے گذر جانے پر دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ سَقَطَ الْحَائِطُ بَعْدَ مُضِيِّ مُدَّةِ الْأَجَلِ كَانَ ضَامِنًا (المحيط)

اگر بعد گذرنے زمانہ مہلت کے دیوار گر پڑے تو مالک دیوار پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۰۶ مواخذہ کے بعد صاحب دیوار کو قاضی کا مہلت دینا جائز نہیں ہے،

وَلَوْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ اسْتَهْلَ مِنَ الْقَاضِيْ فَاَجَّلَهُ فَهُوَ بَاطِلٌ، (خزانۃ المفتیین)

اگر گذرگاہ عام میں لوگوں کے مواخذہ کرنے کے بعد مالک دیوار کی درخواست سے قاضی نے اسکو چند روز کی مہلت دیدی تو یہ جائز نہیں ہے،

۱۰۰۷- گذرگاہِ عام میں مواخذہ کرنے والے کو بھی مہلت دینے کا حق حاصل نہیں ہے،

وَكَذَالِكَ لَوْ لَمْ يُؤَخِّرْهُ الْقَاضِيْ وَلٰكِنْ اَخَّرَهُ الَّذِيْ اَشْهَدَ عَلَيْهِ لَا يَصِحُّ لَهُ فِيْ حَقِّ غَيْرِهٖ وَلَا فِيْ حَقِّ نَفْسِهٖ (المحیط)

گذرگاہ عام میں اس شخص کا مہلت دینا بھی جائز نہیں ہے جس نے مواخذہ کیا ہو نہ دوسرے کے حق کے لیے نہ اپنے حق کے لیے،

۱۰۰۸- دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے،

وَلَوْ كَانَ الْحَائِطُ رَهْنًا فَتَقَدَّمَ اِلَى الْمُرْتَهِنِ فِيْهِ لَمْ يَضْمَنْهُ الْمُرْتَهِنُ وَكَانَ الرَّاهِنُ وَاِنْ تَقَدَّمَ فِيْهِ اِلَى الرَّاهِنِ كَانَ ضَامِنًا (شرح السیوطی)

دیوار مرہونہ کا مواخذہ مرتہن سے جائز نہیں ہے اور تاوان راہن اور مرتہن پر عائد نہ ہوگا البتہ اگر راہن سے مواخذہ کریں تو جائز ہے اور نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

۱۰۰۹- اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے،

وَلَوْ كَانَتِ الدَّارُ لِلصَّغِيْرِ فَاَشْهَدَ عَلَى الْاَبِ اَوِ الْوَصِيِّ صَحَّ الْاِشْهَادُ فَاِنْ سَقَطَ الْحَائِطُ وَاَتْلَفَ شَيْئًا كَانَ الضَّمَانُ عَلَى الصَّغِيْرِ، (قاضی خاں)

اگر دیوار کا مالک نابالغ ہو تو اس کے باپ یا اس کے وصی سے مواخذہ کرنا جائز ہے، اور نقصان کا تاوان اس نابالغ بچے پر عائد ہوگا،

۱۰۱۰- اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

وَيَصِحُّ عَلٰى اُمِّهٖ اَيْضًا (الکافی)

اس کی ماں سے مواخذہ کرنا بھی جائز ہے،

۱۰۱۱- اگر دیوار کا مواخذہ بعض ورثہ سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَإِذَا تَقَدَّمَ فِي الْحَائِطِ إِلَى بَعْضِ الْوَرَثَةِ فَالْقِيَاسُ أَنْ لَا ضَمَانَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ فَيَضْمَنُ مَنْ هَذَا الَّذِي أَشْهَدَ عَلَيْهِ بِحِصَّةِ نَصِيبِهِ بِمَا أَصَابَهُ الْحَائِطُ

اگر دیوار کا مواخذہ بعض وارثوں سے کیا تو اس صورت میں قیاس کے موافق کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا اور استحسان کے موافق جس شخص سے مواخذہ کیا ہے اس کے حصہ کے مطابق اس پر تاوان عائد ہوگا،

(المبسوط)

۱۰۱۲- مسجد کی کج دیوار کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائیگا،

مَسْجِدٌ مَالَ حَائِطُهُ فَالْإِشْهَادُ عَلَى الَّذِي بَنَاهُ (خزانۃ المفتین)

اگر مسجد کی دیوار کج ہو تو اس کا مواخذہ اس کے بانی سے کیا جائے گا،

۱۰۱۳- اگر دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے اور اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

حَائِطُ الرَّجُلِ فَسَقَطَ قَبْلَ الِاسْتِمَاتِ أَشْهَدَ عَلَى صَاحِبِهِ فِي رَفْعِ النَّقْضِ عَنِ الطَّرِيقِ فَلَمْ يَرْفَعْ حَتَّى عَثَرَ بِهِ آدَمِيٌّ أَوْ دَابَّةٌ فَعَطِبَ كَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)

اگر کسی کی دیوار قبل از مطالبہ گر پڑے اس کے بعد اس سے مواخذہ کیا گیا کہ اپنی دیوار کے اینٹ اور پتھر کو راستے سے ہٹائے لیکن اس نے نہیں ہٹایا اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۱۴- ایک دیوار ایک شخص کے قبضہ میں ہے اور اس نے مواخذہ کرنے پر اس کو منہدم نہیں کیا اور وہ گر پڑی اور اس سے کوئی مر گیا، لیکن اس کے عاقلہ اس کی ملکیت کا انکار کرتے ہیں تو اس صورت میں ان پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

إِذَا أُشْهِدَ عَلَى الرَّجُلِ فِي حَائِطٍ مَائِلٍ مِنْ دَارِهِ

اگر ایک شخص کے قبضہ میں ایک کج دیوار ہو اور اس سے

فِي يَدِهٖ فَلَمْ يَقْدِرْ مِنْهُ حَتّٰى سَقَطَ عَلٰى رَجُلٍ فَقَتَلَهٗ فَانْكَرَتِ الْعَاقِلَةُ اَنْ تَكُوْنَ الدَّارُ لَهٗ اَوْ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ اَنَّ الدَّارَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ فَدَعْوٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ عَلٰى اَنَّ الدَّارَ لَهٗ فَاِنْ اَقَرَّ ذُوالْيَدِ اَنَّ الدَّارَ لَهٗ لَمْ يُصَدَّقْ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَيْهِ قِيَاسًا وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ عَلَيْهِ دِيَةُ الْمَقْتُوْلِ اِنْ اَقَرَّ بِالْاِشْهَادِ عَلَيْهِ (قاضی خاں)

مواخذہ کیا گیا اور اس نے اس کو سہدم نہیں کیا اور وہ دیوار کسی پر گر پڑی اور اس نے اسکو ہلاک کر دیا اور اسکے عاقلہ نے اس کی ملکیت کا انکار کیا یا اپنی عدم واقفیت ظاہر کی اس صورت میں عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا جبتک کہ اس شخص کی ملکیت کا ثبوت نہ پیش کیا جائے اور اگر اس نے خود اپنی ملکیت کا اقرار کیا تو یہ عاقلہ پر حجت نہ ہوگا اور موافق قیاس کے اسپر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر اس نے مواخذہ کا بھی اقرار کیا تو اس پر استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۰۱۵- دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ ہر مسلمان اور ذمی بشرطیکہ بالغ اور آزاد ہو کر سکتا ہے،

وَفِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ لَوْ كَانَ مَائِلًا اِلَى الطَّرِيْقِ الْعَامِّ فَاِنَّ الْخُصُوْمَةَ فِيْهِ اِلَى النَّاسِ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ ذِمِّيًّا بَعْدَ اَنْ كَانَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا اَوْ كَانَ صَغِيْرًا اَذِنَ لَهٗ وَلِيُّهٗ بِالْخُصُوْمَةِ فِيْهِ اَوْ كَانَ عَبْدًا اَذِنَ لَهٗ مَوْلَاهُ بِالْخُصُوْمَةِ (الکفایہ)

جو دیوار عام گذرگاہ کی طرف جھکی ہوئی ہو اس کا مواخذہ سب لوگ کر سکتے ہیں خواہ مسلمان ہوں خواہ ذمی لیکن ان کو آزاد اور بالغ ہونا چاہئے، اور اگر لڑکا اپنے ولی کی اجازت سے یا غلام اپنے آقا کی اجازت سے مواخذہ کرے تو یہ بھی جائز ہے،

۱۰۱۶- اگر امام کی اجازت کے بغیر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنالے تو ہر شخص اسکو منہدم کر سکتا ہے،

فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ رَجُلٌ اَخْرَجَ اِلَى الطَّرِيْقِ كَنِيْفًا اَوْ مِيْزَابًا اَوْ بَنٰى دُكَّانًا اَوْ جَرْصَنًا فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ اَنْ يَقْلَعَ ذٰلِكَ وَيُقَدِّمَهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ يَضُرُّ ذٰلِكَ بِالْمُسْلِمِيْنَ اَوْ لَمْ يَضُرَّ وَلَيْسَتْوِى فِيْ هٰذَا الْحَقِّ الْمُسْلِمُ وَالْكَافِرُ وَالْمَرْاَةُ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ حَقُّ نَقْضِ الدَّارِ الْمَبْنِيَّةِ عَلَى الطَّرِيْقِ (اخلاصہ)

اگر امام کی اجازت کے بغیر کسی نے عام گذرگاہ میں کوئی چیز بنائی تو ہر شخص کو اس کے منہدم کرنے کا حق ہے خواہ وہ مسلمانوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور مسلمان اور کافر اور عورت گذرگاہ عام کے حق میں برابر ہیں البتہ غلام کو انہدام کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۰۱۷- اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر گذرگاہ عام میں کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا۔

ذَكَرَ الْمَسْئَلَةَ فِي الْاَصْلِ مُطْلَقًا وَاِنَّمَا عَلَى التَّفْصِيْلِ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ يُضَمَّنُ وَاِنْ فَعَلَ بِاِذْنِ الْاِمَامِ لَا يُضَمَّنُ قَالَ مَشَائِخُنَا وَاِنَّمَا يَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنَ الْاِمَامِ اَنْ يَاْذَنَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِاَنْ كَانَ فِي الطَّرِيْقِ سَعَةٌ فَاَمَّا اِذَا كَانَ يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ بِاَنْ كَانَ فِي الطَّرِيْقِ ضِيْقٌ لَا يُبَاحُ لَهُ ذٰلِكَ (الذخیرہ)

اگر کسی نے عام گذرگاہ میں امام کی اجازت کے بغیر کوئی چیز بنائی تو اس کے نقصان کا تاوان اس پر عائد ہوگا اور اگر امام کی اجازت سے بنائی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور امام کو اجازت دینے کا حق اس وقت ہے کہ راہ کشادہ ہو لیکن اگر راہ میں تنگی ہو اور وہ لوگوں کیلئے مضر ہو تو امام کو اجازت دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۰۱۸- اگر گذرگاہ عام میں کوئی پرانی چیز بنی ہو تو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے۔

وَاِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدِيْمَةً لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ حَقُّ الرَّفْعِ وَاِنْ كَانَ لَا يَدْرِيْ حَالَهَا فَاِنَّهَا تُجْعَلُ حَدِيْثَةً حَتّٰى كَانَ لِلْاِمَامِ حَقُّ الرَّفْعِ (المحیط)

گذرگاہ عام میں جو پرانی چیز ہو کسی کو اس کے انہدام کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ پرانی ہو یا نئی تو اس صورت میں امام اس کو منہدم کر سکتا ہے،

۱۰۱۹۔ انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز شخصی فائدہ کے لیے بنائی جاے،

هٰذَا اِذَا بَنٰى عَلَى الطَّرِيْقِ الْعَامَّةِ بِنَاءً لِنَفْسِهٖ وَاِنْ بَنٰى شَيْئًا لِلْعَامَّةِ كَالْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَكَانَ لَا يَضُرُّ لَا يُنْقَضُ كَذَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ (النہایہ)

انہدام کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب گذرگاہ عام میں کوئی چیز اپنی ذات کے لیے بنائی جاے لیکن اگر وہ رفاہ عام کے لیے ہو اور کسی کے لیے مضر نہ ہو تو اس کا انہدام جائز نہ ہوگا،

۱۰۲۰۔ اگر خاص گلی میں کوئی چیز بنائی جاے تو اُس گلی کے تمام باشندوں کو اس کے انہدام کا حق حاصل ہے،

وَاِنْ اَخْرَجَ فِي الطَّرِيْقِ الْخَاصِّ فِيْ سِكَّةٍ غَيْرَ نَافِذَةٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ السِّكَّةِ اِذَا كَانَ لَهُ الْمُرُوْرُ تَحْتَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ كَانَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ قَدِيْمَةً فَلَيْسَ لِاَحَدٍ حَقُّ النَّزْعِ وَاِنْ كَانَ لَا يَدْرِيْ حَالَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تُجْعَلُ قَدِيْمَةً (المحیط)

اور جو چیز خاص گلی میں بنائی جاے تو اس گلی کے تمام باشندوں کو جنکا گذر اس سے ہوتا ہو اسکے منہدم کرنے کا حق ہے، اور جسکا گذر اس سے نہیں ہوتا اسکو حق نہیں ہے، اور خاص گلی میں جو چیز پرانی بنی ہوئی ہو کسی کو اس کے منہدم کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور اگر اس کا حال معلوم نہ ہو کہ قدیم ہے یا جدید تو اس کا حکم پرانی چیز کا ہوگا،

۱۰۲۱- اگر کوئی راستے میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذے کا حق حاصل ہے،

لِكُلِّ وَاحِدٍ التَّعَرُّضُ عَلٰى مَنْ شَرَعَ جَنَاحًا فِي الطَّرِيْقِ وَكَذَا يَأْثَمُوْنَ بِالسُّكُوْتِ عَنْهُ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص راہ میں برآمدہ بنائے تو ہر شخص کو مواخذہ کا حق حاصل ہے اور جو شخص مواخذہ نہ کرے وہ گنہگار نہ ہوگا،

۱۰۲۲- اگر کوئی شخص گذرگاہ عام میں سائبان بنائے تو ہر شخص کو روکنے اور گرانے کا حق حاصل ہے،

إِذَا أَرَادَ إِحْدَاثَ ظُلَّةٍ فِي طَرِيْقِ الْعَامَّةِ وَذٰلِكَ لَا يَضُرُّ بِالْعَامَّةِ فَالتَّضَرُّرُ مِنْ حَيْثُ أَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ آحَادِ الْمُسْلِمِيْنَ حَقَّ الْمَنْعِ وَحَقَّ الطَّرْحِ وَإِنْ أَرَادَ إِحْدَاثَ الظُّلَّةِ فِي سِكَّةٍ غَيْرِ نَافِذَةٍ لَا يُعْتَبَرُ فِيْهِ الضَّرَرُ وَعَدَمُهُ عِنْدَنَا بَلْ يُعْتَبَرُ فِيْهِ الْإِذْنُ مِنْ أَهْلِ السِّكَّةِ

(فصول عمادیہ)

اگر کوئی شخص گذرگاہ عام میں سائبان بنائے تو ہر مسلمان اسکو روک سکتا ہے اور گرا سکتا ہے خواہ لوگوں کے لیے مضر ہو یا نہ ہو اور اگر خاص گلی میں سائبان بنائے تو اہل محلہ کی اجازت چاہیے،

۱۰۲۳- خاص گلی میں تمام باشندوں کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کوئی چیز نہیں بنا سکتا،

وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الدَّرْبِ الَّذِيْ هُوَ غَيْرُ نَافِذٍ أَنْ يُشْرِعَ كَنِيْفًا وَلَا مِيْزَابًا إِلَّا بِإِذْنِ جَمِيْعِ أَهْلِ الدَّرْبِ يُضَرُّ ذٰلِكَ بِهِمْ أَوْ لَمْ يَضُرَّ (الخلاصہ)

خاص گلی میں کسی کو کسی چیز کے بنانے کا حق اس کے باشندوں کی اجازت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا چاہے وہ ان کے لئے نقصان رساں ہو یا نہ ہو،

۱۰۲۴- اس میں اہل محلہ کی اجازت کا اختیار نہیں ہے،

وَلَا اعْتِبَارَ بِرِضَاءِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِی سِکَّةٍ نَافِذَةٍ (الاشباہ والنظائر)

عام گلی میں اہل محلہ کی اجازت کا اعتبار نہیں ہے،

۱۰۲۵- اگر کسی نے دیوار گرانے کے لیے مزدور مقرر کئے اور دیوار گرنے سے کوئی شخص مرگیا تو اس کا تاوان مزدوروں پر عائد ہوگا،

اِذَا اسْتَاجَرَ رَجُلٌ قَوْمًا یَهْدِمُوْنَ لَهٗ حَائِطًا فَنَقَلَ الْهَدْمَ مِنْ فِعْلِهِمْ رَجُلًا مِنْهُمْ اَوْ مِنْ غَیْرِهِمْ فَالضَّمَانُ وَالْکَفَّارَةُ عَلَیْهِمْ وَدُوْنَ رَبِّ الدَّارِ (المبسوط)

اگر کسی نے دیوار کے منہدم کرنے کے لیے چند مزدور مقرر کئے اور دیوار کے منہدم ہونے سے ان میں سے یا ان کے علاوہ کوئی ہلاک ہوگیا تو تاوان اور کفارہ مزدوروں پر ہوگا مالک پر نہ ہوگا،

۱۰۲۶- اگر کسی مزدور کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور اس سے کوئی ہلاک ہوگیا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت،

وَلَوْ سَقَطَ مِنْ اَیْدِیْهِمْ اجُرٌّ اَوْ حِجَارَةٌ اَوْ خَشَبَةٌ فَاَصَابَ اِنْسَانًا فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ یَجِبُ الدِّیَةُ عَلٰی عَاقِلَةِ مَنْ سَقَطَ ذٰلِكَ مِنْ یَدِهٖ وَعَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ (سراج الوہاج)

اگر مزدوروں کے ہاتھ سے کوئی چیز گر پڑی اور کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا کفارہ اس مزدور پر واجب ہوگا جس کے ہاتھ سے وہ چیز گری ہو اور دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۱۰۲۷- اگر کوئی شخص راستے میں آگ جلائے تو نقصان کا تاوان اسی پر عاید ہوگا،

وَلَوْ وَضَعَ فِی الطَّرِیْقِ جَمْرًا فَاحْتَرَقَ بِهٖ شَیْءٌ کَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص راہ میں آگ جلائے تو نقصان کا تاوان اسی پر عاید ہوگا،

۱۰۲۸- اگر کوئی شخص راستے میں لکڑی رکھے اور اس سے کوئی پھسل کر مرجائے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا،

لَوْ وَضَعَ خَشَبَةً عَلَى الطَّرِيْقِ فَتَعَقَّلَ بِهٖ رَجُلٌ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهٗ فَاِنْ وَلِيَ الْمَارُّ عَلَى الْخَشَبَةِ وَقَعَ فَمَاتَ كَانَ ضَامِنًا لَهٗ بَعْدَ اَنْ لَا يَتَعَمَّدَ الزَّلْقَةَ قَالَ وَهٰذَا اِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ كَبِيْرَةً تَلُوْحُ عَلٰى مِثْلِهَا فَاِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً لَا تُوْطَأُ عَلٰى مِثْلِهَا فَلَا ضَمَانَ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَهَا

اگر کوئی شخص راستے میں لکڑی رکھدے اور اس سے کوئی گر کر مر جاے تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا بشرطیکہ لکڑی پر چلکر قصداً نہ گرا ہو اور یہ اس وقت ہے کہ لکڑی بڑی اور گرنے کے قابل ہو اور اگر لکڑی چھوٹی ہو جس سے آدمی نہیں گرتے تو تاوان واجب نہ ہوگا،

(المبسوط)

۱۰۲۹۔ خاص گلی میں ہر شخص کو لکڑی رکھنے اور مویشی باندھنے کا حق حاصل ہے اگر کوئی شخص ان سے مر جاے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ غَيْرَ نَافِذَةٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ الطَّرِيْقِ اَنْ يَضَعَ فِيْهِ الْخَشَبَةَ وَيَرْبِطَ فِيْهِ الدَّابَّةَ وَيَتَوَضَّاَ فِيْهِ فَاِنْ عَطِبَ بِذٰلِكَ اِنْسَانٌ لَا يَضْمَنُ وَاِنْ بَنٰى فِيْهِ بِنَاءً اَوْ حَفَرَ فِيْهِ بِئْرًا فَعَطِبَ بِهٖ اِنْسَانٌ كَانَ ضَامِنًا (قاضی خاں)

خاص گلی میں اسکے تمام باشندوں کو لکڑی رکھنے، مویشی باندھنے اور وضو کرنے کا حق حاصل ہے، اگر کوئی شخص ان چیزوں سے ہلاک ہو جاے تو ان پر تاوان عائد نہ ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس میں کوئی عمارت بناے، یا کنواں کھودے اور اس سے کوئی ہلاک ہو جاے تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۰۔ اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے ٹھوکر کھا کر کوئی گر پڑے تو اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

إِنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَعَطَبَ بِهِ رَجُلٌ إِنْ كَانَ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ ضَمِنَ وَ إِنْ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ لَا يَضْمَنُ وَهٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا لَا يَضْمَنُ فِي كُلِّ حَالٍ (الكافي)

اگر مسجد میں کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا کر گر پڑے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وہ شخص نماز میں ہوگا تو تاوان عائد نہ ہوگا ورنہ تاوان عائد ہوگا، اور صاحبین کے نزدیک کسی حال میں تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۳۱- اگر کوئی شخص مسجد میں جا رہا تھا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

لَا خِلَافَ فِي أَنَّهُ إِذَا مَشٰى فِي الْمَسْجِدِ فَأَوْطَأَ إِنْسَانًا أَوْ نَامَ فِيهِ وَانْقَلَبَ عَلٰى إِنْسَانٍ فَهُوَ ضَامِنٌ (المبسوط)

اگر کوئی شخص مسجد میں چلا اور اس سے کچل کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا یا کوئی شخص مسجد میں سو رہا تھا اور وہ کسی پر الٹ گیا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۲- اگر لوہار اپنی دوکان میں گرم لوہا کوٹ رہا ہو اور اس کی چنگاری اڑ کر راستے میں کسی کو جلا دے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

اَلْحَدَّادُ إِذَا أَخْرَجَ الْحَدِيدَ مِنَ الْكِيرِ وَذٰلِكَ فِي حَانُوتِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى الْعَتَّادِ وَضَرَبَهَا بِمِطْرَقَةٍ فَخَرَجَ شَرَارُهَا إِلَى الطَّرِيقِ الْعَامَّةِ فَأَحْرَقَتْ رَجُلًا أَوْ فَقَأَتْ عَيْنَهُ فَدِيَتُهُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ وَلَوْ أَحْرَقَتْ ثَوْبَ إِنْسَانٍ فَقِيمَتُهُ فِي مَالِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يُضْرَبْ بِهَا بِالْمِطْرَقَةِ وَلٰكِنَّ الرِّيحَ

اگر لوہار گرم لوہا اپنی دوکان میں پیٹے اور اسکی چنگاری اڑ کر کسی کو جلا دے یا کسی کی آنکھ کو ضائع کر دے تو لوہار کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی، اور اگر کسی کے مال کا نقصان کر دے تو لوہار پر تاوان عائد ہوگا اور اگر لوہا پیٹنے کے بغیر چنگاری ہوا سے اڑ جائے تو تاوان عائد نہ ہوگا،

اَخْرَجَتْ شَرَرُهَا فَاَصَابَ مَا اَصَابَ فَهُوَ هَدَرٌ (الخلاصہ)

۱۰۳۳۔ اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ اتنے تک پہنچ سکتی ہے تو آگ سے جو نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

وَلَوْ كَانَ الْحَدَّادُ اَوْقَدَ النَّارَ عَلٰى طَرَفِ حَانُوْتِهٖ اِلٰى جَانِبِ طَرِيْقٍ عَلٰى مَا يُحِيْطُ الْعِلْمُ بِاَنَّ تِلْكَ النَّارَ تَشْتَعِلُ اِلٰى جَانِبِهَا فِي الطَّرِيْقِ حَتّٰى اَحْرَقَتْ كَانَ ضَامِنًا،

اگر لوہار اپنی دوکان کے کنارے آگ جلائے، اور وہ یہ جانتا ہو کہ آگ راستے تک پہنچ سکتی ہے تو آگ سے کسی کا جو کچھ نقصان ہوگا اس کا تاوان لوہار پر عائد ہوگا،

۱۰۳۴۔ اگر کوئی شخص بوجھ لیے ہوئے بازار میں جا رہا ہے اور بوجھ اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کر دے تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

رَجُلٌ مَرَّ فِي الطَّرِيْقِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ حِمْلًا فَوَقَعَ الْحِمْلُ عَلٰى اِنْسَانٍ فَاَتْلَفَهُ كَانَ ضَامِنًا وَلَوْ عَثَرَ اِنْسَانٌ بِالْحِمْلِ الْوَاقِعِ فِي الطَّرِيْقِ ضَمِنَ اَيْضًا (قاضی خاں)

اگر کوئی شخص سر پر بوجھ لئے ہوئے بازار میں جا رہا ہے اور بوجھ نے اس کے سر سے گر کر کسی کا نقصان کر دیا یا وہ اپنے بوجھ کو عام گذرگاہ میں چھوڑ دے اور اس سے کوئی شخص ٹھوکر کھا جائے اور اسکو نقصان پہنچ جائے تو اسکا تاوان اس شخص پر عائد ہوگا،

۱۰۳۵۔ اگر کسی نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور کسی نے اپنے آپ کو قصداً اس کوئیں میں گرا دیا تو اُسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِي الطَّرِيْقِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ وَاَلْقٰى فِيْهَا نَفْسَهٗ مُتَعَمِّدًا اَوْ يُضْمَنُ الْحَافِرُ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص نے عام راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص قصداً اس کوئیں میں گر پڑا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۳۶۔ اگر کنوئیں میں گرنے والے کے وارث کہتے ہیں کہ وہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اس کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا،

فِي حَفْرِ الْبِئْرِ لَوْ قَالَ الْوَلِيُّ سَقَطَ وَ قَالَ الْحَافِرُ اِسْتَقَطَ نَفْسَهُ فَالْقَوْلُ لِلْحَافِرِ (الاشباہ والنظائر)

اگر ایک شخص کنوئیں میں گر کر مر گیا اور اس کے ورثہ کہتے ہیں کہ نادانستہ کنوئیں میں گر پڑا اور جس شخص نے کنواں کھودا تھا وہ کہتا ہو کہ وہ قصداً کنوئیں میں گرا تو اسکا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا،

۱۰۳۷۔ اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اسمیں گر پڑے تو تاوان اس کے عاقلہ پر عائد ہوگا اور کفارہ اور وراثت سے محرومی نہ ہوگی،

اِذَا حَفَرَ الرَّجُلُ بِئْرًا فِي طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي غَيْرِ فِنَائِهِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ وَمَاتَ مِنَ الْوُقُوْعِ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهُ يَجِبُ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا يَحْرِمُ مِنَ الْمِيْرَاثِ عِنْدَنَا وَاِنْ حَفَرَ فِي فِنَاءِ دَارِهِ اِنْ كَانَ الْفِنَاءُ مَمْلُوْكَةً اَوْ كَانَ لَهُ حَقُّ الْحَفْرِ فِي الْفِنَاءِ لَمْ يَضْمَنْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِلْكًا لَهُ لٰكِنْ كَانَ بِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ مُشْتَرَكًا بِاَنْ كَانَ فِي سِكَّةٍ غَيْرِ نَافِذَةٍ يَضْمَنُ (المحیط)

اگر کوئی شخص عام گذرگاہ میں کنواں کھودے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس کے عاقلہ پر تاوان عائد ہوگا، اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا، اور اس کو وارث سے محرومی نہ ہوگی اور اگر اپنی ملوکہ زمین میں کنواں کھودے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر زمین مسلمانوں کی ہو یا وہ اس میں شریک ہو مثلاً خاص گلی ہو تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۳۸۔ تین شخص ایک مکان کی دیوار کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور

شرکا کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی شخص مرگیا تو اس پر ثلث دیت واجب ہوگی،

دَارٌ بَيْنَ ثَلٰثَةٍ نَفَرٍ حَفَرَ اَحَدُهُمْ بِئْرًا اَوْ بَنٰى حَائِطًا بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ فَعَطَبَ بِهٖ اِنْسَانٌ فَعَلَيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ نِصْفُ الدِّيَةِ (شرح جامع الصغیر)

تین شخص ایک مکان کے مالک تھے اور ان میں سے ایک نے اور شرکا کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی مرگیا تو اس صورت میں اس پر تہائی دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک آدھی دیت واجب ہوگی

۱۰۳۹۔ لیکن اگر اور شرکا کی اجازت لے لی تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

وَاِنْ كَانَ الْحَفْرُ وَالْبِنَاءُ بِاِذْنِ الْبَاقِيْنَ لَا يَكُوْنُ جِنَايَةً (سراج الوہاج)

اگر کنواں یا دیوار اور شرکا کی اجازت سے بنایا تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۰۔ اگر کوئی کنواں راستہ میں ہو اور اس میں کوئی گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے کنواں کھودا تھا تو اس کے مال سے تین سال میں دیت واجب ہوگی،

لَوْ وَقَعَ اِنْسَانٌ فِىْ بِئْرٍ فِى الطَّرِيْقِ فَاَقَرَّ رَجُلٌ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِىْ حَفَرَ الْبِئْرَ كَانَ مُصَدَّقًا عَلٰى نَفْسِهٖ دُوْنَ عَوَاقِلِهٖ وَيَكُوْنُ الدِّيَةُ فِىْ مَالِهٖ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ، (المبسوط)

اگر ایک راستے میں ایک کنواں ہو اور اس میں کوئی شخص گر پڑے اور ایک شخص اقرار کرے کہ میں نے اس کنوئیں کو کھودا ہے تو تین سال میں دیت اس کے مال سے واجب ہوگی اُسکے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی کیونکہ اقرار کا حکم اقرار کرنے والے کی ذات پر ہوگا

۱۰۴۱۔ اگر ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس میں گر کر کوئی شخص مرگیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِ غَيْرِهٖ فَوَقَعَ فِيْهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ صَاحِبُ الْأَرْضِ أَنَا أَمَرْتُهُ بِذٰلِكَ وَأَنْكَرَ أَوْلِيَاءُ الْوَاقِعِ فَالْقِيَاسُ أَنْ لَا يُصَدَّقَ صَاحِبُ الْأَرْضِ وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يُصَدَّقُ (الظہیریہ)

ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر گر کوئی شخص مرگیا اور صاحب زمین نے کہا کہ اس نے میری اجازت سے کنواں کھودا تھا تو قیاس کے موافق اس کا قول مقبول نہ ہوگا لیکن استحساناً مقبول ہوگا،

۱۰۴۲- ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوکا یا پیاس یا حبس ہوا کے مرگیا تو اس شخص پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا،

حَفَرَ بِئْرًا فِي الطَّرِيْقِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ وَتَرَدّٰى فِيْهَا وَمَاتَ جُوْعًا أَوْ عَطَشًا أَوْ غَمًّا لَا ضَمَانَ عَلَى الْحَافِرِ فِي قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح (الظہیریہ)

ایک شخص نے عام گذرگاہ میں کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں کوئی شخص گر پڑا اور بسبب بھوکا یا پیاس یا ہراساں ہوجانے کے مرگیا تو ابوحنیفہ رح کا تاوان اس شخص پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۳- اگر ایک شخص نے کنواں کھودا اور کوئی اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن کنوئیں کے وسط میں پہنچکر وہ پھر گر پڑا اور مرگیا تو اس صورت میں اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا،

إِذَا حَفَرَ بِئْرًا فِي قَاعَةِ الطَّرِيْقِ فَوَقَعَ فِيْهَا إِنْسَانٌ وَسَلِمَ مِنَ الْوَقْعَةِ وَطَلَبَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا فَتَعَلَّقَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي وَسْطِهَا سَقَطَ وَعَطِبَ فَلَا ضَمَانَ، (الذخیرہ)

اگر کسی نے راستے میں کنواں کھودا اور کوئی شخص اس میں گر پڑا لیکن ہلاک نہیں ہوا اور لوگوں نے اس کو باہر نکالنا چاہا لیکن وہ کنوئیں کے وسط تک پہنچکر پھر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو اس صورت میں اس شخص پر تاوان

۱۰۴۴۔ اگر کسی نے امام کی اجازت کے بغیر صحرا میں جہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہو کنواں کھودا اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مر گیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ حَفَرَ بِئْرًا فِي الْمَفَازَةِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ يُمَرُّ وَلَا طَرِيقَ لِلْإِنْسَانِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ لَا يَضْمَنُ الْحَافِرُ وَكَذَلِكَ لَوْ قَعَدَ إِنْسَانٌ فِي الْمَفَازَةِ أَوْ نَصَبَ خَيْمَةً فَعَثَرَ بِهَا رَجُلٌ لَا يَضْمَنُ الْقَاعِدُ وَالنَّاصِبُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ فِي الطَّرِيقِ ضَمِنَ (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے صحرا میں امام کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا اور وہاں لوگوں کی آمد و رفت نہیں ہے اور اس کنوئیں میں گر کر کوئی شخص مر گیا تو تاوان عائد نہ ہوگا اور چار پایہ رکھنے اور خیمہ نصب کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر عام راستے میں ہو تو تاوان عائد ہوگا

۱۰۴۵۔ اگر کسی شخص نے کسی کو کنوئیں میں ڈالدیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَإِذَا أَوْقَعَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي بِئْرٍ فِي مِلْكِهِ أَوْ فِي الطَّرِيقِ فَالضَّمَانُ عَلَى الدَّافِعِ، (المبسوط)

اگر کسی نے کسی کو کنوئیں میں ڈالدیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا، کنواں اوس کی ملک میں ہو یا نہ ہو،

۱۰۴۶۔ اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور کسی نے کسی کو اس کنوئیں میں گرادیا تو تاوان کنوئیں میں گرانے والے پر عائد ہوگا،

إِذَا اجْتَمَعَ الْمُبَاشِرُ وَالْمُتَسَبِّبُ أُضِيفَ الْحُكْمُ إِلَى الْمُبَاشِرِ وَلَا ضَمَانَ عَلَى حَافِرِ الْبِئْرِ تَعَدِّيًا بِمَا تَلِفَ بِانْقِطَاعِ غَيْرِهِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا اور دوسرے نے کسی کو اس کنوئیں میں گرادیا تو جس شخص نے کنوئیں میں گرایا ہے اسی پر تاوان عائد ہوگا، کنوئیں کھودنے والے پر عائد نہ ہوگا،

۱۰۴۷ - اگر کسی نے کنواں کھودنے کے لیے چار مزدور مقرر کئے اور ان میں سے ایک پر کنواں گر پڑا اور وہ مر گیا تو دیت کا چوتھائی حصہ ہر مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائے گا،

إِذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ أَرْبَعَةَ رَهْطٍ يَحْفِرُ لَهُ بِئْرًا وَوَقَعَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ حَفْرِهِمْ فَقَتَلَتْ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ الْبَاقِينَ رُبُعُ دِيَتِهِ وَسَقَطَ الرُّبُعُ وَكَذَلِكَ لَوْ كَانُوا أَعْوَانًا لَهُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يَحْفِرُ وَاحِدًا فَانْهَدَمَتْ عَلَيْهِ مِنْ حَفْرِهِ فَدَمُهُ هَدَرٌ (المبسوط)

اگر کسی نے کنواں کھودنے کیلئے چار مزدور مقرر کئے اور ان سب نے کنواں کھودا اور ان میں سے ایک پر کنواں گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں دیت کا چوتھائی حصہ ہر ایک مزدور پر واجب ہوگا اور چوتھا حصہ ساقط ہو جائیگا اور اگر ایک مزدور نے کنواں کھودا اور کنواں اس پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس کا خون رائگاں جائے گا،

۱۰۴۸ - اگر کوئی شخص حالت خواب یا غفلت میں کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اوس پر تاوان عائد ہوگا،

وَكَذَلِكَ إِنْ تَغَفَّلَ فَسَقَطَ أَوْ نَامَ فَتَقَلَّبَ فَسَقَطَ فَقُصَّ مِنْ لِمَا أَصَابَ الْأَسْفَلَ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ فِي ذَلِكَ وَكَذَلِكَ لَوْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ فَعَلَيْهِ ضَمَانُهُ مِلْكُهُ وَغَيْرُ مِلْكِهِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَكَذَلِكَ لَوْ سَقَطَ فِي بِئْرٍ احْتَفَرَهَا فِي مِلْكِهِ وَفِيهَا إِنْسَانٌ فَقَتَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانَ

اگر کوئی شخص غفلت سے یا نیند کی حالت میں یا بلنہ ہی سے کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا تو اس پر تاوان و کفارہ عائد ہوگا چاہے اس کی ملک میں ہو یا دوسرے کی ملک میں اور اگر اپنی ملک میں کنواں کھودا ہو اور اس میں کوئی شخص گر پڑا اور کنوئیں کا مالک بھی اس میں گر پڑا اور اس کے گرنے سے پہلا شخص مر گیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا،

كَانَ ضَامِنًا لِدِيَتِهٖ (المبسوط)

۱۰۴۹ اگر دو شخص ایک رسّی کھینچ رہے تھے اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گر کر مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

مِنْدِيْلٌ اَوْ حَبْلٌ طَرَفَاهُ فِيْ يَدِ رَجُلَيْنِ يَتَجَاذَبَانِ فَانْقَطَعَ الْمِنْدِيْلُ اَوِ الْحَبْلُ وَسَقَطَا وَمَاتَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح اِنْ سَقَطَا مُتَقَابِلَيْنِ عَلٰى قَفَاهُمَا فَلَا دِيَةَ لِاَحَدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ سَقَطَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى وَجْهِهٖ يَجِبُ الدِّيَةُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ صَاحِبِهٖ وَاِنْ سَقَطَ اَحَدُهُمَا مُسْتَلْقِيًا وَالْاٰخَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَدِيَةُ الَّذِيْ سَقَطَ عَلٰى وَجْهِهٖ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمُسْتَلْقِيْ وَلَا شَيْءَ لِلْمُسْتَلْقِيْ لِاَنَّهٗ مَاتَ بِفِعْلِ نَفْسِهٖ وَاِنْ قَطَعَ اَجْنَبِيٌّ هٰذَا الْحَبْلَ فَوْقَهُمَا عَلٰى قَفَاهُمَا وَمَاتَا لَا يَضْمَنُ شَيْئًا وَيُضْمَنُ الْقَاطِعُ دِيَتَهُمَا وَقِيْمَةُ الْحَبْلِ وَلَوْ وَقَعَا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ رح وَذٰلِكَ كَاَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَطْعِ الْحَبْلِ (قاضیخاں)

اگر دو شخصوں نے رسّی کھینچی اور اس کے ٹوٹ جانے سے دونوں چت گرے اور مر گئے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا کیونکہ دونوں اپنے فعل سے مرے ہیں، اور اگر دونوں منھ کے بل گر کر مرے تو ہر ایک کی دیت دوسرے پر واجب ہوگی کیونکہ ہر ایک دوسرے کے فعل سے گرا ہے اور اگر ایک چت اور دوسرا منھ کے بل گر کر مرا تو جو شخص منھ کے بل گرا ہے اسکی دیت چت گرنے والے کے عاقلہ پر واجب ہوگی، اگر کسی دوسرے نے رسّی کو کاٹ دیا اور دونوں چت گر کر مر گئے تو دونوں کی دیت رسّی کاٹنے والے پر عائد ہوگی لیکن اگر منھ کے بل گرے تو اس کو رسّی کاٹنے کی طرف منسوب نہیں کر سکتے،

۱۰۵۰- اگر کسی نے کسی دوسرے کی ملک میں نہر کھودی اور اس کی طغیانی سے دوسرے کی ملک ڈوب گئی تو اوس پر تاوان عائد ہوگا،

إِذَا حَفَرَ الرَّجُلُ مَفْجَرًا فِي غَيْرِ مِلْكِهِ فَانْشَقَّ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْرِ مَاءٌ فَغَرَّقَ أَرْضًا أَوْ بَيْتًا (بحذف المضاف) فَإِنْ كَانَ ضَامِنًا وَلَوْ كَانَ فِي مِلْكِهِ

اگر کسی نے دوسرے کی زمین میں نہر کھودی اور اس کے پانی کی طغیانی نے دوسرے کی ملک کو ڈبو دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنی ملک میں نہر کھودی ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا

۱۰۵۱- اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اس کو بند نہ کرے اور اس کی وجہ سے دوسرے کی زمین ضائع ہو جاے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَإِنْ كَانَ فِي أَرْضِهِ نَقْبٌ أَوْ جُحْرُ فَأْرٍ إِنْ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَسُدَّهُ حَتّٰى فَسَدَتْ أَرْضُ جَارِهِ كَانَ ضَامِنًا وَإِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ لَا يَكُونُ ضَامِنًا (قاضی خاں)

اگر کسی کی زمین میں سوراخ یا چوہے کی بل ہو اور وہ باوجود علم کے اسکو بند نہ کرے اور اس سوراخ کی وجہ سے کسی کی زمین ضائع ہو جاے تو اس پر تاوان عائد ہوگا اگر اس سوراخ سے اسکو واقفیت نہ ہو تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۵۲- اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ جلائے اور وہ آگ دوسرے کی زمین تک پہنچے اور اسکا نقصان کردے تو اس صورت میں اگر ہوا تیز نہ ہوگی تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

لَوْ أَحْرَقَتْ حَشِيشًا فِي أَرْضِهِ أَوْ حَصَائِدَهُ أَوْ أَجَمَتَهُ فَخَرَجَتِ النَّارُ إِلٰى أَرْضِ غَيْرِهِ وَأَحْرَقَتْ شَيْئًا لَكِنْ لَمْ تَكُنْ رِيحًا تِلْكَ الرِّيحُ سَاكِنَةً حِينَ أَوْقَدَ النَّارَ فَلَمَّا إِذَا كَانَ الْيَوْمُ أَرَادَ إِحْرَاقَهُ عَلِمَ أَنَّ الرِّيحَ يَذْهَبُ النَّارُ إِلٰى أَرْضِ جَارِهِ كَانَ ضَامِنًا اسْتِحْسَانًا

اگر کوئی شخص اپنی زمین میں آگ روشن کرے اور کوڑا کرکٹ جلادے اور وہ آگ کسی دوسرے کی زمین تک پہنچ کر کسیکا نقصان کردے تو اس صورت میں اگر ہوا تیز نہ ہو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر ہوا تیز ہو اور وہ جانتا ہے کہ آگ دوسرے کی زمین تک پہنچیگی تو اس پر تاوان عائد ہوگا جیسے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی کرآ اور درد جانتا ہے کہ دوسرے کا مال پرتالے کے نیچے ہے تو اگر وہ مال ضائع ہو جاے گا تو اس پر تاوان عائد ہوگا اور اگر اپنے گھر یا اپنے تنور میں آگ جلائے اور اس سے کوئی چیز جل جاے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

لَوْ صَبَّ الْمَاءَ فِي بَيْتِ جَارِهِ تَحْتَ الْمِيزَابِ مَتَاعَ الْإِنْسَانِ فَفَسَدَ بِهِ كَانَ ضَامِنًا وَلَوْ أَوْقَدَ النَّارَ فِي دَارِهِ وَتَنُّورِهِ

بارہواں باب

جانوروں کے جرائم کے بیان میں

۱۰۵۳- جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس کے نقصانات کا ذمہ دار ہے،

اَلرَّاکِبُ ضَامِنٌ لِمَا وَطِئَتِ الدَّابَّةُ وَمَا اَصَابَتْ بِیَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ رَاسِهَا اَوْ کَدَمَتْ اَوْ خَبَطَتْ وَکَذَا اِذَا صَدَمَتْ (الہدایہ)

جو شخص کسی جانور پر سوار ہو وہ اس نقصان کا تاوان دیگا جو اس کے جانور کے ہاتھ یا پانوں یا سر یا ہاتھ پاؤں مارنے یا دانت کاٹنے یا ٹھوکر لگانے سے پہنچے،

۱۰۵۴- چارپایہ کے پاؤں یا دم مارنے سے جو نقصان پہنچے سوار پر اسکا تاوان عائد نہ ہوگا،

لَا یُضْمَنُ مَا اَتْلَفَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا (الذخیرہ)

اگر چارپایہ اپنے پانوں یا دم سے مار کر کسی چیز کو نقصان پہنچائے تو سوار پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۵۵- جو شخص چارپایہ کو آگے سے ہانکتا ہے تاوان دینے میں اس کا اور سوار کا حکم ایک ہے،

وَالْجَوَابُ فِیمَا اِذَا کَانَ قَائِدًا اَنَّهُ نَظِیرُ الْجَوَابِ فِیمَا اِذَا کَانَ رَاکِبًا عَلَیْهَا اَمَّا السَّائِقُ مَنْ یَضْمَنُ النَّخْعَةَ اِخْتِلَافُ الْمَشَائِخِ

قائد یعنی جو شخص چارپایہ کو آگے سے کھینچکر لے چلتا ہے اسکا اور سوار کا حکم ایک ہے اور سائق یعنی اس شخص کی نسبت جو چارپایہ کو پیچھے سے ہانکتا ہے اس چیز کے تاوان کے

فِيهِ (الذخيرة)

متعلق جو چارپایہ اپنے پانوں سے پہنچائے، اختلاف ہے بعض فقہاء کے نزدیک اسپر تاوان عائد ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک عائد نہیں ہوتا،

۱۰۵۶- لیکن صحیح یہ ہے کہ اس پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا

وَالصَّحِيحُ أَنَّ السَّائِقَ لَا يُضْمَنُ النَّخْسَةَ، (الكافي)

اور صحیح یہ ہے کہ چارپایہ اپنے پانوں سے جو نقصان پہنچائے پیچھے سے ہانکنے والے پر اوسکا تاوان عائد نہوگا

۱۰۵۷- اگر چارپایہ کے لئے سوار اور سائق دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پانوں سے کچل دے تو بعضوں کے نزدیک سائق پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ كَانَ رَاكِبٌ وَسَائِقٌ قِيلَ لَا يُضْمَنُ السَّائِقُ مَا وَطِئَتِ الدَّابَّةُ وَقِيلَ الضَّمَانُ عَلَيْهِمَا (النهاية)

اگر چارپایہ کے لیے سوار اور پیچھے سے ہانکنے والے دونوں ہوں اور چارپایہ کسی کو پاتوں سے کچلدے تو بعضوں کے نزدیک پیچھے سے ہانکنے والے پر تاوان عائد نہوگا اور بعضوں نے کہا ہو کہ اوپر اور سوار دونوں پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۵۸- اگر چارپایہ نے کسی کو کچل دیا تو سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اس کی وراثت اور وصیت سے محروم رہے گا،

وَعَلَى الرَّاكِبِ الْكَفَّارَةُ فِي الْإِبْطَاءِ لَا عَلَى السَّائِقِ وَالْقَائِدِ وَلِذَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِبْطَاءِ فِي حَقِّ الرَّاكِبِ حِرْمَانُ الْمِيرَاثِ وَالْوَصِيَّةِ دُونَ السَّائِقِ وَالْقَائِدِ. (التبيين)

اگر چارپایہ کسی کو کچل دے تو اس کے سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ اوسکی وراثت اور وصیت سے محروم رہیگا لیکن اس کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے اسکی وراثت اور وصیت سے محروم نہ ہونگے،

۱۰۵۹ اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اڑے اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو جاے تو تاوان عائد نہ ہوگا،

وَاِنْ اَصَابَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا حَصَاةً اَوْ نَوًى اَوْ اَثَارَ غُبَارًا اَوْ حَجَرًا صَغِيْرًا فَفَقَاءَ عَيْنَ اِنْسَانٍ اَوْ اَفْسَدَ ثَوْبَهٗ لَمْ يَضْمَنْ وَاِنْ كَانَ حَجَرًا كَبِيْرًا يَضْمَنُ

(المحیط)

اگر چارپایہ کے ہاتھ یا پانوں سے کنکری یا غبار اوڑا اور اس سے کسی کی آنکھ اندھی ہو گئی تو تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر بڑا پتھر اوڑا تو تاوان عائد ہوگا،

۱۰۶۰ چارپایہ کے نقصان کی قسمیں اور اس کے مختلف احکام،

يَجِبُ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّ جِنَايَةَ الدَّابَّةِ لَا تَخْلُوْ مِنْ ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ فِيْ مِلْكِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ اَوْ فِيْ مِلْكِ غَيْرِهٖ اَوْ فِيْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ كَانَتْ فِيْ مِلْكِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ وَلَمْ يَكُنْ صَاحِبُهَا مَعَهَا فَاِنَّهٗ لَا يُضْمَنُ صَاحِبُهَا وَاِقْفَةً كَانَتِ الدَّابَّةُ اَوْ سَائِرَةً وَطِئَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ نَفَحَتْ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا اَوْ كَدَمَتْ وَاِنْ كَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا اِنْ كَانَ قَائِدًا لَهَا اَوْ سَائِقًا لَهَا فَكَذٰلِكَ لَا يُضْمَنُ صَاحِبُهَا

جانور کے نقصان کی تین قسمیں ہیں یا وہ جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا یا غیر کی ملک میں ہوگا یا عام گذرگاہ میں ہوگا تو جو نقصان جانور کے مالک کی ملک میں ہوگا تو اگر جانور کا مالک جانور کے ساتھ نہ ہو تو کسی صورت میں مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک جانور کیساتھ ہو اور آگے سے یا پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو جانور کے مالک پر کسی صورت میں تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کا مالک اس پر سوار ہو اور جانور چل رہا ہو تو اس صورت میں اگر جانور کسی کو ہاتھ سے یا پانوں سے کچل ڈالے تو اس کے سوار پر مال کا تاوان اور قتل کی صورت میں اس کے

فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ الدَّابَّةِ رَاكِبًا عَلَى الدَّابَّةِ وَالدَّابَّةُ تَسِيرُ إِنْ وَطِئَتْ بِيَدِهَا أَوْ بِرِجْلِهَا يُضْمَنُ وَ عَلَى عَاقِلَتِهِ الدِّيَةُ وَيَلْزَمُهُ الْكَفَّارَةُ وَيُحْرَمُ عَنِ الْمِيرَاثِ وَإِنْ كَدَمَتْ أَوْ نَفَحَتْ بِرِجْلِهَا أَوْ بِيَدِهَا أَوْ ضَرَبَتْ بِذَنَبِهَا فَلَا ضَمَانَ (الذخیرہ)

عاقلہ پر دیت اور سوار پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ مقتول کی میراث سے محروم ہوگا اور اگر جانور دانت سے کاٹے یا ہاتھ یا پانوں یا دُم سے مارے تو اس کے سوار پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَإِنْ كَانَتْ فِي مِلْكِ غَيْرِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ فَإِنْ دَخَلَتْ فِي مِلْكِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ ادْخَالِ صَاحِبِهَا بِأَنْ كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهَا وَإِنْ دَخَلَتْ بِإِدْخَالِ صَاحِبِهَا فَصَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ فِي الْوُجُوهِ كُلِّهَا سَوَاءٌ كَانَتْ وَاقِفَةً أَوْ سَائِرَةً وَسَوَاءٌ كَانَ صَاحِبُهَا مَعَهَا يَسُوقُهَا أَوْ يَقُودُهَا أَوْ كَانَ رَاكِبًا عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا (الذخیرہ)

اور اگر نقصان غیر کی ملک میں ہو تو جس صورت میں جانور غیر کی ملک میں جانور کے مالک کے داخل کرنے کے بغیر داخل ہو تو اس صورت میں جانور کے مالک پر بالکل تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر جانور کو جانور کے مالک نے غیر کی ملک میں داخل کیا ہو تو اُسپر ہر صورت میں تاوان عائد ہوگا چاہے وہ جانور کے ساتھ ہو یا اس پر سوار ہو یا آگے یا پیچھے سے اس کا ہانکنے والا ہو یا اس کے ساتھ نہ ہو،

وَإِنْ كَانَ بِإِذْنِ مَالِكِهِ فَهُوَ كَمَا لَوْ كَانَ فِي مِلْكِهِ (التبیین)

اور اگر اپنے جانور کو دوسرے کی ملک میں زمین کے مالک کی اجازت سے داخل کیا ہو تو اسکا حکم خود اسکے مملوکہ زمین کے شمول ہوگا،

وَإِنْ كَانَتْ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

اور اگر عام گذرگاہ میں ہو تو جس صورت میں کہ جانور کے

إِنْ كَانَتِ الدَّابَّةُ وَاقِفَةً فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَأَوْقَفَهَا صَاحِبُهَا فَصَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ لِمَا تَلِفَ بِفِعْلِ الدَّابَّةِ فِي الْوَجْهَيْنِ كُلِّهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِرَةً وَلَمْ يَكُنْ صَاحِبُهَا مَعَهَا فَإِنْ سَارَتْ بِإِرْسَالِ صَاحِبِهَا فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ مَا دَامَتْ تَسِيرُ فِي وَجْهِهَا وَلَمْ تَسِرْ يَمِينًا وَشِمَالًا،

(الذخيرة)

فَإِنْ عَطَفَتْ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا طَرِيقٌ إِلَّا ذَلِكَ فَالضَّمَانُ عَلَى الْمُرْسِلِ وَإِنْ كَانَ لَهَا طَرِيقٌ آخَرُ لَا يُضْمَنُ وَلَوْ وَقَفَتِ الدَّابَّةُ ثُمَّ سَارَتْ خَرَجَ السَّائِقُ مِنَ الضَّمَانِ فَإِنْ رَدَّهَا رَادٌّ لَمْ يَرْتَدَّ وَمَضَى فِي وَجْهِهَا فَالضَّمَانُ عَلَى الْمُرْسِلِ فَإِنِ ارْتَدَّتْ ثُمَّ وَقَفَتْ

مالک نے عام راستے میں جانور کو کھڑا کیا ہے وہ جانور کے اس نقصان کا بہرحال ذمہ دار ہے جس کو اس نے اپنے فعل سے کیا ہو اور اگر جانور راستے میں جا رہا ہو اور جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو اگر اس نے جانور کو ہانکا ہو تو اس پر اس وقت تک تاوان عائد ہوگا جبتک جانور سیدھی راہ جا رہا ہو اور دائیں بائیں نہیں پھرتا،

اور اگر جانور دائیں بائیں پھرے تو اس صورت میں کہ اس کے سوا دوسرا راستہ نہ ہو اس کے ہانکنے والے ہی پر تاوان عائد ہوگا، اور اگر دوسرا راستہ بھی ہو تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر جانور اپنے مالک کے ہانکنے کے بعد ٹھہر جائے اس کے بعد پھر چلنے لگے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا، اور اگر اس کو کوئی دوسرا ہانک دے تو اس کا حکم پہلے ہانکنے والے کے حکم کی طرح ہے،

ثُمَّ سَارَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلَى
اَحَدٍ وَاِنْ اِرْتَدَّتْ وَلَمْ
تَقِفْ وَمَضَى فِي وَجْهِهَا
وَاَصَابَ شَيْئًا ضَمِنَ الرَّادُّ
(محیط سرخسی)

۱۰۶۱- اگر جانور پر دو شخص سوار ہوں اور جانور کے آگے پیچھے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ہر ایک پر بحصہ مساوی دیت واجب ہوگی اور سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا،

وَاِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّةٍ وَخَلْفَهُ رَدِيْفٌ وَخَلْفَ الدَّابَّةِ سَائِقٌ وَاَمَامَهَا قَائِدٌ فَجَنَتْ اِنْسَانًا فَالدِّيَةُ عَلَيْهِمْ اَرْبَاعًا وَعَلَى الرَّاكِبِ وَالرَّدِيْفِ الْكَفَّارَةُ
(المحیط)

اگر دو شخص ایک جانور پر سوار ہوں اور جانور کے آگے اور پیچھے کے ہانکنے والے بھی ہوں اور وہ جانور کسی کو مار ڈالے تو ان میں سے ہر ایک پر بحصہ مساوی دیت واجب ہوگی یعنی ہر ایک دیت کا چوتھائی حصہ دیگا لیکن سواروں پر کفارہ بھی واجب ہوگا

۱۰۶۲- راستے میں ایک پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے جانور پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرا اور اس سے کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو اگر سوار کو اس پتھر کا علم نہیں ہے تو جس نے راہ میں پتھر رکھا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

اِذَا سَارَ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَعَثَرَتْ بِحَجَرٍ وَضَعَهُ رَجُلٌ اَوْ بِدُكَّانٍ قَدْ بَنَاهُ رَجُلٌ اَوْ بِمَاءٍ صَبَّهُ رَجُلٌ فَوَقَعَتْ

ایک شخص جانور پر سوار ہو کر راہ میں جا رہا ہے اور جانور ایک پتھر سے جو راہ میں رکھا ہوا ہے یا ایک دوکان سے جو راہ میں بنائی ہوئی ہے ٹھوکر کھا کر یا پانی سے جو راستے میں

عَلٰی اِنْسَانٍ فَمَاتَ فَالضَّمَانُ عَلَی الَّذِیْ اَحْدَثَ ذٰلِكَ فِی الطَّرِیْقِ قَالُوْا هٰذَا اِذَا لَمْ یَعْلَمِ الرَّاكِبُ بِمَا اَحْدَثَ فِی الطَّرِیْقِ فَاِنْ عَلِمَ بِذٰلِكَ وَسَیَّرَ الدَّابَّةَ عَلٰی ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ قَصْدًا فَالضَّمَانُ عَلَیْهِ،

گرایا گیا جو پھسل کر گر پڑا اور ایک شخص اسکے گرنے سے ہلاک ہوگیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہوگا جس نے یہ چیزیں راستے میں رکھی یا بنائی ہیں بشرطیکہ سوار اُن سے واقف نہ ہو لیکن اگر جان بوجھکر ان چیزوں سے گذرے تو تاوان سوار پر عائد ہوگا،

(المبسوط)

۱۰۶۳- اگر کسی نے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کرکے کوئی نقصان کر دیا تو اوسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ یُسَدَّهَا فَسَارَتْ عَنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَاَتْلَفَتْ شَیْئًا لَا یَضْمَنُ الرَّجُلُ،

اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو راستے میں کھڑا کر دیا لیکن باندھا نہیں اور جانور نے اس جگہ سے جنبش کرکے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

(قاضی خاں)

۱۰۶۴- اگر کسی نے جانور کو راستے میں باندھ دیا اور جانور کھل گیا اور اس جگہ سے جنبش کرکے کوئی نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَوْقَفَهَا فِی الطَّرِیْقِ مُرْبُوْطَةً فَجَالَتْ فِیْ رِبَاطِهَا فَاَصَابَتْ شَیْئًا اِنْ اَصَابَ بَعْدَ مَا اَخَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَكَانِهِ لَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِهَا وَاِنْ اَصَابَتْ وَالرِّبَاطُ عَلٰی حَالِهِ ضَمِنَ مَا جَنَتْ وَاِنْ زَالَ الشَّغْلُ عَنْ

اگر کسی نے جانور کو راہ میں باندھ کر چھوڑ دیا اور جانور نے کھل کر اس جگہ سے جنبش کی اور کسی چیز کا نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا لیکن اگر کھلا نہیں اور اس جگہ سے جنبش بھی کی تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

مکانِ الاِبقاتِ (المحیط)

۱۰۶۵- اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات ماراتو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَوْقَفَ دَابَّةً فِیْ سُوْقِ الدَّوَابِّ فَرَمَحَتْ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِهَا وَعَلٰی هٰذَا السَّفِیْنَةُ الْمَرْبُوْطَةُ فِی الشَّطِّ (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو جانوروں کے احاطہ مثلاً اصطبل وغیرہ میں چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات ماراتو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس کشتی کا بھی ہے جو کنارے پر باندھی گئی ہو،

۱۰۶۶- اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازہ پر چھوڑ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات مار دیا تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

مَنْ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ اَوْ بَابِ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ فَفَخَتْ بِرِجْلِهَا اِنْسَانًا فَهُوَ ضَامِنٌ، (المحیط)

اگر کسی نے اپنے جانور کو مسجد عام کے دروازے پہ چھوڑ دیا اور اس نے کسی کو لات مارا تو اس صورت میں اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۶۷- لیکن اگر امام نے جانوروں کے کھڑے کرنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کر دی ہے اور جانور اس جگہ کھڑا ہے تو اس کے نقصان کا تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ جَعَلَ الْاِمَامُ مَوْضِعًا لِوُقُوْفِ الدَّوَابِّ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَلَا ضَمَانَ مَا حَدَثَ مِنَ الْوُقُوْفِ (التبیین)

اگر امام نے مسجد کے دروازہ پر جانوروں کے کھڑے ہونے کے لیے کوئی جگہ مقرر کی ہو اور جانور اس جگہ کھڑا ہو کر کوئی نقصان کر دے تو اس سے تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۶۸- لیکن اگر اس جگہ کسی نے جانور کو آگے یا پیچھے سے ہانکا یا سوار ہو کر اس کو چلایا اور اس سے

کوئی نقصان ہوگیا تو اسپر تاوان عائد ہوگا،

وَلٰكِنْ اِذَا سَاقَ الدَّابَّةَ اَوْ قَادَهَا اَوْ سَارَ فِيْهِ عَلَى الدَّابَّةِ ضَمِنَ، (محیط السرخسی)

لیکن اگر کسی نے جانور کو اس جگہ پیچھے سے ہانکا یا آگے سے کھینچا یا سوار ہو کر چلایا تو اس حالت میں اس کے تاوان کا نقصان اوسپر عائد ہوگا،

۱۰۶۹- اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا کیا اور لوگ بھی اس جگہ جانوروں کو کھڑا کرتے ہیں تو امام محمد کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

فِي الْمُنْتَقٰى عَنْ مُحَمَّدٍ اَوْقَفَ دَابَّةً عَلٰى بَابِ سُلْطَانٍ وَقَدْ يُوْقَفُ الدَّوَابُّ بِبَابِهٖ قَالَ يُضْمَنُ مَا اَصَابَتْ (الحاوی)

اگر کسی نے اپنے جانور کو بادشاہ کے دروازے پر کھڑا کیا اور اس جگہ دوسرے لوگ بھی جانور کھڑا کرتے ہیں تو امام محمد کے نزدیک اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۰- ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور کسی نے اس کی اجازت کے بغیر جانور کو کوچ دیا اور اس نے سوار کو گرا دیا اور وہ ہلاک ہوگیا تو اسپر دیت واجب ہوگی

وَاِنْ كَانَتِ الدَّابَّةُ تَسِيْرُ وَعَلَيْهَا رَجُلٌ فَنَخَسَهَا رَجُلٌ فَاَلْقَتِ الرَّاكِبَ اِنْ كَانَ النَّخْسُ بِاِذْنِهٖ لَا يَجِبُ عَلَى النَّاخِسِ شَيْءٌ وَاِنْ كَانَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَعَلَيْهِ كَمَالُ الدِّيَةِ وَاِنْ ضَرَبَ النَّاخِسُ فَمَاتَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ وَاِنْ اَصَابَ رَجُلًا اٰخَرَ بِالذَّنَبِ اَوْ بِالرِّجْلِ اَوْ كَيْفَ مَا اَصَابَتْ اِنْكَانَ بِغَيْرِ اِذْنِ الرَّاكِبِ فَالضَّمَانُ عَلَى النَّاخِسِ

ایک شخص کسی جانور پر سوار ہو کر جا رہا ہے اور کسی دوسرے نے اس کے جانور کو کسی چیز سے کوچ دیا اور جانور نے سوار کو گرا دیا اور وہ مر گیا تو اگر اس نے سوار کی اجازت کے بغیر اس کو کوچا ہے تو اسپر دیت واجب ہوگی اور اگر سوار کی اجازت سے کوچا ہے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کوچنے والے کو جانور نے ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائگاں جائے گا اور اگر جانور نے کسی دوسرے کو ہلاک کر دیا تو جس صورت میں کہ اس نے سوار کی

وَإِنْ كَانَ بِإِذْنِهِ فَالضَّمَانُ عَلَيْهِمَا كُلًّا فِي النَّخْسَةِ بِالرِّجْلِ وَالذَّنَبِ فَإِنَّهَا جُبَارٌ (المحیط)

اجازت کے بغیر اس کو کونچا ہے اسپر تاوان عاید ہوگا، اور اگر اس کی اجازت سے کونچا ہو تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا لیکن اگر جانور لات یا دم سے مارے تو کسی پر تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۱- جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے ان کی اجازت کے بغیر کسی چیز سے اس کو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات ماردی تو اس صورت میں اکیلا تاوان عائد ہوگا،

دَابَّةٌ لَهَا سَائِقٌ وَقَائِدٌ فَنَخَسَهَا رَجُلٌ بِغَيْرِ إِذْنِ أَحَدِهِمَا فَنَفَحَتْ إِنْسَانًا كَانَ ضَمَانُ النَّفْحِ عَلَى النَّاخِسِ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَ النَّخْسُ بِأَمْرِ أَحَدِهِمَا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَى أَحَدٍ (قاضی خاں)

جس جانور کے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے ہوں اور کسی نے انکی اجازت کے بغیر اسکو کونچ دیا اور اس جانور نے کسی کو لات مار دیا تو اس صورت میں اسپر تاوان عائد ہوگا اور اگر ان کی اجازت سے کونچا ہے تو لات مارنے کا تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۲- ایک شخص نے جانور کو راہ میں کھڑا کرکے ایک شخص کو اس کے کونچنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو کونچ دیا تو اگر اس وجہ سے جانور نے کسی کو ہلاک کردیا تو دونوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ كَانَ الْآمِرُ أَوْقَفَهَا فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا حَتَّى نَخَسَهَا فَقَتَلَتْ رَجُلًا فَدِيَتُهُ عَلَى الْآمِرِ وَالنَّاخِسِ نِصْفَانِ (المحیط)

ایک شخص نے جانور کو راستے میں کھڑا کرکے دوسرے کو اس کے کونچنے کا حکم دیا اور اس نے اس کو کونچ دیا اور اس وجہ سے جانور نے کسی کو ہلاک کردیا تو اس صورت میں دونوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی،

۱۰۷۳- اگر ایک چیز راستے میں کھڑی ہوئی ہے، اور جانور اس سے گذرا اور اس سے اسکو کونچا لگ گیا اور جانور نے کسی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں اس چیز کو کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَاِذَا مَرَّتِ الدَّابَّةُ بِشَیْءٍ قَدْ نُصِبَ فِی الطَّرِیْقِ فَنَحَّتْهُ ذٰلِكَ الشَّیْءُ فَنَحَتْ نَسَانًا فَقَتَلَتْهُ فَالضَّمَانُ عَلَی الَّذِیْ نَصَبَ ذٰلِكَ الشَّیْءَ۔

(الحاوی)

اگر جانور ایسی چیز سے گذرا جو راستے میں کھڑی کیگئی ہو اور اس چیز سے اس کو کونچا لگ گیا اور اس نے لات مار کر کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے اس چیز کو راستے میں کھڑا کیا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۷۴- راستے میں پتھر رکھا ہوا ہے اور ایک جانور اس کو دیکھکر بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو جس شخص نے راستے میں پتھر رکھا ہے اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَلَوْ نَفَرَتْ مِنْ حَجَرٍ وَضَعَهُ رَجُلٌ عَلَی الطَّرِیْقِ فَالْوَاضِعُ بِمَنْزِلَةِ النَّاخِسِ

(محیط سرخسی)

اگر ایک پتھر کے دیکھنے سے جو راہ میں رکھا ہوا ہو ایک جانور بھاگا اور کسی کو ہلاک کر دیا تو تاوان اس شخص پر عائد ہوگا جس نے راستے میں پتھر رکھا ہے،

۱۰۷۵- اگر ایک شخص نے کسی پر اپنا کتا چھوڑ دیا اور اس نے اس کو کاٹ کھایا تو امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق اس پر تاوان عائد نہ ہوگا،

رَجُلٌ اَغْرٰی کَلْبَهُ عَلٰی رَجُلٍ فَعَضَّهُ اَوْ مَزَّقَ ثِیَابَهُ لَا یَکُوْنُ ضَامِنًا فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَیَضْمَنُ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ وَالْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی قَوْلُ

اگر کسی نے کسی پر اپنا کتا چھوڑا اور کتے نے اس شخص کو کاٹ کھایا یا اس کے مال کو ضائع کر دیا تو امام ابوحنیفہ کے قول کے موافق تاوان عائد نہ ہوگا اور امام ابویوسف کے قول کے موافق تاوان عائد ہوگا اور

اَبِیْ یُوْسُفَ (قاضی خاں) — فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے،

۱۰۷۶- اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کے ساتھ اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ اَرْسَلَ کَلْبَهٗ اِلٰی صَیْدٍ وَلَمْ یَکُنْ سَائِقًا فَاَصَابَ اِنْسَانًا لَا یَضْمَنُ فِی الرِّوَایَاتِ الظَّاهِرَةِ (قاضی خاں)

اگر کسی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس کا ہانکنے والا نہ تھا اور کتے نے خود کسی شخص پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۷۷- دیوانے کتے کو جو لوگوں کو اذیت پہنچاتا ہے لوگ مار ڈال سکتے ہیں،

وَلَوْ کَانَ لِلرَّجُلِ کَلْبٌ عَقُوْرٌ یُؤْذِیْ مَنْ مَرَّ بِهٖ فَلِاَهْلِ الْبَلَدِ اَنْ یَقْتُلُوْهُ وَاِنْ اَتْلَفَ یَجِبُ عَلٰی صَاحِبِهِ الضَّمَانُ اِنْ کَانَ تَقَدَّمَ اِلَیْهِ قَبْلَ الْاِتْلَافِ وَاِلَّا فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ کَالْحَائِطِ الْمَائِلِ

اگر کسی کا کتا دیوانہ ہو اور جو لوگ اسکے پاس سے گذریں انکو اذیت پہنچائے تو باشندگانِ شہر اسکو مار ڈال سکتے ہیں، اور اگر اس نے کسی چیز کا نقصان کر دیا تو صاحب مال کو نوٹس دے دیا ہو تو اسپر تاوان عائد ہوگا، ورنہ کچھ عائد نہ ہوگا،

(التبیین)

۱۰۷۸- اگر کسی کی بلی یا کتے نے کسی کا نقصان کر دیا تو اسپر تاوان عائد نہ ہوگا،

اَلسِّنَّوْرُ وَالْکَلْبُ اِذَا اَفْسَدَتْ شَیْئًا مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا ضَمَانَ عَلٰی صَاحِبِهَا

بلی اور کتا اگر کسی کا مال تلف کر دیں تو ان کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا،

(المحیط)

۱۰۷۹- اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اس کا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

وَمَنْ اَرْسَلَ بَهِيْمَةً وَكَانَ لَهَا سَائِقٌ فَاَصَابَتْ فِيْ فَوْرِهَا اِنْسَانًا اَوْ شَيْئًا ضَمَّنَهُ وَاِنْ اَرْسَلَ طَيْرًا وَسَاقَهُ فَاَصَابَ فِيْ فَوْرِهِ لَمْ يُضَمِّنْ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے درندہ جانور کو چھوڑا اور وہ خود اسکا ہانکنے والا تھا اور اس جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا یا مال کا نقصان کر دیا تو اس شخص پر تاوان عائد ہوگا اور اگر پرند کو چھوڑا اور اس نے کسی چیز پر حملہ کر دیا تو تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۸۰- اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کا نقصان کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا

وَلَوْ اَنْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فَاَصَابَتْ مَالًا اَوْ اٰدَمِيًّا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا لَا ضَمَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا (الہدایہ)

اگر جانور نے خود چھوٹ کر کسی کے مال کا نقصان یا کسی شخص پر دن میں یا رات میں حملہ کر دیا تو اس کے مالک پر تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۸۱- اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اس کو مارا اور اس حالت میں جانور نے کسی کو لات یا دم سے مار دیا تو اس پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

اِذَا جَمَحَتِ الدَّابَّةُ فَضَرَبَهَا اَوْ كَبَحَهَا بِاللِّجَامِ فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا اَوْ بِنَيْهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ - (الحاوی)

اگر جانور نے سرکشی کی اور سوار نے اسکو مارا یا اسکی لگام کھینچی تو اس حالت میں اگر جانور نے کسی کو یا نون یا دم سے مار دیا تو سوار پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۰۸۲- اگر کوئی شخص جانوروں کے قطار کا ہانکنے والا ہو اور اس قطار کا کوئی جانور کوئی نقصان کرے تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا،

قَائِدُ الْقِطَارِ يَضْمَنُ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَاِنْ كَانَ عَظِيْمًا لَا يُمْكِنُهُ ضَبْطُهُ اٰخِرَهُ وَاَوْسَطَهُ

جو شخص جانور کی قطار کا آگے سے ہانکنے والا ہو اگر قطار کے جانوروں کے نقصان کا تاوان عائد ہوگا

مَعَهُ سَائِقٌ فَالضَّمَانُ عَلَيْهِمَا وَإِنْ كَانَ ثَالِثٌ وَسْطَ الْقِطَارِ ضَمِنُوا ثُلُثًا (خزانۃ المفتیین)

گو قطار اس قدر بڑی ہو کہ اس کے آخری حصہ کی نگرانی نہ ہو سکے اور اگر قطار کے پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو دونوں پر تاوان عائد ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص قطار کے بیچ میں بھی ہو تو تینوں پر بحصۂ مساوی تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۳- اگر ایک شخص آگے سے اونٹوں کو ہانک رہا ہے اور دوسرا قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کو لگام پکڑ کر بچا رہا ہے تو اس کے پیچھے کے اونٹ جو نقصان کریں گے اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد نہ ہوگا،

وَإِنْ كَانَ الَّذِي فِي وَسْطِ الْقِطَارِ أَخَذَ بِزِمَامِ بَعِيرٍ يَقُودُ مَا خَلْفَهُ وَلَا يَسُوقُ مَا قَبْلَهُ فَمَا أَصَابَ مِمَّا خَلْفَهُ فَلَا ضَمَانَ فِيهِ عَلَى الْقَائِدِ الْأَوَّلِ وَمَا أَصَابَ مِمَّا قَبْلَهُ فَضَمَانُ ذَلِكَ عَلَى الْقَائِدِ الْأَوَّلِ وَلَا شَيْءَ فِيهِ عَلَى هٰذَا الَّذِي فِي وَسْطِ الْقِطَارِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِسَائِقٍ لِمَا فِيهِ، (المحیط)

اگر ایک شخص اونٹوں کو آگے سے ہانکتا ہے اور ایک شخص قطار کے بیچ میں اپنے پیچھے کے اونٹوں کی لگام پکڑ کر کھینچتا ہو لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو نہیں ہانکتا تو جو نقصان پیچھے کے اونٹوں سے پہنچیگا آگے سے ہانکنے والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا، اور جو نقصان آگے کے اونٹوں سے پہنچیگا قطار کے بیچ والے پر اس کا تاوان عائد نہ ہوگا اور اس کا تاوان آگے سے ہانکنے والے پر عائد ہوگا،

۱۰۸۴- ایک شخص قطار کے بیچ میں ایک اونٹ پر سوار ہے لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہیں تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اسکا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا

وَلَوْ كَانَ رَجُلٌ رَاكِبًا وَسْطَ الْقِطَارِ عَلَى بَعِيرٍ

اگر ایک شخص قطار کے بیچ میں کسی اونٹ پر سوار ہو

وَلَا يَسُوْقُ مِنْهَا شَيْئًا لَمْ يَضْمَنْ مَا يُصِيْبُ الْإِبِلُ الَّتِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ هُوَ مَعَهُمْ فِي الضَّمَانِ فِيْمَا أَصَابَ الْبَعِيْرُ الَّذِيْ هُوَ عَلَيْهِ وَمَا خَلْفَهُ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِيْنَ هٰذَا إِذَا كَانَ زِمَامُهُ خَلْفَهُ بِيَدِهٖ يَسُوْقُهَا وَأَمَّا إِذَا كَانَ نَائِمًا عَلَى بَعِيْرٍ أَوْ غَيْرَ قَائِدٍ لِمَا خَلْفَهُ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ فِيْ حَقِّ مَا خَلْفَهُ بِمَنْزِلَةِ الْمَتَاعِ الْمَوْضُوْعِ عَلَى بَعِيْرٍ، (المبسوط)

لیکن اپنے آگے کے اونٹوں کو ہانکتا نہ ہو تو جو نقصان اس کے آگے کے اونٹوں سے ہوگا اس کا تاوان اس پر عائد نہ ہوگا لیکن اس کے اونٹ اور اسکے پیچھے کے اونٹوں کا تاوان اس پر عائد ہوگا لیکن بعضوں کا قول ہے کہ یہ اس وقت ہے جب پیچھے کے اونٹ کی باگ اسکے ہاتھ میں ہو اور وہ اپنے پیچھے کے اونٹوں کو کھینچتا ہو اور اگر کسی اونٹ پر سوتا ہو یا پیچھے کے اونٹ کو کھینچتا نہ ہو تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور وہ پیچھے کے اونٹوں کے حق میں اس اسباب کے مثل ہے جو کسی اونٹ پر رکھا ہوا ہو،

۱۰۸۵- اگر کسی نے سانپ کو راستے میں ڈالدیا تو جبتک وہ سانپ اس جگہ ہے اس کے کاٹنے کا تاوان اس پر عائد ہوگا،

رَجُلٌ أَلْقَى حَيَّةً فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَ حَتّٰى يَزُوْلَ عَنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ (قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے سانپ کو راستے میں ڈال دیا تو جبتک سانپ اس جگہ سے نہ ہٹے اور کسی کو کاٹ لے تو اس پر اسکا تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۶- اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کردے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

وَمَنْ أَوْقَفَ سَبُعًا فِي الطَّرِيْقِ ضَمِنَ مَا أَتْلَفَ إِذَا كَانَ مُرْبُوْطًا فَأَصَابَ قَبْلَ حَلِّ الرِّبَاطِ

اگر کوئی شخص درندہ جانور کو راستے میں باندھ دے اور وہ کسی کا نقصان کردے تو اس پر تاوان عائد ہوگا

وَإِذَا أَصَابَ بَعْدَ مَا انْحَلَّ الرِّبَاطُ وَزَالَ عَنْ مَكَانِهِ لَمْ يَضْمَنْ وَكَذَلِكَ لَوْ طَرَحَ بَعْضَ الْهَوَامِّ عَلَى رَجُلٍ فَعَقَرَ يَضْمَنُ وَكَذَا لَوْ شَلَّى كَلْبًا عَقُورًا عَلَى رَجُلٍ (محیط سرخسی)

اور اگر وہ کھل کر اور اس جگہ سے الگ ہو کر کسی کا نقصان کر دے تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص کیڑا مکوڑا یا کاٹنے والے کتے کو کسی پر چھوڑ دے تو اس پر تاوان عائد ہوگا،

۱۰۸۷۔ اگر کوئی شخص اپنے ساتھ کسی ایسے لڑکے کو کسی جانور پر سوار کرلے جو نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو چلا سکتا اور جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اسپر کفارہ عائد ہوگا،

إِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ مَعَهُ الصَّبِيَّ عَلَى الدَّابَّةِ وَمِثْلُهُ لَا يَضْرِبُ وَلَا يُمْسِكُ عَلَيْهَا فِي طِيبَةِ الدَّابَّةِ إِنْسَانًا فَقَتَلَهُ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ خَاصَّةً وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَوْ كَانَ الصَّبِيُّ يَضْرِبُ الدَّابَّةَ وَيُسَيِّرُهَا فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِمَا جَمِيعًا وَيَرْجِعُ عَاقِلَةُ الصَّبِيِّ عَلَى عَاقِلَةِ الرَّجُلِ (المبسوط)

اگر کسی نے کسی لڑکے کو اپنے ساتھ کسی جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا نہ خود سوار ہو سکتا نہ جانور کو ہانک سکتا اور جانور نے کسی کو اپنے پاؤں سے کچل کر ہلاک کر دیا تو اس صورت میں صرف اسی شخص کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اس شخص پر کفارہ واجب ہوگا، لیکن اگر لڑکا جانور پر سوار ہو سکتا ہو اور اس کو ہانک سکتا ہے تو اس صورت میں دونوں کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور لڑکے کے عاقلہ جو کچھ دینگے انکھا لیا اس تفصیل کرینگے،

۱۰۸۸ اگر کسی نے ایسے غلام کو جو سوار ہو سکتا ہے کسی جانور پر سوار کرایا اور اس کو اس کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا، اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا اس کا تاوان خود دے گا،

وَإِذَا حَمَلَ الْحُرُّ الْكَبِيرُ الْعَبْدَ الصَّغِيرَ عَلَى

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جانور پر سوار کرایا اور وہ غلام

الدَّابَّةِ وَمِثْلُهُ يَضُرُّ بِهَا وَيَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا لَوْ
اَمَرَهَا اَنْ يَسِيْرَ عَلَيْهَا فَاَوْطَاءَ اِنْسَانًا فَذَاكَ
فِيْ عُنُقِ الْعَبْدِ يَدْفَعُهُ بِهِ مَوْلَاهُ اَوْ يَفْدِيْهِ
اَوْ رَجَعَ مَوْلَاهُ بِاَقَلِّ مِنْ قِيْمَتِهِ وَمِنَ
الْاَرْشِ عَلَى النَّاصِبِ وَلَوْ حَمَلَهُ عَلَيْهَا وَهُوَ
لَا يَضُرُّ بِالدَّابَّةِ وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَيْهَا
فَسَارَتِ الدَّابَّةُ فَاَوْطَاَتْ اِنْسَانًا فَدَمُهُ
هَدَرٌ (المبسوط)

جانور پر سوار ہو سکتا ہے اور اس کو جانور کے ہانکنے کا حکم دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا تاوان غلام پر عائد ہوگا اور اس کا آقا یا تو خود اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا تاوان دیگا اور تاوان اور غلام کی قیمت میں سے جو کم ہوگا، وہ اس شخص سے لے لے گا، اور اگر وہ غلام جانور پر سوار نہیں ہو سکتا ہے اور اس کو کسی نے سوار کر دیا اور جانور نے کسی کو ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائگاں جائیگا،

۱۰۸۹۔ اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا گر کر مر گیا تو غلام پر دیت واجب ہوگی اور اس کے آقا کو چاہئے کہ غلام کو لڑکے کے وارثوں کے حوالہ کر دے یا اس کا فدیہ دے،

لَوْ اَنَّ عَبْدًا حَمَلَ صَبِيًّا حُرًّا عَلَى دَابَّةٍ فَوَقَعَ
الصَّبِيُّ مِنْهَا وَمَاتَ فَدِيَةُ الصَّبِيِّ يَكُوْنُ
عَلَى عُنُقِ الْعَبْدِ يَدْفَعُهُ الْمَوْلَى بِهَا اَوْ يَفْدِيْ
وَاِنْ كَانَ الْعَبْدُ مَعَ الصَّبِيِّ عَلَى الدَّابَّةِ
فَسَارَ عَلَيْهَا فَاَوْطَاَتِ الدَّابَّةُ اِنْسَانًا
وَمَاتَ فَعَلَى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ نِصْفُ الدِّيَةِ
وَفِيْ عُنُقِ الْعَبْدِ نِصْفُهَا

(قاضی خاں)

اگر کسی کے غلام نے آزاد لڑکے کو ایک جانور پر سوار کرایا اور وہ لڑکا اس سے گر کر مر گیا تو لڑکے کی دیت غلام پر واجب ہوگی اس کے آقا کو چاہیئے کہ غلام کو لڑکوں کے وارثوں کے حوالہ کر دیں یا فدیہ دے اور اگر غلام اور لڑکا دونوں جانور پر سوار ہوں اور جانور کسی کو ہلاک کر دے تو آدھی دیت لڑکے کے عاقلہ پر، آدھی غلام پر واجب ہوگی،

تیرہواں باب

قسامت کے بیان میں،

۱۰۹۰- قسامت کی تعریف

هِيَ الْأَيْمَانُ يُقْسَمُ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّذِيْنَ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْهِمْ (الكاني)

قسامت چند آدمیوں کی قسم کو کہتے ہیں جو اس محلہ کے لوگوں پر تقسیم کر دیجاتی ہے جسمیں مقتول پایا جاتا ہے،

۱۰۹۱- قسامت کا سبب

سَبَبُهَا وُجُوْدُ الْقَتِيْلِ فِي الْمَحَلَّةِ أَوْ مَا فِيْ مَعْنَاهَا مِنَ الدَّارِ أَوِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَقْرُبُ مِنَ الْمِصْرِ بِحَيْثُ يُسْمَعُ الصَّوْتُ مِنْهُ، (النهاية)

قسامت کا سبب مقتول کا محلہ میں یا اس مقام میں جو محلے کے معنی میں ہو مثلاً مکان یا وہ مقام جو شہر سے اس قدر قریب ہو کہ وہاں سے آدمی کی آواز پہنچ سکے پایا جاتا ہے،

۱۰۹۲- اگر لاش محلے میں پائی جاے تو پچاس آدمیوں کو قسم کھانا پڑیگا،

إِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِي مَحَلَّةٍ لَا يُعْلَمُ مَنْ قَتَلَهُ اسْتُحْلِفَ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَتَخَيَّرُهُمْ

اگر مقتول کی لاش محلے میں پائی جاے اور اسکا قاتل معلوم نہ ہو تو مقتول کے ورثہ کے انتخاب سے محلے کے

اَلَّذِیْ بِاللّٰہِ مَا قَتَلْنَاہُ وَلَا عَلِمْنَا لَہٗ قَاتِلًا (الہدایہ)

پچاس آدمی اس مضمون کی قسم کھائینگے کہ ہم نے نہ قتل کیا ہے نہ قاتل کو جانتے،

۱۰۹۳۔ لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

وَلَا یَدْخُلُ فِی الْقَسَامَۃِ صَبِیٌّ وَلَا مَجْنُوْنٌ (السراج الوہاج)

لڑکے اور مجنون پر قسامت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۴۔ عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

وَلَا یَدْخُلُ فِی الْقَسَامَۃِ النِّسَاءُ وَالْمَمَالِیْکُ (المبسوط)

عورت اور غلام قسامت میں داخل نہیں ہیں،

۱۰۹۵۔ مقتول کسکو کہتے ہیں،

وَالْقَتِیْلُ مَنْ بِہٖ اَثَرُ الْقَتْلِ وَالْمَیِّتُ مَنْ لَا یَکُوْنُ بِہٖ اَثَرُ الْقَتْلِ (الذخیرہ)

اور مقتول وہ ہے جسمیں قتل کا نشان پایا جاے اور میت وہ ہے جسمیں قتل کا نشان نہ ہو،

۱۰۹۶ جس مردہ میں قتل کا نشان نہ ہو اس کے لیے قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

وَاِنْ وُجِدَ مَیِّتٌ لَا اَثَرَ بِہٖ فَلَا قَسَامَۃَ وَلَا دِیَۃَ (خزانۃ المفتین)

اگر ایسا مردہ پایا جاے جس کے جسم پر قتل کا نشان نہ ہو تو قسامت اور دیت واجب نہیں ہوتی،

۱۰۹۷۔ قتل کے نشانات کیا کیا ہیں،

وَالْاَثَرُ بِاَنْ یَکُوْنَ بِہٖ جِرَاحَۃٌ اَوْ اَثَرُ ضَرْبٍ اَوْ خَنْقٍ اَوْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ عَیْنِہٖ اَوْ اُذُنِہٖ (خزانۃ المفتین)

اور قتل کا نشان یہ ہے کہ زخم یا مار یا گلا گھوٹنے کا نشان پایا جاے یا آنکھ کان سے خون نکلا ہو،

۱۰۹۸۔ اگر منہ سے خون نکلا ہو تو دیکھیں گے کہ اگر پیٹ سے اوپر آیا ہے تو مقتول ہے۔ اور اگر دماغ سے خون

اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَإِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنَ الْفَمِ إِنْ عَلَا مِنَ الْجَوْفِ كَانَ قَتِيلًا وَإِنْ نَزَلَ مِنَ الرَّأْسِ فَلَا (المحیط)

اگر خون منہ سے نکلا ہو تو دیکھینگے اگر پیٹ سے اوپر آیا ہے تو مقتول ہے اور اگر دماغ سے اترا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۰۹۹- اگر مقعد یا عضو تناسل سے خون نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

وَإِنْ خَرَجَ الدَّمُ مِنْ دُبُرِهِ أَوْ ذَكَرِهِ فَلَيْسَ بِقَتِيلٍ (الاختیار)

اگر خون مقعد یا عضو تناسل سے نکلا ہے تو مقتول نہیں ہے،

۱۱۰۰- قسامت کے شرائط اور اس کی صورت

وَإِذَا وُجِدَ قَتِيلٌ فِي مَحَلَّةٍ قَوْمٍ وَادَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيلِ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ أَوْ لَيْلَةَ عَمْدًا أَوْ خَطَأً وَأَنْكَرَ أَهْلُ الْمَحَلَّةِ فَإِنَّهُ يَحْلِفُ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَحْلِفُ كُلُّ رَجُلٍ بِاللهِ مَا قَتَلْتُهُ وَلَا عَلِمْتُ لَهُ قَاتِلًا وَلَا يَحْلِفُ بِاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ، (المحیط)

جب مقتول کسی جماعت کے محلے میں پایا جائے اور مقتول کا وارث تمام محلے والوں پر دعویٰ قتل عمد یا قتل خطاء کا کرے اور محلے والے انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمیوں کو اس طرح قسم کھانا چاہئے کہ ان میں سے ہر ایک یہ کہے کہ خدا کی قسم میں نے نہ مارا ہے اور نہ اس کے قاتل کو جانتا ہوں اس طرح قسم نہ کھانا چاہئے کہ خدا کی قسم ہم لوگوں نے نہیں مارا ہے،

۱۱۰۱- اگر محلے میں پچاس آدمی سے زیادہ ہوں تو پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کا وارث کریگا،

وَالِاخْتِيَارُ فِي التَّعْيِينِ إِلَى وَلِيِّ الْقَتِيلِ إِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ وَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ

اگر اس محلے میں پچاس آدمی سے زائد ہوں تو ان میں سے پچاس آدمیوں کا انتخاب مقتول کے وارث کی

مِنْ خَمْسِيْنَ فَاِنَّهٗ يُكَرِّرُ الْيَمِيْنَ عَلٰى بَعْضِهِمْ حَتّٰى يُتِمَّ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا (المحیط)

تجویز سے ہوگا، اور اگر اس محلے میں پچاس آدمیوں سے کم ہو تو بعض اشخاص سے دوبارہ قسم لیجائیگی تاکہ پچاس قسمیں پوری ہو جائیں،

۱۱۰۲- قسم کے لیے جوان اور بدکار اور بوڑھے اور نیک سب کا انتخاب کیا جاسکتا ہے،

وَلَهٗ اَنْ يَّخْتَارَ الشُّبَّانَ وَالْفُسَّاقَ وَلَهٗ اَنْ يَّخْتَارَ الْمَشَايِخَ وَالصُّلَحَاءَ مِنْهُمْ (الکافی)

اس کو قسامت کے لیے جوان، بدکار، بوڑھے اور نیک سب لوگوں کے انتخاب کا اختیار حاصل ہے،

۱۱۰۳- قسم کے پورے ہو جانے کے بعد اہل محلہ کو دیت ادا کرنی پڑیگی،

فَاِنْ حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ وَاِنْ نَكَلُوْا فَاِنَّهُمْ يُحْبَسُوْنَ حَتّٰى يَحْلِفُوْا (المحیط)

جب قسم پوری ہو گئی تو محلہ والے دیت ادا کرینگے اور اگر قسم نہ کھائینگے تو قسم کھانے کیلئے قید کئے جائینگے،

۱۱۰۴- قسم کے لیے انتخاب کا اختیار امام کو نہیں ہے،

وَالْخِيَارُ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ دُوْنَ الْاِمَامِ (قاضی خاں)

پچاس آدمیوں کے انتخاب کا اختیار مقتول کے وارث کو ہے اس معاملے میں امام کو مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے،

۱۱۰۵- اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہے تو اسپر قسم واجب نہیں ہے،

وَلَا يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى اَنَّ اَهْلَ الْمَحَلَّةِ قَتَلُوْا وَلِيَّهٗ سَوَاءٌ كَانَ الظَّاهِرُ شَاهِدَ الْمُدَّعِيْ بِاَنْ كَانَ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ شَاهِدًا لِلْمُدَّعِيْ بِاَنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْمَقْتُوْلِ وَبَيْنَ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَدَاوَةٌ ظَاهِرَةٌ (المحیط)

اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ اہل محلہ نے قتل کیا ہے تو مقتول اور اہل محلہ کے درمیان عداوت ظاہر ہو یا نہ ہو لیکن اسپر قسم واجب نہ ہوگی،

۱۱۰۶- دیت اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور وہ تین سال میں ادا کریں گے،

ثُمَّ تَجِبُ عَلٰى عَاقِلَةِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحیط)

اور دیت جو اہل محلہ کے عاقلہ پر واجب ہوگی اسکو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے،

۱۱۰۷- جو لوگ محلے میں مستعار یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں وہ قسامت میں شریک نہ ہونگے

وَلَا يَدْخُلُ السُّكَّانُ فِى الْقَسَامَةِ مَعَ الْمُلَّاكِ عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح ، (التبیین)

اور جو لوگ محلہ میں عاریت یا کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں، وہ محلہ کے مالکوں کے ساتھ قسامت میں شریک نہ ہونگے،

۱۱۰۸- اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی

وَاِنْ اَدَّعَى الْقَتْلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَا بِاَعْيَانِهِمْ فَكَذَا الْجَوَابُ يَجِبُ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَكَذَا اِذَا اَدَّعَى عَلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِاَعْيَانِهِمْ اِسْتِحْسَانًا (المحیط)

اگر مدعی نے اہل محلہ پر بلا تعیین قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر اہل محلہ میں سے چند متعین اشخاص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں بھی استحساناً یہی حکم ہے،

۱۱۰۹- اگر مدعی نے غیر محلہ کے کسی شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی،

وَاِنْ اَدَّعَى الْقَتْلَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ لَمْ يَكُنْ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ قَسَامَةٌ وَلَا دِيَةٌ فَيُقَالُ لِلْمُدَّعِىْ اَلَكَ بَيِّنَةٌ عَلٰى مَا ادَّعَيْتَ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَقَامَهَا وَثَبَتَ مَا ادَّعَاهُ بِبَيِّنَةٍ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يَمِيْنًا وَاحِدَةً وَلَا يَحْلِفُ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا (المحیط)

اگر مدعی نے کسی غیر محلہ کے شخص پر قتل کا دعویٰ کیا تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب نہ ہوگی بلکہ مدعی اگر اپنے دعویٰ پر گواہ رکھتا ہے تو اس کو گواہوں سے ثابت کریگا اور اگر گواہ نہیں رکھتا تو مدعا علیہ ایک بار قسم کھائے گا نہ کہ پچاس بار،

۱۱۱۰۔ اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اہل محلہ کی شہادت اس کے متعلق مقبول نہ ہوگی،

وَاِنِ ادَّعَی وَلِیُّ الْقَتِیْلِ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ بِعَیْنِهٖ فَشَهِدَ شَاهِدَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَلَیْهِ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمَا بِالْاِجْمَاعِ (سراج الوہاج)

اگر مقتول کے وارث نے محلہ کے ایک شخص پر جہاں مقتول پایا گیا تھا دعویٰ کیا تو اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

لِاَنَّ الْخُصُوْمَةَ قَائِمَةٌ مَعَ الْكُلِّ (الہدایہ)

کیونکہ دعوے تمام اہل محلہ پر قائم ہے،

۱۱۱۱۔ لیکن اگر غیر محلہ کے شخص پر دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے متعلق قتل کی شہادت دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے،

وَاِنِ ادَّعَی وَلِیُّ الْقَتِیْلِ عَلٰی وَاحِدٍ مِنْ غَیْرِ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ شَاهِدَانِ مِنْ اَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِیْ وُجِدَ فِیْهَا الْقَتِیْلُ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا لِاَنَّهٗ یَبْرَءُ اَهْلُ الْمَحَلَّةِ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّیَةِ وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا فِیْ حَقِّ الْقَضَاءِ مَا تُقْبَلُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ (الذخیرہ)

اگر مقتول کے وارث نے غیر محلہ کے ایک شخص پر قتل کا دعویٰ کیا اور اہل محلہ نے اس کے قتل پر گواہی دی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی البتہ اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے اور صاحبین کے نزدیک اس شخص کے متعلق اہل محلہ کی گواہی مقبول ہوگی، اور مدعا علیہ کو اس کی گواہی سے قتل کر سکیں گے،

۱۱۱۲- اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور اہل محلہ نے ایک شخص معین پر قتل کا دعویٰ کیا اور غیر محلہ کے گواہ پیش کئے تو ان کی گواہی مقبول ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہونگے،

إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعَى أَهْلُ الْمَحَلَّةِ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ دُونَهُمْ وَأَقَامُوا عَلَى ذَلِكَ بَيِّنَةً مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ جَازَتِ الشَّهَادَةُ وَوَقَعَتْ لَهُمُ الْبَرَاءَةُ عَنِ الْقَسَامَةِ وَالدِّيَةِ أَدَّعَى وَلِيُّ الْقَتِيلِ ذَلِكَ أَوْ لَمْ يَدَّعِ (الذخیرہ)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جاوے اور اہل محلہ ایک شخص معین پر اس کے قتل کا دعویٰ کریں اور غیر محلہ کے گواہ پیش کریں تو اس صورت میں ان کی گواہی مقبول ہوگی اور اہل محلہ قسامت اور دیت سے بری ہو جائیں گے خواہ مقتول کا وارث اس شخص پر دعویٰ کرے یا نہ کرے،

۱۱۱۳- اگر مقتول ایک محلہ میں پایا جاوے اور مقتول کا وارث اہل محلہ پر قتل کا دعوے کرتا ہے لیکن اہل محلہ اسپر گواہ پیش کرتے ہیں کہ اسکو غیر محلہ کے فلاں رہنے والے نے قتل کیا ہے تو اہل محلہ بری الذمہ ہونگے،

فی نوادر ھشام قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ إِذَا وُجِدَ قَتِيلٌ فِي مَحَلَّةٍ وَادَّعَى أَوْلِيَاءُهُ عَلَيْهِمْ وَأَقَامَ أَهْلُ الْمَحَلَّةِ بَيِّنَةً عَلَى أَنَّهُ قَتَلَهُ فُلَانُ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ مَحَلَّتِهِمْ أَوْ جَاءَ جَرِيحًا حَتَّى سَقَطَ فِي مَحَلَّتِهِمْ وَمَاتَ قَالَ يَبْرَءُونَ مِنَ الدِّيَةِ (المحیط)

اگر مقتول ایک محلہ میں پایا گیا اور مقتول کے وارث نے اہل محلہ پر دعویٰ کیا لیکن اہل محلہ نے اسپر گواہ پیش کیا کہ اس کو غیر محلہ کے رہنے والے فلاں شخص نے قتل کیا ہے، یا اسپر گواہ پیش کیا کہ مقتول اس محلہ میں زخمی ہوکر آیا اور گر کر مر گیا تو اس صورت میں اوس محلہ کے لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے،

۱۱۱۴- ایک شخص ایک محلہ میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لے گئے اور وہ

اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں وہ زخمی ہوا تھا انھیں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ جَرَحَ فِي مَحَلَّةٍ أَوْ قَبِيلَةٍ فَيُحْمَلُ مُجَرَّحًا وَمَاتَ فِي مَحَلَّةٍ أُخْرَى مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ الَّتِي جُرِحَ فِيهَا (محیط سرخسی)

اگر ایک شخص کسی محلے میں زخمی ہوا اور اس کو اٹھا کر دوسرے محلہ میں لیگئے اور وہاں جاکر اس زخم سے مرگیا تو جس محلے میں زخمی ہوا تھا اسی محلہ کے لوگوں پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۱۵- اگر ایک شخص کسی قبیلہ میں زخمی ہوکر اپنے گھر گیا اور اس زخم سے ہلاک ہوکر مرگیا تو اگر تادم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

إِذَا جَرَحَ الرَّجُلُ فِي قَبِيلَةٍ فَنُقِلَ إِلَى أَهْلِهِ فَمَاتَ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ فَإِنْ كَانَ صَاحِبَ فِرَاشٍ حَتَّى مَاتَ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْقَبِيلَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ فِرَاشٍ فَلَا ضَمَانَ فِيهِ وَلَا قَسَامَةَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ لَا ضَمَانَ فِيهِ وَلَا قَسَامَةَ فِي الْوَجْهَيْنِ (الکافی)

اگر کوئی شخص کسی قبیلے میں زخمی ہوکر اپنے گھر چلا گیا اور اسی زخم سے مرگیا تو اگر تادم مرگ صاحب فراش رہا تو اس قبیلے پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر چل پھر سکتا تھا تو تاوان اور قسامت کچھ واجب نہ ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں صورتوں میں تاوان اور قسامت نہیں ہے،

۱۱۱۶- اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جاے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

إِذَا وُجِدَ بَدَنُ الْقَتِيلِ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ الْبَدَنِ أَوْ نِصْفُ الْبَدَنِ وَمَعَهُ الرَّأْسُ فِي مَحَلَّةٍ فَعَلَى أَهْلِهَا الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ وَإِنْ وُجِدَ نِصْفُهُ مُشَقَّقًا أَوْ بَاطِلًا

اگر مقتول کا پورا بدن یا نصف بدن سے زیادہ یا نصف بدن مع سر کے کسی محلے میں پایا جاے تو اہل محلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر نصف یا نصف سے کم بدن پایا جاے تو کچھ

أَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ وَمَعَهُ الرَّأْسُ أَوْ وُجِدَ يَدُهُ أَوْ رِجْلُهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ فِيهِ (البیطر)

واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۷- اگر کسی محلے میں پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جائے اور اس پر ضرب کا نشان نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَئِنْ وُجِدَ فِيهِمْ جَنِينٌ أَوْ سَقَطٌ لَيْسَ بِهِ أَثَرُ الضَّرْبِ فَلَا شَيْءَ عَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَإِنْ كَانَ بِهِ أَثَرُ الضَّرْبِ وَهُوَ تَامُّ الْخِلْقَةِ وَجَبَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ كَانَ نَاقِصَ الْخَلْقِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ (الکافی)

اگر پیٹ کا بچہ یا پیٹ سے گرا ہوا بچہ پایا جائے اور اسکے جسم پر ضرب کا اثر نہ ہو تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس کے جسم پر ضرب کا نشان ہو اور وہ کامل الخلقہ ہو تو قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر ناقص الخلقہ ہو تو گو اس کے جسم پر ضرب کا نشان پایا جائے لیکن کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۱۸- اگر مقتول کسی کے مملوکہ مکان میں پایا جائے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي مَكَانٍ مَمْلُوكٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَالدِّيَةُ عَلَى عَوَاقِلِهِمْ (قاضی خاں)

اگر کسی کے مملوکہ مکان میں مقتول پایا جائے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

۱۱۱۹- اگر کسی عورت کے مکان میں مقتول پایا جائے تو اس پر پچاس قسم اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي دَارِ امْرَأَةٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ عَلَيْهَا تَحْلِفُ هِيَ خَمْسِينَ يَمِينًا

اگر مقتول کسی عورت کے مکان میں پایا جائے تو اس پر قسامت یعنی پچاس قسم اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهَا (قاضی خاں)

۱۱۲۰- اگر خالی اور مقفل مکان میں مقتول پایا جائے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَإِنْ كَانَتِ الدَّارُ مُفْرَغَةً وَهِيَ مُقْفَلَةٌ فَوُجِدَ فِيهَا قَتِيلٌ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ رَبِّ الدَّارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ ۴ (البزاز)

اگر مقتول کسی خالی اور مقفل مکان میں پایا جائے تو مالکِ مکان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۲۱- اگر کسی نے ایک مکان خریدا اور ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس میں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع اور مشتری کو خیار نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

وَمَنِ اشْتَرَى دَارًا فَلَمْ يَقْبِضْهَا حَتَّى وُجِدَ فِيهَا قَتِيلٌ وَلَيْسَ فِي الشِّرَاءِ خِيَارٌ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الْبَائِعِ وَإِنْ كَانَ فِي الْبَيْعِ خِيَارُ أَحَدِهِمَا فَهُوَ عَلَى عَاقِلَةِ ذِي الْيَدِ وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الشِّرَاءِ خِيَارٌ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمُشْتَرِي وَإِنْ كَانَ فِيهِ خِيَارٌ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَةِ الَّذِي تَصِيرُ الدَّارُ

اگر کسی نے ایک مکان خریدا اور ابھی تک اس پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس میں ایک مقتول پایا گیا تو اگر بائع و مشتری کو خیار کا حق حاصل نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر اور صاحبین کے نزدیک مشتری کے عاقلہ پر واجب ہوگی اور اگر بائع اور مشتری کو خیار کا حق حاصل ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک جس کے قبضے میں مکان ہے اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک

إِلَيْهِ، (الكافي) — مکان جسکے تصرف میں آئیگا مقتول کی دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی

۱۱۲۲- اگر ایک مکان غیر محلہ کے آدمی نے خریدا ہے اور اس میں مقتول پایا گیا تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی، مالک خانہ پر واجب ہوگی،

وَإِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي دَارِ رَجُلٍ قَدِ اشْتَرَاهَا وَهُوَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْخِطَّةِ فَإِنَّ أَهْلَ الْخِطَّةِ بَرِيءٌ مِنْ ذَلِكَ وَالْقَسَامَةُ عَلَى صَاحِبِ الدَّارِ وَالدِّيَةُ عَلَى قَوْمِهِ (المحيط البرهاني)

اگر مقتول اس گھر میں پایا گیا جسکو غیر محلے کے آدمی نے خریدا ہے تو اہل محلہ پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ قسامت گھر کے مالک پر اور دیت اس کے عاقلہ پر واجب ہوگی،

۱۱۲۳- اگر ایک شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت نہ دیں دیت اس کے عاقلہ پر واجب نہ ہوگی،

وَمَنْ كَانَ فِي يَدِهِ دَارٌ فَوَجَدَ فِيهَا قَتِيلٌ لَمْ يَعْقِلْهُ الْعَاقِلَةُ حَتَّى تَشْهَدَ الشُّهُودُ أَنَّهَا لِلَّذِي فِي يَدِهِ (خزانة المفتين)

اگر کوئی شخص کسی مکان پر قابض ہو اور اس جگہ مقتول پایا جائے تو جبتک گواہ اس کی ملکیت کی شہادت نہ دیں اس کے عاقلہ پر دیت واجب نہ ہوگی،

۱۱۲۴- اگر صاحب مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو اس کے ورثہ اسکے عاقلہ سے دیت لینگے،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِيلًا فِي دَارِ نَفْسِهِ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ دِيَةٌ لِوَرَثَتِهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا لَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ، (الكافي)

اگر صاحب مکان خود اپنے مکان میں مقتول پایا جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکے ورثہ اس کے عاقلہ سے دیت لینگے اور صاحبین کے نزدیک کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۲۵- اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ایک ان میں سے مقتول پایا جاے تو امام ابو یوسف کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی،

فِي الْمُنْتَقَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي يُوْسُفَ رح فِيْ رَجُلَيْنِ فِيْ بَيْتٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَحَدٌ فَوُجِدَ اَحَدُهُمَا مَقْتُوْلًا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ رح اُضَمِّنُهُ الدِّيَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ رح لَا اُضَمِّنُهُ لَعَلَّهُ قَتَلَ نَفْسَهُ (خلاصہ)

اگر دو شخص ایک مکان میں رہتے ہوں اور ان میں سے ایک مقتول پایا جاے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسکی دیت دوسرے پر واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک دیت واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ احتمال ہے کہ اس نے خود اپنے آپ کو مار ڈالا ہو،

۱۱۲۶- میدان میں کسی مقتول کے پاے جانے کا حکم اور اس کی دیت،

وَاِذَا وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ فَلَاةٍ فِيْ اَرْضٍ فَاِنْ كَانَتْ بِلَكٍ لِاُنَاسٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى الْمَالِكِ وَعَلٰى قَبِيْلَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِلَكٍ لِاَحَدٍ فَاِنْ كَانَ يَسْمَعُ فِيْهِ الصَّوْتُ مِنْ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَاِنْ كَانَ لَا يُسْمَعُ فِيْهِ الصَّوْتُ فَاِنْ كَانَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهَا مَنْفَعَةُ الْاِحْتِطَابِ وَالْاِحْتِشَاشِ وَالْكَلَاءِ فَالدِّيَةُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ وَاِنِ انْقَطَعَتْ عَنْهَا مَنْفَعَةُ الْمُسْلِمِيْنَ فَدَمُهٗ هَدَرٌ وَكَذٰلِكَ اِذَا وُجِدَ فِي الْمَفَازَةِ

اگر مقتول ایک میدان میں پایا جاے جو کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک اور اس کے قبیلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی اور اگر وہ کسی کی ملک میں نہ ہو اور اس جگہ آدمیوں کی آواز کسی گانوں سے پہنچ سکتی تو اس گانوں کے باشندوں پر قسامت واجب ہوگی اور اگر کوئی گانوں اسقدر قریب نہ ہو اور اگر مسلمانوں کو اس میدان سے لکڑی اور گھاس کا فائدہ ہو تو مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کیجاے گی اور اگر اس میدان سے کوئی فائدہ نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا، اور جس میدان کے پاس آبادی نہ ہو اسکا حکم بھی یہی ہے،

وَلَيْسَ بِقَتْلِهَا عُرَانٌ (محیط)

۱۱۲۷۔ اگر دو فوج نے لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو قسامت اور دیت واجب نہ ہوگی،

اِنْ كَانَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ قَدْ لَقُوْا اَعْدُوًّا مِنَ الْكَفَرَةِ فَاجْلُوْا عَنْ قَتِيْلٍ مُسْلِمٍ فَلَا قَسَامَةَ فِي الْقَتِيْلِ وَلَا دِيَةَ وَاِنْ كَانَ لَا يُدْرٰى مَنْ قَتَلَهٗ (المحیط)	اگر دو فوجوں نے باہم لڑائی کی اور مقتول کو چھوڑ کر چلی گئی تو گو اس کا قاتل معلوم نہ ہو لیکن قسامت اور دیت واجب نہ ہوگی،

۱۱۲۸۔ اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا ایسا غلام جس نے اپنی قیمت کا کچھ حصہ ادا کیا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو محلے والوں پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر ان کی قیمت تین سال میں واجب ہوگی،

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ اَوِ الْمُكَاتَبُ اَوِ الْمُدَبَّرُ اَوْ اُمُّ الْوَلَدِ وَالَّذِيْ سَعٰى فِيْ بَعْضِ قِيْمَتِهٖ قَتِيْلًا فِيْ مَحَلَّةٍ فَعَلَيْهِمُ الْقَسَامَةُ وَيَجِبُ الْقِيْمَةُ عَلٰى عَوَاقِلِ الْمَحَلَّةِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المحیط)	اگر غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا وہ غلام جو اپنی قیمت کا ایک حصہ ادا کر چکا ہو کسی محلے میں مقتول پائے جائیں تو اہل محلہ پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر تین سال میں ان کی قیمت واجب ہوگی،

۱۱۲۹۔ اگر کوئی مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ الرَّجُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ عَبْدٍ مَاْذُوْنٍ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ	اگر مقتول غلام متصرف کے مکان میں پایا جائے تو اس کے آقا کے عاقلہ پر قسامت اور دیت

عَلٰی عَاقِلَةِ الْمَوْلٰی لَوْ کَانَ الْعَبْدُ مَدْیُوْنًا واجب ہوگی،
اَوْلَمْ یَکُنْ (قاضی خاں)

۱۱۳۰- اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جاے تو اس کی قیمت اور دیت میں سے جو کم ہوگا وہ تین سال میں ادا کریگا،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ دَارِ مُکَاتَبٍ فَعَلَیْهِ اَنْ یُسْعٰی فِی اَقَلِّ مِنْ قِیْمَتِهٖ وَمِنْ دِیَةِ الْقَتِیْلِ فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ وَلَا یَتَحَمَّلُهَا الْعَاقِلَةُ (الغیریہ)

اگر مقتول غلام مکاتب کے گھر میں پایا جاے تو اپنی قیمت اور دیت سے جو کم ہوگا اس کو تین سال میں ادا کریگا اس کے عاقلہ اس کو ادا نہ کرینگے،

۱۱۳۱- اگر مکاتب اپنے مکان میں پایا جاے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِهٖ فَهُوَ هَدَرٌ بِالْاِجْمَاعِ (السراج الوہاج)

اگر مکاتب اپنے مکان میں مقتول پایا جاے تو اس صورت میں کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۳۲- اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جاے تو آقا اس کی قیمت تین سال میں ادا کرے گا، اور حق کتابت اس سے محسوب ہوگا،

وَلَوْ وُجِدَ الْمُکَاتَبُ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ مَوْلٰهُ کَانَتْ قِیْمَتُهٗ عَلَی الْمَوْلٰی یُؤَدِّیْهَا فِیْ ثَلٰثِ سِنِیْنَ یُقْضٰی مِنْهُ کِتَابَتُهٗ وَیُحْکَمُ بِحُرِّیَّتِهٖ وَمَا بَقِیَ یَکُوْنُ مِیْرَاثًا عَنْهُ لِوَرَثَتِهٖ (قاضی خاں)

اگر مکاتب اپنے آقا کے مکان میں مقتول پایا جاے تو آقا تین سال میں اسکی قیمت ادا کریگا اور حق کتابت اس سے محسوب ہوگا اور اس کی آزادی کا حکم دیا جائیگا اور بقیہ قیمت کو اس کے ورثہ لیں گے،

۱۱۳۳- اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جاے تو دیت اس کے عاقلہ پر اور قسامت اسپر اور

اس کی قوم پر جو اس جگہ موجود ہو واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ فِيْ دَارِ اِنْسَانٍ فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ وَالْقَسَامَةُ عَلَيْهِ وَعَلٰى قَوْمِهٖ اِنْ كَانَ حُضُوْرًا وَاِنْ كَانَ غُيَّبًا فَالْقَسَامَةُ عَلٰى رَبِّ الدَّارِ يُكَرَّرُ عَلَيْهِ الْاَيْمَانُ هٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح (الہدایہ)

اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جائے تو اس کے عاقلہ پر دیت اور اس شخص اور اس کی اس قوم پر جو اس جگہ موجود ہو قسامت واجب ہوگی اور اگر موجود نہ ہو تو مالک خانہ خود پچاس بار قسم کھائیگا،

۱۱۳۴- اگر غلام قرضدار نہ ہو اور وہ اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے تو آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا

اِذَا وُجِدَ الْعَبْدُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ مَوْلَاهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالُوْا هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاَمَّا اِذَا كَانَ عَلَى الْعَبْدِ دَيْنٌ فَاِنَّهٗ يُضَمَّنُ الْمَوْلٰى كُلَّ قِيْمَتِهٖ وَمِنَ الدَّيْنِ (الہدایہ)

اگر غلام اپنے آقا کے گھر میں مقتول پایا جائے اور وہ قرضدار نہ ہو تو آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر قرضدار ہو تو آقا کو چاہیئے کہ قرض اور غلام کی قیمت میں جو کچھ ہو وہ ادا کرے،

۱۱۳۵- اگر مقتول جامع مسجد یا گذرگاہ عام میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ اَوِ الشَّارِعِ الْاَعْظَمِ فَلَا قَسَامَةَ فِيْهِ وَالدِّيَةُ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ (الہدایہ)

اگر مقتول جامع مسجد یا عام گذرگاہ میں پایا جائے تو قسامت واجب نہ ہوگی اور دیت بیت المال سے ادا کیجائے گی،

۱۱۳۶- اگر راستہ کسی کی ملک میں ہو تو قسامت اور دیت اسکے مالک پر واجب ہوگی،

وَاِنْ كَانَ مَمْلُوْكًا لِقَوْمٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ

اگر وہ راستہ کسی کی ملک میں ہو تو اس کے مالک پر

عَلَيْهِمْ (محیط سرخسی) قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۳۷- اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اس کی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ الْقَتِيلُ فِي وَقْفِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ كَانَتِ الدِّيَةُ فِي بَيْتِ الْمَالِ (المحیط) اگر مقتول ایسی زمین میں پایا جائے جو جامع مسجد پر وقف ہو تو اسکی دیت بھی بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۳۸- اگر مقتول کسی محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

وَإِنْ كَانَ فِي مَسْجِدِ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ فَعَلَى أَهْلِ الْمَحَلَّةِ (محیط سرخسی) اگر مقتول اہل محلہ کی مسجد میں پایا جائے تو اہل محلہ پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۳۹- اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ قَتِيلٌ فِي أَرْضٍ أَوْ دَارٍ مَوْقُوفَةٍ عَلَى أَرْبَابٍ مَعْلُومَةٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلَى أَرْبَابِهَا (محیط سرخسی) اگر مقتول ایسی زمین یا ایسے گھر میں پایا جائے جو چند متعین اشخاص پر وقف ہو تو قسامت اور دیت ان پر واجب ہوگی،

۱۱۴۰- اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَلَوْ وُجِدَ فِي السِّجْنِ فَالدِّيَةُ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلَى أَهْلِ السِّجْنِ (الہدایہ) اگر مقتول قید خانے میں پایا جائے تو دیت بیت المال پر واجب ہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک دیت اور قسامت قیدیوں پر واجب ہوگی،

۱۱۴۱- اگر مقتول دو گانوں یا دو کوچے کے درمیان پایا جائے تو جو گانوں یا جو کوچہ مقتول سے قریب تر ہوگا اسپر قسامت اور دیت واجب ہوگی بشرطیکہ اسجگہ سے مقتول کی لاش

تک آواز پہنچ سکے

وَاِنْ وُجِدَ الْقَتِيْلُ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ اَوْ سِكَّتَيْنِ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى اَقْرَبِ الْقَرْيَتَيْنِ اَوِ السِّكَّتَيْنِ اِلَى الْقَتِيْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ صَوْتُ الْقَرْيَتَيْنِ يَبْلُغُ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ وُجِدَ فِيْهِ الْقَتِيْلُ وَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ فَلَا شَيْءَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ (قاضی خاں)

اگر مقتول دو گانوں یا دو گلیوں کے درمیان پایا جائے تو مقتول کی لاش سے جو قریب تر ہوگا اس پر قسامت اور دیت واجب ہوگی بشرطیکہ اس جگہ سے مقتول کی لاش تک آواز پہنچ سکے اور اگر آواز نہ پہنچ سکے تو کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۱۴۲- اگر دونوں گانوں کا قرب برابر ہو تو دونوں گانوں کے باشندوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی،

اِذَا وُجِدَ قَتِيْلٌ بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ هُوَ فِي الْقُرْبِ اِلَيْهِمَا عَلَى السَّوَاءِ وَفِيْ اَحَدِ الْقَرْيَتَيْنِ اَلْفُ رَجُلٍ وَفِي الْاٰخَرِ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَالدِّيَةُ عَلَى الْقَرْيَتَيْنِ نِصْفَانِ بِلَا خِلَافٍ (المحیط)

اگر دونوں گانوں کا قرب مقتول کی لاش سے برابر ہو تو دونوں گانوں پر آدھی آدھی دیت واجب ہوگی گو ایک گانوں میں آدمی زیادہ ہوں اور دوسرے گانوں میں کم،

۱۱۴۳- اگر مقتول ملکیت مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہوگی،

اِنْ وُجِدَ فِيْ مُلْكٍ مُشْتَرَكٍ قَتِيْلٌ فَاِنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُلَّاكِ وَتُحْمَلُ الدِّيَةُ عَلٰى عَوَاقِلِهِمْ بَعْدَ الرُّءُوْسِ مِنَ الْمُلَّاكِ

اگر مقتول ملک مشترکہ میں پایا جائے تو تمام شرکاء پر قسامت واجب ہوگی اور ان کے عاقلہ پر دیت شرکاء کی تعداد کے موافق واجب ہوگی یعنی حصہ

كَالْبَعْدِ اَوْ كَالْاَنْضِبَاءِ حَتّٰى لَوْ كَانَ لِاَحَدِ الشَّرِيْكَيْنِ ثُلُثُ الدَّارِ وَلِلْاٰخَرِ ثُلُثَاهَا فَالدِّيَةُ عَلٰى عَوَاقِلِهِمَا نِصْفَانِ (الذخیرہ)

شرکت کے موافق،

۱۱۴۴- اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جائے تو اُس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

لَوْ وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ قَرْيَةِ الْاِمْرَاَةِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلَيْهَا الْقَسَامَةُ يُكَرَّرُ الْاَيْمَانُ وَعَلٰى عَاقِلَتِهَا الدِّيَةُ وَعَاقِلَتُهَا اَقْرَبُ الْقَبَائِلِ اِلَيْهَا فِي النَّسَبِ (الکافی)

اگر مقتول عورت کے گانوں میں پایا جائے تو اس پر قسامت اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور عورت کا عاقلہ وہ ہے جو اس کے ساتھ نسباً قرابت رکھے،

۱۱۴۵- اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جائے تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی، ان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْقَتِيْلَ اِذَا وُجِدَ فِيْ دَارِ صَبِيٍّ فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ عَلَى الصَّبِيِّ قَسَامَةٌ وَاِنَّمَا يَجِبُ الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ وَاَجْمَعُوْا اَنَّهُ اِذَا وُجِدَ فِيْ دَارِ مَجْنُوْنٍ اَنَّهُ لَا قَسَامَةَ عَلَى الْمَجْنُوْنِ وَاِنَّمَا الْقَسَامَةُ

اگر مقتول لڑکے یا مجنون کے گھر میں پایا جائے تو ان پر قسامت واجب نہ ہوگی بلکہ ان کے عاقلہ پر قسامت اور دیت واجب ہوگی،

۱۱۴۶- اگر مقتول خیمہ میں پایا جائے تو قسامت اور دیت اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

اِنْ وُجِدَ فِيْ خَيْمَةٍ اَوْ فُسْطَاطٍ فَالْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ

اگر مقتول خیمہ میں پایا جائے تو قسامت اور دیت

عَلٰی مَنْ سَاکَنَہَا (تبیین) — اہل خیمہ پر واجب ہوگی،

۱۱۴۷- اگر مقتول کشتی میں پایا جاے تو تمام کشتی والوں پر قسامت واجب ہوگی،

وَاِنْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِی السَّفِیْنَۃِ فَالْقَسَامَۃُ عَلٰی مَنْ فِیْہَا مِنَ الرُّکَّابِ وَالْمَلَّاحِیْنَ وَاللَّفْظُ یَشْمَلُ اَرْبَابَہَا حَتّٰی یَجِبُ عَلَی الْاَرْبَابِ الَّذِیْنَ فِیْہَا وَعَلَی الْمَلَّاحِیْنَ وَعَلٰی مَنْ یَمُدُّہَا وَالْمَالِکُ فِیْ ذٰلِکَ وَغَیْرُہٗ

اگر مقتول کشتی میں پایا جاے تو کشتی کے تمام رہنے والوں پر قسامت واجب ہوگی کشتی کے سوار، کشتی کے کھینچنے والے، کشتی کے مالک اور غیر مالک سب اس حکم میں برابر ہیں درگاڑی کا بھی یہی حکم ہے،

۱۱۴۸- اگر مقتول کسی جانور پر پایا جاے اور اسکے ساتھ اُسکے آگے اور پیچھے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان سب پر جاہے وہ اسکے مالک ہوں یا نہ ہوں دیت واجب ہوگی،

قَتِیْلٌ عَلٰی دَابَّۃٍ مَعَہَا سَائِقٌ اَوْ قَائِدٌ اَوْ رَاکِبٌ فَدِیَتُہٗ عَلٰی عَاقِلَتِہٖ دُوْنَ اَہْلِ الْمَحَلَّۃِ وَاِنِ اجْتَمَعَ فِیْہَا السَّائِقُ وَالْقَائِدُ وَالرَّاکِبُ کَانَتِ الدِّیَۃُ عَلَیْہِمْ جَمِیْعًا وَلَا یُشْتَرَطُ اَنْ یَکُوْنُوْا مَالِکِیْنَ لِلدَّابَّۃِ بِخِلَافِ الدَّارِ اِنْ لَمْ یَکُنْ مَعَ الدَّابَّۃِ اَحَدٌ فَالدِّیَۃُ وَالْقَسَامَۃُ عَلٰی اَہْلِ الْمَحَلَّۃِ الَّذِیْنَ وُجِدَ فِیْہِمُ الْقَتِیْلُ عَلَی الدَّابَّۃِ (تبیین)

اگر مقتول کسی جانور پر پایا جاے اور اس کے ساتھ اسکے پیچھے یا آگے سے ہانکنے والے یا سوار موجود ہوں تو ان کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی چاہے وہ اس کے مالک ہوں یا نہ ہوں اور اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہوگا اور اگر اس جانور کے ہمراہ کوئی نہ ہو تو جس جگہ مقتول پایا گیا ہے اس محلہ کے لوگوں پر دیت اور قسامت واجب ہوگی،

۱۱۴۹- اگر کوئی جانور مقتول پایا جاے تو کچھ واجب نہ ہوگا،

وَاِنْ وُجِدَ الْبَہِیْمَۃُ وَالدَّابَّۃُ مَقْتُوْلَۃٌ فَلَا شَیْءَ فِیْہَا (قاضی خاں)

اگر جانور مقتول پایا جاے تو کچھ واجب نہ ہوگا

باب چودھواں

عاقلہ کے بیان میں،

۱۱۵۰- عاقلہ کی تعریف

اَلْعَاقِلَةُ الَّذِيْنَ يَعْقِلُوْنَ الْعَقْلَ اَوْ يُؤَدُّوْنَ الدِّيَةَ (الکافی)

عاقلہ وہ ہے جو دیت ادا کرے،

۱۱۵۱- مرد کے عاقلہ کون لوگ ہیں

عَاقِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلُ دِيْوَانِهٖ (المحیط)

مرد کے عاقلہ اس کے اہلِ دیوان ہیں،

۱۱۵۲- اہل دیوان کی تعریف

اَهْلُ الدِّيْوَانِ اَهْلُ الرَّايَاتِ وَهُمُ الَّذِيْنَ كُتِبَ اَسَامِيْهِمْ فِى الدِّيْوَانِ (الہدایہ)

اہل دیوان جھنڈے والے لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جنکا نام دفتر میں لکھا ہوا ہو،

۱۱۵۳- مختلف لوگوں کے مختلف عاقلے،

اِذَا كَانَ الْمُقَاتِلُ مِنْ اَهْلِ الدِّيْوَانِ فَاِنْ كَانَ غَازِيًا وَلَهٗ دِيْوَانٌ يَرْتَزِقُ

اگر قاتل سپاہیوں کے گروہ سے ہو اور اوسکی روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ وہی سپاہی ہی

مِنْهُ الْقَاتِلُ فَعَاقِلَتُهُ مَنْ كَانَ فِي دِيوَانِهِ
مِنَ الْغُزَاةِ وَإِنْ كَانَ كَاتِبًا وَلَهُ دِيوَانٌ
يَرْتَزِقُ مِنْهُ فَعَاقِلَتُهُ مَنْ كَانَ يَرْتَزِقُ
مِنْ دِيوَانِ الْكُتَّابِ إِنْ كَانُوا يَتَنَاصَرُونَ
بِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ دِيوَانٌ فَعَاقِلَتُهُ نَصَّا
فَإِنْ كَانَ نُصْرَتُهُ بِالْمَالِ وَالدَّوْرِ
يُعْقَلُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ
وَنُصْرَتُهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ يُعْقَلُ عَلَيْهِمْ

(المحيط)

ہونگے اور اگر قاتل محرروں کے گروہ سے ہو اور اسکی روزی ان کے ساتھ ہو تو اس کے عاقلہ پر وہی محرر ہونگے بشرطیکہ ان سے قاتل کو امداد و حمایت حاصل ہوتی ہو اور اگر قاتل کا نام کسی دیوان میں لکھا نہ ہو تو جس سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہو وہی اس کے عاقلہ ہونگے اگر اس کو اہل محلہ اور اس جگہ کے باشندوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی اس کے عاقلہ ہونگے اور اگر اس کو گانوں کے باشندوں سے امداد حاصل ہوتی ہو تو وہی اُسکے عاقلہ ہیں،

۱۱۵۴- اگر ایک شخص کو مختلف لوگوں سے امداد حاصل ہوتی ہے تو ان میں عاقلہ بننے کی سب سے زیادہ صلاحیت کس میں ہے،

فَإِنْ كَانَ لَهُ مُتَنَاصِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدِّيوَانِ
وَمِنَ الْعَشِيرَةِ أَوِ الْمَحَلَّةِ أَوِ السُّوقِ
فَأَهْلُ الدِّيوَانِ أَوْلَى فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
مُتَنَاصِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدِّيوَانِ فَالْمُتَنَاصِرُونَ
مِنْ أَهْلِ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ
الْمُتَنَاصِرُونَ مِنْ أَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَالسُّوقِ

(الذخيرة)

اگر کسی کو اہل دیوان، قرابت دار، اہل محلہ اور اہل بازار سب سے مدد حاصل ہوتی ہو تو عاقلہ کا حکم اہل دیوان پر مرجح ہے، اور اگر اہل دیوان نہ ہوں تو قرابتدار مرجح ہیں اگر قرابتدار بھی نہ ہوں تو عاقلہ بننے کا حکم اہل محلہ اور اہل بازار پر لگایا جائیگا،

۱۱۵۵- اگر قاتل کے دیوان اور قرابت نہ ہو تو جن لوگوں سے اسکو مدد ملتی ہو وہی اسکے عاقلہ ہونگے،

وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ دِيْوَانٌ وَّلَا قَرَابَةٌ يُنْظَرُ اِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِاَهْلِ الْحِرَفِ فَعَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ وَالْفَضْلُ فِيْ مَالِهٖ وَاِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِاَهْلِ الْمَحَلَّةِ فَعَقْلُهٗ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ وَالْفَضْلُ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ يَتَنَاصَرُ بِالْمِصْرِ فَهُوَ عَلٰى اَهْلِ الْمِصْرِ (المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے نہ ہو اور اس کے اقربا بھی نہ ہوں تو اگر اہل پیشہ سے اس کو امداد حاصل ہوتی ہے تو وہی اس کے عاقلہ ہونگے اور انھی پر دیت واجب ہوگی اور جو کچھ باقی رہے گا وہ مجرم کے مال سے دلائیں گے اور اگر اس کو اہل محلہ سے مدد حاصل ہوتی ہو تو اہل محلہ دیت ادا کریں گے اور جو کچھ باقی رہیگا وہ مجرم کے مال سے دلائینگے اور اگر اہل شہر سے

۱۱۵۶- اگر قاتل اہل دیوان سے ہو تو اس کے گروہ پر دیت واجب ہوگی اور فیصلہ کے بعد کے مہینوں کی تنخواہ سے لیجاے گی،

فَاِنْ كَانَ عَاقِلَةُ الرَّجُلِ اَصْحَابَ الرَّدِّ قُضِيَ عَلَيْهِمْ بِالدِّيَةِ فِيْ اَرْزَاقِهِمْ فَاِنْ خَرَجَتْ لَهُمْ اَرْزَاقٌ اَشْهُرٌ مَضَتْ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِالدِّيَةِ لَا يُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنْ خَرَجَتْ لَهُمْ اَرْزَاقٌ مَضَتْ بَعْدَ الْقَضَاءِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ بِالْحِصَّةِ (المحیط)

اگر قاتل اہل دیوان سے ہو اور اسکو وظیفہ خواروں کے گروہ سے مدد ملتی ہو تو ان سب پر دیت واجب ہوگی اور جو زمانہ کہ فیصلے سے پہلے گذرا ہے اس کے وظیفہ سے دیت نہ لیں گے بلکہ فیصلے کے بعد کے زمانہ کے وظیفہ سے دیت لینگے،

۱۱۵۷- عاقلہ سے تین سال میں ہر سال ایک ایک درہم یا ایک درہم اور ثلث درہم کرکے دیت لیجاے گی.

وَتُقْسَمُ عَلَيْهِمْ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ لَا يُؤْخَذُ

عاقلہ سے تین سال میں دیت لیجاے گی اور ہر ایک

مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ اِلَّا دِرْهَمٌ وَثُلُثُ دِرْهَمٍ وَكَا يَزِيْدُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ الدِّيَةِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ عَلٰى ثَلٰثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ فَاِنْ لَمْ يَسَعِ الْقَبِيْلَةُ كَذٰلِكَ ضُمَّ اِلَيْهِ اَقْرَبُ الْقَبَائِلِ نَسَبًا وَيُضَمُّ الْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْعَصَبَاتِ الْاَخَوَاتُ ثُمَّ بَنُوْهُمْ ثُمَّ الْاَعْمَامُ ثُمَّ بَنُوْهُمْ وَاَمَّا الْاٰبَاءُ وَالْاَبْنَاءُ فَقَدْ قِيْلَ يَدْخُلُوْنَ وَقِيْلَ لَا يَدْخُلُوْنَ (الکافی)

سے ہر ایک سال میں ایک درم یا ایک درم اور ثلث درم لینگے تاکہ تین سال میں دیت کا پورا حصہ تین درم یا چار درم ہو اور اس سے زیادہ نہ لیں اور اگر عاقلہ کم ہوں تو قاتل کے اقربا کو بھی داخل کر لینگے اور عصبات کی ترتیب کے رو سے جو شخص کہ نسب میں قریب تر ہوگا اس کو مقدم رکھیں گے یعنی پہلے بھائی اس کے بعد بھائی کی اولاد پھر چچا پھر چچا کی اولاد لیکن باپ اور لڑکے کے حکم میں اختلاف ہے، بعضوں کے نزدیک وہ عاقلہ میں داخل ہیں اور بعضوں کے نزدیک داخل نہیں ہیں

۱۱۵۸- اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہر ایک پر چار درم سے زیادہ پڑے تو قاتل کے دیوان سے جو دیوان قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

وَاِنْ قَلَّتِ الْعَاقِلَةُ حَتّٰى يَصِيْرَ نَصِيْبُ كُلِّ وَاحِدٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ يُضَمُّ اِلَيْهِمْ اَقْرَبُ دِيْوَانٍ آخَرَ (محیط سرخسی)

اگر عاقلہ اس قدر کم ہوں کہ ہر ایک پر چار درم سے زیادہ دیت پڑ جائے تو جو دیوان قاتل کے دیوان سے قریب تر ہوگا اس کو بھی ملالیں گے،

۱۱۵۹- اگر ایک شخص نے کسی کو خطاءً قتل کر دیا اور چند سال کے بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے فیصلہ کے دن سے تین سال میں عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ خَطَاءً فَلَمْ يُرْفَعْ اِلَى الْقَاضِيْ حَتّٰى مَضَتْ سِنُوْنَ ثُمَّ رُفِعَ اِلَيْهِ فَاِنَّهُ

اگر کسی نے کسی کو خطاءً قتل کر دیا، اور چند سال کے بعد قاضی کے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا تو قاضی کے

يُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِىْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ مِنْ يَوْمِ يُقْضٰى (المبسوط)

فیصلہ کے دن سے تین سال میں اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی،

۱۱۶۰- جس جرم کا تاوان پچاس دینار سے کم ہو وہ عاقلہ پر واجب نہ ہوگا،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ اَقَلَّ مِنْ نِصْفِ عُشْرِ الدِّيَةِ وَيَتَحَمَّلُ نِصْفُ الْعُشْرِ فَصَاعِدًا. (الكافى)

جس جرم کا تاوان نصف عشر دیت سے کم ہو وہ عاقلہ کے ذمہ واجب ہوگا، اور نصف عشر کے معنی پچاس دینار یا پانچسو درم کے ہیں لیکن عاقلہ نصف عشر سے زیادہ کا

۱۱۶۱- جو دیت پانچسو درم سے زیادہ ہوگی اس کو عاقلہ تین سال میں کس مقدار میں ادا کرینگے

وَمَا زَادَ عَلٰى خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِىْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثِ وَالزِّيَادَةُ اِلَى الثُّلُثَيْنِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَاِنْ زَادَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ اِلٰى تَمَامِ الدِّيَةِ يَكُوْنُ فِى السَّنَةِ الثَّالِثَةِ (قاضى خاں)

اگر دیت پانچسو درم سے زیادہ ہو تو مجرم کے عاقلہ پر ایک سال میں پانچسو درم سے ثلث دیت تک اور ثلث سے جو دو ثلث تک زائد ہوگا وہ دوسرے سال میں اور دو ثلث سے پوری دیت تک جو زائد ہوگا وہ تیسرے سال میں ادا کرینگے،

۱۱۶۲- حکومت عدل اگر موضحہ کے تاوان سے کم یا اس کے برابر ہو تو وہ عاقلہ پر واجب ہوگی

وَاَمَّا حُكُوْمَةُ الْعَدْلِ اِنْ كَانَ دُوْنَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ اَوْ مِثْلَ اَرْشِ الْمُوْضِحَةِ لَا يَتَحَمَّلُهَا الْعَاقِلَةُ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَهٗ رِوَايَتَانِ فِيْهِ عَنْ اَصْحَابِنَا وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ فِيْهِ (المحيط)

حکومتِ عدل اگر موضحہ کی دیت سے کم یا اس کے برابر ہو تو عاقلہ پر واجب نہ ہوگی اور اگر موضحہ کی دیت سے زیادہ ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک عاقلہ پر واجب ہوگی اور بعضوں کے نزدیک واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۳- دیت کا جو حصہ عاقلہ پر واجب ہوگا اتنا قاتل کو بھی ادا کرنا پڑیگا،

ثُمَّ الْقَاتِلُ اَحَدُ الْعَوَاقِلِ يَلْزَمُهُ عَنِ الدِّيَةِ مِثْلُ مَا يَلْزَمُ اَحَدَ الْعَوَاقِلِ عِنْدَ

جو حصہ ہر ایک عاقلہ پر واجب ہوگا قاتل کو بھی اسی قدر ادا کرنا پڑے گا،

۱۱۶۴- جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہونگے وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب نہ ہونگے اور ان پر دیت واجب نہ ہوگی،

وَلَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ مِمَّنْ كَانَ لَهُ حَظٌّ فِي الدِّيْوَانِ عَقْلٌ (الهداية)

جو عورتیں اور بچے دیوان میں شریک ہوں وہ قاتل کے عاقلہ میں محسوب ہونگے اور ان پر دیت واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۵- اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر نہ ہوگی،

لَوْ كَانَ الْقَاتِلُ صَبِيًّا اَوِ امْرَاَةً لَا شَيْءَ عَلَيْهِمَا مِنَ الدِّيَةِ (الكافي)

اگر خود عورت یا لڑکا قاتل ہو تو دیت ان کے عاقلہ پر واجب ہوگی ان پر واجب نہ ہوگی،

۱۱۶۶- غلام اور لونڈی پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا اور وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے،

وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْعَبْدِ وَالْاِمَاءِ وَالْمَجَانِيْنِ (المحيط)

غلام، لونڈی اور مجنون پر دیت کا حصہ واجب نہ ہوگا یعنی وہ کسی کے عاقلہ نہ ہونگے،

۱۱۶۷- جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اس کے عاقلہ اس کے قرابتدار ہونگے،

وَمَنْ لَا دِيْوَانَ لَهُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ وَهُمْ لَا يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْاَنْسَابِ وَاِنْ تَبَاعَدَتْ مَنَازِلُهُمْ وَاخْتَلَفَتِ الْبَادِيَاتُ (المبسوط)

جو شخص دیوان میں داخل نہیں ہے اسکے عاقلہ اسکے اقربا ہونگے گو ان کے گھر دور دور واقع ہوں،

۱۱۶۸- مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

كَمَا لَا يَعْقِلُ مُسْلِمٌ عَنْ كَافِرٍ وَكَافِرٌ كَافِرٌ
عَنْ مُسْلِمٍ وَالْكُفَّارُ يَتَعَاقَلُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ
إِذَا دَانُوا التَّعَاقُلَ وَإِنِ اخْتَلَفَتْ مِلَلُهُمْ
(المحيط)

مسلمان کافر کے اور کافر مسلمان کے عاقلہ نہیں ہو سکتے، خود کفار باہم ایک دوسرے کے عاقلہ ہونگے بشرطیکہ ان کے درمیان تعاون کا سلسلہ قائم ہو گو ان کے دین میں اختلاف ہو،

۱۱۶۹- لیکن یہ اختلاف دینی اس وقت مانع دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت نہ ہو،

قَالُوْا هٰذَا إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمُعَادَاةُ بَيْنَهُمْ
ظَاهِرَةً (الكافي)

اور کفار کے دین کا اختلاف اس وقت مانع دیت نہ ہوگا جب ان کے درمیان دینی عداوت ظاہر طور پر نہ ہو،

۱۱۷۰- اگر قاتل کو دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے

وَإِنْ كَانَ لَا يَتَنَاصَرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَقَاتِلُهُ
عَشِيْرَتُهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ (المحيط)

اگر قاتل کو کسی دیوان سے مدد نہ ملتی ہو تو اس کے باپ کے قرابتدار اس کے عاقلہ ہونگے،

۱۱۷۱- میاں بی بی ایک دوسرے کے عاقلہ نہیں ہو سکتے،

وَالزَّوْجُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الْمَرْأَةِ وَكَذَا
الْمَرْأَةُ لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الزَّوْجِ وَلَا ابْنُ
لَا يَكُوْنُ عَاقِلَةَ الْأُمِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ
الزَّوْجُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهَا (المحيط)

میاں بی بی باہم ایک دوسرے کے عاقلہ نہ ہونگے، اور لڑکا ماں کا عاقلہ نہیں ہو سکتا البتہ اگر وہ باپ کی جانب سے قرابت رکھتا ہوگا تو عاقلہ میں شامل ہو سکتا ہے،

۱۱۷۲- حرامی بچے کا عاقلہ اس کی ماں کا عاقلہ ہے،

وَابْنُ الْمُلَاعَنَةِ يَعْقِلُ عَنْهُ عَاقِلَةُ أُمِّهِ
فَإِنْ عَقَلُوْا عَنْهُ ثُمَّ ادَّعَاهُ الْأَبُ

حرامی بچے کا عاقلہ اسکی ماں کا عاقلہ ہے اور جب وہ لوگ دیت ادا کر چکے اس کے بعد باپ نے

رَجَعَتْ عَاقِلَةُ الْأُمِّ بِمَا أَدَّتْ عَلَى عَاقِلَةِ الْأَبِ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ مِنْ يَوْمِ يَقْضِي الْقَاضِي لِعَاقِلَةِ الْأُمِّ عَلَى عَاقِلَةِ الْأَبِ (الکافی)

اپنے بیٹے کا دعویٰ کیا تو اس صورت میں ماں کی عاقلہ جو کچھ ادا کر چکے ہیں وہ باپ کے عاقلہ سے تین سال میں اس دن سے جس دن قاضی نے ماں کے عاقلہ کے حق میں باپ کے عاقلہ کے خلاف فیصلہ کیا ہو وصول کریں گے،

۱۱۷۳- کن کن صورتوں میں عاقلہ پر تاوان عائد نہیں ہوتا،

وَمَا وَجَبَ بِالْعَمْدِ الَّذِي تَمَكَّنَ فِيْهِ شُبْهَةٌ أَوْ بِالصُّلْحِ مِنَ الْجِنَايَةِ عَلَى مَالٍ أَوْ بِالْإِقْرَارِ عَلَى نَفْسِهِ خَطَأً أَوْ مَا دُوْنَ أَرْشِ الْمُوْضِحَةِ أَوْ مَا يَجِبُ بِجِنَايَةِ الْعَبْدِ لَا يَكُوْنُ عَلَى الْعَاقِلَةِ بَلْ يَجِبُ فِي مَالِ الْجَانِي وَفِي الْعَبْدِ عَلَى الْمَوْلٰى (محیط سرخسی)

جب قتل عمد میں قصاص بوجہ شبہ کے ساقط ہو جائے اور دیت واجب ہو یا دونوں فریق مال پر صلح کر لیں یا مجرم خود غلطی سے جرم کا اقرار کرے یا دیت موضحہ سے کم ہو تو دیت مجرم کے مال سے لیں گے اس کے عاقلہ سے نہ لیں گے اور غلام کے جرم سے بھی عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا بلکہ اسکے آقا پر عائد ہوگا،

۱۱۷۴- غلام اور مدبر وغیرہ کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

لَا يَعْقِلُ عَاقِلَةُ الْمَوْلٰى شَيْئًا مِنْ جِنَايَةِ الْعَبْدِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ (المبسوط)

غلام، مدبر اور ام ولد کے جرم سے آقا کے عاقلہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

۱۱۷۵- آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے،

وَعَاقِلَةُ الْمُعْتَقِ قَبِيْلَةُ مَوْلَاهُ وَمَوْلَى الْمَوْلَاةِ يَعْقِلُ عَنْ مَوْلَاهُ وَقَبِيْلَتِهِ (الکافی)

آزاد شدہ غلام کا عاقلہ اس کے آقا کا قبیلہ ہے اور مولی الموالاۃ آقا اور اس کے قبیلے کا عاقلہ ہے،

۱۱۷۶- اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضا کو نقصان پہنچائے تو اسکی دیت اس کے

عاقلہ پر واجب ہوگی،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِيمَا جَنٰى عَلَى الْمَمَالِيكِ خَطَاءً فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَاِنْ كَانَ الْجَانِي حُرًّا فَاِذَا بَلَغَ النَّفْسَ عَقَلَتْهُ الْعَاقِلَةُ فِي ثَلٰثِ سِنِيْنَ (المبسوط)

اگر کوئی شخص غلطی سے غلاموں کے اعضاء کو نقصان پہنچائے تو اس کی دیت اسکے عاقلہ پر واجب ہوگی گو وہ آزاد ہو لیکن قتل خطاء میں مجرم کے عاقلہ پر دیت تین سال میں واجب ہوگی،

۱۱۷۷- اگر قاتل لڑکا یا دیوانہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ وہ بھی ادائے دیت میں عاقلہ کا شریک ہوگا

لَوْ كَانَ الْجَانِي صَبِيًّا اَوْ مَجْنُوْنًا فَاِنَّ جَمِيْعَ الدِّيَةِ يَكُوْنُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ فِيْ قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ الْقَاتِلَ يُشَارِكُ الْعَاقِلَةَ (نهج العقار)

اگر قاتل لڑکا یا پاگل ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ پوری دیت عاقلہ پر واجب ہوگی لیکن صحیح یہ ہے کہ لڑکا اور مجنون بھی دیت کے ادا کرنے میں عاقلہ کے شریک ہونگے،

۱۱۷۸- مجرم کے اقرار سے جو رقم واجب ہوتی ہے جبتک عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے،

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ مَا لَزِمَ بِاِعْتِرَافِ الْجَانِي اِلَّا اَنْ يُصَدِّقَهُ (الهداية)

مجرم کے جرم کے اقرار سے جو تاوان عائد ہوتا ہے جبتک اسکے عاقلہ اسکی تصدیق نہ کریں وہ اس سے بری ہونگے

۱۱۷۹- اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ شہادت مقبول ہوگی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا کرنے کا حکم دیا جائیگا

رَجُلٌ اَقَرَّ عِنْدَ الْقَاضِيْ اَنَّهٗ قَتَلَ فُلَانًا خَطَاءً فَاَقَامَ وَلِيُّ الْقَتِيْلِ بَيِّنَةً عَلَى اَنَّ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ قَتَلَهٗ يُقْبَلُ هٰذِهِ الشَّهَادَةُ

اگر ایک شخص قتل خطاء کا اقرار کرے اور مقتول کے وارث اس کے قتل پر شہادت پیش کریں تو وہ مقبول ہوگی اور اس کے عاقلہ کو دیت کے ادا

وَيُقْضٰى بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَاقْرَارُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِالْقَتْلِ كَالْبَيِّنَةِ (قاضی خاں)

کرنے کا حکم دیا جائے گا، اور قاتل کا اقرار مانع شہادت نہ ہوگا،

۱۱۸۰- جن گواہوں کی شہادتِ قتل سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے، عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی،

وَذُكِرَ فِي الْمُعَاقِلِ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْقَتْلِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ لَا تُقْبَلُ عِنْدَ غَيْبَةِ الْعَوَاقِلِ (الظہیریہ)

جو گواہ ایسے قتل کی گواہی دیں جس سے عاقلہ پر دیت واجب ہوتی ہے عاقلہ کی غیر موجودگی میں ان کی گواہی مقبول نہ ہوگی،

۱۱۸۱- اگر کوئی خطاءً مرتکب قتل ہوا اور اس کے عاقلہ نہیں ہیں تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

اِذَا لَمْ يَكُنْ لِقَاتِلِ الْخَطَاءِ عَاقِلَةٌ تَجِبُ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ (اخلاطیہ)

اگر کوئی قتلِ خطاء کا مرتکب ہوا اور اس کے کوئی عاقلہ نہیں ہو تو دیت اس کے مال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۲- لیکن صحیح یہ ہے کہ ایسے شخص کی دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

وَمَنْ لَيْسَ لَهٗ عَشِيْرَةٌ وَّلَا دِيْوَانٌ فَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اَنَّهٗ يَكُوْنُ فِيْ مَالِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ عِصَامٌ وَفِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ عَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى قَالَهٗ حُسَامُ الدِّيْنِ (السراجیہ)

اگر قاتل کا کوئی عاقلہ دیوان اور اس کے قرابتداروں میں سے نہ ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسکے مال پر دیت واجب ہوگی لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ دیت بیت المال پر واجب ہوگی،

۱۱۸۳۔ لیکن جس کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا،

ذُكِرَ فِي كِتَابِ الْوَلَاءِ اَنَّ بَيْتَ الْمَالِ لَا يَعْقِلُ مَنْ لَهُ عَشِيرَةٌ اَوْ وَارِثٌ سَوَاءٌ كَانَ مُسْتَحِقًّا لِلْمِيرَاثِ بِاَنْ كَانَ حُرًّا مُسْلِمًا اَوْ لَمْ يَكُنْ بِاَنْ كَانَ كَافِرًا اَوْ عَبْدًا، (المحیط)

جس شخص کے قرابتدار اور وارث ہوں بیت المال اس کا عاقلہ نہ ہوگا، چاہے اس کے وارث مستحقِ میراث ہوں یا نہ ہوں،

۱۱۸۴۔ بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ نہیں ہیں،

اِخْتَلَفَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا عَاقِلَةَ لِلْعَجَمِ (قاضی خاں)

بعضوں کا قول ہے کہ اہل عجم کے لیے عاقلہ نہیں ہیں،

۱۱۸۵۔ لیکن بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے عاقلہ ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلْعَجَمِ عَاقِلَةٌ عِنْدَ التَّنَاصُرِ وَالْمُقَاتَلَةِ مَعَ الْبَعْضِ لِاَجْلِ الْبَعْضِ (قاضی خان)

اور بعضوں کے نزدیک اہل عجم کے لیے عاقلہ ہیں کیونکہ لڑائی کے وقت بعض بعض کی مدد کرتے ہیں،

باب پندرہواں

غلاموں کے جرائم اور ان جرائم کے احکام کے بیان میں جو غلاموں پر کیے جائیں

۱۸۰۶- اگر غلام کسی کو ایسا نقصان پہنچائے جس سے مالی تاوان عائد ہو تو آقا کو اختیار ہے چاہے غلام کو مدعی کے حوالے کر دے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے،

إِذَا جَنَى الْعَبْدُ عَلَى أَدَمِيٍّ جِنَايَةً مُوجِبَةً لِلْمَالِ فَإِنَّ مَوْلَاهُ بِالْخِيَارِ إِنْشَاءَ دَفَعَهُ بِهَا وَإِنْشَاءَ فَدَى بِالْأَرْشِ هٰذَا إِذَا مَلَكَهُ أَمَّا إِذَا وَجَبَ لَا صَلِيَ الدَّفْعُ وَلَهُ الْخَلَاصُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْفِدَاءِ وَبِالْأَرْشِ وَأَيُّ ذٰلِكَ اخْتَارَ فَإِنَّهُ يَكُونُ حَالًّا وَلَا يَكُونُ مُؤَجَّلًا وَلَا يُقْضَى بِشَيْءٍ حَتَّى يَبْرَءَ الْجَانِي عَلَيْهِ وَخَطَأُ الْعَبْدِ وَعَمْدُهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ عَلَى السَّوَاءِ حَتَّى

اگر غلام نے کسی کا ایسا نقصان کیا جس سے مالی تاوان مثلاً دیت عائد ہوتی ہو تو اس کے آقا کو اختیار ہے چاہے تو غلام کو مدعی کے حوالہ کر دے اور چاہے تو اس کا تاوان ادا کرے لیکن اصل سے حوالہ کرنا ہے البتہ آقا کو یہ اختیار ہے کہ دیت دے کر اور سکور رہا کرا لے لیکن ان دونوں صورتوں میں سے آقا جس صورت کو اختیار کریگا اس پر بلا توقف و مہلت عمل کرنا پڑے گا اور دیت اور حوالہ کرنے کا حکم اس وقت تک نہ کیا جائیگا جب تک وہ شخص

اَلْمَالُ فِي الْخَاتَلَيْنِ (المحیط)

جس کو ضرر پہنچایا گیا ہے صحت یاب نہ ہو جائے، اور اعضائے بدن کے متعلق غلام کی غلطی اور اس کا قصد دونوں برابر ہے یعنی غلام پر عضو کا قصاص واجب نہ ہوگا، بلکہ دونوں صورتوں میں مال واجب ہوگا،

۱۱۸۷- اگر آقا نے غلام کو مدعی کے حوالے کر دیا تو وہ اس کی ملک ہو جائیگا اور اگر فدیہ دیگا تو وہ غلام کے جرم کی دیت ہوگا،

فَإِنْ دَفَعَهُ يُمْلَكُ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ وَإِنْ فَدَاهُ بِأَرْشِهَا كُلَّ ذٰلِكَ يَلْزَمُهُ مَا فَدَاهُ (الهدایہ)

اگر آقا غلام کو مدعی کے حوالہ کریگا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائیگا اور اگر آقا فدیہ دیگا تو وہ اس کے جرم کی دیت ہوگا اور آقا جو صورت بھی اختیار کرے اسپر اسکو فوراً عمل کرنا پڑیگا،

۱۱۸۸- اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے غلام مر گیا تو مدعی کا حق باطل ہو گیا،

وَإِنْ لَمْ يَخْتَرْ شَيْئًا حَتّٰى مَاتَ الْعَبْدُ بَطَلَ حَقُّ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ، (الکافی)

اگر ابھی تک آقا نے حوالہ کرنے اور دیت دینے کی دونوں صورتوں میں سے کسی کو اختیار نہیں کیا تھا کہ غلام مر گیا تو اس صورت میں مدعی کا حق باطل ہو گیا اور آقا پر کچھ واجب نہ ہوگا،

۱۱۸۹- اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا نے خود غلام کو مار ڈالا تو اس صورت میں مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا،

وَإِنْ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ مَوْلَاهُ قَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَصِيرُ مُخْتَارًا لِلْأَرْشِ فَإِنْ لَمْ يَقْتُلْهُ مَوْلَاهُ وَلٰكِنْ قَتَلَهُ أَجْنَبِيٌّ إِنْ كَانَ عَمْدًا بَطَلَتْ

اگر ان دونوں صورتوں کے اختیار کرنے سے پہلے آقا خود غلام کو قتل کر دے تو مدعی کا تاوان آقا پر عائد ہوگا اور اگر آقا نے نہیں بلکہ کسی اور نے اس کے غلام کو قتل

الجِنَايَةُ وَلِلْمَوْلَى اَنْ يَقْبِضَ وَاِنْ كَانَ خَطَاءً يَاخُذُ الْقِيْمَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ تِلْكَ الْقِيْمَةَ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْجِنَايَةِ (شرح الطحاوی)

کر دیا تو اگر قتل بالقصد ہو گا تو غلام کا جرم باطل ہو جائے گا اور آقا کو قاتل سے قصاص لینے کا حق ہو گا اور اگر قتل خطاءً ہو گا تو آقا اپنے غلام کی قیمت قاتل سے لے گا اور مدعی کو تاوان ادا کریگا،

۱۱۹۰ - اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے شخص کے غلام نے قتل کر ڈالا تو قاتل غلام کے آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا فدیہ دینے کا اختیار ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو جو شخص پہلے قتل کیا گیا ہے اس کے ورثہ اس کو تقسیم کر لیں گے، اگر قاتل غلام کے آقا نے غلام کو حوالہ کیا تو مقتول غلام کے آقا کو اختیار ہے چاہے اس غلام کو مقتول اول کے ورثہ کے حوالہ کرے چاہے اپنے غلام کی قیمت ان کو دے،

وَلَوْ قَتَلَ الْعَبْدُ الْجَانِي عَبْدًا لِرَجُلٍ اٰخَرَ فَاِنَّ مَوْلَى الْعَبْدِ الثَّانِي يُخَيَّرُ بَيْنَ الدَّفْعِ وَالْفِدَاءِ فَاِنْ فَدَاهُ بِقِيْمَةِ الْمَقْتُوْلِ قُسِّمَتِ الْقِيْمَةُ بَيْنَ اَوْلِيَاءِ الْجِنَايَةِ كُلٌّ وَلِيٌّ بِقَدْرِ حُقُوْقِهِمْ وَلَا يَتَخَيَّرُ الْمَوْلَى وَاِنِ اخْتَارَ مَوْلَى الثَّانِي دَفْعَهُ اِلَى مَوْلَى الْعَبْدِ الْمَقْتُوْلِ كَانَ مَوْلَى الْمَقْتُوْلِ فِي الْعَبْدِ الَّذِي اَخَذَهُ مُخَيَّرًا اِنْ شَاءَ دَفَعَهُ وَاِنْ شَاءَ فَدَاهُ (الحاوی)

اگر مجرم غلام کو کسی دوسرے کے غلام نے قتل کر ڈالا تو اس کا آقا اپنے غلام کے حوالہ کرنے اور فدیہ دینے کا اختیار رکھتا ہے اگر اس نے مقتول غلام کی قیمت ادا کی تو مقتول غلام نے جس شخص کو پہلے قتل کیا ہے اس کے ورثہ اسکی قیمت کو تقسیم کر لینگے، مقتول غلام کے آقا کو اس میں کوئی دخل نہ ہو گا لیکن اگر قاتل غلام کے آقا نے خود اس کو مقتول غلام کے آقا کے حوالے کر دیا تو اس کو اختیار ہے چاہے تو خود اس غلام کو مقتول اول کے وارثوں کے حوالہ کرے یا اپنے

۱۱۹۱- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اس کا غلام مر گیا تو آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اسکو مال دینا پڑے گا،

وَاِنْ مَاتَ بَعْدَ مَا اخْتَارَ الْمَوْلٰی الْفِدَاءَ لَمْ یَبْرَأْ بِمَوْتِ الْعَبْدِ (الکافی)

اگر آقا نے مال کا دینا قبول کر لیا اس کے بعد غلام مر گیا تو اس صورت میں آقا بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اسکو مال ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۲- اگر غلام نے دو شخصوں کو مار ڈالا اور اس کو آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالہ کر دیا تو دونوں اس کو بقدر اپنے حق کے تقسیم کر لیں گے،

وَاِنْ جَنَا جِنَایَتَیْنِ قُتِلَ لِلْمَوْلٰی اِمَّا اَنْ تَدْفَعَهٗ اِلٰی وَلِیِّ الْجِنَایَتَیْنِ فَیُقْسِمَانِهٖ عَلٰی قَدْرِ حَقِّهِمَا وَاِمَّا اَنْ یَفْدِیَهٗ بِاَرْشِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا (القدوری)

اگر غلام نے دو شخصوں کو قتل کیا اور اسکو اس کے آقا نے دونوں کے وارثوں کے حوالے کر دیا تو وہ اپنے حق کے بقدر اسکو تقسیم کر لینگے لیکن اگر آقا فدیہ دینا منظور کریگا تو اسکو دونوں جرائم کا تاوان ادا کرنا پڑیگا،

۱۱۹۳- اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر غلام نے دوسرا جرم کیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے یا قیمت دینے کا پھر اختیار حاصل ہوگا،

اَلْمَوْلٰی اِذَا اخْتَارَ بَعْدَ الْفِدَاءِ یُخَیَّرُ الْمَوْلٰی بَیْنَ الدَّفْعِ وَالْفِدَاءِ کَالْجِنَایَةِ الْاُوْلٰی وَکُلَّمَا جَنٰی بَعْدَ الْفِدَاءِ یُخَیَّرُ بِالدَّفْعِ اَوِ الْفِدَاءِ (العینی)

اگر آقا نے مال دینا قبول کر لیا پھر اسکے غلام نے دوسرا جرم کیا تو اس کے عوض آقا کو اختیار ہے کہ غلام کو دوسرے مدعی کے حوالہ کرے یا مال ادا کرے پھر اگر غلام نے تیسری جنایت کی تو یہی حکم ہوگا،

۱۱۹۴- اگر آقا غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اس کو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے،

ثُمَّ اِذَا دَفَعَهٗ اِلَیْهِمْ اقْتَسَمُوْهُ عَلٰی قَدْرِ حُقُوْقِهِمْ وَحَقُّ کُلِّ مِنْهُمْ اَرْشُ جِنَایَتِهٖ (النہایہ)

اگر آقا اپنے غلام کو حوالہ کریگا تو مدعی اسکو فروخت کر کے بقدر حق کے اپنا تاوان لے لینگے،

۱۱۹۵- اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی ایک آنکھ اندھی کر دی تو اس کی دو ثلث قیمت خون کے اور ایک ثلث قیمت آنکھ کے عوض ہوگی،

فَاِذَا قَتَلَ عَبْدٌ وَاحِدًا وَفَقَاَ عَيْنَ اٰخَرَ فَاِنَّهُمَا يَقْتَسِمَانِهِ اَثْلَاثًا، (السراج الوہاج)

اگر غلام نے ایک شخص کو مار ڈالا اور ایک شخص کی آنکھ اندھی کر دی تو غلام کی قیمت میں سے دو ثلث خون کے عوض اور ایک ثلث آنکھ کے عوض ہوگا،

۱۱۹۶- اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے لونڈی اور غلام کو مدعی کے حوالے کرنا پسند کیا تو غلام کی کمائی اور لونڈی کا بچہ آقا کا حق ہوگا،

وَلَوِ اكْتَسَبَ الْعَبْدُ الْجَانِي اَوْ وَلَدَتِ الْجَانِيَةُ وَلَدًا اَفَاخْتَارَ الْمَوْلٰى الدَّفْعَ لَمْ يَدْفَعْ الْكَسْبَ وَالْوَلَدَ (الجامع الصغیر)

اگر غلام نے جرم کے بعد کچھ کمایا یا لونڈی نے جرم کے بعد بچہ جنا اور آقا نے غلام اور لونڈی کو مدعی کے حوالہ کرنا پسند کیا تو اس صورت میں غلام کی کمائی اور لونڈی کا لڑکا آقا کا حق ہوگا،

۱۱۹۷- اگر غلام جرم کے بعد عیب دار ہو گیا تو آقا کو مال دینے یا غلام کے حوالہ کرنے کا اختیار ہوگا، عیب کے عوض آقا پر کچھ عائد نہ ہوگا،

وَاِذَا جَنَى الْعَبْدُ جِنَايَةً ثُمَّ اَصَابَهُ عَيْبٌ سَمَاوِيٌّ فَاِنَّ الْمَوْلٰى يُخَاطَبُ بِدَفْعِهِ اَوِ الْفِدَاءِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ الْعَيْبِ (المبسوط)

اگر غلام جرم کے بعد معیوب ہو گیا تو آقا کو غلام کے حوالہ کرنے اور مال کے دینے کا اختیار ہوگا اور بوجہ عیب کے آقا کے ذمہ کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۱۹۸- اگر آقا نے غلام کے جرم کو جان بوجھکر اس کو بیچ دیا یا آزاد کر دیا یا مدبر یا مکاتب کیا تو اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے،

لَوْ بَاعَ الْمَوْلٰى الْعَبْدَ الْجَانِيَ اَوْ اَعْتَقَهُ

اگر آقا نے اپنے غلام کو جرم کے بعد فروخت یا آزاد

أَوْ دَبَّرَهُ أَوْ كَاتَبَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ بِالْجِنَايَةِ فَهُوَ مُخْتَارٌ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِالْجِنَايَةِ لَمْ يَكُنْ مُخْتَارًا وَضَمَّنَ أَقَلَّ مِنْ قِيمَتِهِ وَمِنَ الْأَرْشِ (محیط سرخسی)

یا مدبر یا مکاتب کیا اور وہ اس کے جرم سے واقف ہے تو اس صورت میں اس نے مدعی کو دیت دینا اختیار کیا ہے، لیکن اگر وہ اس کے جرم سے ناواقف ہے تو اس صورت میں قیمت اور تاوان میں سے جو کم ہوگا وہ اس کو ادا کرے گا،

۱۱۹۹- اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس کو فدیہ دینے کا اختیار رہے

وَلَوْ بَاعَهُ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَهُوَ مُخْتَارٌ (الہدایہ)

اگر آقا نے غلام کو مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اسکو فدیہ دینے کا اختیار رہے،

۱۲۰۰- غلام کے ہبہ کرنے اور لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے، یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں دیت اور ناواقف ہونے کی صورت میں قیمت اور دیت میں سے جو کم ہوگا، اس کو ادا کرنا پڑے گا،

وَعَلَى هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ الْهِبَةُ وَالِاسْتِيلَادُ فِي الْأَمَةِ (الہدایہ)

کسی دوسرے پر غلام کے ہبہ کرنے یا لونڈی کے ام الولد ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے یعنی جرم سے واقف ہونے کی صورت میں آقا پر دیت واجب ہوگی اور ناواقفیت کی صورت میں قیمت اور دیت سے جو کم ہوگا وہ واجب ہوگا،

۱۲۰۱- اگر غلام بااختیار ہزار درہم کا قرضدار ہوا اور جرم کرے اور اسکا آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی قیمت کا دوگنا ادا کرنا پڑے گا ایک قیمت قرضخواہ کو اور دوسری ولی جنایت کو دیجائے گی،

وَإِذَا اخْتَارَ الْعَبْدُ الْمَأْذُونُ لَهُ جِنَايَةً

اگر بااختیار غلام ہزار درہم کا مقروض ہوا اور وہ کوئی

وعَلَيْهِ أَنْفُ دِرْهَمٍ فَاعْتَقَهُ الْمَوْلَى وَلَمْ يَعْلَمْ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَتَانِ قِيمَةٌ لِلْمَوْلَى وَقِيمَةٌ لِأَوْلِيَاءِ الْجِنَايَةِ (الہدایہ)

جرم کرے اور آقا اس کے جرم سے واقف نہ ہو اور اس کو آزاد کر دے تو اس کو غلام کی دو قیمت ادا کرنی پڑے گی ایک قیمت قرض خواہ کو ملیگی اور ایک قیمت ولی جنایت کو،

۱۲۰۲- اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اس کے ساتھ مباشرت کی تو اس صورت میں اس پر مال کا ادا کرنا لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو حوالہ کر سکتا ہے، البتہ لونڈی اگر حاملہ ہو جاے یا اسکی بکارت زائل ہو جاے تو اس کو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہے گا بلکہ مال کا ادا کرنا واجب ہوگا،

وَلَوْ كَانَ الْجَانِي جَارِيَةً فَوَطِئَهَا لَا يَسْقُطُ الْخِيَارُ إِلَّا إِذَا حَبِلَتْ أَوْ زَالَتْ بِكَارَتُهَا (خزانۃ المفتین)

اگر لونڈی نے جرم کیا اس کے بعد آقا نے اسکے ساتھ مباشرت کی تو آقا پر مال کے ادا کرنے کا اختیار لازمی نہ ہوگا بلکہ وہ لونڈی کو بھی حوالہ کر سکتا ہے، البتہ اگر لونڈی حاملہ ہو جاے یا اسکی بکارت زائل ہو جاے تو اس صورت میں اسکو حوالہ کرنے کا اختیار باقی نہ رہیگا بلکہ آقا پر مال کا ادا کرنا واجب ہوگا،

۱۲۰۳- اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا باوجود اس کے اس نے اس کو اسقدر مارا کہ اس کی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

وَلَوْ ضَرَبَهُ فَنَقَّصَهُ فَهُوَ مُخْتَارٌ لِلْفِدَاءِ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِالْجِنَايَةِ (الہدایہ)

اگر آقا غلام کے جرم سے واقف تھا باوجود اسکے غلام کو اس نے اس قدر مارا کہ اسکی قیمت کا نقصان ہو گیا تو وہ دیت ادا کریگا،

۱۲۰۴- اگر آقا نے جرم سے واقف یا ناواقف رہ کر غلام کو مدعی کے ہبہ کر دیا تو اسپر کچھ واجب نہ ہوگا،

وَلَوْ وَهَبَ الْعَبْدَ الْجَانِيَ مَعَ الْعِلْمِ بِالْجِنَايَةِ أَوْ مِنْ غَيْرِ الْعِلْمِ مِنَ الْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ فَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَوْلَى، (المحيط)

اگر آقا نے غلام کے جرم سے واقف ہو کر یا ناواقف رہکر غلام کو مدعی پر ہبہ کر دیا تو اس کے جرم کی وجہ سے اس پر کچھ عائد نہ ہوگا،

۱۲۰۵- اگر غلام نے جرم کیا اور آقا کہتا ہے کہ جرم سے پہلے میں نے غلام کو فروخت کر دیا ہے تو اگر مشتری نے اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے ادا کرنے کا اختیار مشتری کو ہوگا،

وَلَوْ جَنَى الْعَبْدُ جِنَايَةً فَقَالَ الْمَوْلَى كُنْتُ بِعْتُهُ مِنْ فُلَانٍ قَبْلَ الْجِنَايَةِ وَصَدَّقَهُ فُلَانٌ قِيلَ لِفُلَانٍ إِدْفَعْهُ أَوْ افْدِهِ وَإِنْ كَذَّبَهُ فُلَانٌ قِيلَ لِلْمَوْلَى إِدْفَعْ أَنْتَ أَوِ افْدِهِ (المبسوط)

اگر غلام نے جرم کیا اور آقا نے کہا میں نے غلام کو جرم سے پہلے فلاں شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اور مشتری نے بھی اس کو تسلیم کر لیا تو غلام کے حوالہ کرنے یا مال کے دینے کا اختیار مشتری کو ہوگا ورنہ یہ اختیار آقا کو ہوگا،

۱۲۰۶- اگر آقا غلام کے جرم سے ناواقف تھا اور اس نے غلام کو خطأً یا قصداً قتل کر دیا تو وہ مدعی کو فوراً غلام کی قیمت دیگا،

وَلَوْ قَتَلَ الْمَوْلَى عَبْدَهُ الْجَانِيَ عَمْدًا أَوْ خَطَأً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ حَالَّةٌ فِي مَالِهِ (الحاوي)

اگر آقا نے غلام کو اس کے جرم کرنے کے بعد عمداً یا خطأً قتل کر دیا اور وہ اس کے جرم سے واقف نہ تھا تو اس صورت میں آقا کو غلام کی قیمت مدعی کو فوراً دینی ہوگی،

۱۲۰۷- غلام کا اقرار جرم جائز نہیں ہے،

وَلَا يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ بِالْجِنَايَةِ مَأْذُونًا أَوْ مَحْجُورًا عَلَيْهِ وَلَا يَتْبَعُ بِذَلِكَ بَعْدَ

جرم میں غلام کا اقرار جائز نہیں ہے اور اگر وہ بعد اقرار کے آزاد ہو گیا تو بوجہ اقرار کے اس پر مواخذہ کا حق

العتیق (الحامدی) حاصل نہ ہوگا،

۱۲۰۸- اگر غلام کے حکم سے کسی لڑکے نے کسی کو قتل کر دیا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی

وَإِذَا أَمَرَ الْعَبْدُ الْمَحْجُورُ عَلَيْهِ صَبِيًّا بِقَتْلِ رَجُلٍ فَقَتَلَهُ فَعَلَى عَاقِلَةِ الصَّبِيِّ الدِّيَةُ لِأَنَّهُ هُوَ الْقَاتِلُ حَقِيقَةً وَعَمْدُهُ وَخَطَأُهُ سَوَاءٌ عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ وَكَمَا شَيْءَ عَلَى الْآمِرِ وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ الْآمِرُ صَبِيًّا لِأَنَّهُمَا لَا يُؤَاخَذَانِ بِأَقْوَالِهِمَا (الہدایہ)

اگر غلام نے کسی لڑکے کو کسی کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور لڑکے نے اس شخص کو مار ڈالا تو لڑکے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی کیونکہ قاتل درحقیقت لڑکا ہے اور لڑکے کے خطاء و عمد کا حکم ایک ہے اور غلام پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب لڑکے نے حکم دیا ہو کیونکہ لڑکے اور غلام پر ان کے قول کی وجہ سے کوئی مواخذہ عائد نہیں ہوتا

۱۲۰۹- مدبر غلام اور ام ولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے ادا کیجائے گی،

وَجِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ تَكُونُ عَلَى سَيِّدِهِ فِي مَالِهِ دُونَ عَاقِلَتِهِ حَالًّا وَكَذَا أُمُّ الْوَلَدِ (السراج الوہاج)

مدبر غلام اور ام الولد کے جرم کی دیت آقا کے مال سے فوراً ادا کیجائیگی آقا کے عاقلہ کے مال سے ادا نہ کیجائے گی،

۱۲۱۰- اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو اور نوے درم تک دیت واجب ہو سکتی ہے،

وَعِنْدَ كَثْرَةِ قِيمَةِ الْمُدَبَّرِ كَأَنْ يَجِبَ عَلَى الْمَوْلَى أَكْثَرُ مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ إِلَّا عَشَرَةً وَيَسْتَسْعِي فِي جِنَايَةٍ عَلَى النَّفْسِ وَمَا دُونَهَا (المبسوط)

اگر مدبر غلام کی قیمت دس ہزار درم سے زیادہ ہو تو آقا پر نو ہزار پانچسو نوے درم تک دیت واجب ہو سکتی ہے اور مدبر غلام کا جرم قتل اور قطع اعضا دونوں صورتوں میں برابر ہے یعنی اسکا تاوان دس ہزار درم تک پہنچیگا،

۱۲۱۱- اگر مدبر غلام یا ام ولد کوئی جرم کرے تو ان کی قیمت اور دیت میں جو کم ہوگا وہ آقا پر عائد ہوگا،

إِذَا جَنَى الْمُدَبَّرُ أَوْ أُمُّ الْوَلَدِ جِنَايَةً ضَمَّنَ الْمَوْلَى الْأَقَلَّ مِنْ قِيمَتِهِ وَمِنْ أَرْشِ شِبْهِهَا (الهدایہ)

اگر مدبر غلام یا ام اولد کوئی جرم کرے تو اسکی قیمت اور جرم کی دیت میں سے جو کم ہوگا وہ آقا پر واجب ہوگا،

۱۲۱۲- اگر آقا اور مدعی مین غلام کی قیمت کے کمی وبیشی میں اختلاف ہو تو آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا،

وَإِنِ اخْتَلَفَ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ مَعَ الْمَوْلَى فِي قِيمَتِهِ بَعْدَ زَمَانٍ وَقَالَ وَلِيُّ الْجِنَايَةِ كَانَتْ قِيمَتُهُ يَوْمَ جَرَحَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَقَالَ الْمَوْلَى كَانَتْ خَمْسَمِائَةٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمَوْلَى مَعَ يَمِينِهِ وَيَرْجِعُ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ (الذخیرہ)

اگر آقا اور مدعی کے درمیان غلام کی قیمت کی نسبت اختلاف واقع ہو یعنی آقا کہے کہ جرم کے دن غلام کی قیمت کم تھی اور مدعی کہتا ہے کہ اس کی قیمت زیادہ تھی تو اس صورت میں آقا کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا۔

۱۲۱۳- اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو اس کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہوگی جرم کے زمانے کا تقدم وتاخر معتبر نہ ہوگا،

وَإِنْ كَثُرَتِ الْجِنَايَةُ مِنَ الْمُدَبَّرِ فَالْقِيمَةُ مُسْتَغْرِقَةٌ بَيْنَ أَوْلِيَاءِ الْجِنَايَاتِ سَوَاءٌ قَرُبَتِ الْمُدَّةُ بَيْنَهُمَا أَوْ بَعُدَتْ فَإِنْ قَتَلَ الْمُدَبَّرُ رَجُلًا خَطَأً وَفَقَأَ عَيْنَ

اگر مدبر غلام نے چند جرائم کئے تو اس کی قیمت تمام مدعیوں پر تقسیم ہوگی جرائم کی مدت کے تقدم وتاخر کا اعتبار نہ ہوگا چنانچہ مدبر غلام نے اگر کسی کو مار ڈالا اور دوسرے کی ایک آنکھ پھوڑ دی تو آقا غلام کی قیمت ادا کریگا،

اٰخِرِ فَعَلٰی مَوْلَاہُ قِیْمَتُہٗ بِاَصْحَابِ الْجِنَایَتَیْنِ اَثْلَاثًا فَاِنْ اِکْتَسَبَ کَسْبًا اَوْ وَھَبَ لَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکُنْ لِاَھْلِ الْجِنَایَۃِ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ (المحیط)

وثلث اس میں سے مقتول کے ورثہ لیں گے اور ایک ثلث وہ شخص لے گا جسکی آنکھ پھوٹ گئی ہو اگر مدبر غلام نے کوئی چیز کمائی یا کسی نے اس پر کوئی چیز ہبہ کی تو وہ مدعیوں کا حق نہ ہوگی،

۱۲۱۴- اگر آقا نے غلام کے جرم میں ایک بار قاضی کے حکم سے قیمت ادا کردی تو غلام کے دوسرے جرم میں آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

فَاِنْ جَنٰی جِنَایَۃً اُخْرٰی وَقَدْ دَفَعَ الْمَوْلٰی الْقِیْمَۃَ اِلٰی وَلِیِّ الْجِنَایَۃِ الْاُوْلٰی بِقَضَاءٍ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَیَتْبَعُ وَلِیُّ الْجِنَایَۃِ الثَّانِیَۃِ وَلِیَّ الْجِنَایَۃِ الْاُوْلٰی فَشَارَکَہٗ فِیْمَا اَخَذَ فَاِنْ کَانَ الْمَوْلٰی لَمْ یَدْفَعِ الْقِیْمَۃَ بِغَیْرِ قَضَاءٍ فَالْوَلِیُّ بِالْخِیَارِ اِنْ شَاءَ اِتَّبَعَ وَلِیَّ الْجِنَایَۃِ وَاِنْ اِتَّبَعَ الْمَوْلٰی فَلَہٗ اَنْ یَّرْجِعَ عَلٰی وَلِیِّ الْجِنَایَۃِ الْاُوْلٰی (الهدایه)

اگر آقا نے غلام کے ایک جرم میں قاضی کے حکم سے ایک بار قیمت ادا کردی تو غلام کے دوسرے جرم میں آقا پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا بلکہ دوسرا مدعی پہلے مدعی سے اپنا حق لیگا لیکن اگر بغیر حکم قاضی کے قیمت ادا کردی تو دوسرے مدعی کو اختیار ہے اگر وہ اپنا حق پہلے مدعی سے لیگا تو آقا کو کچھ نہ دینا ہوگا اگر آقا سے لیگا تو آقا نے جو کچھ ادا کیا ہے وہ پہلے مدعی سے واپس لے گا،

۱۲۱۵- مدبر کا اقرار جرم معتبر نہیں ہے،

وَاِذَا اَقَرَّ الْمُدَبَّرُ بِجِنَایَۃٍ لَمْ یَجُزْ اِقْرَارُہٗ وَلَا یَلْزَمُہٗ شَیْءٌ عَتَقَ اَوْ لَمْ یَعْتِقْ، (الهدایه)

اگر مدبر نے جرم کا اقرار کیا تو اس کا اقرار معتبر نہ ہوگا اور مدبر پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا خواہ وہ اس کے بعد آزاد ہو جائے یا آزاد نہ ہو،

۱۲۱۶- اگر مکاتب غلام کوئی ایسا جرم کرے جسمیں مالی تاوان عائد ہو تو وہ مکاتب پر قرض

رہیگا آقا کو دینا نہ پڑے گا،

اَلْمُكَاتَبُ اِذَا جَنٰى جِنَايَةً مُوْجِبَةً لِلْمَالِ فَمُوْجِبُهَا عَلَيْهِ دُوْنَ سَيِّدِهٖ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ عُلَمَائِنَا (الذخیرہ)

اگر مکاتب غلام ایسا جرم کرے جو مالی تاوان کا سبب ہو تو اس کا قرض مکاتب پر ہوگا آقا پر نہ ہوگا،

۱۲۱۷، مکاتب پر دیت اور جرم کے دن اس کی قیمت میں سے جو کچھ کم ہوگا وہ واجب ہوگا

اِذَا جَنٰى مُكَاتَبٌ جِنَايَةً خَطَاءً فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْعٰى فِيْ اَكْلَا قَلِّ مِنْ اَرْشِهَا وَمِنْ قِيْمَتِهٖ يَوْمَ جَنٰى (المبسوط)

مکاتب غلام پر جرم کے تاوان اور جرم کے دن سے اس کی قیمت میں سے جو کم ہوگا وہ واجب ہوگا،

۱۲۱۸، اگر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو اور نوے درہم کما کر دے گا،

وَلَوْ قَتَلَ مُكَاتَبٌ قِيْمَتُهٗ عَشَرَةُ اٰلَافٍ اَوْ اَكْثَرُ رَجُلًا يَسْعٰى فِيْ عَشَرَةِ اٰلَافٍ اِلَّا عَشَرَةً (محیط سرخسی)

اگر مکاتب کی قیمت دس ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہو تو نو ہزار نو سو نوے درہم کما کر تاوان دیگا اس سے زیادہ کا مطالبہ اس سے نہیں کیا جا سکتا،

۱۲۱۹- اگر مدعی اور مکاتب میں قیمت میں اختلاف ہو تو مکاتب کا قول معتبر ہوگا،

وَاِذَا اخْتَلَفَ الْمُكَاتَبُ وَوَلِيُّ الْجِنَايَةِ فِيْ قِيْمَتِهٖ وَقْتَ الْجِنَايَةِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُكَاتَبِ (الکافی)

اگر مکاتب اور مدعی میں یہ اختلاف ہو کہ جرم کے دن اسکی قیمت کیا تھی تو مکاتب کا قول معتبر ہوگا،

۱۲۲۰- اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مر گیا اور کوئی چیز نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا،

وَلَوْ جَنَى الْمُكَاتَبُ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا هَدَرَتْ قِيمَةُ عَلَيْهِ أَوْ لَمْ يُقْضَ (محیط سرخسی)

اگر مکاتب نے کوئی جرم کیا اور جرم کرنے کے بعد مر گیا اور کوئی چیز وراثت میں نہ چھوڑی تو جرم کا تاوان رائگاں جائیگا خواہ قاضی نے اس کے ادا کرنے کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو،

۱۲۲۱- اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد کسب سے عاجز ہو گیا اور پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم یا مصالحت مالی سے پہلے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا اس کو مدعی کے حوالے کریگا یا مال ادا کرے گا،

فَإِذَا جَنَى وَعَجَزَ وَرُدَّ فِي الرِّقِّ فَإِنْ كَانَ قَبْلَ قَضَاءِ الْقَاضِي بِالْمَالِ وَقَبْلَ اصْطِلَاحِهِمَا عَلَى الْمَالِ فَإِنَّهُ يُخَاطَبُ الْمَوْلَى بِالدَّفْعِ أَوْ بِالْفِدَاءِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ قَضَاءِ الْقَاضِي أَوْ بَعْدَ الِاصْطِلَاحِ عَلَى الْمَالِ يُبَاعُ فِيهِ وَلَا يُدْفَعُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ (المحیط)

اگر مکاتب جرم کرنے کے بعد عاجز ہو کر پھر اصلی غلام ہو گیا تو اگر قاضی کے حکم سے یا مالی مصالحت سے پہلے اپنے آقا کی طرف رجوع کیا تو آقا کو چاہیئے کہ اسکو مدعی کے حوالے کردے یا مال ادا کرے اور اگر قاضی نے مال کے ادا کرنے کا حکم دیدیا یا مدعی نے مال پر صلح کر لی اس کے بعد مکاتب نے آقا کی طرف رجوع کیا تو وہ مدعی کے حوالہ نہ کیا جائے گا بلکہ جرم کے تاوان میں فروخت کیا جائے گا،

۱۲۲۲- اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہوگا،

وَلَوْ لَمْ يَعْجِزْ وَلَكِنَّهُ أَدَّى فَعَتَقَ صَارَ دَيْنًا عَلَيْهِ (الحاوی)

اگر مکاتب آقا کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا تو جرم کا تاوان خود اس پر عائد ہوگا،

۱۲۲۳- اگر کسی نے کسی کے غلام کو خطأً قتل کر دیا تو اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے ہوگی اور نو ہزار نو سو نوے درم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہوگی گو اس کی قیمت اس سے زیادہ ہو

إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدًا خَطَأً فَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ فَإِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُ عَشَرَةَ آلَافٍ أَوْ أَكْثَرَ تُقْضَى عَلَيْهِ بِعَشَرَةِ آلَافٍ إِلَّا عَشَرَةً دَرَاهِمَ وَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَفِي الْأُمَّةِ إِذَا زَادَتْ قِيمَتُهَا عَلَى الدِّيَةِ خَمْسَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ (السراج الوہاج)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو غلطی سے مار ڈالا تو قاتل پر اس کی قیمت بمنزلہ دیت کے واجب ہوگی اور نو ہزار نو سو نوے درہم سے زیادہ اس پر واجب نہ ہوگا گو غلام کی قیمت اس سے زیادہ ہو اور مقتول کی قیمت قاتل کے عاقلہ پر واجب ہوگی جس کو وہ تین سال میں ادا کریں گے اور لونڈی کی قیمت قتل خطا میں پانچ درہم کم پانچہزار درہم ہوگی،

۱۲۲۴- اگر بااختیار غلام مقروض ہوا اور وہ مار ڈالا جاے تو اس کا مالک وہی ایک قیمت لے کر قرض خواہوں کے حوالہ کریگا،

وَلَوْ قُتِلَ الْعَبْدُ الْمَأْذُونُ الْمَدْيُونُ خَطَأً لَمْ يَغْرَمْ إِلَّا قِيمَةً وَاحِدَةً لِلْمَالِكِ ثُمَّ يُدْفَعُ فِيهَا الْمَوْلَى إِلَى الْغُرَمَاءِ (الکافی)

اگر بااختیار غلام مقروض ہوا اور وہ غلطی سے مار ڈالا جاے تو مالک وہی ایک قیمت تاوان میں لیکر قرض خواہوں کے حوالہ کرے گا،

۱۲۲۵- غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی،

أَمَّا الْجِنَايَةُ عَلَى أَطْرَافِ الْعَبْدِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيهِ الدِّيَةُ يَجِبُ فِي الْعَبْدِ الْقِيمَةُ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْحُرِّ فِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَفِيهِ مِنَ الْعَبْدِ

غلاموں کے اعضا کا حکم یہ ہے کہ جس صورت میں آزاد کے لیے پوری دیت واجب ہوگی غلام کے لیے اس کی پوری قیمت واجب ہوگی اور جس صورت میں آزاد کے لیے آدھی دیت واجب

نِصْفُ الْقِيْمَةِ اِلَّا اِذَا كَانَ قِيْمَتُهٗ عَشَرَةٌ ہوگی غلام کے لیے، اسکی آدھی قیمت واجب
كَانَ اَوْ اَكْثَرَ يَنْقُصُ مِنْهُ عَشَرَةٌ اَوْ اَكْثَرُ ہوگی لیکن جس وقت اسکی قیمت دسہزار درہم یا
خَمْسَةٌ وَعِنْدَهُمَا يَنْقُصُ صَحِيْحًا وَيَنْقُصُ اس سے زیادہ ہوگی تو دسہزار درہم سے درس
مَنْقُوْصًا بِالْجِنَايَةِ فَيَجِبُ فَمَثَلُ ابْنِ درہم یا پانچ درہم کم کردینگے اور یہ امام ابوحنیفہ کے
الْقِيْمَتَيْنِ وَهُوَ رِوَايَةٌ اَبِيْ يُوْسُفَ نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک غلام کو صحیح البدن
عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (محيط فرض کرکے اسکی قیمت متعین کرینگے پھر اس نقصان کی قیمت
جو اسکو پہنچا ہے اسکی قیمت مقرر کرینگے اسکے بعد اسکی قیمت میں

۱۲۲۶- جس جرم میں آزاد کے حق میں دیت مقرر نہیں ہے اگر وہ جرم غلام کے ساتھ کیا جاوے تو اس سے اسکی قیمت میں جو نقصان ہوگا وہی اس کی دیت ہوگی،

وَكُلُّ جِنَايَةٍ لَيْسَ لَهٗ اَرْشٌ مُقَدَّرٌ جس جرم میں آزاد کے حق میں تاوان مقرر نہیں ہے اسمیں غلام
فِيْ حَقِّ الْحُرِّ فَفِي الْعَبْدِ نُقْصَانُ الْقِيْمَةِ کے حق میں جو کچھ کہ اسکی قیمت میں کمی ہوگی وہی اسکا تاوان ہوگا

۱۲۲۷- غلام کی ناک کان کاٹنے اور اس کی داڑھی کے اوکھاڑنے سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے اس کی قیمت میں نقصان واقع ہوتا ہے،

وَفِيْ اُذُنِ الْعَبْدِ وَاَنْفِهٖ وَلِحْيَتِهٖ اِذَا غلام کی ناک کان کاٹنے اور اسکی داڑھی کے اکھاڑنے
لَمْ يَنْبُتْ نُقْصَانُ الْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ سے بشرطیکہ پھر نہ نکلے صاحبین کے نزدیک اسکی قیمت
عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الْقُدُوْرِيُّ (الذخيره) میں نقصان واقع ہوتا ہے،

۱۲۲۸- غلام کے ابرو اور مژگاں کے اوکھیڑنے سے اس کی قیمت کم ہوجاتی ہے،

قَالَ فِيْ اَشْفَارِ عَيْنِ الْمَمْلُوْكِ وَفِيْ غلام کے ابرو اور مژگان کے اوکھیڑنے سے اسکی
حَاجِبِهٖ وَفِيْ اُذُنِهٖ مَا نَقَّصَهٗ (الذخيره) قیمت کم ہوجاتی ہے،

۱۲۲۹- غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہوگی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہوگی،

وَفِي يَدِ الْعَبْدِ نِصْفُ قِيمَتِهِ كَمَا يَزَادُ عَلَى خَمْسَةِ آلَافٍ إِلَّا خَمْسَةً (الہدایہ)

غلام کے ایک ہاتھ کی دیت اس کی قیمت کی نصف ہوگی لیکن چار ہزار نو سو پچانوے سے زیادہ نہ ہوگی،

۱۲۳۰- جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اگر کسی نے اسی جانب سے اس کا پاؤں کاٹ لیا تو دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر واجب ہوگا،

عَبْدٌ مَقْطُوعُ الْيَدِ قَطَعَ إِنْسَانٌ رِجْلَهُ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ يُضْمَنُ نُقْصَانَ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوعِ يَدُهُ وَإِنْ قَطَعَ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ يُضْمَنُ نِصْفُ قِيمَةِ الْعَبْدِ الْمَقْطُوعِ يَدُهُ (تمرتاشی)

جس غلام کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اگر کسی نے اس کے پاؤں کو اسی جانب سے کاٹ لیا تو ہاتھ کٹے ہوئے غلام کی قیمت کا نقصان مجرم پر عائد ہوگا اور اگر دوسری جانب سے اسکا پاؤں کاٹ لیا تو اس کی آدھی قیمت عائد ہوگی،

۱۲۳۱- اگر دست بریدہ غلام کے دوسرے ہاتھ کو کسی نے کاٹ لیا تو اس پر اس کی قیمت کا نقصان عائد ہوگا

وَلَوْ كَانَ الْعَبْدُ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَطَعَ إِنْسَانٌ يَدَهُ الْأُخْرَى كَانَ عَلَى قَاطِعِ الْيَدِ الثَّانِيَةِ نُقْصَانُ قِيمَةِ مَقْطُوعِ الْيَدِ (الظہیریہ)

اگر کسی نے دست بریدہ غلام کا دوسرا ہاتھ کاٹ لیا تو اسپر دست بریدہ غلام کی قیمت کا نقصان واجب ہوگا،

۱۲۳۲- اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذر گئے اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ ہاتھ کاٹنے کے دن غلام کی قیمت کیا تھی؟ تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول معتبر ہوگا،

فِي نَوَادِرِ ابْنِ رُسْتُمَ عَبْدٌ قُطِعَ رَجُلُهُ يَدَهُ ثُمَّ مَكَثَ سَنَةً ثُمَّ اخْتَلَفَ الْقَاطِعُ وَالْمَوْلَى فِي قِيمَتِهِ يَوْمَ الْقَطْعِ فَقَالَ الْقَاطِعُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ مَوْلَى الْعَبْدِ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَقِيمَةُ الْعَبْدِ يَوْمَ اخْتَصَمَا أَلْفُ دِرْهَمٍ وَلَوْ كَانَ صَحِيحَ الْيَدِ كَانَتْ قِيمَتُهُ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْقَاطِعِ (المحيط)

اگر ہاتھ کاٹنے کے بعد چند روز گذرگئے اس کے بعد ہاتھ کاٹنے والے اور آقا کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ غلام کی قیمت ہاتھ کاٹنے کے دن کیا تھی تو ہاتھ کاٹنے والے کا قول تسلیم کیا جائیگا،

۱۲۳۳- اگر غلام کے سر کا بال یا داڑھی کو اوکھیڑ لیا گیا اور پھر نہ نکلا تو حکومت عدل واجب ہوگی،

وَفِي الْأَصْلِ أَنَّ فِي شَعْرِ الْعَبْدِ وَاللِّحْيَةِ حُكُومَةُ عَدْلٍ (الذخيرة)

اگر غلام کے سر کا بال اور داڑھی اوکھیڑ لیگئی اور پھر نہ نکلی تو مجرم پر حکومت عدل واجب ہوگی،

۱۲۳۴- خالص غلام اور مدبر غلام کو اگر آزاد شخص جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے،

جِنَايَةُ الْحُرِّ عَلَى الْمُدَبَّرِ كَالْجِنَايَةِ عَلَى الْقِنِّ حَتَّى لَوْ قَتَلَهُ تُقْضَى عَاقِلَتُهُ قِيمَتَهُ، وَلَوْ قَطَعَ يَدَهُ غَرِمَ نِصْفَ قِيمَتِهِ، (محيط سرخسي)

اگر آزاد شخص خالص غلام اور مدبر غلام کو جسمانی نقصان پہنچائے تو دونوں کا حکم ایک ہے یعنی قتل خطاء میں قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت واجب ہوگی اور اسکے ہاتھ کے کاٹنے میں مجرم پر اسکی نصف قیمت

۱۲۳۵- اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا، اس کے بعد آقا نے اپنے غلام کو

کو مدبر کر دیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا،

وَاَصْلُهٗ اَنَّ التَّدْبِيْرَ بَعْدَ الْجِنَايَةِ لَا يَهْدِرُ السِّرَايَةَ وَيَكُوْنُ السِّرَايَةُ مَضْمُوْنَةً عَلَى الْجَانِيْ وَالْعِتْقُ وَالْكِتَابَةُ بَعْدَ الْجِنَايَةِ يَهْدِرُ السِّرَايَةَ حَتّٰى لَا يَجِبَ عَلَى الْجَانِيْ ضَمَانُ السِّرَايَةِ (شرح الجامع الصغير)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو جسمانی نقصان پہنچایا اسکے بعد آقا نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان مجرم پر باقی رہیگا اور اگر آقا نے غلام کو آزاد یا مکاتب کر دیا تو زخم کے اثر کرنے کا تاوان باطل ہو جائے گا،

۱۲۳۶ - اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس سے قصاص نہیں لے سکتا،

اِنْ كَانَ الْوَلَدُ مَمْلُوْكًا لِاِنْسَانٍ وَقَتَلَ اَبُوْهُ عَمْدًا فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ لِمَوْلَاهُ (شرح المبسوط)

اگر کسی کا لڑکا کسی کا غلام ہو اور اس کا باپ اس کو مار ڈالے تو آقا اس کے باپ سے قصاص نہیں لے سکتا،

۱۲۳۷ - اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہیں ہوتا،

وَلَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِهٖ وَلَا بِمُدَبَّرِهٖ وَلَا بِمُكَاتَبِهٖ وَلَا بِعَبْدِ وَلَدِهٖ وَكَذَا لَا يُقْتَلُ بِعَبْدٍ مَلَكَ بَعْضَهٗ، (الہدایہ)

اگر آقا اپنے غلام، مدبر اور مکاتب کو یا اپنے لڑکے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا اس طرح اس غلام کے قتل میں جسمیں قاتل اسکی ملکیت میں شریک نہ ہو قصاص واجب نہ ہوگا،

۱۲۳۸ - وقف غلام کے قتل سے قصاص واجب نہ ہوگا،

رَجُلٌ قَتَلَ عَبْدَ الْوَقْفِ لَا يَجِبُ الْقِصَاصُ (الخلاصۃ)

اگر کوئی شخص وقف غلام کو مار ڈالے تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا،

۱۲۳۹- اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا اور اس سے اس کو نقصان پہنچ گیا تو اس پر اس کا تاوان عائد ہوگا،

رَجُلٌ أَمَرَ عَبْدَ الْغَيْرِ بِكَسْرِ الْحَطَبِ أَوْ بِعَمَلٍ آخَرَ فَتَلِفَ مِنْهُ (الخلاصہ)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو ایک کام کا حکم دیا تو اس سے غلام کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان حکم دینے والے پر عائد ہوگا،

۱۲۴۰- اگر کسی نے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کے غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا اور غلام لڑکوں کے ساتھ کھیلنے لگا اور بلندی سے گر پڑا تو اس کو جو نقصان پہنچیگا اس کا تاوان اجیر پر ہوگا،

رَجُلٌ بَعَثَ غُلَامًا لِإِنْسَانٍ فِي حَاجَتِهِ لَهُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ثُمَّ إِنَّ الْغُلَامَ رَأَى صِبْيَانًا يَلْعَبُونَ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ وَارْتَقَى فَوْقَ بَيْتٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَالضَّمَانُ عَلَى الْمُرْسِلِ لِأَنَّهُ بِاسْتِعْمَالِ الْعَبْدِ صَارَ غَاصِبًا (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے کسی کے غلام کو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کام کو بھیجا اور غلام لڑکوں کیساتھ کھیلنے لگا اور اوپر سے گر پڑا تو اس کو جو کچھ نقصان پہنچا ہوگا اس کا تاوان اس شخص کو دینا پڑیگا،

فصل

متفرقات کے بیان میں

۱۲۴۱- اگر ایک شخص نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے ہاتھ سے تلوار پکڑ لی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں

تو قصاص ورنہ اسپر دیت واجب ہوگی،

فی المنتقی عن محمد قال فی رجل قصد ان یضرب الآخر بالسیف فاخذ المضروب السیف بیدہ فجذب صاحب السیف عن یدہ فقطع السیف اصابع الرجل قال ان کان من غیر المفاصل فعلی الجاذب الدیۃ وان کان من المفاصل فعلیہ القصاص

اگر کسی نے کسی پر تلوار چلائی اور اس نے اپنے ہاتھ سے تلوار پکڑ لی اور اس نے اس کے ہاتھ سے تلوار کھینچ لی جس سے اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو اگر جوڑ سے کٹی ہیں تو اوسپر قصاص ورنہ دیت واجب ہوگی،

(الذخیرہ)

۱۲۴۲- اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

ولو ان رجلا امسک رجلا حتی قتلہ رجل قتل الذی ولی القتل وحبس الممسک فی السجن وعوقب

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اوس کو قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص اور پکڑنے والے پر تعزیر واجب ہوگی،

(الظہیریہ)

۱۲۴۳- اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا اور کہا کہ اس نے مجھ سے جنگ کی تھی تو اگر اسکی جنگ جوئی مشہور ہو تو اسپر دیت واجب ہوگی،

وکذا اذا قتلہ ثم ادعی انہ کابر وھو معروف بذلک یجب الدیۃ

اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہدیا کہ اس نے میرے ساتھ جنگ کی تھی اور اس کی جنگجوئی مشہور ہو

وَرَوَى الْحَسَنُ اَنَّهٗ لَا شَيْءَ فِيْهِ۔ (الکفایہ)

تو قاتل پر دیت واجب ہوگی اور بعضوں کے نزدیک کچھ نہ واجب ہوگا،

۱۲۴۴- اگر کسی کو کسی نے سوتے میں قتل کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو اس پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

رَجُلٌ نَائِمٌ وَهُوَ صَحِيْحُ الْبَدَنِ فَذَبَحَهٗ اِنْسَانٌ فَقَالَ ذَبَحْتُهٗ وَهُوَ مَيِّتٌ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ قِيَاسًا وَفِي الْاِسْتِحْسَانِ يَجِبُ الدِّيَةُ (الکفایہ)

اگر ایک شخص سویا ہوا ہو اور اس کو ایک شخص نے ذبح کر دیا اور کہا کہ وہ مردہ تھا تو قاتل پر قیاساً قصاص اور استحساناً دیت واجب ہوگی،

۱۲۴۵- ایک شخص ایک شخص کو قتل کر کے کہے کہ وہ اس کی بی بی کے ساتھ بدکاری کر رہا تھا تو جب تک اس پر گواہ نہ پیش کرے اس سے قصاص ساقط نہ ہوگا،

مَنْ قَتَلَ رَجُلًا ثُمَّ ادَّعٰى اَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَعَ امْرَاَتِهٖ كَانَ لَا يَسْقُطُ عَنْهُ الْقِصَاصُ حَتّٰى يُقِيْمَ بَيِّنَةً عَلٰى مَا قَالَ فِيْهِ مُسْتَحِقًّا لِلرَّجْمِ (الکفایہ)

اگر ایک شخص نے ایک شخص کو قتل کر کے کہا کہ میں نے اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے پایا تو جبتک اس پر گواہ نہ پیش کرے قصاص اس سے ساقط نہ ہوگا،

۱۲۴۶- اگر مقتول ایک شخص کے گھر میں ہو اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اسلیے مار ڈالا کہ وہ میرا مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا،

وُجِدَ قَتِيْلٌ فِيْ دَارٍ اَوْ قَالَ صَاحِبُ الدَّارِ قَتَلْتُهٗ اَنَا لِاَنَّهٗ اَرَادَ اَخْذَ

اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا جاے اور صاحب خانہ کہے کہ میں نے اس کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ میرا

مَالِي وَعَلَى الْقَتْلِ لِسِيمَاءِ السَّارِقِ وَهُمْ
مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ فَعَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ رح
اَنَّهُ لَا شَيْءَ عَلٰى صَاحِبِ الدَّارِ وَفِي
مَوْضِعٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ دُوْنَ الْقِصَاصِ

مال لینا چاہتا تھا تو اگر مقتول میں چور کے آثار پائے جائیں تو صاحب خانہ پر کوئی تاوان عائد نہ ہوگا اور ایک روایت میں اس پر دیت واجب ہوگی قصاص واجب نہ ہوگا،

(الحدادیہ)

۱۲۴۷۔ اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہا کہ وہ میرے گھر میں چوری کے لیے آیا تھا اور اس پر گواہ نہیں پیش کرتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا وَادَّعٰى مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ
اَنَّهُ دَخَلَ لِيَسْرِقَ مَالَهُ وَجَبَ الْقَوَدُ
اِنْ لَمْ يَكُنْ مَعْرُوْفًا بِذٰلِكَ

اگر کسی نے کسی کو قتل کر کے کہا کہ وہ چوری کیلیے میرے گھر میں آیا تھا، لیکن اس پر گواہ نہیں لاتا تو اگر مقتول مشہور چور نہ ہو تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

(الحدادیہ)

۱۲۴۸۔ اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید ہو اور لوگ اس پر چوری کا دعوی کریں اور وہ مال پر صلح کر کے پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کرے اور کہے کہ میں نے خوف سے صلح کیا تھا تو اگر وہ قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے، اور اگر مدعیوں کے قید میں ہو تو صلح جائز نہیں،

رَجُلٌ اُتُّهِمَ بِسَرِقَةٍ وَحُبِسَ فَادَّعٰى
عَلَيْهِ قَوْمٌ فَصَالَحَهُمْ وَثُمَّ اَخْرَجَ
وَاَنْكَرَ فَقَالَ اِنَّمَا صَالَحْتُهُمْ خَوْفًا عَلٰى
نَفْسِيْ قَالُوْا اِنْ كَانَ فِي حَبْسِ الْقَاضِيْ

اگر ایک شخص چوری کے الزام میں قید اور لوگوں نے اس پر چوری کا دعوی کیا اور اس نے مال پر صلح کر لی پھر رہائی کے بعد چوری کا انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے خوف سے صلح کیا تھا تو اگر مدعا علیہ

فَالصُّلْحُ جَائِزٌ وَإِنْ كَانَ فِي حَبْسِ الْوَلِيِّ لَا الْمَامِ (الظهيرية)

قاضی کے قید میں ہو تو صلح جائز ہے اور اگر مدعی کے قید میں ہو تو جائز نہیں،

۱۲۴۹- ڈاکو کو اگر امام قید کرے اور کوئی اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

قَاطِعُ الطَّرِيقِ إِذَا قَتَلَهُ رَجُلٌ فِي حَبْسِ الْإِمَامِ قُتِلَ بِهِ (السراجية)

اگر ڈاکو کو امام قید کرے اور کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو اس پر قصاص واجب ہوگا،

۱۲۵۰- اگر ایک شخص غلطی سے مار ڈالا جاے اور کوئی اسکا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے، اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا،

مَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا خَطَاءً وَلَا وَلِيَّ لَهُ أَوْ قَتَلَ حَرْبِيًّا دَخَلَ إِلَيْنَا بِأَمَانٍ فَالْمَسْلَمُ فَالدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ لِلْإِمَامِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ (الهداية)

اگر کوئی شخص غلطی سے قتل کر دیا جاے اور کوئی مقتول کا وارث نہ ہو تو امام قاتل کے عاقلہ سے دیت لے سکتا ہے اور قاتل پر کفارہ واجب ہوگا،

۱۲۵۱- دارالحرب میں اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو مار ڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا،

إِذَا دَخَلَ مُسْلِمٌ دَارَ الْحَرْبِ بِأَمَانٍ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً فَعَلَى الْقَاتِلِ الدِّيَةُ فِي مَالِهِ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ، (الهداية)

اگر دارالحرب میں ایک مسلمان ایک مسلمان کو قصداً یا خطأً مار ڈالے تو اسپر قصاص واجب نہ ہوگا اور دیت قاتل کے مال سے دلوائی جائیگی اور اس پر کفارہ واجب ہوگا،

۱۲۵۲- اگر دو شخص ایک درخت کو کھینچ رہے تھے اور درخت ان کے اوپر گر پڑا اور وہ مر گئے تو ہر ایک پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہوگی،

رَجُلَانِ مَدَّا الشَّجَرَةَ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِمَا

اگر دو شخصوں نے ایک درخت کو کھینچا اور درخت

فَمَاتَا فَعَلٰی عَاقِلَةِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ دِیَةِ الْاٰخِرِ وَلَوْ مَاتَ اَحَدُهُمَا وَکَانَ عَلٰی عَاقِلَةِ الْاٰخِرِ نِصْفُ الدِّیَةِ (قاضی خاں)

ان کے اوپر گر پڑا اور دونوں مر گئے تو ہر ایک پر دوسرے کی نصف دیت واجب ہوگی اور اگر ان میں سے ایک مر گیا تو دوسرا نصف دیت ادا کرے گا،

۱۲۵۳- اگر ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اور ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا اور وہ اس کی ٹھوکر سے مر گیا تو اس شخص پر تاوان عائد نہ ہوگا،

وَلَوْ جَاءَ رَاکِبٌ خَلْفَ سَائِرٍ فَصَدَمَهُ فَعَطَبَ الْجَائِی لَا ضَمَانَ عَلَی السَّائِرِ وَلَوْ عَطَبَ السَّائِرُ فَضَمَانُهُ عَلٰی مَنْ جَاءَ خَلْفَهُ (قاضی خاں)

اگر ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اور ایک سوار پیچھے سے آیا اور اس سے ٹھوکر کھا کر وہ مر گیا تو اس پر تاوان عائد نہ ہوگا اور اگر وہ شخص مر گیا تو سوار پر تاوان عائد ہوگا،

۱۲۵۴- اگر کسی کے مارنے سے کسی کا ایک خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی،

وَلَوْ ضَرَبَ اُنْثَیَیْ رَجُلٍ فَانْفَسَخَتْ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا فَفِیْهِ حُکُوْمَةُ عَدْلٍ (القنیہ)

اگر کسی نے کسی کے خصیہ پر مار دیا جس سے اسکا ایک خصیہ یا دونوں خصیہ ٹوٹ گیا تو حکومتِ عدل واجب ہوگی،

۱۲۵۵- اگر مخنث نے قبل بلوغ کے کسی پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد جاری نہ ہوگی،

اِذَا کَانَ الْخُنْثٰی هُوَ الْقَاذِفُ وَقَذَفَ رَجُلًا قَبْلَ الْبُلُوْغِ لَا حَدَّ عَلَیْهِ وَیُحَدُّ الْبُلُوْغِ یَجِبُ عَلَیْهِ اِذَا قَذَفَ اِحْصَانَ الْمَجْبُوْبِ

اگر ایک مخنث نے بلوغ سے پہلے کسی پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد واجب ہوگی اگر بعد بلوغ کے تہمتِ زنا لگائی تو حد واجب ہوگی کیونکہ بلوغ

الْبَالِغِ وَالرَّتْقَاءِ الْبَالِغَةِ إِذَا قَذَفَ إِنْسَانًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ (المحیط)	کے بعد یا تو وہ مرد کے مثل ہو جیسے عضو تناسل نہیں ہوتا یا اس عورت کے مثل ہو جس کے شرمگاہ نہیں ہوتا اور ان دونوں پر حد واجب ہوتی ہے،

۱۲۵۶- اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی،

لَا حَدَّ عَلَى قَاذِفِهِ وَلَا عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ الْمَجْنُونِ، (الاشباہ والنظائر)	اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی اور اگر خنثیٰ مشکل کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر بھی حد واجب نہ ہوگی اور اس کا حکم مجنون کا حکم ہوگا،

۱۲۵۷- یہ معلوم ہونے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر وہ دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرائے تو اس پر چوری کی حد جاری کیجائے گی،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ سَرَقَ بَعْدَ مَا يُدْرَكُ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَإِنْ سَرَقَ مِنْهُ مَالًا يُسَاوِي عَشَرَةً مِنْ حِرْزٍ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ (المحیط)	یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ مخنث مرد ہے یا عورت اگر دس درم کا مال حفاظت گاہ سے چرائے تو اس پر چوری کی حد واجب ہوگی،

۱۲۵۸- اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اگر کوئی مرد یا عورت اس کے ہاتھ کو کاٹ لے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا،

قُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخُنْثَى إِنْ قَطَعَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَوْ يَسْتَبِينَ أَمْرُهُ فَإِنَّهُ لَا قِصَاصَ	اگر مخنث سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو یا یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اسکا ہاتھ کوئی کاٹ لے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا ہاتھ کاٹنے والا

عَلٰی قَاطِعِهٖ وَهٰذَا بِخِلَافِ مَا إِذَا قَتَلَ الْخُنْثٰی رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ عَمَدًا كَانَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ (الذخیرہ)

مرد ہو یا عورت، اور اگر مخنث کسی کو قتل کردے تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا،

۱۲۵۹- اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کردے تو قاتل پر عورت کی دیت واجب ہوگی

إِذَا قُتِلَ خَطَاءً وَجَبَتْ دِيَةُ الْمَرْأَةِ (الاشباہ والنظائر)

اگر کوئی شخص خنثیٰ مشکل کو غلطی سے قتل کردے تو اس پر عورت کی دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۰- خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے کی دیت امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت ہے

وَفِي يَدِ الْخُنْثٰى مَا فِي يَدِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا نِصْفُ مَا فِي يَدِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِي يَدِ الْمَرْأَةِ، (السراج الوہاج)

خنثیٰ مشکل کے ہاتھ کاٹنے سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے ہاتھ کی دیت اور صاحبین کے نزدیک مرد کی آدھی دیت اور عورت کی آدھی دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۱- خنثیٰ کے پستان کاٹنے کی دیت میں بھی یہی اختلاف ہے

وَفِي ثَدْيِ الْخُنْثٰى عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ مَا فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ وَعِنْدَهُمَا نِصْفُ مَا فِي ثَدْيِ الرَّجُلِ وَنِصْفُ مَا فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ (السراج الوہاج)

خنثیٰ کی پستان کاٹنے سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کے پستان کی دیت اور صاحبین کے نزدیک عورت کے پستان کی آدھی دیت، اور مرد کے پستان کا آدھا تاوان واجب ہوگا،

۱۲۶۲- اگر خنثیٰ کسی عورت یا مرد کا ہاتھ کاٹ لے تو اس پر قصاص واجب نہ ہوگا چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت بلکہ قتل خطاء کی صورت میں اسکے عاقلہ پر اور قتل عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہوگی،

قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ قَطَعَ هٰذَا الْخُنْثٰى يَدَ رَجُلٍ اَوْ اِمْرَاَةٍ قَالَ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ اَرْشُ ذٰلِكَ وَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ صَغِيْرًا كَانَ اَوْ بَالِغًا بِالسِّنِّ وَلَمْ يَسْتَبِنْ اَمْرُهٗ بَعْدُ وَيَجِبُ الدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهٖ اِذَا كَانَ الْخُنْثٰى لَمْ يُدْرَكْ بَعْدُ وَبَعْدَ الْبُلُوْغِ اِذَا قَطَعَ يَدَ اِنْسَانٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَبِيْنَ اَمْرُهٗ عَمْدًا فَاِنَّهٗ يَجِبُ الْاَرْشُ فِيْ مَالِهٖ (الذخیرہ)

اگر خنثیٰ کسی مرد یا عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالے تو اُسپر قصاص واجب نہ ہوگا، خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ بشرطیکہ یہ ثابت نہ ہوا ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت، لیکن قتل خطا کی صورت میں اس کے عاقلہ پر، اور عمد کی صورت میں اس کے مال سے دیت واجب ہوگی،

۱۲۶۳- جو شخص حدّ یا قصاص میں قتل ہوا ہو اس کو غسل و کفن دینگے اور اس پر جنازے کی نماز پڑھیں گے،

مَنْ قُتِلَ فِيْ حَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ غُسِلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ (القدوری)

جو شخص حدیا قصاص سے قتل کیا گیا اسکو غسل و کفن دینگے اور اسپر جنازے کی نماز پڑھینگے،

۱۲۶۴- جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اس کو بھی غسل و کفن دینگے

مَنْ وُجِدَ قَتِيْلًا فِي الْمِصْرِ غُسِلَ (الہدایہ)

جو شخص شہر میں مقتول پایا گیا اسکو بھی غسل و کفن دینگے،

۱۲۶۵- باغیوں اور ڈاکوؤں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنا چاہیئے،

مَنْ قُتِلَ مِنَ الْبُغَاةِ اَوْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَى الْبُغَاةِ (الہدایہ)

جو باغی یا ڈاکو قتل کئے جائیں ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے باغیوں پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی ہے،

کلیاتِ شبلی اُردو

مولانا کی تمام اردو نظمون کا مجموعہ، جس مین مثنوی صبح امید، قصائد جو مختلف مجلسون مین پڑھے گئے، اور وہ تمام اخلاقی، سیاسی، مذہبی، اور تاریخی نظمین جو کان پور، ٹرکی، طرابلس، بلقان، مسلم لیگ، مسلم یونیورسٹی، وغیرہ کے متعلق لکھی گئی تھین، یکجا ہین، یہ نظمین درحقیقت مسلمانون کے چہل سالہ جد وجہد کی ایک مکمل تاریخ ہے، لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ، ضخامت ۱۲۰ صفحے قیمت عہ

کلیاتِ فارسی

مولانا کے تمام فارسی قصائد، غزلیات، مثنویات، قطعات کا مجموعہ، جو اب تک متفرق طور سے دیوان شبلی، دستۂ گل، بوئے گل، برگِ گل، کے نامون سے چھپے تھے، اسمین سب یکجا کر دیئے گئے ہین، ۲۸ پونڈ کے ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپا ہے، ضخامت ۱۲۴ صفحے قیمت :- عہ

شعر العجم

حصۂ اوّل، فارسی شاعری کی تاریخ جس مین شاعری کی ابتدا، جد وجہد کی ترقیون اور ان کے خصوصیات اور اسباب سے مفصل بحث کی گئی ہے، اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعرا (عباس مروزی سے نظامی تک) کے تذکرے، اور ان کے کلام پر تنقید وتبصرہ ہے، مطبوعہ معارف پریس، ضخامت ۳۵۸ صفحے، قیمت :- ۳ عہ

حصۂ دوم ۴ عہ - حصۂ سوم ۴ عہ - حصۂ چہارم ۳ عہ، حصۂ پنجم ۴ عہ

سیرۃ عائشہؓ

(طبع دوم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حالاتِ زندگی اور ان کے مناقب و فضائل و اخلاق اور انکے علمی کارنامے، اور ان کے اجتہادات اور صنفِ نسوانی پر ان کے احسانات اور اسلام کے متعلق اُن کی نکتہ سنجیان اور معترضین کے جوابات، قیمت ہے

الفاروق

(حضرت فاروق اعظم کی لائف اور طرزِ حکومت) اگرچہ مسخ شدہ صورت مین معمولی کاغذ پر اس گران پایہ کتاب کے بیسیون ایڈیشن فروخت ہو رہے ہین، مگر اہل نظر کو ہمیشہ اس کے اعلیٰ ایڈیشن کی تلاش تھی، مطبع معارف نے نہایت اہتمام اور سعی بلیغ سے اس کا نیا ایڈیشن تیار کرایا ہے جو حرف بحرف نامی پریس کانپور کی نقل ہے، نہایت عمدہ، کتابت اعلیٰ چھپائی عمدہ کاغذ، دنیاے اسلام کا رنگین نفیس نقشہ و مطلا ٹائٹل ضخامت ۳۱۲ صفحے، قیمت للعہ

خطباتِ مدراس

مولانا سید سلیمان ندوی نے دوسال پہلے مدراس مین سیرۃ نبوی کے مختلف پہلوؤن پر جو آٹھ خطبے (لکچر) دیے تھے، وہ نہایت اہتمام سے عمدہ کاغذ پر چھپکر تیار ہین، چھپنے سے پہلے اس کے نصف آڈر آچکے ہین، یہ اس لائق ہین کہ مسلمانون کے علاوہ غیر مسلمون مین ہدیۃً تقسیم کیے جائین، ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت عہ

منیجر دارالمصنفین اعظم گڈھ،

۲۹۷۶۳۶۱
۱ش-۲
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔